بلیک مرر
تحریر : سمرین شاہ

قسط : ایک
باب : خلوت خیزینی

آواز میں ٹھہراو تھا' آنکھوں میں نمی تھی اور کہہ رہا تھا میں نے سب کچھ بھلا دیا۔ "(فیض احمد فیض)

وہ اس کا ہاتھ تھامے اس وقت کسی خوبصورت سے باغ میں بیٹھا۔ باغ تھا کے گویا جنت کا نظارہ۔ ہر طرف ہر رنگ و نسل کے پھول اطراف میں پھیلے ہوئے آسمان سے اُترا قوس قزاح کے رنگوں کا نظارہ دکھا رہے تھے۔ اس کے ساتھ اُڑتی سفید فاختہ' رنگ برنگی تتلیاں' چڑیاں۔ ان کی آوازیں. کانوں میں رس گھول رہی تھی۔ وہ اس کے ساتھ نرم' ہری' گیلی گھاس پہ ہم قدم تھا۔ یہ لڑکی اس کی سب کچھ تھی' اس کی دل' اس کی روح' اس کی دھڑکن' اس کی سانسیں' اس کے وجود میں گردش کرتا خون اگر وہ انسان ہوتا تو کہتا وہ اس کی پیٹھ سے نکلی ہے مگر جو بھی تھا وہ اس کی تھی اور مرتے دم تک اس کی رہے گی اور آخرت میں وہ خدا سے اس کو مانگے گا۔ وہ اس کو جان نثار دیتی نظروں سے تک رہا تھا' جو خاموشی سے سر جھکائے' دھیمے تبسم سے اس سُن رہی تھی جو کچھ کہہ رہا تھا۔ اعتراف کر رہا تھا اس کا اعتراف بھی بڑا انھوکا تھا۔ اس کا نام لینے سے پہلے وہ اپنے رب کا شکر کر رہا تھا اور اس کا شکر کرتے ہوئے اس کی زبان تھک نہیں رہی تھی۔

چلتے چلتے سامنے موجود بڑے سے آبشار کا شور نے ان دونوں کو متوجہ کیا۔ اس کی آنکھیں اس شفاف جھرنے پہ رُک سی گئی' جھلملا سی گئی۔ وہ بھی اس کا رُک جانے سے رُک پڑا تھا مگر وہ اس کے ساتھ رُکنا نہیں چاہتا تھا اس کے ساتھ چلنا چاہتا تھا' اگر رُک جائے گا تو کوئی اسے اس سے چھین لے گا یہ اس کے اندر کا وہم تھا جو اسے بار بار خوف میں مبتلا کر دیتا تھا کہ اس پل وہ اس کے ساتھ ہے مگر دوسرے پل نہیں ہو گی۔ وہ اس کہ کہنے پر بھی نہیں رُکا تو اسے کہنا پڑا ارُک جاو۔ مجبوراً دل کی تیز دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوے وہ اس کے ساتھ گھاس پہ بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا اس کے علاوہ ہر چیز اسے بے معنی لگتی تھی جبکہ وہ اس کے بجائے جھرنے کا شور سُن رہی تھی۔ وہ اس وقت کالے شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔ اس کے کہنے پہ اس نے پہنی تھی کیونکہ اس کا کہنا تھا اسے کالے رنگ سے عشق۔ اس مقدس رنگ کو دیکھ کر اسے عجیب سا سکون ملتا ہے سو وہ اس کی حکم کے مطابق اسے لباس میں موجود تھا وہ اسے دیکھ کر کچھ نہیں بولی تھی مگر اس کی سیاہ گھور آنکھیں سب کہہ رہی تھی' اس نے اسے پوچھا بھی نہیں تھا اسے اس کی اظہار کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ اس کی جھلملاتی چمکتی نیلی رنگ کی آنکھیں اس کا عکس دکھا رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں گویا اس کے وجود کو تکنے سے سیر اب ہو رہی تھیں۔ عجیب سا سرور اور ٹھنڈک پہنچا رہی تھیں۔ وہ بھی اس وقت کالے لباس میں تھی بال اس کے شولڈر کے بجائے کمر تک آ گئے تھے۔ کانوں میں اس نے کالے موتی کے ٹاپس پہنے ہوے تھے۔ اس کے دمکتے چہرے پہ اچانک گلنار رنگ بکھیر گئے وجہ اس کی نظریں تھی۔ محبت لٹاتی نظریں۔ بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتی وہ اس کی دل میں اُتر رہی تھی۔

"تم چُپ کیوں ہو گئے ؟"

وہ اس کے خاموشی پر اچانک جھنجھلا کر بول اُٹھی۔ وہ چُپ رہا تو اسے دوبارہ بولنا پڑا۔

"میں بول تھا رہا تھا' تھوڑی دیر پہلے۔"

"تو میں سُن رہی تھی نا۔"

اچھا!" ایک بار پھر خاموش۔"

"ہوا کیا ہے۔۔۔ کوئی بات ہے۔"

میرے ساتھ رہتی کیوں نہیں ہو؟" اچانک ہی اس نے استفسار کیا۔ "

" مجبوری ہے نانو کو میری ضرورت ہے۔"

"ہاں سب کو ہے ایک مجھے نہیں ہے۔"

وہ اب خفگی سے بولا۔ وہ اس کے خفا ہونے پر مسکرا پڑی۔ ایک نیلے رنگ کی تتلی چلتے ہوے اس کے کندھے پہ آٹھہری تھی مگر وہ بے نیاز تھا۔ خفا ہونے کے باوجود اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

" تم میرے پاس ہی آجاو۔"

" نانو کیا کہیے گی ؟"

تم شوہر ہو میرے۔۔۔ پورا پورا حق رکھتے ہو آجانا اجازت کی تھوڑی ضرورت ہے۔ ویسے بھی"

" تم تو غائب ہو جاتے ہو۔

اس نے مسکراہٹ دباتے ہوے شرارت سے کہا۔ اس نے اسے گھورا اور رُخ موڑ کر بیٹھ گیا مگر تتلیاں اُڑتے ہوے پھر اس کے دوسرے کندھے پہ آگئ تھی۔

لگتا ہے تتلی کو وہ اچھا لگتا تھا جیسے وہ اسے اچھا لگتا ہے۔

"میں بالکل نہیں مناؤں گی۔"

وہ اب زرا اس کے قریب آتے ہوے اس کی پشت سے اپنی پشت ٹکاتے ہوے بولی۔

" سُن رہے ہو؟"

"بولتی رہو۔"

خفا لہجہ۔اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔وہ زرا سا اونچا ہوئی اور اپنے سر کی پشت اس کی گردن پہ ہی ٹکا پائی کیونکہ وہ لمبا تھا کافی۔

"اچھا میں آجایا کروں گی مگر ایک شرط پر۔"

"اب شرطیں رکھیں جائے گی۔ "

"تم اتنے خفا کیوں ہو رہے ہو۔"

"میری مرضی میرا دل کر رہا ہے۔"

تم سپیس نہیں دیتے'ہر زمانے سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہو۔کسی سے بات نہیں کرنے دیتے۔کوئی میرے ساتھ ہنس لیں تو غصے سے آگ بگولہ ہو جاتے ہو۔اس لئے میں نہیں آتی"

" تمھاری عادتیں بڑی خطرناک ہوتی جارہی ہیں ہم دور ہی ٹھیک ہیں۔

بس جو میری چیز دیکھتا ہے' مجھے سے برداشت نہیں ہوتا۔میں اس معالے میں بے بس ہوں۔"

"ہاں جان چڑھانی ہے تو مار دو۔

اس کی بات پر غصے سے زور سے اپنا سر اس کی گردن پہ مارا۔

"! اُف"

"بدتمیز میں کوئی چیز ہوں تمھاری مجھے لگا میں تم ہوں۔"

"مارا کیوں ؟"

اس کی بات پر اس نے تیزی سے کہا۔

تم نے خود کہا کہ ماردوں۔"اس کے معصومیت سے کہنے پر وہ مسکرا پڑا۔ "

"اچھا سوری۔"

اب وہ خاموش ہو گئی۔

سوری نا یار۔"اسے مجبوراً خود کو موڑنا پڑا۔ اسے دیکھا جو اب غائب ہو گئی تھی۔"

"ہما!۔"

وہ رُک گیا۔وہ کہی نہیں تھی۔

"! ہما"

اب کی بار وہ اونچی آواز میں بولا۔

اس نے دیکھا سُنہری دھوپ اب غائب ہو گئی تھی۔اب کالے بادلوں نے بسیرا کر لیا تھا۔ بجلی کی کڑک اس کے دل پہ لگی تھی۔

"ہما!۔"

" ہما کہاں ہو ؟"

اب اس نے دیکھا گھاس تیزی سے سھوکتی جارہی تھی۔

ان کا رنگ پیلا اور بھورا ہوتا جا رہا تھا۔
آس پاس کی پھول مرجھا کر کب کے کالے ہو چکے تھے۔ جیسے کسی نے ایک سیکنڈ نہیں لگائے انھیں جلانے میں۔ اس نے گھبرا کر اطراف میں دیکھا۔ آبشار میں شفاف پانی کی جگہ بھڑکتی ہوی آگ تھی۔ جسم اور روح کو بسم کر دینے والی آگ۔
"ہما کہاں چلی گئی ہو۔"
اب وہ پاگلوں کی طرح چلایا تھا۔
"میں نہیں ناراض تم سے خدا کی قسم نہیں ناراض پلیز واپس آجاو ہما۔"
"وہ نہیں آئے گی وہ نہیں آئے۔"
آس پاس بڑی خوف ناک آوازیں آنے لگی۔ کہ وہ اب نہیں آئے گی۔ خوف سے اس نے آنکھیں اور کانوں کو بند کر دیا۔ وہ اس سے رُخ موڑنے پر پچھتا رہا تھا۔ اسے خود پر غصہ آرہا تھا۔ خود سے نفرت ہو رہی تھی۔ اس کی وجہ سے دور ہوئی۔ اس کی مضنوعی ناراضگی سے وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی۔
"ہما واپس آجاو ہما پلیز ہما۔۔۔"
"زلنین زلنین !۔"
کسی نے اس کے کندھے کو جھٹکا۔
"!! ہما! میں مر جاوں گا ہما"
زلنین۔ زلنین۔" ایک دم کسی نے زور دار تھپڑ اس کے منہ پہ مارا کہ اس کا وجود ہی ہل اُٹھا تھا۔ "

ہوش میں آوں زلنین ہوش میں آو۔" کس کے بھاری مگر مضبوط وجود نے اسے کسی بچے کی" طرح اپنی آغوش میں چھپا کر بھینچ لیا۔

کسی کی نمی اس کے سر پہ بڑی روادواسے جذب ہو رہی تھی۔

" سنبھالو خود کو سنبھالو تمھارے علاوہ اب میرا کوئی نہیں رہا کوئی نہیں رہا۔"

کسی کی بے بس لاچار بھیگی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی مگر وہ بے حس حرکت ان کے بازوں میں پڑا رہا۔

چاچو یہ بول کیوں نہیں رہا۔ چاچو مجھے ڈر لگ رہا ہے کہی اسے کچھ ہو تو نہیں گیا۔" کسی کی خوف" میں لپٹی آواز نے بھی اس کے وجود میں حرکت پیدا نہیں کی تھی۔

زلنین بچے تم تو ایسے نہ کرو میرے ساتھ 'مجھ سے بیشک لڑو' مجھے مارو' اپنی نفرت کا اظہار کرو مگر" "ایسے تو نہ کرو پلیز تم سخت قسم کا بدلہ لے رہے ہو مجھ سے زلنین۔

"زلنین۔"

نسوانی آواز نے اسے حسیں بیدار کی تو وہ ایک دم ٹھہر گیا۔

"زلنین مجھے بچاو انھوں نے مجھے قید کر لیا ہے۔"

یہ احساس اسے تھوڑی دیر پہلے بھی ہوا تھا۔ اس وقت وہ کہہ رہی تھی کسی نے اسے قید کر لیا ہے۔ اسے بچائیں۔ ایسی مختلف آوازیں اس کے کانوں میں آرہی تھیں۔ وہ رو رہی تھی پھر زلنین نے خود کو جھٹکا تھا تو وہ وہاں موجود نہیں تھی سب بھی اسے کے ساتھ حیرت سے اُٹھے تھے مگر پھر وہ وہی آگیا جہاں وہ تھا۔ ہارا' ٹوٹا' بکھیرا ہوا اور وہ وہی تھی۔ اس دُنیا سے رخصت' ساکت' خون سے

لت پت۔ بے حس وجود لئے اس کے سامنے پڑی ہوئی تھی۔

اس نے فائیق کا بازو اپنے گرد سے ہٹایا تھا اور خود کو بامشکل گھسیٹا۔ اس کے چہرے پہ تکلیف نے جزلان کے دل بُری طرح دکھایا تھا۔ زلنین کی ایسی حالت تھی جیسے کسی نے بے شمار خنجر اس کے وجود میں گھونپ دئے ہو اور وہ ان چاہ کر بھی ان کو نکال نہ پائے یک عمر بھر اسے کے ساتھی رہے گے۔

اس کے قریب آکر اس نے اسے دیکھا۔ جو پُر سکون انداز میں آنکھیں بند کئے اسے جہنم میں دھکیل گئی تھی۔ آخر اس نے کیوں کیا۔ کیوں زرا سا بھی رحم نہ آیا اس پر جو اس پر اپنی زندگی کیا جان لٹانے کے لئے بھی تیار تھا۔

" ! ہما اُٹھو"

اس کے کڑکتی 'سخت پھتریلی آواز پر فائیق اور جزلان نے اپنے سر تیزی سے اُٹھائے۔

" ! ہما اُٹھو"

اب کی بار اس کی آواز بلیک روز ہوٹل میں گونجی بے جان اشیا تک ہل اُٹھی مگر ہما بے حس بے حرکت۔

تمھارے سینے میں دل نہیں ہے۔ تمھیں زرا بھی رحم نہیں ہے مجھ پر۔ جب میں کہہ رہا ہوں " " اُٹھو تو کیوں نہیں اُٹھ رہی۔

جزلان اس روکنے لگا تو فائیق نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

اُٹھو! بیکار کے ڈرامے مت کرو۔ "اب وہ نخوت سے بولا۔ "

سمجھ نہیں آرہی 'ماروں تو عقل آئے تمھیں۔ پیار کی زبان تو سمجھ آتی نہیں ہے نا ہے نا اگر آتی تو" ایسے نہ کرتی۔ "اسے پتا نہیں چلا کب ایک ننھا سا بوند اس کے خون سے لت پت چہرے پہ جذب ہو گیا۔

ہاتھ جوڑوں تمھارے۔۔ دس سیکنڈ دے رہا ہوں میں تمھیں ہما اگر۔۔۔۔ن ن نہ۔۔۔۔۔" زلنین سے آ گئے کچھ کہا نہیں جا رہا تھا۔ کچھ اٹک گیا تھا جیسے حلق میں۔ کیا تھا اسے سوچنے کا وقت نہیں تھا۔

"کم سے کم اُٹھ نہیں سکتی تو کچھ بول تو دو کیا اس سے بھی بائیکاٹ کرنا ہے۔"

اب اس کی آواز بھیگی تھی۔ فائیق نے درد سے آنکھیں بند کر لیں۔

یہ لو ہاتھ جوڑ تا ہوں۔ کان پکڑ تا ہوں۔ کہوں تو پیر پکڑ لوں گا مگر کچھ تو کرو جس سے میرا رُکتا" دل چل پڑے۔ ہما رحم کھاؤ مجھ پر میرا دم گھٹ رہا۔ مجھے دشواری ہو رہی ہے تمھیں واسطہ ہے "رب کا۔

اب وہ بقائدہ ہاتھ جوڑ کر دردناک لہجے میں اس کے ٹھنڈے وجود سے مخاطب ہوا۔ جزلان کے لئے سب برداشت سے باہر تھا۔ وہ تیزی سے اُٹھ کر یہاں سے چلا گیا۔

یہ کیسی سزا دیں رہی ہو. وعدہ کرتا ہوں تم سے دور چلا جاوں گا میری وجہ سے اگر تم۔۔۔ اگر" ۔۔ تنگ آتی ہوں تمھیں سپیس نہیں ملتی۔۔۔ میں چلا جاوں گا آئی پرامس ہما۔ میں نہیں آوں "گا۔ کبھی نہیں آوں گا۔ آنکھیں کھول دو۔ کم سے کم سانس تو لو۔

گھٹئ آواز میں اب وہ اس کے پیروں پر اپنے لب رکھ چکا تھا تاکہ کچھ تو ہو۔ مگر ندراد۔۔۔۔ سب ختم ہو گیا۔ سب ٹوٹ گیا پھر آہستہ آہستہ زلنین کی سسکیاں عرش تک پہنچ گئی تھی۔

سب میرے بغیر مطمن ہیں "

میں سب کے بغیر جی رہا ہوں۔"(جون ایلیا)

اس واقعے کو اگلے دن گزر گئے۔ زلنین روتے روتے اچانک اپنے حواس کھو بیٹھا اور فائیق نے بامشکل اسے سنبھالا بیٹی کے غم کے ساتھ بھتیجے کی تکلیف ان کی برداشت سے باہر تھی۔ ان کی طرح ان کی بھتیجے کی محبت بھی ادھوری رہ گئی۔ آخر اسے کے ساتھ بھی ایسا کیوں ہوا۔ کیوں قسمت خالص' سچی محبت کرنے والے دلوں پہ مہربان نہیں ہوتی۔ انھیں ایسے امتحان میں ڈال دیا جاتا ہے' جس کا نتیجہ ہی صفر نکلنا تھا۔ ہما کی ڈیڈ باڈی وہ اپنے گھر کے بجائے' اسی کی گھر لے آئے کیونکہ اسی گھر کے فرد کے بدولت وہ اس حال تک پہنچی تو وہ نہیں چاہتے تھے اس گھر کے کسی مکین کا سایہ اس کے اوپر پڑے اور اس کی ٹھنڈے وجود کے بھوک کے پیاسے ہو جائے' جو بھی تھا وہ جنات تھے۔ زلنین کو البتہ جزلان اسے اس کے گھر لے گیا تھا کیونکہ اس کے بعد اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی چونکہ وہ پہلے سے ہی بیمار رہ رہا تھا اس بدولت وہ خاصا کمزور ہو گیا تھا۔

بڑے بھائی کی حالت جزلان سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ اسے اس پر غصہ آ رہا تھا آخر اتنا کمزور کیوں پڑ گیا تھا اس معاملے' اس جیسا مضبوط اعصاب کا مالک کیوں خود کو اندر سے ٹور دیا۔ اسے آخر کچھ تو کرنا چاہیے تھا' ایسی ہاتھ پہ دھرے رکھ کے اس کی موت کے پروانے کا انتظار کرتا رہا مگر اسے کیا معلوم موت تو اٹل ہے وہ کسی کے لاکھ کوششوں کے باوجود نہیں رُکے گی وہ آئے

اور ان سُنے کہے اپنے کام کر کے چلی جائے گی۔ یہی دُنیا کا نظام ہے اور اس نے روز حشر سے پہلے تک چلتے رہنا ہے۔

وہ ساری رات زلنین کے سرہانے بیٹھا رہا اور اس کو خاموشی سے تکتا رہا۔ فائیق کا بھی یہی حال تھا ہما کے وجود کو بیڈ روم میں لٹائے' وہ کُرسی پہ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ آنکھوں سے سیاہ گرم سیال' بجھے ہوے آگ رنگ پہ بہتا جا رہا تھا۔ اتنا بد قسمت تھا وہ' اس کی نصیب میں خوشی تھوڑے پل کے لئے آتی اور ڈھیر سارا غم اس کی جھولی میں پھینک دیا جاتا۔ آخر اس نے ایسا کیا کر دیا جس سے اس کا رب راضی نہیں ہو رہا۔ اس نے ایسا کون سے گناہ کر دیا ہے جس کی سزا وہ عمر بھر بھگت رہا ہے اور ہمیشہ بھگتا رہے گا۔

ہما کے پیٹ پہ پڑا ہاتھ اُٹھا کر انھوں نے اپنے کانپتے ہاتھوں میں لیا تھا۔

"بابا!۔"

اس کی آواز ان کی کانوں میں اب بھی گونج رہی تھی اور ان کے اندر سب کچھ پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ایک ایک اعضا بُری طرح گاہل ہو رہے تھے۔ بابا کا لفظ نے اس وقت آسودگی بخشی تھی' اس وقت اذیت بخش رہی تھی۔ بیٹی کے ٹھنڈے ہاتھوں کو لبوں سے لگائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے تھے۔ محبت تو چھین لی تھی' محبت کی نیشانی کیوں چھین لی اگر چھینی ہی تھی تو دی ہی کیوں' اکیس سالوں کی تکلیف کم تھی کیا جو عمر بھر کے ایذا اسے نواز دیا۔

روتے روتے کتنا پل ہو گیا یہ انھیں خود بھی معلوم نہیں تھا اچانک ان کی آنکھیں بھاری ہوتی گئیں اور کسی کے نرم احساس کے تحت ان پر نیند مہربان ہونے لگی۔

آہستہ آہستہ بیٹی کے ہاتھوں پر سر ٹکائے نیند کب مہربان ہوئی انھیں پتا نہیں چلا۔ ایک دم پھر کسی کا ہاتھ ان کو اپنے کندھے پہ محسوس ہوا وہ چونکے یہ ہاتھ بہت جانے پہچانے سے تھے۔ اس لمس کو وہ کیسے بھول سکتے تھے اسی لمس میں تو ان کی زندگی تھی۔ اس زندگی کو دور ہوئے وے ان کو اکیس سال ہو گئے تھے۔

"فائیق آنکھیں کھولیں! فائیق۔"

اس کا نرم شریں لہجے نے فائیق کو ایک دم جھٹکے سے اُٹھانے پر مجبور گیا۔

ارد گرد دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ ان کے دل کی طرح اس وقت کمرہ بھی ندارد تھا۔ سر جھٹک کر اس کی طرف متوجہ ہوئے جو جیسے تھی ویسے پڑی رہی۔

اس کو چند لمحے دیکھنے کے بعد وہ اس سے مخاطب ہوئے تھے۔

" تم تو اپنی ماں سے بھی زیادہ خوبصورت نکلی۔"

ان کی گھمبیر آواز پورے کمرے میں گونجی۔

"جانتی ہو کیوں؟"

وہ گیلے گال سمیت ہولے سے مسکرا کر اسے بولے۔

"کیونکہ تمھاری ناک بالکل مجھ پر گئی ہے۔"

ان کی آنکھیں پھر برس پڑی۔

ہما تم کیوں آئی تھی؟ اگر بابا کو چھوڑ کر ہی جانا تو بابا کے پاس کیوں آئی شفق نے بھی زیادتی کی" میرے ساتھ اور اب تم میں کیا بہت بُرا ہوں! کیا کیا میں اس قابل نہیں ہوں کہ کوئی بھی رشتہ

میرے قریب آئے۔

کیا میں وہ پیار نہیں دے سکتا تھا جیسے پوری دُنیا دیتی تھی۔ مجھے ایک بار آخر اسے دُنیا والوں' انسانوں کا پیار دکھادو جس کے ساتھ تم ساری زندگی رہی اور جبکہ مجھ جیسے آگ کے بنے وجود "اس قابل نہیں تھا کہ تمھارے ساتھ رہ سکتے۔

اسے پتا نہیں تھا وہ کیا بولا جارہا تھا' بس اسے دیکھتے کی دیکھتے اس کا تڑپتا دل اسے یہ سب بولنا پہ مجبور کررہا تھا۔

اچانک کسی کی اونچی آواز پر وہ متوجہ ہوا۔

کوئی چلا رہا تھا۔ فائیق تو ایک منٹ کے لئے سمجھ نہ سکا پھر تیزی سے اُٹھا۔ چلتے ہوے وہ دروازہ کھول کر باہر آیا تو آواز بدستور پورے گھر میں گونج رہی تھی۔

"(انگریزی غلیظ قسم کی گالی) سوری بولو! انھیں ہما میں کیا کہہ رہا ہوں سوری کہو۔"

"بابا میں نے سچ میں کچھ نہیں کیا۔"

اس کی روتی ہوئی سسکتی ہوئی آواز نے کسی دھاڑ کے آگے دبا دیا تھا۔ فائیق زینے پھلانگتا اس طرف آیا جہاں سے آوازیں آرہی تھیں۔

اس نے دیکھا ایک چھ سالا بچہ اپنے سُرخ گالوں کو پکڑے نیچے گری سسک رہی تھی اوپر سے کھڑا یہ شخص اس عورت کے ساتھ موجود تھا۔ یہ شخص یہ شخص تو شفق کا شوہر تھا ریحان! ہاں اس کو کیسے بھول سکتا تھا مگر یہ عورت شفق تو نہیں تھی پھر یہ کون تھی؟ اس نے عورت اور ریحان کی نظروں میں حقارت کے سوا کچھ نہیں دیکھا تھا۔ وہ اس معصوم بچی کو کیوں اتنے نفرت سے دیکھ

رہے تھے۔

"جب میں کہہ رہی ہوں بابا میں نے ڈالرز نہیں چرائے تو میں انھیں سوری کیوں کہوں۔"

" ! بکواس کرتی ہے"

ایک ٹھوکر اس کے سیدھا پیٹ میں ماری۔ فائیق دہل کر ایک دم پیچھے ہوا تھا۔ اس کا دل مٹھی میں جکھڑ لیا تھا۔ اس نے تڑپ کر چیختے ہوئے ماما پکارا لیکن ماما کہاں تھی۔ کہاں تھی۔ اس نے شفق کو تلاش کیا مگر شفق کہی نہیں تھی کیوں نہیں تھی وہ۔ ہمامار کھا رہی تھی۔ تو وہ منظر سے غائب۔

ارے اب بس بھی کریں یہ کافی ڈھیٹ ہے ماں کی طرح اس نے نہیں سدھرنا آپ تیار "

" ہو جائے اس کی عقل بات میں ٹھکانے لگا دینا۔

اتنا کہہ کر وہ اپنا پلو سنبھالتی ایک زہریلی مسکراہٹ اچھال کر وہاں سے چلی گئی جبکہ اسے کا باپ اسے سرُخ نظروں سے تکتا اسے وارن کر کے چلا گیا۔

وہ اپنا پیٹ تھامے تڑپ رہی تھی' اس کی بیٹی کسی غیروں کے ہاتھوں مار کھاتے ہوئے تڑپ رہی تھی۔

وہ چل کر اس کے پاس آیا تو اس کے چہرے پہ رکم درد نے فائیق کو اندر سے چیڑ دیا۔ وہ اسے چھو نہیں پا رہا تھا اسے گود میں اُٹھا کر خود میں بھینچ نہیں پا رہا تھا اس کی بیٹی تڑپ رہی تھی کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ رو رہی تھی۔ اس کو آنسو صاف کر کے اسے ڈھیر سارا پیار کرنا تھا مگر وہ نہیں کر پا رہا تھا۔

"اللہ تعالی مجھے اپنے پاس بلا لیں سب گندے ہیں' سب بُرے کوئی مجھے نہیں چاہتا۔"

ایک دم کہتے ہوے اس کا وجود بھی غائب ہو گیا جیسے اب ہو گیا تھا۔

"! ہما"

پھر ایک اور چیخ فائیق نے دوسری طرف دیکھا تو وہاں سے بچی کی دلخراش چیخ آرہی تھی۔

وہ تیزی سے اُٹھا اور اس طرف بڑھا۔ اس نے دیکھا ہما اس وقت تھوڑی سی بڑی ہو گئی تھی شائد تیرہ چودہ سال کی وہ اس وقت اپنا جلا ہوا ہاتھ پکڑے رو رہی تھی جب وہی عورت نے اس کے بال پکڑ کر اس کے چہرے ہی تھپڑ جھاڑ دیا۔ فائیق کی آنکھیں خون رنگ ہو گئی۔

سارا کام برباد کر دیا' اپنی ماں کی طرح کوئی کام نہیں ہوتا اس کی طرح بس ایک کام کرنا منہ کالا" کرواتی رہنا۔ اب روتی رہے گی کہ یہ سب سے صاف کرے گی کمینی! تیری ماں کا جنات عاشق نہیں آئے گا تیرے آنسو پہنچنے صاف کر اپنے آنسو اور کچھ بھی بولو تو یہ تیری زبان کاٹ کر کتوں "کو کھلا دوں گی۔

یہ یہ سب ہوتا رہا ہے اور وہ بے خبر رہا آخر کیوں۔

دل کر رہا تھا پورے دُنیا کو آگ لگا دے جس نے اس کی اولاد کو تکلیف پہنچائی' نازیبا الفاظ کے تیر پھینکے۔ وہ اپنے سسکی دبائے خاموشی سے سب کچھ صاف کرنے لگی مگر اس کے جلی ہوئی جلد اسے یہ کام نہیں کروا رہی تھی۔

وہ منظر غائب ہوا تو اسے شفق نظر آئی وہ اس وقت شفید شلوار قمیض میں ملبوس جائے نماز سے اُٹھ رہی تھی اس کا رنگ ہلدی کے مانند زرد تھا' آنکھوں میں حلقے' سوکھے پٹیوں وہ اس کی شفق تو نہیں لگ رہے تھی۔ یہ تو کوئی اور تھی ویران آنکھوں سے ارد گرد تکتی وہ باہر جانے لگی جب اس

نے ہما کا خون سے لت پت سر دیکھا۔

"! ہما"

شفق کی چیخیں نکل پڑی۔ وہ سر کو تھامے آرہی تھی۔
اس کی ٹانگوں میں بھی لڑکھڑاہٹ تھی۔
"یہ یہ کس نے کیا تمھارے ساتھ ہما کچھ تو بولو کہاں سے آرہی ہو ہما۔"
ماں نے اسے باہوں میں لیتے ہوئے ان گنت سوال کئے۔
اس وقت اس کی عمر پندرہ سال تھی۔ اس کے سراپے سے یہ لگ رہا تھا۔
"ہما میری جان نکال دو گی۔ بتاو خدا کے لئے۔"
کس نے کرنا ہے بھلا جب آپ کو پتا ہے تو پوچھ تو "
پوچھتی کیوں ہیں۔ چھوڑ دیں آپ یہ ہی بار مجھے ختم کیوں نہیں کر دیتے با۔۔ بار کیوں مارتے آخر
"میں نے ایسا کیا کر دیا ہے۔
وہ بولی نہیں تھی اس کی بولنے والی حالت بھی نہیں تھا مگر جو اس وقت اس کے اندر چل رہا تھا وہ فائیق کو اندھیوں میں دھکیل گئی تھی۔
اس نے ہما کو ماں کے ہاتھوں بے ہوش ہوتے گرا تھا۔ ایسے کہی منظر ایک عذاب کی طرح اس کی نظروں کے سامنے سے گزرتے گئے اور فائیق کو لگ رہا تھا ایسے سخت کنکر اس کے وجود پر برسائے جا رہے ہیں۔ ایسے کنکر جس سے جسم بھی کیا اندر موجود روح پر بھی شگاف پڑتے جا رہے تھے۔

※※※※※※※※※※※

"یار نش! تمھیں کتنا ٹائیم لگے گا۔ پارٹی میں لیٹ ہو گئے تو عدیل نے میری جان کھا لینی ہیں۔"

ریحان اپنی ٹائی کی ناٹ کو ٹھیک کرتا' بیوی کو دیکھ کر مخاطب ہوا جو مسکارا کا ایک آخری ٹچ دے رہی۔

"بس ریحان ایک سیکنڈ تھامس سے بات ہوئی آپ کی زیشا بھی آ رہی نا۔"

ہاں ہاں آ رہی ہے زیشا بھی ہے بات ہو گئی تھی پہلے کہہ رہا تھا زیشا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو پاسبل نہیں ہے آنا مگر اب کہا کہ ممی کی پریشانی دور کرنے کے لئے وہ آ رہی تا لے آپ کو تسلی رہے۔"

ہائے میری بچی کو کتنا خیال ہے ریحان فریحہ کا تو زرا پوچھیے وہ کہی ہمارے انتظار میں پاگل نہ ہو جائے۔"

وہ محترمہ تو بیزار دکھائی دے رہی ہیں تیار تو ہیں مگر وہی بات تمھاری بیٹی مگر فکر نہ کرو ہادی کو دیکھے گی تو ساری بوریت روف کر ہو جائے گی۔"

وہ نقلی قہقہ لگاتے ہوئے اپنا پلو سنبھالنے لگی۔

"آپ بھی نا۔"

اسی طرح دونوں میاں بیوی چلتے ہوئے نیچے آئے۔

تو فریحہ کو پکارنے لگے جیسے ہی وسیع لاؤنج کی طرف آئے۔ جو منظر انھوں نے اپنے نظروں کے سامنے دیکھا ان کے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی۔

" فریحہ "

※※※※※※※※※

خاموشی سے اُٹھتے ہوئے اس نے ارد گرد دیکھا۔ وہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اسے ایک پل تو سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے۔ عجیب سے سکوت نے ایک پل تو اسے ٹھہرنے پر مجبور کر دیا۔ بھڑھیوں کی آوازیں دور سے سُنائی دینے لگی جس نے کمرے کا سکوت توڑ دیا۔ کھڑکیاں بھی اس وقت کھلی ہوئی تھی مگر چاند کی روشنی کہی نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ کیا واقعی سوگ کے دن چاند بھی چھپ جایا کرتے وہ سوچ رہا تھا اس نے ایک دم زور سے سر جھٹکا۔ جزلان کے انجیکشن کی بدولت سے اس کے سر کا کچھ حصہ بُری طرح سُن ہوا اتھا۔ جس کی وجہ سے وہ آدھی سی زیادہ چیزیں محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔

آنکھوں کو زور سے مسلتے ہوئے اُٹھا۔ اس نے دیکھا کمرے میں کوئی موجود تو نہیں ہے اس کے لائٹ آن ہونا ضروری تھا کیونکہ اس کی دماغ کے ساتھ طاقت بھی مفلوج تھی۔

لائٹ آن کر کے دیکھا وہاں جزلان موجود تھا' اس وقت صوفے پہ لیٹا سو رہا تھا۔ اس کی بھی حالت خاصی بدتر تھی مطلب جیسے وہاں سے گیا تھا ویسے ہی سو گیا۔

اس کی چہرے پہ عجیب سے کالے نیشان بھی تھے۔ زلنین نے دیکھا کیا یہ بھی رو رہا تھا۔ روتا کیسے نا بھائی تکلیف میں تھا۔ بھائی کا غم اس کا غم تھا۔ جو بھی تھا جزلان کو زلنین سے لاکھ اختلاف ہوتے مگر آج تک اس نے جس سے سب سے زیادہ محبت کی ہے وہ زلنین سے ہی کی تھی۔

وہ چلتے ہوئے کھڑکھی کی طرف آیا تھا اور وہاں باہر اندھیرے کو دیکھتے ہوئے اس کی نظریں اس

طرف گئی تھی۔

"مسٹر بلیو جینز! "

"خاصے چھچھوڑے ہیں آپ۔"

"مگر آپ کو تو آئی ڈی کارڈ ہے جبکہ جنوں کا تو آئی ڈی کارڈ نہیں ہوتا۔"

"آپ ہر بار میرے سامنے کیوں آتے ہیں۔"

"مسٹر زالنین! "

"سو ڈھیٹ مرے ہونگے تو آپ پیدا ہوئے ہوگے۔"

"بہت ہی فارغ ہیں آپ ویسے! پاکستان کی پولیس خاصی کام چور نہیں ہے۔"

Why are you so creep ?

اتنے ہزار اس کی باتیں اس کے کانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ اس نے آنکھیں اذیت سے بند کر لیں۔

آنکھیں بند کرتے ہوئے وہ اسے سوچ جا رہا تھا اور اسے پتا نہیں چلا وہ اس کے پاس بھی پہنچ گیا ہے جب اسے دیکھا تو وہ اس کے سامنے موجود تھی۔

اس نے دیکھا ایک ہاتھ اس کا ڈھلک کر گرا ہوا تھا۔

اس کے ٹھنڈے ہاتھ کو احتیاط سے پکڑتے ہوئے اسے اپنی جگہ پہ رکھا اور اسے دیکھا۔ ہما کا چہرہ اب وقت کے ساتھ ساتھ نیلا ہوتا جا رہا تھا۔ خون تو کب کا جم چکا تھا۔ لب بھینچے وہ اس کو اوپر سے نیچے تک دیکھ رہا تھا پھر جھک کر اس کی پیشانی چومی تو دو موتی ٹوٹ کر اسے کے بالوں میں جذب

ہو چکے تھے۔

I will love you till my last breath

بہت ہی آہستہ بڑبڑاتے ہوئے اب اسے اُٹھانے لگا تھا۔

اس کے دماغ نے ایک دم اسے فیصلہ کرنے پر مجبور کیا تھا جبکہ دل بھی دماغ کی بات پر رضامند تھا ۔کیوں کہ تو پہلے سے ٹوٹ گیا تھا۔اسے کسی سہارے کی ضرورت تھی۔تو اس نے دماغ کا سہارا لے کر آگئے بڑھنے کا فیصلہ کیا۔

قسط : دو

باب : خلوت خیزینی

کمرے کی میز پر رکھا ہوا
کانچ کا اک خوبصورت گلدان
ادھ کھلی کھڑکی سے آنے والے
ہوا کے تیز جھونکے کی زد میں آکر
گلدان کا میز پر سے گرنا
ایک چھناکے کی آواز کا ابھرنا
کانچ کا فرش پر بکھرنا
ان سنی، کسی کی آہ کا بھرنا
پاس ہی کھڑی ذی روح کا چیخنا
اس شور شرابے کے درمیاں
گلدان کا ٹوٹنا اور سمٹنا
(جیسے کفن دفن جنازے کا اٹھنا)

اور پھر خاموشیوں میں سسکیوں کا ابھرنا
پھر سب ویسا ہی جیسا گلدان کے ہوتے ہوئے تھا
سرگوشیوں سے آہستہ آہستہ آوازوں کا ابھرنا
یوں سمجھ لیجیئے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا
بس میز خالی تھی جو کہ چارپائی جیسی تھی
وہ کھڑکی کس نے ادھ کھلی چھوڑی تھی
جیسے میز کی آنکھیں ہوں
اور وہ ہوا کے جھونکے سے سوالی ہوں
وہ جسے اب تک بہت سنبھال رکھا تھا
وہ گلدان اب میز پر نہیں تھا
جیسے کوئی ذی روح منوں مٹی تلے دبا دیا گیا ہو
کبھی نا جاگنے کیلیئے، کبھی نا کچھ کہنے کیلیئے
خاموشی سے سو گیا ہو
(ہم اور کانچ کا گلدان سے اقتباس)

رات کا پہر اب دن میں ڈھلک چکا تھا۔ دھوپ بھی سوگ منانے کے درپہ بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔ سیاہ ترین کالے بادلوں نے پورے آسمان کو ڈھک کر غم کا ساماں بنا دیا تھا۔ بارش کا آغاز فل نہیں ہوا تھا مگر بجلی کی کڑک اس کی آمد کا اعلان کر رہی تھی۔ تیز ہواؤں کا رُخ

سیدھا ذوالفقار ہاؤس کے سب سے اوپری منزل کی طرف کیا۔ جہاں خالی کمرے کے بیچ و بیچ ایک بڑی سے خوبصورت لکڑی کی سیج پہ اسے لٹایا گیا تھا۔ اس کا غسل کروادیا گیا تھا مگر سفید کفن میں ملبوس کے بجائے وہ اس وقت سیاہ لمبی ریشمی فراک میں ملبوس تھی۔ چہرے پہ جابجا خراشیں' زخم اب واضع طور پر اس کے صاف مگر نیلے چہرے پہ نظر آرہے تھے۔ ایک عورت اس کے بے جان بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔ پتا نہیں جب جب وہ اس کے بالوں میں کنگھی پھیر رہی تھی' اسے کچھ عجیب لگ رہا تھا۔ جیسے یہ لڑکی مری نہیں ہے۔ جیسے کچھ اس کے اندر موجود مر گیا ہے اور اس کے وجود سے نہیں نکل سکا یا نکالا نہیں گیا۔ وہ یہ بات زلنین کو بتانا چاہتی تھی مگر پتا نہیں جو کیفیت اس کی ابھی تھی وہ کچھ سُن پائے گی یا نہیں۔ اس کے کانوں میں کالے موتی کے ٹاپس پہنا کر وہ اب مطمن سے اسے دیکھ رہی تھی۔ باہر ناک کی آواز آئی۔

"آجائیں زلنین۔"

اس کے دھیمی آواز پر فوراً دروازہ کھلا اور زلنین اندر داخل ہوا۔

اس کے قدموں کے چاپ ماربل کے ٹائیلوں پہ جمانے سے پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

وہ چلتے ہوے اس کے پیچھے آیا تو ڈاکٹر عزت فوراً سائڈ پہ ہوئی۔

زلنین نے ہما کو ایک پل کے لئے دیکھا' تو دل میں ایک بار پھر بے شمار کیلیں اپنے دل پہ لگتے ہوے محسوس ہوے۔ دل کے درد کو سنبھالنے کے لئے اس نے ایک دم سے ہما کے مردہ وجود سے نظریں پھیر لی' پھر اسے دیکھا جو ہما کو ہی دیکھ رہے تھی۔

"کچھ کمی تو نہیں رہ گئی؟ جو کہا تھا تم نے وہ سب کر دیا ہے۔"

عزت نے اس کی بات پر اپنی نگاہیں اس کی طرف مرکوز کی جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

زلنین ایک بات کہوں تم سے۔"زلنین نے اسے دیکھا پھر گہرا سانس لیتے ہوئے آگے بڑھا تو " اسے دیکھا اس کے بند آنکھوں کو دیکھ کر زلنین کا دل ایک بار پھر کسی ضدی بچے کی طرح چیخنے کا کیا جس کا قیمتی کھلونا اس سے کھو گیا ہو اور وہ کسی بھی طور پر اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے چاہیے جیسا بھی ہو' جس حالت میں بھی ہو۔۔۔وہ مرتے دم تک اسے کھلونے کو اپنے سینے سے لگائے سونا چاہتا تھا' مگر قسمت بھی اپنے نام کی ہے۔امتحان یا آزمائش پڑنے پر انسان کو اسی چیز سے دور کر دیتی جسے انسان کو لگتا ہے کہ وہ اس کے بغیر اگلا سانس نہیں لے سکے گا مگر وہ لیتا ہے یہ اس کی خام خیالی ہے۔ہر انسان اپنے وقت پر آتا ہے اپنے وقت پر جاتا ہے۔کوئی کسی کے لئے نہیں جیتا اور نہ مرتا ہے۔دُنیا ایک ٹرین کی طرح جس میں مسافر آتے جاتے ہیں' مختلف لوگوں سے ملتے ہیں مگر آپ کے منزل سب سے الگ ہوتی ہے۔آپ نے اپنے منزل کے وقت ہی اُترنا ہے آپ کے ساتھی مسافر کوئی بھی ہو' ماں باپ' بہن بھائی' بیوی اور بچے سفر میں آپ کے ساتھ ضرور ہوتے ہیں لیکن ان سب کی منزل آپ کی منزل سے جدا ہوتی ہے۔آپ کسی کو زبردستی اپنے ساتھ نہیں باندھ سکتے۔جو یہ کرتا وہ پھر ہاتھ، ایڑیاں بھی رگڑ کر اسے روکنے کی کوشش کر لیں۔ وہ پھر بھی نہیں رُکے گا۔یہی چیز زلنین کر رہا تھا اور بہت غلط کر رہا تھا۔

جانتا تم کہو گی میں یہ غلط کر رہا ہوں' اللہ تعالی کو بھی ناراض کر رہا ہوں' مگر میں کیا کروں عزت " میرے بس میں نہیں ہے اس کے وجود کو مٹی تلے سوتا ہوا دیکھ کر۔میں نے زندگی میں سب کو کھو دیا۔سارے رشتے ایک صرف یہی لڑکی تھی جو میرے اندھیرے میں کسی جگنو کے مانند

ثابت ہوئی تھی جس کی ہلکی سے روشنی میرے لئے سب سے قیمتی شہہ تھی۔

میں اس کی ننھی سی آب و تاب کا اتنا عادی ہو گیا تھا کہ اس کے ختم ہو جائے پر میں خود کو ایک بار پھر اندھیرے میں محسوس کر رہا ہوں۔۔ اور اب! اب مجھے اس تاریکی سے وحشت ہو رہی ہے۔ میرے اندر ابھرتے ہوے وحشتوں نے میری اندر کی سانسوں کو بھی جھکڑ لیا ہے۔ گھٹتے دم سے میرا جینا دشوار ہوتا جا رہا ہے عزت۔۔۔۔۔ خدا کو مزید ناراض کرنے پر یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔" اے اللہ میری اس تڑپتی روح کو آزاد کروادیں۔ اس میں اب جینی کے مزید سکت نہیں رہی۔ پر اللہ نے مجھے اپنے وقت پہ ہی اپنے پاس بلانا ہے۔ فکر نہ کرو

یہ غم تو میری زندگی بھر کا ساتھی ہے اسے جلد ہی دفنادوں گا بس وہ ہمت چاہئیے وہ برداشت

" چاہئیے جو فل حال میرے اندر نہیں ہے۔

اتنا کہہ کر اس نے سر جھکالیا۔ سیاہ گرم نمی ہما کے پیشانی پر آگری۔ زلنین نے ہاتھ بڑھا کر اسے صاف کیا اور انگلی کی پوروں سے اس کے گالوں کو چھوا۔

عزت خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

محبت کو محبت تک رکھنی چاہیے زلنین محبت کو اگر جنون بنالیا جائے سب سے زیادہ کسی کا نقصان" ہو یا نہ ہو انسان اپنا آپ ضرور گنوادیتا ہے۔ تمھیں خود سے محبت کرنی چاہیے تھی۔

"تو آج اتنا نقصان نہ اُٹھاتے۔

یہ میرے خود سے کی ہوئی محبت کا انجام ہے' اگر ہما سے محبت کرتا تو آج اس کا اس طرح سے"

" قتل نہ ہوا ہوتا۔۔۔۔ میری ضد نے' میری خود غرضی نے مار دیا۔ میں نے اس کا قتل کر دیا۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ اب رو دے گا تو وہ اسے کیسے سنبھالے گی مگر وہ بالکل خاموشی سے ہما کو تک رہا تھا۔ اس کے سارے آنسو ختم ہو چکے تھے۔۔۔ اب اندر کچھ نہیں تھا۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔

عزت کو ہما کے وجود میں سنسنی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی جیسے اس کے لباس میں ہلچل سی محسوس ہوئی تھی۔

کیا تو بھی عزت اتنا بھوتوں اور جنات کو سوچتے سوچتے کچھ بھی سوچنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔ وہم" ہو گا تیرا ہما مر گئی ہے مگر ایسا کیوں لگ رہا ہے وہ اب زندہ ہے۔" خود سے ہم کلام ہوتے ہوئے وہ اپنا سر جھٹک کر زلنین کو اکیلا چھوڑ کر باہر آ گئی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"تم! تم یہاں۔"

ریحان نے جب سامنے بیٹھے موجود شخص کو دیکھا تو ایک دم ساکت ہو گئے پھر ایک دم شعلے بار نظروں سے تکتے ہوئے پھنکارے۔

فائیق اس وقت سفید شرٹ اور گرے پینٹ میں ملبوس تھا۔ ریحان کے مقابلے میں وہ زیادہ لمبا' چوڑا' سمارٹ اور ہینڈسم لگ رہا تھا حتا کہ ان کی عمروں میں کوئی فرق نہیں تھا۔ بس جن اور انسان کا فرق سے فائیق اس سے کم عمر لگ رہا تھا۔

"ریحان یہ کون ہے؟ اور اس نے فریحہ کو کیوں باندھا ہے۔"

فریحہ کا پورا وجود کُرسی سے جکڑا ہوا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح خود کو نکالنے کی کوشش کر رہی تھی ۔ چیخیں تو پہلے ہی اس کے دم دوڑ گئی تھی۔ وجہ سامنے صوفے پہ موجود فائیق ذوالفقار کی شخصیت

تھی۔ پتا نہیں اس نے ایسا کیا کیا تھا جس سے وہ خوف زدہ نظروں سے اسے تک رہی تھی۔ چہرے پہ تو ایسا کوئی نیشان بھی نہیں تھا جسے سے لگے اس نے اسے تھپڑ مار کر اسے کے حواس گُم کر دے تھے۔

"فریحہ میری بچی! کون ہو تم؟ چھوڑو میری بیٹی کو۔"

"آ گئے مت بڑھنا۔"

وہ دہاڑا! وہ عورت اس کی شیر جیسی دہاڑ پر دس قدم پیچھے ہوئی تھی۔

کیا چاہتے ہو تم فائیق اس وقت مجھے پیٹ کر تم آرام نہیں ملا تھا۔ میرے بزنس میں نقصان کروا" کر تمھیں چین نہیں آیا تھا۔ آخر تم چاہتے کیا ہو میں تم سے وجہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے تمھارا آخر کیا بگاڑا ہے۔ کچھ تو قصور بتاو۔۔۔۔۔ اگر کوئی مسلۂ ہے تو مجھ بتاو میں اپنی غلطی کا ازلہ کروں "گا مگر میری بچی کو بیچ میں مت لاؤ۔

اسے پتا نہیں تھا سامنے موجود شخص اصل میں کون تھا۔ وہ فائیق کو ایک بہت بڑا ابزنس ٹائیکون سمجھ رہا تھا جس کے ہوٹلز کی ڈیمانڈ پوری دُنیا کرتی ہے۔ جو سروِیس 'فسیلٹی' ڈیزائن اس کے ہوٹل میں پائے جاتے ہیں وہ دُنیا کہ کسی کونے میں بھی نہیں پائے گئے۔ اس لئے دُنیا والوں کے لئے فائیق کتنا ضروری تھا یہ فائیق بھی جانتا تھا اور دُنیا والے بھی۔ ریحان کا بزنس فائیق سے زیادہ وسیع تھا اس نے دو ہاسپٹل 'ایک سائیک وارڈ جو اس نام شفق کا رکھ تھا ایک پاگل عورت کی یاد میں۔ جس پر فائیق نے ایک سیکنڈ نہیں لگایا تھا اس بند کروانے میں اس نے ہیوی چارجز بھی ریحان پر لگائے تھے اور ریحان یہ بات سمجھنے سے قاصر تھا آخر فائیق نے ایسا کیوں کیا ہے؟ پھر

اس کی دو ہوٹلز اور ایک فوڈ چین تھی جس میں فائیق کی اچانک آمد سے سب دھرم بھرم ہو گیا' در پہ در نقصان نے ریحان کو جھنجھوڑ کے رکھ دیا۔ اس لئے وہ اپنی بیٹی کی شادی ایک بہت بڑے ٹائیکوں سے کروا رہا تھا تا کہ مزید نقصان سے بچا جائے مگر اس کی تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا کہ فائیق اسے بغیر کسی وجہ کے اذیت دیتا رہے گا۔ اس کی سوچ کے مطابق اس نے آج تک کسی کا دل نہیں دکھایا تھا تبھی وہ اتنا پریشان فائیق کو کہہ رہا تھا اس کو نہ کردہ گناہوں کو معاف کر کے اسے بخش دے پر فائیق نے اس بار ٹھان لی تھی۔۔۔۔ کہ وہ اب اسے تکلیف پہنچا کر رہے گا کیونکہ اس بار معاملہ محبت کا نہیں معاملہ خون کے رشتے کا ہے اور یہ ہر چیز سے بھی قیمتی ہوتا ہے۔۔۔۔

ویسے تمھاری بیٹی تیار ہوئی وی غضب ڈھا رہی ہے کیا شادی کروانے لگے ہو اسفند منہاج کے "
"بیٹے سے تا کہ نقصان سے بچا جائے۔

ریحان اسے کہے میری بچی کو چھوڑ دے۔۔۔۔ ریحان ایسے کیسے کسی کی میلی نظریں اپنے بیٹی "
"کے سامنے برداشت کر سکتے ہو۔

گو کہ فائیق نے اسے لڑکی کو دیکھا نہیں تھا اسے تو پتا بھی نہیں تھا کہ فریحہ نے پہنا کیا ہے۔ بس اسے جو اطلاع ملی تھی کہ آج اس کی سو کالڈ انگیجمنٹ ہے تو اس سے بہتر موقعہ نہیں ملے گا اور یہ بات ریحان کی آنکھوں میں کہہ کر اسے نے یہ کہی تھی۔

"میری بیٹی کا کیا قصور ہے فائیق جو تم ایسا کر رہے ہو۔"

وہ اب بیٹی کے ہر سا آنکھوں میں دیکھتے ہوئے' بے بسی سے بولے۔

"قصور تو ہما کا بھی نہیں تھا پھر اسے کس بات کی سزا دی جاتی تھی۔"

اس کی پھتریلی آواز پورے کمرے میں گونجی تو ریحان اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔

"اس چھوٹی سی معصوم جان نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔"

لوگ اتنا جانوروں کے ساتھ بدتر سلوک نہیں کرتے' جتنا تم نے اس بچی کے ساتھ کیا ریحان"

"تمھیں زرا بھی رحم نہیں آیا۔۔۔ زرا سا بھی خدا کا خوف نہیں آیا۔

وہ اب اُٹھ کر اپنی سُرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔ آگ رنگوں میں شعلے اصل میں بھڑک رہے تھے۔

وہ ایک دم خوف سے پیچھے ہوا۔

ابھی تو میں نے کچھ نہیں کیا ریحان! اور ابھی سے تمھارے چہرے پہ ہوائیاں اُڑ رہی ہیں۔ تتت" سوچو میرا کیا حال ہوا تھا۔ جب میں نے اپنے آنکھوں سے اپنی بیٹی پہ گزرتے ہوئے اذیت دیتے ہوئے پل دیکھے۔۔۔ ہاتھوں کو ان دیکھے زنجیروں سے باندھ دئے میرے۔ میری بچی کے ساتھ اتنا کچھ کرتے رہے اور میں بے خبر ابیٹھا رہا مگر تم فکر نہ کرو تمھیں ہر چیز کی خبر پہنچاؤں گا اسے یہ بے خبریں کی اذیت نہیں دوں گا۔۔۔ تمھاری قیمتی چیز لے کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ چلتا ہوں "۔

اس نے ایک چٹکی بجائے ایک دم کمرے میں دھوا چھا گیا۔ اور وہ اس دھوئیں میں ہی فریحہ کو لے گیا۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ فریحہ کو واقعی لے گیا تو مسز ریحان کی چیخیں پورے گھر میں گونجنے لگی۔

※※※※※※

زلنین اس کے اوپر گلاس رکھوا چکا تھا۔ اسے دیکھنے لگا جو اب ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کر چکی تھیں۔ اس لئے اس انتظار میں کھڑا رہنا لا حاصل تھا کہ یہ خوبصورت چھوٹی سی کالی آنکھیں اب کبھی نہیں کھلی گئیں۔

حسرت سے اس کے شیشے کے اندر ڈھکے ہوئے وجود کو دیکھتے ہوئے وہ اب مڑ گیا۔ دروازہ جیسے بند ہوا۔۔۔۔۔ ایک دم کمرے میں اندھیرا اور سکوت چھا گیا۔۔۔۔ مگر یہ سکوت کچھ پل کے لئے تھا۔۔۔ سامنے موجود بڑی سے کھڑکھی تیز ہوا کے جھونکے سے آواز پیدا کرنے لگی ۔۔۔۔۔ تیز آندھی نے شیشے میں اِرتعاش پیدا کر دیا تھا۔ عنقریب وہ ٹوٹنے والا تھا پر ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ صرف کھڑکھی کھل گئی۔۔۔۔۔ اس پہ کالے گاون میں کوئی چلتا ہوا آیا۔۔۔ اس کا چہرے لمبے سے ہڈ میں چھپا ہوا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں کالے چین کی گھڑی تھی۔۔۔۔ جبکہ دوسرے ہاتھ میں میں دہیو کل درانتی جسے انگریزی لغت میں scythe کہا جاتا تھا۔ اپنے حلیے سے وہ گریم ریپپر معلوم ہو رہا تھا۔

وہ چلتے ہوئے ہما کے شیشے سے ڈھکے ہوئے وجود کے قریب آیا۔۔۔۔ اس نے اپنے درانتی سے ہما کے اندر موجود نسا کا اس پہ

حاوی وجود باہر نکالا۔۔۔۔۔

وہ جیسے باہر نکلی ہما کا وجود ایک دم تڑپ کر اوپر ہوا۔ سانسیں چلنے لگیں۔۔۔۔ نیلے چہرے کی رنگت میں کمی آنے لگی۔ رگوں میں دوڑتا ٹھنڈا خون تیزی سے گردش کرنے لگا۔

وہ زندہ تھی۔۔۔۔ وہ بالکل ٹھیک تھی چند چوٹوں کے علاوہ اسے کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ ایک جینی

لڑکی کے روح اس کے اندر حاوی تھی جو اس مقابلے میں ختم ہو گئی وہ ہما کو نقصان پہنچانا چاہتی تھی اس کی اندر کے طاقت کو مفلوج کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔خود جان کی بازی ہاری گئی ۔گریم ریپیر جیسا دیکھنے والا شخص نے نسا کا وجود ایک سائڈ پہ رکھا اور ہما کو دیکھا جو سانس لے رہی تھی مگر اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں تھیں۔

اس نے شیشے کو کسی ڈھکن کی طرح ہٹایا۔ پھر ہما کا وجود نکالا اس کی جگہ نسا کا وجود رکھا جس نے ہما کا روپ دھار لیا تھا۔۔۔ہما کے اچانک لبوں سے کچھ نکلا۔

"زلنین۔"

اس کی آواز میں تڑپ تھی۔۔۔۔اب وہ مکمل ہوش میں آگئی تھی مگر اس سے پہلے وہ کچھ کرتی ایک نسوانی خوف ناک آواز کمرے میں گونجی۔

"خاموش!!!۔"

قسط : تین

باب : خلوت خیزینی

دل نہ اُمید تو نہیں 'ناکام ہی تو ہے
لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے۔(فیض احمد فیض)

"نمعان!۔"

نعمان 'جو دادا زوالفقار کے کمرے سے نکل کر راہداری کی طرف بڑھ رہا تھا ایک دم جزلان کی پکار پر رُک گیا۔ چہرہ موڑتے ہوئے اس نے دیکھا تو جزلان الجھن سے کمرے کو ایک نظر دیکھتا ہوا بولا۔

"یار بابا کہاں ہیں۔"

"بڑے صاحب تو اپنے کمرے میں ہیں جی۔"

اسے لگا وہ دادا زوالفقار کی بات کر رہا۔ جزلان نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں میرے ابو'وہ آئے تھے ہمارے پاس پھوپھو سے ملنے کے بعد وہ کمرے میں چلے گئے تھے ۔ کہی گئے ہوے تو نہیں۔"

نعمان جزلان کو ایسے دیکھنے لگا جیسے اس کا دماغی توازن ٹھیک نہ ہو۔

اس کے دیکھنے کے انداز پر جزلان کو بے اختیار جنھجھلاہٹ ہوئی تھی۔

"جزلان صاحب آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔"

"کیوں کیا ہوا۔"

"بڑے صاحب کو مرے ہوے بیس سال ہو گئے ہیں اور آپ! آپ کو تو یہ بات معلوم تھی ۔۔۔۔اور پھر آپ نے ان کو کیسے دیکھا آپ تو اس وقت پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے۔"

اس کی بات پر جزلان نے اب نعمان کو ویسے ہی دیکھا جیسے نعمان پہلے جزلان کو دیکھ رہا تھا۔

"طبیعت تو تمھاری خراب ہے! دماغ تو ٹھیک ہے تمھارا۔۔۔۔ وہ برسو سے اس گھر کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔۔۔ مما کی ڈیتھ کے بعد۔۔۔ اور ابھی میری ان کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی کل ہوش کے ناخن لو' دادا سے پوچھ لے ان سے بھی مل چکے ہونگے۔"

اب وہ بیچارا کیا کہتا کہ جزلان صاحب واقعی اپنے ہوش وحواس کھو چکے اتنے اچانک سے اس کو ان کے ابو کیسے نظر آنے لگیں۔ کہی پھر سے تو جادو گر نے ان کے گھر پہ اثرات کرنا شروع کر دے جو برسو پہلے سب کچھ تباہ وبرباد ہو کر رکھ چکا تھا۔ مزید بحث وہ اس سے کر نہیں سکتا تھا کیونکہ پتا تھا وہ اس کا مالک اور مالک غلط بات کو صحیح کہے تو اس غلام بن کر ان کی جائز' ناجائز بات پر سر خم کرنا ہو گا۔

"جی سر شاہد میں ہی بھول گیا ہو نگا' یہی کہی ہو گئے' یا کہی نکل گئے ہونگے آپ دادا جی سے پوچھ لیں۔"

"توبہ پہلے ہی دماغ خراب ہو رہا ہے اور اِدھر میں سر کھپا رہا ہوں۔"

وہ بڑبڑا کر مڑنے لگا تو چونک اُٹھا ایک لڑکی !ایک خوبصورت ترین لڑکی اس کے گھر میں ہیں !!!یہ کون تھی۔ یہ جینی تو نہیں ہو سکتی' کیونکہ جینی اتنے خوبصورت نہیں ہوتے۔ وہ اس وقت سادے سفید لباس میں ملبوس' دوپٹے کو ٹھیک کرتی نیچے اُتری رہی تھی۔ یہ اوپری منزلہ میں کیا کر رہی تھی۔ وہاں تو زلنین کے علاوہ کوئی نہیں جاتا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا پھر اس اپسرا میں کھو گیا۔ اس کے بال سیاہ کالے آبشار کی طرح کمر تک آرہے تھے ہلکہ سا کیچر میں مقید بالوں کو ہولے سے پیچھے جھٹکتے ہوئے وہ بالکل بے نیاز لگ رہی تھی۔ اس کی دودھیا رنگت اس وقت ٹھنڈ سے نیلی پڑ رہی تھی۔ ایسا تو انسانوں کے ساتھ ہوتا تو کیا یہ انسان ہے۔ یااللہ نہیں میں ان عاشقوں میض شامل نہیں ہونا چاہتا۔ جزلان نے خود سے کہا۔ نظر کے چشمے کے پیچھے سبز آنکھیں اس کی طرف دیکھ کر ناک کی سیدھ میں چلنے لگی۔ جزلان صاحب کا تو ہارٹ بیٹ ہی مس ہوگئی۔ زلنین نے ضرور اسے بددعا دی ہو گی تاکہ اس کی کیفیت کو سمجھ سکے۔ نہیں نہیں اس کی طرف مت دیکھو جیزی ورنہ کُتے جیسی زندگی ہو گی۔ جزلان اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اور عزت چلتے ہوئے اس کے بالکل قریب آرہی تھی۔ جزلان نے سوچا کیا کریں غائب ہو جائے۔ نہیں غائب کیوں ہوئے' اس کی پرسنالٹی زلنین سے تو کافی بہتر ہے وہ چاہتا تھا کہ یہ لڑکی اس کو ایک نظر دیکھے۔ ہاں دیکھے مگر وہ زلنین کی طرح مرید نہیں بنے گا۔ بے نیازی دکھائے گا یو نو آٹیٹیوڈ ۔۔۔۔ ورنہ سر پہ چڑھا دیا تو واقعی فائیق اور زلنین والا حال ہو گا۔ وہ اس بھول گیا تھا اس کے چاچا اور بھائی اس وقت غم میں نڈال اور یہاں اسے لڑکی امپریس کرنے کی پڑی ہے۔

وہ انتظار کرتا رہے اس کا کہ وہ اسے دیکھا وہ سامنے پڑا واز جائزہ لینے لگا پھر گھڑی پہ نظر جمانے لگا'

پھر جو ہو سکتا اس نے کیا کہ اس کی توجہ اس لڑکی کی طرح نہ جائے اور واقعی ایسا ہوا اسے پتا نہیں چلا کہ ڈاکٹر عزت محترمہ کب کی یہاں سے غائب!۔ ہیں یہ کیا تھا۔۔ وہ ارد گرد دیکھنے لگا مگر وہ یہاں نہ تھی کہاں گئی وہ؟ یہی تو تھی۔

وہ دیکھ کر آگئے بڑھنے لگا جب اس نے کسی کے کندھے پہ اپنا ہاتھ محسوس کیا ایک دم اچھل گیا۔ مڑ کر دیکھا تو فائیق تھکا ہوا کھڑا اسے دیکھتے ہوے بولا۔

"کیا ہوا ایک جن ہو کر ڈر کیوں گئے۔"

"کیونکہ چڑیل ابھی گزری تھی اور آپ کو پتا ہے جن ہو یا انسان وہ چڑیلوں سے ڈرتا ہی ہے۔"

اس نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوے اپنے تیز ہوتی دھڑکنوں کو مدھم کرنے کی سعی کی۔

"کیا بول رہے ہو؟ زلنین کہاں ہیں؟"

"پتا نہیں۔" اس نے نا سمجھی سے کہا۔

"کیا مطلب پتا نہیں کہاں ہوتے ہو تم' میں نے کہا تھا اس اکیلے مت چھوڑنا۔ جانتے بھی ہو نا اس کی حالت اور اب بابا کو بلاو میں چاہتا ہوں میری بیٹی کے جنازے میں وہ شرکت کریں گئے' پرمیس اور کشف کو بلا لینا اگر وہ یہاں ہیں۔ میرے خاندان کو یہ بات جانا بہت ضروری ہے۔"

"چاچو آپ یہ کیا کر رہے ہیں! حوصلہ رکھیں! جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے دادا کو مت بتائیں وہ اس سے لاعلم ہی رہے تو بہتر ہو گا پہلے ہی بہت سے رشتے کی محرومی سے وہ اندر سے ٹوٹ کر رہ گئے ہیں۔ اب پوتی کا پتا چلے گا' پھر زلنین سے اس کی وابستگی تو وہ نہیں برداشت کر پائے گئے۔ کچھ چیزوں کا نہ معلوم ہونا ہی بہتر ہے۔"

"مگر۔۔۔۔"

"چاچو پلیز آپ خود سوچے! کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم سے ہمارا سربراہ بھی چھین جائے۔ ان کے اور زلنین کے ہوتے ہوئے ہمارا یہ چھوٹا سا گھرانہ سکون سی زندگی گزار رہا ہے ورنہ آپ تو آپ تو چلے گئے تھے ہمیں چھوڑ کر آدھے آدھے گھنٹے منہ دکھانے آتے تھے سال بعد۔۔۔۔۔ مگر دادا اور زلنین وہ میرے بلکہ ہم سب کے ساتھ رہے۔۔۔۔ میں اب دونوں کو مزید ٹوٹا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔"

فائیق نے درد سے آنکھیں موند لی اور اس کے اوپری منزل پہ ہما بالکل ساکت بیٹھی اس پینڈولم کی طرح چلتی ہوئی چین والی گھڑی کو کبھی دائیں تو کبھی بائیں دیکھ رہی تھی۔ گریم ریپیر کے ساتھ کھڑی لال ساڑھی میں ملبوس عورت کا چہرے نظروں میں نہیں آیا تھا ہاں البتہ اس کی ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی جیسے وہ کوئی ورد پڑھ رہی تھی اور ہما پہ پھونکی جا رہی تھی۔ ہما کے وجود کے ساتھ اب آنکھیں بھی ساکت ہو رہی تھیں۔ وہ مکمل اب کے قابو میض آ چکے تھی۔

"تم کون ہو؟"

اس عورت کی وہی خوفناک آواز اُبھری۔ ہما پہلے خاموش رہی پھر اس خالی کمرے میں اس کی آواز گونجی۔

"میں کون ہوں۔

اس نے جواب دیا۔

"تم سونیا ہو!۔" اسی آواز نے پھر دہرایا۔۔۔

"میں سونیا ہوں۔"

"تم نے اس آئینے میں جانا ہیں۔"

"مجھے آئینے میں جانا ہیں۔"

"کالے آئینے میں۔"

وہ اس کے سوالوں کے جواب میں ہاں میں ہاں ملاتی جا رہی تھی۔

"تم چل بلی سی لڑکی ہو' دُنیا کا کوئی بھی دُکھ تمھارا چہرے پر نہیں آنا چاہئیے۔ تم نے زلنین کو گھیرنا ہے پھر اسے ہمارا غلام بنانا ہے۔"

"ہاں ایسا کرنا ہے۔"

اس کی بات پر ہما نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"چلو شاباش اب اُٹھو سونی تم خود کو سونی کہہ کر مخاطب کیا کرو' تم کچھ نہیں یاد' نہ زلنین' نہ اپنی محبت' نہ اپنی شناخت' نہ اپنا خاندان تم بس سونیا رحمان ہو' تمھار کوئی نہیں ہے بس ایک دادا ہیں وہ بھی رئیس زدہ اور تم آسٹریلیا سے ہو۔ تم جزیرے میں دوستوں کے ساتھ ٹرپ میں آئی ہو' پھر کہی کھو گئی ہو اب تمھیں زلنین ڈھونڈے گا ٹھیک ہے۔۔۔۔ پھر تم نے اس سے محبت کرنا' پھر کیا کرنا۔"

ساری بات بتا کر وہ اب ہما کو دیکھ رہی تھی جو کسی مورتی کی طرح بے حس نے حرکت کھڑی تھی

۔

"مجھے کیا کرنا ہے!۔"

ہمانے آہستہ سے کہاجب اسی ساڑھی میض ملبوس عورت نے کہا۔

"تم زلنین کو ہمارے پاس لاؤ گی مگر' اس کی آدھی طاقتوں کو مفلوج کر کے سمجھ گئی ہو نا۔"

آس پاس ویسا ہی پر سرار ماحول تھا بارش شروع ہو چکی۔ کالے بادل قسمت کی اس ستم ظرفی پر کھل کر آنسو بہا رہا تھا۔ یہ محبت کرنے والوں پہ کیسا امتحان تھا۔

"اب اس سامنے جاو کالے آئینے میں وہ تمھارا منتظر ہے سونیا تمھاری دُنیا منتظر ہے جاو۔"

اس کے کہنے کی دیر تھی اور ہما ناک کی سیدھ پہ چلتے ہوے اس آئینے کے قریب جانے لگی وہ سیاہ زہریلا آئینہ اسے نگلنے کے لئے منتظر تھا۔ قریب آتے ہوے اس آئینے کے اندر موج بن رہی تھی' ایسا لگ رہا تھا سیاہ سمندر موجود ہے وہاں جس میں وہ بالکل ڈوبنے والی ہے۔۔۔۔ کسی میگنیٹ کی طرح وہ آئینے ہما کو اپنی کی طرف کھینچ رہا تھا۔ وہاں زلنین چلتے ہوے اپنے کمرے کے آئینے میں کھڑا اپنی ویران نیلی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس وقت سمندر سیاہ ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ساری جان جیسے جا رہی تھی۔ جان تو پہلے ہی چلی گئی تھی یہ جان بھی چلی جائے تو بہتر ہے۔

"زلنین پلیز خدارا مجھے بچاو' زلنین یہ مجھے قید کر رہے ہیں۔"

یکدم اسے محسوس ہوا جیسے یہ آئینہ اس سے مخاطب ہوا۔ ہما کی آواز میں' ہما کی تڑپتی ہوئی آواز میں۔

وہ کسی خوف کے زیر اثر تیزی سے پیچھے ہوا۔

ارد گرد دیکھنے لگا۔

"زلنین پلیز میرے پاس آو مجھے بچاو ورنہ بہت غلط ہو جائے گا ظلم ہو جائے گا زلنین تمھاری ہما ظالم بن جائے گی زلنین آجاو زلنین یہ لوگ مجھے قابو کر کے دھکیل رہے ہیں۔"

"زلنین تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تم ہما کا اپنی جان سے خیال رکھو گئے' تم اس کی پکار اس کی سُن کیوں نہیں۔"

ہما کی آواز کے ساتھ شفق کی آواز بھی شامل ہو گئی۔ اب اس کا دماغ اور ہی گھوم اُٹھا۔ دل مچل رہا تھا۔ یہ ہما چلا کیوں رہی ہے۔ شور پورے کمرے میں بڑھتا جا رہا تھا۔ اتنا کہ زلنین کو کانوں میں ہاتھ رکھنا پڑا۔ مگر وہ کچھ نہ۔ کر سکا ہما آئینے کے اندر گھس گئی تھی اور سید حامیڈ گیسکر کے جزیرے پہنچ گئی اور وہی زلنین کے گھر میں موجود تمام آئینے ٹوٹ گئے۔ آئینے کی ٹوٹنے کی آواز اتنی دیکھا دینے والی تھی کہ لابی میں موجود فائیق اور جزلان جو زلنین کی طرف آ رہے تھے۔ ایک دم ٹھہر گئے۔

"زلنین!!! بابا۔"

اور زلنین زمین کے بل بیٹھ کر گہرے سانس لینے لگا۔ اس کی طبیعت ایک بار پھر خراب ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※

"فائیق مجھے بتانا پسند فرماو گئے کہ میری غیر موجودگی میں کیا کیا ہوتا رہا۔"

دادا زوالفقار زلنین کے کمرے میں موجود اپنے پوتے کے سرہانے بیٹھے ہوئے فائیق کو دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں مخاطب ہوے۔ جزلان صوفے پہ بیٹھی خاموشی سے بے ہوش

پڑے زلنین کو دیکھ رہا تھا۔ جس کے چہرے کی شادابی کہی کھو گئی تھی۔ اپنے ازالی لاپروائی پہ اسے اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا۔ فائیق خاموشی سے سر جھکائے باپ کی بات سُن رہا تھا۔

"بولو یہ اچانک آمد کی وجہ جان سکتا ہوں' تم تو ساری زندگی شفق کی قبر کے ساتھ رہنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اب ایک دم سے تمھیں کیا ہو گیا کہ یہاں پہنچ آئے اور وہ بھی تب جب زلنین کی طبیعت ناساز ہے" دادا زوالفقار کی تو جان تھی زلنین میں اور زلنین کو اس حالت میں دیکھ کر ان کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔ آنکھوں میں بجھی ہوئی آگ ایک دم سے بھڑک اُٹھی تھی۔ زلنین کے آگئے ان کو سب رشتے بھول گئے تھے یہاں تک کے اپنی سگی اولاد بھی۔

دادا زوالفقار سٹک پکڑے ہوے اضطرابی انداز میں ٹہل رہے۔ فائیق نے زلنین کا ہاتھ پکڑے اسے گرمی پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا مگر جوان بیٹی کی میت کی بھی فکر تھی جو اس وقت تن تنہا اکیلے میں پڑی ہوئی تھی۔ اسے ہما کو ایسے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔ اب کیا کہے باپ کو جن کی حالب ابھی سی اتنی عجیب ہو رہی تھی۔ تھکے ہوے انداز میں اس نے آنکھیں موند کر سر جھکا دیا تھا۔ جزلان فائیق کی کیفیت بھانپ چکا تھا تب ہی دادا کو مخاطب کرتے ہوے بولا۔

"دادا پلیز بیٹھ جائے آپ اپنی طبیعت خراب کر رہے ہیں زلنین ابھی گرم ہو جائے گا۔"

"سائینٹسٹ صاحب! آپ سائینٹسٹ ہی رہے تو آپ کے لئے بہتر ہو گا! زیادہ ڈاکٹر بنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"اب خاموشی سے سر جھکائے چُپ رہو گئے کہ کچھ بولو گئے بھی۔۔۔۔"

"چاچو آپ جائے میں بات کرتا ہوں دادا سے۔"

"تم میاں چُپ رہو میں جس سے پوچھ رہا ہوں وہی بتائے تو بہتر ہے۔"

"مگر دادا۔۔۔۔۔"

"جزلان زوالفقار اگر آپ خاموش نہیں ہوئے تو میری سوٹی ہو گی اور آپ کا سر۔"

یار اب بڑا ہو گیا ہوں کچھ تو عزت کر لیا کریں میری۔

وہ دل میں بڑبڑایا۔

"ہما! ہما۔۔۔۔۔"

زلنین بڑبڑاتے ہوئے تقریباً چیخا تو دادا اور فائیق اس کی طرف بے اختیار بڑھے۔

"مت ہاتھ لگاؤ اسے میری ہما کو چھوڑ دو میں جان سے مار دوں گا ہما ہما۔۔۔۔۔۔

"فائیق اسے کیا ہو رہا ہے ہما یہ ہما کون ہے اس کی بیوی اس کی بیوی تو نہیں جزلان اس کا نکاح ہوا تھا نا اس کی بیوی کہاں ہیں؟"

"مجھے مار دیں اللہ تعالی میں نہیں جینا چاہتا!! پلیز میری ہما واپس کر دیں یا اس کے پاس بھیج دے۔"

وہ آنکھ بند کیے مسلسل چلا رہا تھا۔

"شفق آنٹی میرا کوئی قصور نہیں میری محبت کو مذاق مت کہیے میں بہت پیار کرتا ہوں ہما سے میں اسے کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔ پلیز۔"

اس کی بند آنکھوں سے مسلسل سُرخ رنگ کا سیال بہتا جا رہا تھا اس کی حالت بہت تفتیش ناک ہوتی جا رہی تھی۔

"زلنین!!زلنین آنکھیں کھولو۔۔۔۔ آئی ٹی واٹر لاؤ۔۔۔ جلدی۔"

فائیق نے دیکھا زلنین کی سانسیں رُک رہی ہیں تو وہ چیخ پڑا۔ جزلان وہاں سکینڈ سے منظر نامے سے غائب ہوا۔ محبت کا بھاری امتحان شروع ہو گیا تھا۔ اور جادو اپنا اثر دکھا رہی تھی۔۔

قسط : چار

باب : خلوت خیزینی

بجھے بجھے سے عجیب دن ہیں
خواب ہے نہ خیال کوئی
نہ منظروں میں کوئی کشش ہے
نہ موسموں میں جمال کوئی
ہم ایک دوجے کو اپنی اپنی
ادھوری آنکھوں سے دیکھتے ہیں
ہماری برسوں کی چاہتوں میں
اتر رہا ہے زوال کوئی
جو ہنسنا چاہیں تو اشک نکلیں
جو رونا چاہیں تو ہنستے جائیں
ہمارے جذبات گروی رکھ کے

"میں بالکل ٹھیک ہوں جزلان !۔"

اس کی بات پر جزلان نے سر اُٹھا کر اسے کے سُتے ہوے چہرے کو دیکھا' پھر سر جھٹکا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں' مجھے جانے دو یہ کس مصیبت میں مجھے جھکڑ لیا ہے تم نے۔"

آئی ٹی واٹر دینے کے دس منٹ بعد جا کر اس کی طبیعت سنبھلی تھی مگر وہ ہوش و خرو سے بیگانہ ہو گیا تھا۔ فائیق نے ہما کے پاس جانا تھا کیونکہ وہ اتنے دیر ایسے ڈیڈ باڈی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ ساتھ میں باپ کے سوالوں کا جواب بھی اس نے دینا تھا جس کے وہ شدت سے منتظر تھے۔ وہ آخر جانا چاہتے تھے کہ ان کے لاعلمی میں آخر اسے گھر میں کیا ہو تا رہا ہے۔ جزلان کو سختی سے تاکید کی اس پر نظر رکھی جائے اور بستر سے ایک انچ بھی نہ ہلے۔ طبیعت ناساز ہو تو فوراً اطلاع پہنچائی جائے۔ جزلان کیا کر سکتا تھا سوائے خاموشی سے سر کو خم کرے۔

ساتھ میں اس نے زلنین اور جزلان کی راہیں مستعد کر دی ان دونوں کا واقعی کوئی بھید نہیں تھا۔ کمرے کو فریز کروا کے اب جزلان منہ بسورے اس کے سرہانے بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا اور زلنین بستر پر نیم دراز' سُتے ہوے چہرے کے ساتھ یہاں سے جانا چاہتا تھا۔

"میں کچھ کہہ رہا ہوں یار پلیز میں سچ کہہ رہا ہوں۔"

تم سچ کہہ رہے ہو یا جھوٹ زوالفقار صاحب میں کچھ نہیں کر سکتا' آپ کے علاوہ میں قید ہوں" اور ایک قیدی ہونے کے ناتے میں تمھیں تسلی دونگا کہ تم جیسے ہی مکمل صحت یاب ہو جاوگئے تو

"تمھیں رہائی مل جائے گی۔ کیونکہ آپ کو ہینڈل کرنے میں بگ بی کا ہاتھ ہے۔

صفحے پلٹتے ہوے' وہ اس کو ایک نظر دیکھتے ہوے بولا' جس نے تھکے ہوے انداز میں آنکھیں موندلی تھیں اور اب اپنی کنپٹی مسل رہا تھا۔

"مجھے کیا ہوا تھا؟"

مدھم آواز میں اسے اپنی طبیعت کا خیال آیا۔

اس کے بارے میں پتا لگا رہا ہوں۔ ایسی کنڈیشن بہت کم پائی جاتی ہیں جنات میں مگر جنھیں ہوتی ہیں وہ بہت شدید ہوتی ہے۔ یاد ہے جب ہما نے اطلاع دی تھی کہ تمھاری طبیعت خراب ہے تو مجھے لگا اس وقت تمھیں انسانی خون اور ہڈیوں کے ضرورت ہے اس ٹائیم تم واقعی ٹھیک ہو گئے تھے مگر کچھ تھا جس سے تم دن بادن کمزور ہوتے جا رہے تھے۔ یہ بیماری تمھارے ڈپریشن سے تعلق نہیں ہے۔ ویسے تم شفق آنٹی کا نام کیوں لے رہے تھے؟ وہ کیا آئی تھی تمھارے زہن میں"

فائیق چاچو نے سُنا تو گُم سم ہو گئے۔

زلنین نے نیلی آنکھوں کو کھولتے ہوے سیدھا اپنے بند ٹی وی کو دیکھا اور آنکھوں کے اشارے سے کھولا۔۔۔ سامنے ایک دم ہما کی تصویریں سلائڈ شو ہونے لگی۔ جزلان نے نظریں اُٹھا کر دیکھا تو دھک رہ گیا۔ تیزی سے آنکھوں کے اشارے سے بند کیا۔ زلنین جو اس کے تصویریں میں کھویا ہوا تھا۔ ایک دم ٹی وی بند ہونے پر اسے دیکھا جو اسے گھور رہا تھا۔

"مجھے فائیق کی طرح الزام دے رہی تھی کہ میں بھی اس کی طرح بزدل نکلا۔"

ٹھنڈی سانس لیتے ہوے اس نے اپنے دکتے سر کو دبایا۔

شاباشِ اُف ویسے میں سچی بتاوں ساری فساد کی جڑ وہ عورت ہی ہے۔نہ وہ ہوتی نہ ہمارے گھر "
میں یہ طوفان آتا اس کے بعد نہ وہ مرتی نہ فائیق چاچو ٹوٹ کر بکھرتے اور نہ ہی ہما پیدا

اس سے آگئے کہتا فائیق زوالفقار خطرناک تیور لئے اندر داخل ہوا۔ جزلان کا تو حلق ہی خشک ہو گیا۔ڈر کے مارے تو جیسے بولتی بند ہو گئ۔

"ہما کی ڈیڈ باڈی کہاں ہے زلنین۔"

وہ سرد لہجے میں کہتے ہوے زلنین سے مخاطب ہوے جو جزلان کو سخت نظروں سے دیکھ رہا تھا ۔فائیق کی بات پر زلنین خاموش رہا تھا مگر نظروں کا رُخ اس کی طرف موڑا ضرور تھا۔

"میں کچھ کہہ رہا ہوں زلنین میری بچی کی میت کہاں ہیں۔"

زلنین انھیں دیکھتا رہا پھر ہمت کرتے ہوے نفرت سے پھنکارا۔

"جدھر بھی ہے بالکل محفوظ ہے۔"

مجھے پتا تھا وہ تمھارے پاس ہی ہو گی اب بتاو کیوں اسے اپنے پاس رکھا ہے تم جانتے بھی ہو اس کا" اصل ٹھکانہ کہاں ہیں۔اس کا جنازہ بھی پڑھانا ہے۔بیشک وہ میری بیٹی ہے مگر وہ ایک انسان ہے "اور انسان کی طرح اسے رخصت کرنا ہے۔

"میں نے کہا نا اس کا بندوبست میں کر چکا ہوں۔ آپ اپنا کام کریں تو بہتر ہو گا۔"

وہ غضیلی لہجے میں ان سے مخاطب ہوا۔

"! جزلان اُٹھو "

فائیق دہاڑا۔ جزلان تیزی سے اُٹھا۔

"جلدی سے ہما کو ڈھونڈو مجھے پتا ہے وہ اسی گھر میں موجود ہے۔"

"مسٹر فائیق میں نے کہا نا آپ دور رہیں اس معاملے سے تو بہتر ہو گا۔"

"میں باپ ہوں اس کا! میں حق رکھا ہوں اس پر۔"

وہ غصے سے بولے۔ آنکھیں البتہ کرب سے بھری ہوئی تھیں۔

زلنین لیٹے ہوئے تمسخر انداز میں ہنسا۔

اس باپ کو اپنے بیٹی کا خیال اور حق تب کیوں یاد آیا جب وہ اس دُنیا سے رخصت ہو گی تا کہ "

"اپنے ضمیر کو پُر سکون کر سکیں ہے نا۔

اس کے لہجے میں بے انتہا نفرت تھی۔ فائیق پتھر ہو کر رہ گیا۔ جزلان نے تیزی سے کہا۔

"زلنین یہ کیا بد تمیزی ہے۔"

اس باپ کو اس بیٹی کا تب کیوں نہیں خیال آیا جب وہ ریحان کے ٹاچر سہتی تھی۔ اس باپ کو" تب کیوں نہیں خیال آیا کہ اپنے زخم ہر مرہم رکھتے ہوئے اس کے آنسو پوچھنے والا کوئی نہیں تھا ۔اس باپ کو تب کیوں نہیں خیال آیا جب اس وہ اپنی کلاس میں ٹاپ کر کے منتظر ہوتی تھی کہ اس کی خوشی میں کوئی شامل ہوئے۔ اس باپ کو آخر اس کے رکھوالے کے طور پر موجود کیوں نہیں تھا جب اس کے سوتیلے باب کا بھائی اس بچپن میں ہیرس کرنے کی کوشش کرتا تھا اور کوئی اس کی بات مانے کو تیار نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

یہ بات سُن کر فائیق کو لگا کسی نے اس کے وجود کو بے شمار ٹکڑوں میں کر دیا ہے۔ زلنین کی آواز

درد کی شدت سے پھٹ گئی۔

آپ کو پتا ہے ابھی ابھی میرے آنکھوں سے وہ منظر آئے جب میری ہما'میری زندگی نے اتنی" بے رحم زندگی گزار رہی تھی۔۔۔۔جہاں ارد گرد کے بھیڑیے اس کو نوچنے کے لئے تیار تھے مگر وہاں اس کے پاس کوئی نہیں تھا نہ باپ نہ ماں اور نہ ہی اس کی نانی۔اللہ نے اس کی حفاظت اس طرح کی کہ وہ کمینہ جس ارادے سے ہما کو لینے سکول جا رہا تھا اس کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا ورنہ

۔۔۔۔

زلنین نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لی۔جزلان بھی ہل نہیں سکا۔

پھر آپ کہتے میں باپ ہوں اس کا واٹ آ جوک۔۔۔ہما نہیں صحیح کہا تھا کوئی اس کا نہیں ہے" ۔۔۔کوئی بھی تو نہیں تھا۔اس کا میں بھی نہیں۔اگر اس کا کچھ ہوتا تو آج وہ مری نہیں ہوتی "چاچو۔۔۔۔میری ہما میری ہما نہ مری ہوتی۔۔۔۔۔

فائیق ایک دم گھٹنے زمین پہ رکھتا ڈھے گیا تھا۔جزلان کا دل سسک اُٹھا۔

اپنے سوتیلے باپ کے پاس گئی تھی وہ اپنا سگا باپ سمجھ کر کہ بابا مجھے چاچو مارتے ہیں۔مارنے کا" مطلب باخوبی سمجھتے ہیں نا کہ میں مزید ڈیٹیل بتاوں۔"فائیق نے کرب سے آنکھیں میچ لی۔

" پتا کیا کہتا انھوں نے'بہت اچھا کرتا ہے تم بد تمیز لڑکی کے ساتھ ایسا سلوک رکھنا چاہئیے۔"

وہ روتی رہی مگر ریحان نے ایک نہ سُنی۔بلکہ تھپڑ بھی جھاڑ دیا۔آپ کہاں تھے چاچو کہاں تھے۔

وہ اب اُٹھ کر لڑکھڑاتے قدموں سے دُکھ سے چیخا۔

ہاتھ جل گیا تھا اس کا کسی نے پروا نہیں جانی مجھے تو اس کے بعد سے شفق آنٹی سے نفرت ہو گئی"

۔کوئی اتنا کیسے بے بس ہو سکتا۔کوئی کیسے بے حسی دکھا سکتا ہے۔اس کے بعد نانو بہت اچھا ہوا
"سب مر گئے ورنہ میں نے ختم کر دینا تھا انھیں۔

وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔

زلنین بس کر دوں۔"فائیق کرب سے بولا "

"بس ابھی تو میں نے شروع بھی نہیں کیا اور آپ کہتے ہیں بس کر دو۔"

کیلیفورنیا کے ہائی سکول میں کالج کے گروپ کی لڑائی کے وقت کسی لڑکے نے اس کے چار"
دانت توڑ دیے۔کوئی بھی نہیں آیا اس کے پاس' کسی نے
اسے نہیں بچایا کسی نے اس کمینے پر ایکشن نہیں لیا۔ماں تک کو شکایت نہ کی کیوں کہ اسے اس
وقت ہے معلوم ہو گیا اس کا کوئی نہیں ہے۔اور اب کہتے ہیں میں باپ ہوں حق رکھتا ہوں۔کون
سا حق ادا کیا ہے آج تک یہی کہ اس کی میت کا انتظام کر کے' کندھا دے کر' جنازہ پڑھوا کر' دفنا
دیں گئے۔بس یہ
"بس ہو گیا فرض پورا۔

تالی بجاتے ہوئے وہ اب جھک کر فائیق کے اذیت سے بھرے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

چاچو میں آپ پر چھ قتل معاف کر سکتا ہوں بلکہ وہ میں نے کر بھی دیا تھا ہما کے باپ ہونے کے "
ناتے میں نے سب باتیں بھلا دی تھی کیونکہ آپ میری ہما کے ابو تھے۔مجھے ہما سے جڑے کر
رشتے سے محبت اور ہما کو جس سے محبت تھی اس سے بھی۔سوچ بھی سکتے میں جس سے نفرت
کرتا ہوں وہ ہما کی وجہ سے ان کو معاف کرنے پہ تیار ہو گیا۔مگر چاچو اب میری ہما کو جو اذیت

حاصل ہوئی ہے میں اس پر آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتا۔ آپ بیشک شفق پر حق نہیں رکھتے تھے۔ مگر اپنی بیٹی پر تو رکھتے تھے نا۔ کیوں نہ

لائے اسے اپنے پاس۔۔۔ وہ بیٹی تھی نا آپ کی کیوں اسے غیروں کے رحم و کرم پر چھوڑا آپ نے۔ آج وہ آپ کے پاس ہوتی' محفوظ' میری اور اس کی شادی ہوتی جس میں جنات تو کیا پریستان سے پریاں بھی آتی۔ کتنا حسین منظر ہوتا۔۔۔ مگر اب کچھ نہیں رہا آپ کی وجہ سے صرف آپ کی وجہ سے دوسرا فائیق زوالفقار اس دُنیا میں آگیا۔ ایک دوسرے فائیق کی بھی اس کی محبت اس سے چھین چکی ہے۔ چاچو آپ نے کیوں کیا ایسا بتائیں۔"

وہ ایک بچے کی طرح اس کے ساتھ لگتا ہوا رو پڑا فائیق نے ضبط سے لب بھینچے۔ اپنے اشتعال' درد' آنسو روکا تھا۔ بازو اُٹھا کر اسے بھینچ لیا۔

"اب آپ مت پوچھیے وہ کہاں ہے جب تک میں ہر ایک سے بدلہ نہیں لے لیتا جس نے اس کو تکلیف پہنچائی میں اس دفنانے نہیں دوں گا۔ جب تک اس کی خاطر میں نانو کو واپس نہیں لے آتا جو بھی ہے وہ میری ہما کی نانو ہے چاچو۔

اور اور جب تک زلنین زوالفقار کی سانسیں نہیں رُک جاتی تب تک ہما کو اس اصل ٹھکانے نہیں جانے دوں گا۔"

وہ کہہ رہا تھا اور فائیق نے جھک کر اسے کے ٹھنڈے سر پہ پیار کیا۔

"بے وقوف انسان پلیز اسے جانے دو' اللہ تعالی بہت ناراض ہونگے زلنین

ہما امانت ہے رب کی اس نے اس کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ جانے دو اسے میں تمھارے ساتھ

مل کر سب کو عبرت ناک سزا دوں گا مگر پلیز بیشک ایک بُرا اور گھٹیا باپ سہی باپ تو ہوں۔۔۔

"اتنے اچھے اور اتنے نیک ہو کر تم غلط کر سکتے ہو؟۔

اس کے چہرہ اُٹھا کر وہ بھیگے لہجے میں بولے۔ زلنین نے نفی میں سر ہلایا۔

وہ میری نظروں سے اوجھل ہو جائے گی' میں اسے کبھی دیکھ نہیں سکوں گا پلیز چاچو میں نے"

"کون سا زندگی بھر زندہ رہنا ہے آج ہوں کل نہیں ہونگا۔

"مت کہو بڑی ایسا مت کہو۔ فائیق بڑی اکیلا رہ جائے گا زلنین! پلیز۔"

وہ اس شدت سے بھینچے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔

زلنین جب کہ خاموشی سے ان کے ساتھ لگے ہوئے سامنے ٹیبل پہ ہما کا پڑا ہوا مرجھایا ہوا بلیک روز دیکھ رہا تھا۔

پھر اس کی نظریں بے اختیار ٹوٹے ہوئے آئینے میں پڑی۔

"زلنین مجھے بچاو۔"

"زلنین ہما ظالم بن جائے گی۔"

ہاں اس وقت ایسی آوازیں آئی تھی مگر کیوں ہما ظالم کیوں بن جائے گی۔

اسے احساس نہیں ہوا تھا جب وہ فائیق کے گلے لگا تھا تو اس تشنگی سے بھری خون رشتے میں جوش پیدا کر دیا تھا۔ اور اس بندے کی یہی کوشش تھی وہ دونں دور رہیں' ایک دوسرے سے نفرت کریں ورنہ یہ دونوں سب سے طاقتور' خطرناک جن تھے اور ان دونوں کا ملاپ سب کچھ تباہ کر سکتا تھا۔ اس طرح ان کی جدائی اور مزید حقارت انھیں اندر سے کمزور کر رہی تھی وقت کے

ساتھ اس طرح ان دونوں نے ختم ہو جانا تھا۔ پر اب زلنین کو اپنی طاقت واپس ملتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ جہاں ہما اس کی کمزوری تھی وہاں فائیق اس کی طاقت تھا۔ یہ اسے ابھی بھی نہیں پتا تھا۔ آئینے پہ نظر جمائے اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ پھر کچھ سوچ کر وہ تیزی سے اُٹھا۔ اس بار اس میں لڑکھڑاہٹ نہیں تھی بلکہ وہ پھرتی سے اس کمرے سے باہر نکلنے لگا۔

جزلان اور فائیق ہکا بکا رہ گئے۔

زلنین نے اس گھر میں موجود ہر ایک آئینے کو دیکھنے گیا اور اس کے مطابق سارے آئینے 'ٹوٹ کر زمین پر بکھرے ہوئے تھے سارے کے سارے آئینے۔ کیوں؟ اس کی راہ روکنے کے لئے مگر کس چیز سے؟

فائیق اور جزلان اس کے پیچھے آئے تھے جبکہ وہ ہر ایک آئینے کو دیکھ رہا تھا۔ ایک آئینہ بھی سلامت نہیں تھا۔ وحشت کے بجائے اس کے انداز میں کچھ تھا جیسے کچھ کچھ سمجھنے والا' جیسے محتاط سا' جیسا وہی چالاک' تیز' بات کی کھال نکالنے والا ایس پی زلنین زوالفقار۔ اس وقت عاشق زلنین زوالفقار' ٹوٹا بکھرا ہوا غائب ہو گیا تھا۔ اس کے چال میں تیزی شامل تھی ابھی وہ مرنے والا ہو رہا تھا ایک دم سے ٹھیک ہونا معجزے کی بات تھی۔

چلتے ہوئے اب آخر کمرہ بچا تھا جزلان کا ریسرچ روم۔ وہاں پہنچ کر اس نے آئینہ تلاش کرنا چاہا مگر وہاں وہ موجود نہیں تھا۔

جزلان کی پیچھے سے آواز پہ مڑا۔

زلنین؟ کیا ہوا ایک دم سے بتاو مجھے۔" اس کی بات پر زلنین کے تاثرات عجیب سے ہوئے وہ"

کیا مسکرا رہا' یہ کیا ہو رہا۔ فائیق نے بھی آگے بڑھ کر اسے پوچھا اور زلنین نے مٹھی میں موجود جو چیز اُٹھائی تھی۔ ان کے سامنے کی وہ ہما کا بریسلیٹ تھا۔ فائیق نے زلنین سے لیا۔ زلنین اب مڑ اوپر دیکھتے ہوئے جمپ لگائی اور وڈن دروازہ کھولا' راڈ کی سڑھیاں نیچے ہوئی۔

"یہ دروازہ کب بنا؟"

جزلان حیرت سے چلایا۔ زلنین وہاں سے غائب۔ جزلان اسے کے پیچھے گیا۔

وہاں بالکل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ پھر ایک دم روشنی اس کے چہرے پہ آئی۔ جزلان نے بازو سے اپنا چہرہ چھپایا پھر سنبھل کر بولا۔

"زلنین کہاں ہو یار کیوں سیسپنس پھیلا رہے ہو۔"

فائیق پہلے اسے بریسلیٹ کو دیکھتا رہا پھر اس پہ غور کرتا رہا پھر اسے بھی زلنین کی طرح ساری بات ایک سکینڈ میں سمجھ آگئی تیزی سے وہ بھی اوپر آیا۔ آئینہ بالکل سامنے پوری اب وتاب سے چمک رہا تھا۔

"یہ آئینہ اِدھر کیا کر رہا ہے۔"

جزلان کی بات پر فائیق نے دوبارہ اس طرف دیکھا جہاں زلنین اس آئینے کی فریم کو چھو رہا تھا۔

"چھونے سے اس کا جسم چمکنے لگا تھا۔ یہ سفید' سُنہری آئینہ میں یہ خصوصیت تھیں۔

"چاچو کیا آپ اس آئینے میں گئے تھے؟"

زلنین نے مڑ کر پوچھا۔۔۔۔۔ فائیق بت بنا کھڑا رہا۔

"نہیں تو؟"

اب جزلان نے جھٹکے سے دیکھا۔

"یہ آئینہ اس کا کیا مقصد ہے؟ اور اس وقت یہاں کیا کر رہے۔"

پہلی بات یہ میرے ریسرچ روم میں ایک اوپر بھی جگہ ہے ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں نے اَٹھ "

" برس گزار دیے۔

یہ روم تھا نہیں بلکہ اسے بنایا گیا ہے اور یہ ہم میں سے کسی کو پتا نہیں چلنا تھا اگر یہ بریسلیٹ مجھے "

"نہ بتاتا۔

زلنین کی سنجیدگی سے کہتے ہوے ہما کی بریسلیٹ کی طرف اشارہ کیا جو اس وقت فائیق کے سُرخ

سفید ہاتھ میں موجود تھا۔ اس کے بالکل عین نیچے۔ پڑا ہوا تھا۔

"مگر یہ بریسلیٹ کس کا ہے؟"

جزلان اس آئینے کے قریب آیا۔

"ہما کا۔"

زلنین کے بجائے فائیق بولا۔

" تو اس کا مطلب؟"

سائینٹسٹ صاحب اب بھی کنفیوزڈ تھے۔

فائیق چاچو آپ نے مجھے خود فون کیا تھا۔ آئینے کے بارے میں بتایا تھا وہ کیا تھا۔ جزلان تم بتاو"

"تمھیں یہ بات معلوم تھی۔

"مجھے یہ بات معلوم تھی؟ کون سی بات۔"

"ایک بات بتاو یہ سب ہو کیا رہا۔"

Mind games !!!

کوئی ہمارے ساتھ مائینڈ گمیز کھیل رہا۔ وہ ہمیں یہ یقین دلا رہا ہے کہ کچھ واقع ہماری زندگی میں ہوے تھے جبکہ ایسا کچھ نہیں ہوا۔ جیسا کہ کسی کا انتقال' کسی کا ہماری زندگی میں آجانا۔۔۔ حادثہ' "خوشی' غم۔۔۔۔ ہم خود کے ساتھ ساتھ دوسرے کو بھی اس بات کا یقین دلاتے ہیں۔

سمارٹ زلنین بولا جارہا تھا۔ کتنا اچھا لگ رہا تھا۔ اسے ایسے دیکھ کر۔

یعنی کے فائیق چاچو کبھی آئینے میں نہیں گئے' مگر ہمارے زہن میں یہ دکھایا گیا کہ آئینے میں" "گئے تھے خود چاچو کو بھی یہی لگا جب وہ بتارہے تھے۔ اس کے بعد وہ انسان بن گئے۔۔۔۔۔۔۔

پھر مجھے جب کسی نے اٹیک کیا تو مجھے یہ دکھایا گیا کہ میرے ساتھ کسی نے دھوکہ کیا میں تو کبھی" انسان بن نہیں سکتا تھا میں تو جن تھا جبکہ شروع سے مجھے معلوم ہے کہ میں جن ہوں اور اس بات پر میں نے شفق کی امی کو بتایا کہ میں انسان بن چکا ہوں۔ مجھے یاد آرہا تم صحیح کہہ رہے ہو "زلنین یہ کوئی مائینڈ گیمز کھیل رہا ہے۔

"تو اس کا مطلب ہما زندہ ہے ؟"

جزلان کی بات پر زلنین چونکہ۔۔۔۔۔

چاچو آپ خود سوچے اگر ہما آپ کی بیٹی ہے تو مطلب وہ خالی انسان کیسے ہو سکتے اس میں کچھ تو" "آپ سے لیا ہو گا۔

"مثلاً کیا؟"

آپ کی طاقتیں! ایسا بالکل نہیں ہو سکتا کہ وہ پوری کی پوری انسان ہوں میری ریسرچ کے "
مطابق جب انسان اور جن کا بچہ پیدا ہوتا تو بچہ نو مہینے کے بجائے پانچ مہینے میں پیدا ہوتا ہے۔ اس
کا وجود ماں پر بھاری ہوتا۔ اس کی عجیب سے طاقت ماں پر گہرا اثر کرتی ہیں جیسے دماغ اور ٹانگیں۔
بچہ نارمل ظاہر نہیں ہوتا اور جب وہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں دس دن تک آگ سے تشبیہ
رکھتی ہیں کیا یہ ایسا ہوا تھا مگر یہ معلومات تو نانو اور شفق آنٹی سے پتا چل سکتی تھی مگر وہ تو

"۔۔۔۔۔۔

"تو تم کہہ رہے ہو کہ ہما جینی ہے۔"

زلنین چلتے ہوئے اس کے پاس آیا۔ جزلان نے کنفیوزڈ ہو کر اسے دیکھا۔

جزلان ایک سیکنڈ یہ بات تم میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو' کہی تم پر کچھ اثر تو نہیں ہو رہا جو یہ تم "
"ہم سے بات کہہ رہے ہو۔

جزلان نے یہ بات پھر دہرائی تو زلنین نے گہرا سانس لیا۔

مطلب یہ کوئی ایک دشمن نہیں ہے میرے حساب سے یہ کوئی چالیس سے زاہد لوگ ہیں۔۔۔"
جس میں جن اور انسان شامل ہے اور نہ صرف ہما پر بلکہ ہم سب پر جادو کیا ہے۔ اس کے اثرات
" بہت زیادہ ہیں اور یہ ابھی سے نہیں تقریباً بیس سال ہوتا آرہا ہے۔

یہ بات فائیق نے کہی تھی۔

تم جو مجھے یہ سمجھتے ہو کہ میں نے تمھارے ماں باپ کو قتل کیا ہے وہ بھی شاہد ایسا نہ ہو مائینڈ گیمز "
"ہی ہو۔

زلنین نے ان کی آنکھوں میں سچائی محسوس کی۔ مگر وہ ان کی بات سے اتفاق کر سکتا تھا نہ ہی انکار کیونکہ ایک بات ٹھیک کی تھی یہ اثرات تھے۔ سرطان کی طرح انسان کو نگل لینے والے اثرات۔

جیزی میرا یونی فورم لے آو' میں ابھی اس وقت اسے آئینے میں جاوں گا۔ شائد یہ بھی اس مائینڈ" گیمز کا حصہ لگ رہا ہے۔ دشمن سے مقابلے کرنے سے پہلے ہم ان کے ہتھیار کو جانا ہو گا پھر اس کے استعمال کرنے کا طریقہ اس کے بعد اپنے وار کی تیاری کرنے ہو گی کاش کاش اس مائینڈ گیمز "ہما بھی زندہ ہو۔

"ان شااللہ۔"

فائیق نے بڑھ کر اس گلے لگایا۔

ہم ایک ٹیم ہے زلنین' میں اب کسی بھی قیمت میں تمھیں کھونا نہیں چاہتا اب میں بھی ثابت" "کروں گا کہ میں قاتل نہیں ہوں۔

"ان شااللہ۔"

زلنین اس واقعے کے بعد پہلی دفعہ مسکراتے ہوے اس آئینے کو دیکھنے لگا۔

جس سے اس کی آنکھیں نئے عزم سے چمکنے لگیں۔

باب: خلوت خیزینی کا اختتام۔

قسط : پانچ

باب : بدروح جزیرہ

تم ایک ناول کی طرح ہو

جو اکھٹا کرتا ہے دھول اور مٹھی "

اس لئے نہیں کہ میں تمھیں پڑھنا نہیں چاہتا

بلکہ اس لئے کہ ڈرتا ہوں

کہ اگلے صفحے پہ تم کہی ختم نہ ہو جاو

"مجھے بتائیں آپ نے مجھے یہاں قید کیوں کیا ہے۔

وہ نیچے زمین پہ بیٹھی' دیوار کے ساتھ لگی' ہاتھوں اور پیروں میں زنجیر بندھے' گیلی آنکھوں سے اپنے اغوا ہونے کی وجہ پوچھ رہی تھی۔ جب کہ وہ ایک بادشاہ کی طرح سُرخ ویلیوٹ اور لکڑیوں سے میزن تخت پہ بیٹھا۔۔۔ نفرت اور غضیلی نظروں سے تکتا ہوا۔۔۔ سگریٹ کے گہرے گہرے کش لے رہا تھا۔

وہ کہی سے بھی نرم دل' مہربان فائیق نہیں نظر آرہا تھا۔ بلکہ وہ فائیق تھا ہی نہیں وہ ایک آگ رنگ آنکھوں والا جن تھا۔۔۔۔ جو ظلم کرنے والوں کے لئے کسی جلاد سے کم نہیں تھا اور اب

بہت سالوں بعد وہ ایک ایسا ہی جن بن گیا تھا' جس میں رحم دلی کا کوئی چانس نہیں تھا۔

"آپ مجھے ایسے کیسے قید کر سکتے ہیں' آخر آپ بتا کیوں نہیں دیتے۔"

وہ پوچھ رہی تھی' بولتے اور چیختے ہوئے اس کا گلا تقریباً بیٹھ گیا تھا مگر وہاں جواب ندراد۔

فائیق ایک بار کھانے رکھنے کے لئے آیا تھا اور کھانا ایسی ہی پڑا ہوا تھا۔ فائیق نے کچھ نہیں کہا تھا بس کُرسی پہ بیٹھ کر' سگریٹ سلگا کر بس اسے حقارت سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی آگ رنگ آنکھیں اتنے شعلے بھڑک رہی تھیں کہ اس کو دیکھتے ہوئے فریحہ کو اپنی آنکھیں اور جسم جلتے انگاروں پہ محسوس ہو رہے تھے۔

"ابھی تھوڑی دیر میں تمھارا کھانا آئے گا اور میں چاہتا ہوں تم اب کی بار کھاو اور میں یہ آخر بار کہہ رہا ہوں اس لئے نہیں کہ مجھے تمھاری
فکر ہے تبھی زور دے رہا ہوں بلکہ اس لئے کہ تمھیں لمحہ لمحہ نازل ہوتی اذیت سہنی ہیں اس کے لئے تیار کر رہا ہوں۔" بلا کے کٹیلے لہجے میں سگریٹ کو پھینکتا اسے ملستے ہوئے بولا۔

اس کی بات پر فریحہ کا ضبط کھو گیا وہ آخر جانا چا رہی تھی اس شخص نے آخر اسے کڈنیپ کیوں کیا ہے۔

"میں اس کھانے کو تب تک ہاتھ نہیں لگاوں گی جب تک آپ مجھے بتائیں گے نہیں کہ مجھے کس قصور کی بدلوت اس قید خانے میں بند کیا ہے۔"

لہجہ بھیگا اور سُرخ آنکھوں سے وہ اسے کہہ رہی تھی۔

"زیادہ نخرے مت کرو لڑکی جو کہا چُپ چاپ کر کے اسے عمل کرو اس میں تمھارا ہی فائدہ ہے"

"ورنہ کُتے چھوڑنے میں ایک سکینڈ نہیں لگاؤں گا۔
وہ دہاڑا تھا۔اس دہاڑ پر فریحہ سر تا پا کانپ گئی تھی۔
چھوڑ دیں جو آپ نے میرے ساتھ کیا ہے اس سے اچھا ہے آپ وہی کر دیں' میرے ماں باپ"
کو کتنی ذلت کا سامنا کرنے پڑے گا' میری بہن کا امیج کتنا خراب ہو گا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری
"پاک دامنی پر جو داغ آپ نے لگا دیا ہے تو اس بہتر ہے آپ چھوڑ ہی دے۔
وہ فائیق کے ایک دم خاموش ہونے کے بعد ضبط سے کہتے ہوئے رو پڑی۔
عزت' پاک دامنی' امیج' بے قصور!! اچھا تمھاری فیملی میں یہ چیزیں پائی جاتیں ہیں۔"
" اوہو مجھے تو اب پتا لگ رہا ہے۔
وہ اب کھڑا ہوا' چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ گرے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اپنے پینتالیس سالا عمر میں بھی وجاہت کا نمونہ لگ رہا تھا۔ ہلکے ہلکے سفید بال اور آنکھوں میں موجود گلاسس کے باجود بھی وہ اپنے کشش سب کی طرف کھینچ سکتا تھا۔ اگر ابھی سے وہ اتنا ہینڈسم تھا تو اپنے جوانی کی دور میں کیسا ہو گا مگر کشش کی جگہ خوف نے لے لی جب فائیق نے غصے سے سامنے پڑی ٹرے الٹ دی جو سیدھا فریحہ کے پیروں میں جا کر گری۔ اس نے ڈر سے آنکھیں بند کر لی اور لبوں سے سسکی کو بے ساختہ دبایا۔
"بے قصور تم لوگ بے قصور۔۔"
وہ کہتے ہوئے ہنسا تھا۔ بے رحم قہقہے سُن کر فریحہ کو لگا اب اس کی زندگی ان قہقھوں سے تباہ ہو جائے گی آدھی تو ہو چکی اغوا ہونے پر اب کیا رہ گیا۔

تھوکتا ہوں میں تم جیسے بے قصور لوگوں پر۔ جنھوں نے ایک معصوم بچی کو جانور سے بدتر سمجھا"
"۔

وہ زہر اگل رہا تھا۔

"آپ کس کی بات کر رہے ہیں۔"

وہ بے بسی سے بولی۔۔۔۔ وہ جاننا چاہتی تھی۔

"اس وقت جب تمھارے باپ کے سامنے بھونک رہا تھا تو کان بند تھے تمھارے۔"

میرا یقین کریں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی آپ کے اور ماں بابا کے تاثرات ہی دیکھ سکتی تھی"

"میرے سر پہ ڈانڈا شاہد آپ نے مارا تھا۔

وہ سچ کہہ رہی تھی اسے واقعی نہیں معلوم تھا کہ فائیق نے کس مقصد کے لئے کیڈنیپ کیا ہے۔

چلو معلوم نہیں تھا تو معلوم کرو کہ تمھارا کیا قصور تھا۔۔۔۔ کھانا آ رہا ہے اگر میرے آنے پر تم"

"نے اسے ختم نہ کیا تو تم جانتی ہوں میں تمھارے ساتھ کیا کروں گا۔

دانت پیستے ہوئے اسے یہ خوبصورت اپنے سے پچیس سالا بڑا آدمی زہر لگ رہا تھا۔ اس کی جانے کے بعد وہ اپنے زنیجروں اور اپنے سالن سے گندے ہوئے پیروں کو دیکھنے لگی تو اس ویران کمرے میں پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

....

جزلان کی ریسرچ روم میں زلنین اپنے یونی فورم کے بٹن بند کر کے اسے دیکھ رہا تھا جو دھیو کل ڈیسک پہ ورلڈ میپ پھیلائے' آنکھوں میں گلاسس لبوں پہ پین رکھے پُر سوچ نظروں سے نقشے کو

دیکھ رہا تھا۔ زلنین نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا طبیعت بہتر ضرور ہو گئی تھی مگر ابھی بھی تھوڑی سی کمزوری شامل تھی۔ اس نے کسی سے کچھ نہیں کہا تھا کہ اسے پیٹ میں شدید تکلیف ہو رہی ہے ورنہ اسے کوئی اسے آئینے میں جانا نہیں دیتا۔ جزلان ایک جگہ مارک کرتا ہوا اسے دیکھنے لگا جس کی چہرے پہ درد کی لہر شامل تھی مگر وہ خود پر قابو پاتا۔ ہما کا بریسلیٹ اُٹھا رہا تھا 'می اینڈ یو' کے لفظ کو پڑھا۔

تو اسے دو سال پیچھے لے گئے جہاں سترہ سالا ہما کیلیفورنیا میں موجود اس وقت اپنے ممی کے ساتھ شاپنگ کے لئے آئی تھی۔ لینا تو انھیں گروسیری ہی تھا مگر ہما کی ممی کو کچھ اور بھی چاہیے تھا۔ اس لئے انھوں نے ٹارگٹ جانا مناسب سمجھا۔ وہاں پہنچ کر شفق نے ہما سے کہا۔

ہما تم کہہ رہی تھی نا تمھیں بینڈز اور کچھ پنز خریدنی ہیں "

" جا کر لے او تب تک میں مچھلی خرید لوں تمھاری نانو نے آج خاص فرمائش کی ہے۔

شفق کی بات پر آنکھوں پہ گلاسس ٹکائے 'بوئی کٹ۔ بلیک شرٹ اور جینز میں ملبوس ہما کو کہا۔

ہما نے سر ہلایا اور اس طرف چل پڑی۔

زلنین کو اطلاع ملی تھی کہ فائیق ذوالفقار کی بیٹی یہاں ہی کہی موجود ہیں۔ تو وہ بھی ٹارگٹ میں پہنچ گیا تھا۔ اس کے امتحان سر پہ تھے۔ دادا بھی اس کے اچانک امریکا جانے پر حیران تھے۔۔۔ کہ وہ اپنے سی ایس ایس کے امتحان چھوڑ کر جا رہا ہے بیشک وہ جن تھا مگر زلنین نے اپنی ساری زندگی انسانوں کی طرح گزاری تھی اور زندگی بڑھ ایسا چاہتا تھا۔ پیپر زکا زلنین تو بہت

بڑے مقصد کے لئے جا رہا تھا۔ وہ مقصد تھا فائیق سے بدلا لینے کا۔

فائیق جو اس کا چاچا کم بڑی ہوا کرتا تھا مگر اب وہ کسی دشمن سے کم نہیں تھا۔ وہ ان سے نفرت کرتا تھا ان کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا اور پھر اس کو معلوم ہوا تھا کہ فائیق کی شادی ہوئی ہے اور اسی سی بیٹی ہوئی تھی اور اب کیلیفورنیا میں رہاش پزہیر ہیں۔ محبت دور ہو جانے کا غم بھی فائیق کے لئے کافی نہیں۔ اصل دُکھ تو اس کی اولاد کو تکلیف دے کر آئے گا۔۔۔

وہ تڑپے گا تو زلنین کو کتنا سکون ملے گا۔ اسی سکون کے لئے وہ بدلے کے لئے جا رہا تھا۔ اب وہ ٹارگٹ میں موجود فائیق کی بیٹی کی تلاش کر رہا تھا۔ اس نے سُنا تھا کہ اس کی شکل شفق سے ملتی ہے مگر اس کے بال کافی چھوٹے' جینز شرٹ اور آنکھوں میں گلاسس اسے شفق سے مختلف بناتی ہیں۔

ہما ایسوریز کلکشن میں آگئی تھی اور اب باسکٹ میں اپنے مطلوبہ چیزیں ڈال رہی تھی۔

زلنین نیلی جینز' سفید شرٹ کے اوپر کالی جیکٹ پہنے اسی کی ہی تلاش میں تھا۔۔۔

ہما دیکھ رہی تھی جب ایک گلاس کلکشن میں اس نے خوبصورت سے بریسلیٹ دیکھے جو ویلن ٹائن کے جشن میں ایک طرف لگے ہوے تھے دیکھنے میں تو کافی بیش قیمت لگ رہے تھے۔ دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ ہما چلتے ہوے اس طرف آئی اور اسی طرف زلنین آ رہا تھا۔ پھوپھو کی خواش پر اس نے سوچا یہی سے ستا سے اُٹھا کر ان کے لئے کچھ لے لیں۔۔۔ تا کہ روازنہ پر میس کو گھسیٹ کر بار بار نہ آجائے کہ زلنین جب بھی کہی جاتا کچھ لاتا ہی نہیں۔۔۔ اور وہ ان کا سامنا کرنے سے تنگ آگیا تھا۔

دونوں بالکل ایک ساتھ کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو نہیں دیکھ رہے تھے بلکہ سامنے سے پڑے کلکشن کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ ایک چیز نے ہما کو بڑا اٹریکیٹ کیا تھا۔ وہ ہیرے اور نیلم اور کالے پتھروں والا بریسلیٹ وہ بے حد خوبصورت تھا۔۔ ہما کی نظر اس خوبصورت بریسلیٹ سے چندھیا گئی اور زلنین کی ہما کے کالی آنکھوں کی چمک دیکھنے پر۔۔۔ جیسے ہما نے واو کہا تھا زلنین نے اسے دیکھا تو بس وہی کا وہی کھڑا ہو کر رہ گیا۔ کہتے ہیں مضبوط اور سخت دل جن کو جب محبت ہوتی تو ایک نظر میں ہو جاتی ہے اور پھر یہ محبت عشق میں تبدیل ہونے ایک سکینڈ نہیں لگاتا

۔۔۔۔۔

ہما نے اسے اُٹھایا اور چیک کرنے لگی اسی سائڈ پہ ایک لڑکی چلتے ہوئے آئی تو زلنین نے اپنے آپ اس لڑکی اور ہما سے اوجھل کر دیا مگر وہ کھڑا رہا۔۔۔

"میم آپ کو پسند آیا یہ ہماری کلیکشن کا اب تک کا سب سے خوبصورت پیس ہے۔۔۔"

"واقعی میں۔"

ہما نے مسکرا کر کہا۔ زلنین کا دل رُک سا گیا' سانیس اٹک گئی۔۔۔ آنکھوں میں ویرانی مگر اصل مسکراہٹ نے ایک الگ سا منفرد تاثر دیا تھا کیا تھی یہ لڑکی۔۔۔ بڑی عام شکل وصورت کی ۔۔۔ الٹا اس وقت کسی ٹام بوئے کے روپ میں تھی۔ پر کیا تھا۔۔۔ کچھ تھا۔۔۔ ضرور کوئی جادوگرنی تھی۔۔۔ جو اپنا طلسم بکھیر گئی۔۔۔

تو آپ لیں گی۔۔۔ ویسے تو آپ کو یہ آپ کا بوئی فرینڈ گفٹ کرتا شاہد یہی کہی ہونگے جلدی"

"فائدہ اُٹھائے اسے اچھے سے پیس کو ہاتھ سے جانا نہ دیں۔

بوی فرینڈ کا لفظ سُنتے ہوئے زلنین کے اندر نئے نئے عاشق نے کہا اس گوری کو ایک تھپڑ زور کا لگائے۔

ہما کا مسکراتا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔

"نو سوری میں بس دیکھ رہی تھی تھینک یو۔"

اس کی بات پر زلنین نے اسے دیکھا۔۔۔ اس کا چہرہ بجھ گیا تھا۔۔ کیا اس لڑکی کا بریک آپ ہوا تھا۔۔۔ یا یہ افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔

یا اس کی عام شکل صورت پہ اسے کوئی پسند نہیں کرتا انھیں سوچ میں وہ گم اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا جب اسے آواز سُنائی دی۔

ہما اتنی دیر لگا دی میں اتنے میں مچھلی بھی لے آئی پرانز بھی لے لئے اور تم ابھی تک کھڑی ہو"

"۔

سفید شلوار قمیض 'نیلی سیویٹر' سر پہ نیلا دوپٹہ پہنے وہ شفق تھی۔۔۔ زلنین کو جھٹکا لگا۔۔۔ یہ یہ تو شفق آنٹی ہی ہیں۔۔۔ جوانی کی بانسبت ان کا جسم بھرا ہوا ہو چکا تھا۔۔۔ آنکھوں کے نیچے گہرے ہلکے تھے 'بھرے ہوئے جسم کے بانسبت چہرہ کافی کمزور اور بیمار سا لگ رہا تھا۔۔۔ یہ یہ فائیق ذوالفقار کی شفق تو نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

فائیق بیشک ٹوٹا ہوا تھا مگر اس کے وجاہت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی مگر شفق شفق کا یہ حال دیکھ کر زلنین کو اپنا دل مٹھی میں بند ہوتا ہوا محسوس ہوا اوپر سے۔۔۔۔۔۔ ایک اور غم جس سے ابھی اس نے محبت کرنا شروع کی۔۔۔۔۔ وہ اور کوئی نہیں اس کی دشمن کی بیٹی نکلی۔۔۔ یہ اللہ

تعالی نے کیا کیا اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

وہ تو اسے تکلیف دینا چاہتا تھا'اس کے ساتھ ظلم کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ مگر اب وہ کیا کرے گا ۔۔۔۔اب تو اس چھوٹی سی لڑکی کی آنکھوں میں ایک درد بھی برداشت نہیں کر سکتا اس نے دوبارہ دیکھا تو ہما ماں کے گردن پہ بازو پھیلائے چلنے لگی تھی۔۔۔۔

اس نے پھر اسے بریسلیٹ کو دیکھا جس پہ یو اینڈ می لکھا تھا۔۔۔۔۔ تو اسے نا چاہتے ہوئے بھی لینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

بازو پہ اچانک اسے کوئی چبن کا احساس ہوا تھا دیکھا تو جزلان نے آئی ٹی واٹر اور خون کی بوتل لگائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

زلنین نے اسے دیکھا۔۔۔ تو وہ اسے بولا۔

"تمھاری طبیعت کا پتا تمھارا چہرہ دے رہی تھی زلنین وہاں جانے سے پہلے خود کو تیار رکھو۔"

"میں ٹھیک تھا۔۔"

"ہما کا ڈائیلوگ کب سے بولنے شروع ہو گئے۔"

اس کی بات پر زلنین کے چہرے پہ بڑی خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

"آپ کو میرا نام کیسے پتا مسٹر بلیو جینز۔۔۔"

"اُف اللہ سمندر میں ڈوب جاو۔"

"خاصے چھچھورے ہیں آپ۔"

پتا ہے جیزی مجھے دل میں بلیو جینز کہتی تھی وہ۔۔۔۔۔غصے میں جو منہ میں آتا کہہ دیتی بیشک اس"

ورڈ کی سینس نہ بنتی پھر دلائل دے کر اپنی بات منوا لیتی۔۔۔ ایک اور مزے کی بات اسے گلاب جامن پسند نہیں تھے اور میں اسے پہلے انسانوں کی بنائی ہوئی چیزوں کا دیوانہ تھا۔۔۔ پر جب معلوم ہوا۔۔۔۔۔

"تو تم نے گلاب جامن کھانا چھوڑ دی۔۔۔۔"

اس کی بات جزلان نے مکمل کی۔

زلنین نے سر اُٹھایا۔ نیلی آنکھیں ایک دم نمی سے چمکنے لگیں۔۔

"آئی مس ہر جیزی۔۔۔"

she was everything to me

(وہ میری سب کچھ تھی)

"مجھے معلوم ہے۔"

جزلان اسے دیکھنے کے بعد نظریں پھیر کر بولا۔

جزلان چلتا ہوا ایک بلیو بوتل کی طرف گیا اس کا نام پڑھا پھر گلاس اُٹھا کر اسے انڈیلا۔۔۔

"زلنین آئینے میں جانے سے پہلے اسے دیکھنا چاہتے ہو؟"

نیلے رنگ کا مائع گلاس میں بھر کر اس کے پاس آیا۔ زلنین نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"کمزور پڑ جاوں گا۔۔"

یہ پیو طاقت ور گولی سے مکس کروایا عموماً تو جانور کے زیر استعمال آتا مگر تم کسی جانور سے کم ہو" ۔۔"

اس کی بات پر زلنین نے اسے گھورتے ہوئے دیکھا۔۔۔ جزلان نے مسکراہٹ دبائی۔۔ وہ زلنین کی توجہ ہٹانا چاہتا تھا۔

"پھر اسے رکھا کیوں تھا۔۔"

"اپنے آس پاس محسوس کرنا چاہتا ہوں۔"

"سیلفش ہو۔"

"اس کے معاملے میں تو ہاں ہوں۔"

اس نے ایک گھونٹ میں یہ کڑوا مائع مکمل کیا۔ پھر نیڈل بازو سے نکالتا اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

"آئینہ مجھے کہاں لے کر جائے گا۔"

بولتے ہوئے وہ نقشے کے قریب آیا۔۔

قسط : چھ

باب : بدروح جزیرہ

یہ آئینہ تمھیں کسی عام اور معمول جگہ تو نہیں چھوڑے گا' یہ تمھیں 'سرد پہاڑی علاقے میں چھوڑ سکتا ہے یا صحرا میں یا ہی کوئی جزیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ جنگلات وغیرہ بھی شامل ہیں اس میں یہ میں نے جن پر کراس مارا یہ بس انھیں جگوں پر تمھیں لے کر جا سکتا ہے۔

"اچھا!"

زلنین نے دیکھا پھر رُک گیا۔

"تم نے میڈا گیسکر کو کراس کیوں نہیں کیا۔"

زلنین نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جزلان نے سر اُٹھایا تو اسے دیکھا پھر نفی میں سر ہلایا۔

"ہمارے ہاں یہ بدروح جزیرہ کہا جاتا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا تم یہاں جاو کم سے کم پہلے راونڈ میں۔ اور وہ شخص کبھی بھی نانو کو اُدھر نہیں لر گیا ہو گا۔"

"سریسلی بدروح جزیرہ!! میں ایک جن ہوں جزلان۔"

زلنین نے گھور کر کہا۔

" مگر فل حال ایک کمزور جن ہو۔ "

جزلان اب ڈیسک سے نیچے جھک کر ایک باکس نکال رہا تھا۔ سیاہ لکھڑی کا ڈبے کو کھولا تو اس میں سے بے شمار پتھر پڑے ہوئے تھے۔ جزلان نے ایک نظر نقشے کو دیکھا پھر ان کو لیکشن میں۔ سے امیر الڈ پتھر نکالا پھر اسے پکڑا یا۔

زلنین نے نا سمجھی سے تھام لیا۔

جزلان اب سامنے پڑا آئینہ اُٹھا کر اس کے سامنے لے گیا پھر اسے دیکھتے ہوئے مخاطب ہوا۔

" تھوڑی دیر پہلے کیا سوچ رہے تھے وہ زرا بتانا۔ "

جزلان نے نوٹ پیڈ اُٹھایا اور پین میں کچھ لکھتے ہوئے اسے بولا۔

زلنین دیکھتا رہا گہرا سانس لیا۔

" زلنین سچ بتانا ایک ایک تفصیل پھر یہ پتھر تم آنکھ بند کر کے کہی رکھو گئے اور پھر آئینے میں داخل ہونا۔ "

اس نے کہتے ہوئے زلنین کو دیکھا جو گہرا سانس لے کر اندر داخل ہوتے ہوئے فائیق کو دیکھ رہا تھا۔ جو ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا۔

" میں دو سالوں کا پل سوچ رہا ہوں! جہاں میں نے ہما کو پہلے دفعہ دیکھا تھا۔ "

کہہ وہ جزلان سے رہا تھا مگر وہ دیکھ فائیق کی آنکھوں میں رہا تھا۔

" بر سو پہلے مجھے معلوم ہوا کہ فائیق چاچو کی ایک بیٹی ہے' وہ اس وقت امریکا میں رہتی ہے۔ "

جزلان نے رُک کر اسے دیکھا مگر آگئے سے ٹوکا نہیں۔

"مجھے یہ بات بیلک روز نے بتائی تھی۔"

فائیق کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

"میں سی ایس ایس کے امتحان دے رہا تھا جب مجھے پتا لگا دادا فائیق چاچو کو معاف کر چکے ہیں اور اب اپنے پاس انھیں بلانا چاہتے ہیں۔ ان کو اپنے باقی بچے بھول گئے تھے یاد رہا تو صرف فائیق اور اس کی دوری۔"

"اس بات نے مجھے بپھرا کے رکھ دیا۔ جس شخص نے میرا پورا خاندان مجھ سے چھین لیا۔ میری زندگی تباہ کر دی تھی۔۔۔

اب میرے دادا ابو ان کی ساری خطائیں معاف کر کے انھیں واپس اس گھر بلا رہے ہیں۔"

"انتقام میری فطرت میں نہیں تھا نہ میں لینا چاہتا تھا مگر اس بات پر انتقام کی آگ بھڑک اُٹھی۔ فائیق ایک بار پھر اس گھر میں۔ تمھیں یاد ہے دادا سے میں لڑا جھگڑا تھا اس دن جس دن اگلی رات میری سالگرہ تھی۔

اس دن میں غصے سے پاگل ہو کر فائیق کے کمرے میں گیا تھا۔ بغاوت میری پہلی بغاوت تھی اس کمرے کو کھولنے کو اور اسے تباہ کرنے کی۔۔۔ میں اس کی ایک ایک چیز کو بسم کر دینا چاہتا تھا۔ پھر پھر میں وہاں پہنچا تو جیسے کچھ کرنے لگا کسی چیز نے مجھے جیسے جھکڑ لیا تھا پتا نہیں کیا تھا وہ۔۔۔ میرے قدم جیسے من من کے ہو گئے۔۔۔ میری نظر دور پڑی ہوئی بلیک روز پہ پڑی جو شیشے پہ پڑا ہوا مر جھا گیا تھا۔ اس کمرے کو آٹھارہ سال سے کسی نے نہیں چھوا۔ کمرے میں جالے اور

مٹھی دھول بھری ہوئی تھی مگر اس دھول' مٹھی' اندھیرے میں۔ وہ مرجھایا ہوا پھول چمک رہا تھا۔ حیرت کی بات ہے نا میں اس کے قریب آیا تو دیکھا پھول نہیں چمک رہا تھا۔ اس کے نیچے دبا ہوا ایک پتھر چمک رہا تھا۔ عجیب سا پتھر تھا نام نہیں دے سکا۔۔۔ کالے' نیلے' پیلے ہر رنگ کا پتھر تھا۔ مگر اس کی چمک کسی ہیرے کی طرح تھی اس کو کھینچ کر میں نے دیکھا تو اس میں انویلیپ لکھا ہوا تھا۔ ٹو فائیق فراہم ہز شفق۔۔۔۔ مطلب فائیق کی محبت یعنی شفق فہیم نے اسے خط بھیجا تھا۔ تمسخر انداز میں میں نے اسے اُٹھایا۔ تو اس میں شفق کی ہینڈ رائٹنگ میں لکھا ہوا تھا کہ وہ اس کی بچے کی ماں بنے والی ہے۔

فائیق کو لگا وہ سانس نہیں لے سکے گا۔۔۔۔

"شفق تم نے مجھے کوئی دھوکہ دیا۔۔۔۔ تم نے اپنے فائیق کو کیوں دھوکہ دیا۔۔۔۔"

ایک دم سے اسے سامنے بیس سال پہلے والا فائیق نظر آیا جو شفق کی اس بے وفائی پر پاگلوں کی طرح اس تنہا جنگل میں سسک رہا تھا۔۔۔۔ اس کے لئے رو رہا تھا۔

"اس نے کہا وہ اس آ کر لے جائے اس کے ماں باپ بہت بڑا ظلم کرنے والے ہیں۔ اس کا نکاح کے اوپر نکاح کروا رہے ہیں۔ وہ یقین ہی نہیں کر رہے کہ شفق کی شادی ہوئی ہے۔ وہ اسے پاگل سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔ وہ فائیق سے فریاد کرتی ہیں۔۔۔ اسے کہتی اسے بے وفا نہ سمجھے کچھ غلط ہونے سے پہلے آجائے اپنی لئے نہیں اپنے بیٹی کے لئے۔۔۔۔۔ شادی کی تاریخ لکھی ہوتی ہے اس کے بعد یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اسے اگلے دن امریکا بھیج دیں گئے۔ فائیق آجاو ورنہ تمھاری شفق اس دن مر جائے گی۔" مجھے اس بات پہ ایک راستہ مل گیا۔ انتقام کا دوسرا راستہ۔۔۔ اگر

میں یہ خط فائیق سے چھپا کے رکھو اور کچھ غلط کرنے پہ اسے یہ بتاو کہ شفق تو اس کے لئے خط چھوڑ کر گئی تھی۔ کتنا ٹوٹے گا۔ اس پل پتا نہیں شیطان حاوی ہو گیا تھا مجھ پر کمینگی سے مسکراتے ہوئے میں شفق اور اس کی بیٹی کو اذیت دینے کے لئے ان دونوں کا پتا کروانے لگا اور مجھے دو دن بھی نہیں لگے معلوم ہوا کہ وہ کیلیفورنیا میں رہتی ہے۔۔۔ ہائی سکول کے پہلا سال میں ہے۔۔۔ دوسرے باپ نے شادی کر کے دوسرے گھر میں رہتا اور باقی کی جو داستان جس کا سب کو پتا ہے پھر وہاں میں ٹارگٹ گیا اِدھر میں نے ایک بڑی عام 'سادی مگر ایک دُکھی معصوم سی لڑکی کو دیکھا ۔۔۔۔۔ اینڈ آئی فیل ان لو ود ہر۔۔۔۔ معلوم ہوا وہ لڑکی اور کوئی نہیں ہما ذوالفقار ہے۔۔۔۔ فائیق اور شفق کی بیٹی۔۔۔۔۔۔۔ یہ کیسا مذاق ہوا میرے ساتھ۔۔۔۔۔ میں تو اس ان دیکھی لڑکی کو اذیت پہنچانے جا رہا تھا۔۔۔۔ اسی لڑکی سے عشق کر بیٹھا بہر حال ارادہ تو اس وقت ہی بدل گیا۔۔۔ میں اب اسے فائیق کے سائے سے بھی دور رکھنا چاہتا۔ یہ تصور کیا کہ وہ ریحان کی بیٹی ہے۔۔۔ جتنے دن امریکا رہا ہر پل کسی سائے کی طرح رہا۔۔۔۔ اس کی بعد اتنا کچھ جانا معلوم ہوا کہ وہ تو بہت اکیلی ہے۔ اس کا کوئی نہیں ہے۔۔۔ وہ پیاری سے لڑکی اتنی تلخ دُنیا میں رہ رہی ہے۔۔۔ میں اس تلخ دُنیا سے نکالانا چاہتا تھا۔۔۔۔ دو سالوں تک میں اس کے سامنے نہیں آیا نہ ہی یہ بات میں نے کسی کو بتائی کوئی پل کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ پل مل نہیں رہا تھا۔۔ صبر سے دو سال بیت گئے۔۔۔۔ کہ شفق آنٹی کی ڈیتھ ہو گی۔ اس دن اتنی دُکھی تھی وہ کہ نانی بھی اس کے اندر کا دکھ نہیں جان سکتی تھی۔۔۔ میں اس کے خوابوں میں آنے لگا شروع میں تو اسے سمجھ نہیں آتی تھی مگر میں اپنے دل کی خاطر بار بار اس کے خوابوں میں آتا رہا مگر اس کے درد کو

مٹانے کے لئے ایک الجھن بن رہا تھا۔۔۔ درد سے بہتر الجھن دی تھی۔ پھر وہ پاکستان آئی۔۔۔ اور جزلان وہی کچھ ہوتا رہا جو تمھارے سامنے تھا۔۔۔ مائینڈ گیمز وہی سے شروع ہوئی جب ہما کی نانی کی ڈیتھ ہوئی۔ جب فائیق ذوالفقار اچانک سے مہربان ہو گیا۔ جب میری طبیعت خراب ہونے لگی۔۔۔ جب میں سکول بنانا چاہتا تھا تو سکول نہ مکمل کر سکا۔۔۔ جب میرے دل میں ہما کے لئے غلط فہمی پیدا ہونے لگی کہ وہ مجھ سے ناراض ہو رہی ہے۔۔۔ اسے وجدان کا ساتھ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔ جبکہ ہما اس بات پہ الجھن میں تھی کہ میں اسے نظر انداز کر رہا ہوں۔۔۔ اسے اپنے دوستوں کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ اسے تھپڑ بھی اس بات پہ مار چکا ہوں کہ اسے پتا چل گیا کہ وہ فائیق کی بیٹی ہے۔۔۔۔ مجھے تب معلوم ہو گیا تھا کہ کسی نے جان بوجھ کر اسے پیٹنگ کے پاس لے کر گیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ فائیق سے اس کا کوئی تعلق تو نہیں ہے میں نے صرف اسے سرد مہری سے جواب دیا۔۔۔ گیم کھیلنے والے کو سمجھ آ گئی کہ میں یہ بات ہما سے چھپا رہا ہوں اور کافی سخت ہوں اس معاملے میں۔ نقلی زلنین اس کے پاس بھیجا جو اسے مکمل نظر انداز کرنے لگا ہما اس کے پاس آئی اور بولی کہ اس کا باپ فائیق ہے۔ تو بہروپیے نے ہما کو تھپر مار کر غلط فہمی پیدا کر دی۔۔۔ اسی کی بعد سے مجھے معلوم ہو گیا تھا۔۔۔ کوئی ہمارے ساتھ کھیل رہا ہے۔۔۔ نکاح کرنا پڑا اس سے زبردستی تاکہ اسے کلیم کر لوں۔۔۔ موہر تو اسی پل لگ گئی تھی جزلان جس پل میں نے اسے پہلی بار دیکھا۔۔۔ کنٹرول اب جا کر کھویا تھا تاکہ اسے کھونا دوں پھر یہ فائیق چاچو کا فون 'نانو کا زندہ ہونا مجھے الجھانے کے لئے کیا تھا۔۔۔ کیونکہ میں ان کی گیم کب کی سمجھ چکا تھا۔۔۔۔"

وہ اب بولتے ہوئے خاموش ہو گیا۔۔۔ جزلان سب باتیں لکھ چکا تھا اور یہ پیج پھاڑ کر آئینے میں پھینکنے لگا۔۔۔

آئینے نے اس پیج کو نگل لیا۔۔۔

"پتھر دینا۔"

جزلان اس کے پاس آیا۔۔۔ زلنین نے خاموشی سے پتھر دیا۔ جزلان نے میپ کے پاس رکھا پتھر کو رکھا۔۔۔ اور اپنا آئی پیڈ اُٹھا کر لایا۔۔ نوٹ کو آن کیا۔۔۔

"کتنے لوگوں نے جادو کیا ہے۔۔"

جزلان نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

آئی پیڈ ویسے ہی پڑا رہا پھر کلر ٹیپ ہوا ہرے رنگ سے پیڈ میں کچھ لکھنے لگا۔۔ دو حروف میں جزلان کو معلوم ہو گیا۔۔۔

"سات لوگ جو باقائدگی سے جادو کروا رہے ہیں اور بیس لوگ حسد میں مبتلا اس جادو کو ہوا دے رہے ہیں۔"

"یعنی کے ستائیس لوگوں کے اثرات ہیں اس گھر میں اور ہم سب پر۔ تم نے چالیس کچھ زیادہ ہی بول دیے تھے۔۔۔"

"کسی کا پتا چل سکتا ہے۔"

زلنین نے اسے پوچھا۔۔۔

جزلان نے سر ہلایا۔۔۔

"مجھے نام معلوم ہو سکتے ہیں۔"

جزلان نے پھر کہا۔۔۔

سامنے نام پڑھ کر جزلان نے لب بھینچ لئے۔

"کون ہے؟"

فائیق نے پوچھا۔

"زرین۔۔"

"کشف پھوپھو۔"

"پرمیس۔"

ان تینوں کے نام سامنے آئے ہیں۔

زلنین کو جھٹکا لگا۔ البتہ فائیق کے تاثرات وہی تھے۔

"اور باقی کے چار۔ اور حاسد لوگوں میں کون ہے۔"

زلنین نے تیز لہجے میں کہا۔۔۔

"پتا نہیں لیکن پرمیس کا مجھے معلوم ہو گیا تھا مگر پھوپھو۔۔۔۔ پھوپھو نے ایسا کیوں۔"

"جادو اپنے ہی کرتے ہیں جزلان۔۔۔۔ باہر والوں کو اس سے کیا غرض۔۔۔۔"

فائیق کی گھمبیر لہجہ کمرے میں گونجا۔۔۔

"میں ان تینوں کو ختم کر دوں گا۔"

زلنین دہاڑ اُٹھا۔۔۔۔ اس کی دہاڑ میں پہلی والی طاقت شامل تھی۔۔۔

"ایزی زلنین تم اب تیاری کرو میں ان لوگوں کو سنبھال لوں گا۔"
فائیق نے آگے بڑھ کر اسے تسلی دی۔۔۔۔
"ہاں زلنین تم جاو اس سے پہلے مغرب ہو جائے۔۔۔۔ ورنہ بہت سے جن اس میں گھس سکتے ہیں
"۔
جزلان نے کہا۔۔ زلنین نے سر ہلایا۔۔۔۔
اب اس آئینے کے قریب آ گیا۔۔
"میں یہ پتھر افریکا میں رکھ رہا ہوں وہاں چانس ہیں زیادہ عموماً جادو کرنے والے زیادہ پائے جاتے ہیں۔۔۔۔ اس کی بات پہ زلنین نے سر ہلایا اور گہرا سانس لیا اور انھیں دیکھا جو خاموشی سے چلتے ہوے اس کے پاس آئے اور اسے گلے لگا لیا۔۔۔
"اپنے مشن میں کامیاب لوٹ کر آنا۔۔۔۔ اور اپنا نہیں تو اپنے چاچو کا خیال ضرور کر لینا چلو چاچو نہیں تو ہما کا گنگھار باپ سمجھ کر اپنا خیال رکھنا۔۔۔"
ان کی بات پر زلنین کا دل گر گیا۔۔۔۔
اس نے انھیں بھینچ لیا۔۔۔ جزلان سے بھی مل کر وہ اس آئینے میں داخل ہوا۔۔۔۔ اور ایک سکینڈ میں غائب وہ آئینے بھی اس کمرے میں موجود ایک دم سیاہ ہو گیا۔۔۔۔ کیونکہ سُنہری روشنی زلنین کے ساتھ ہی چلی گئی تھی

جزلان نے مڑ کر نقشے پہ نظریں جمائے۔۔۔ ایک دم ساکت ہو گیا یہ کیا؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے پتھر بالکل عین افریکا کے نام کے اوپر رکھا تھا۔ یہ میڈاگیسکر پہ کیسے آٹھہرا۔۔ وہ تیزی

سے مڑ کر آئینے کو دیکھنے لگا جو سارے رنگ کھو کر سیاہ مائل ہو چکا تھا۔

اونو اسے زلنین کو اکیلے بھیجنا نہیں چاہیے تھا۔

"شٹ شٹ !!!!!بیڑا غرق کرے تیرا جزلان ذوالفقار۔"

اس کے غصے سے کہنے پر فائیق جو آئینے کو دیکھ رہا تھا ایک دم چونکہ۔

"کیا ہوا؟"

"زلنین میڈا گیسکر چلا گیا ہے۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہو'تم نے میرے سامنے رکھا تھا۔"

فائیق چلتے ہوئے اس نقشے کی طرف آیا تو ٹھہر گیا۔پتھر میڈا گیسکر کی طرف تھا۔

"جزلان جلدی سے اسے افریکا کی طرف لے کر جاو'تم جانتے ہو بدروح جزیرہ ہے یہ۔"

فائیق تیزی سے بولا۔

"نہیں چاچو۔"

جزلان نے نفی میں سر ہلایا'جہاں سورج ڈھلک چکا تھا'مغرب کی اذان ہونے میں زیادہ دیر نہیں تھی کسی بھی وقت ہو جائے گی۔سارے چرند پرند'جنات اپنی ٹھکانے کی طرف نکل پڑے تھے ۔۔۔۔۔کمرے کی خنکی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ہوا کے جھونکے نے سارے موم بتی'کمرے میں موجود بجھا دیے۔۔۔۔۔تاریکی ہی تاریکی'سکوت ہی سکوت۔۔۔۔۔

"زلنین جدھر بھی گیا ہے بالکل ٹھیک جگہ پہ گیا ہے۔۔۔"

کہتے ساتھ ہی وہ تیزی سے کمرے میں غائب ہوا۔۔۔فائیق الجھن امیز نظروں سے دیکھتا رہا پھر

اس نقشے کو۔۔۔ گہرا سانس لیتا ہوا وہ اس کمرے سے باہر آ کر فریحہ کے پاس جانے لگا۔۔۔

****

اگر میں نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ یہ میری آخری سانس ہو گی،

میں آپ کو بتاؤں گا کہ میں ہمیشہ آپ سے محبت کرتا رہوں گا۔ ہر شہہ سے بھی زیادہ.

اگر میں نے ایک ہی لمحے کے بارے میں سوچا کہ آپ کا چہرہ آخری ہو گا جسے میں دیکھوں گا،

میں ہزار تصویریں لوں گا اور انہیں صرف میرے لئے محفوظ کروں گا.

اگر میں نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ آپ کی آواز آخری ہو گی جسے میں نے سن لیا تھا،

میں توجہ مرکوز کروں گا اور وعدہ نہیں کروں گا کہ ایک آنسو بہانا نہ ہو.

اگر میں نے ایک لمحے کے بارے میں سوچا کہ آپ کا رابطہ آخری ہو گا جسے میں محسوس کروں گا،

میں آپ کو برداشت کروں گا اور جانتا ہوں کہ یہ سب سچا ہے.

اگر میں نے ایک ہی لمحے کے بارے میں سوچا کہ میرا دل اس کی آخری شکست کو شکست دے گا،

میں نے رب کو ہم سے ملنے کی اجازت دینے کا شکریہ ادا کیا تھا.

(فیلنگز آف ڈانا سکوارٹس)

اپنی آنکھیں کھولتے ہوے اس نے دیکھا۔۔۔ اس کچھ شور سُنائی دیا۔۔۔ عجیب سا۔۔۔۔۔۔ سکون آوار مگر جنھجھلا دینے والے۔۔۔ ریت 'پانی کی خشبو اس کی نتھوں سے ٹکراتی اس کی حسیں بیدار کر رہی تھی۔۔۔ اس اپنے ہاتھ بہت نرم چیز پہ محسوس ہوے۔۔۔۔ ہاتھ اور

چہرے اسے کسی شہہ پہ دھنسا ہوا محسوس ہوا۔

سمندر کی لہر بالکل قریب آتی اس کے روشن چہرے سے ٹکرائی۔۔۔ نمی کی چند قطرے چھوڑ کر وہ پیچھے لہروں میں چلی گئی۔۔۔۔ زلنین نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔۔ ہوا کی ٹھنڈی لہر اور سورج کی تپش سے ایک لمحے کے لئے اس کی پلکیں جھکی اور تھر تھرائی۔۔۔ سانسوں سے ریت کے ہلکے ہلکے زرے اس سے دور ہوتے جا رہے تھے۔۔۔ اس نے ہمت کی اور اپنا بھاری وجود اُٹھانے کے لئے اپنے ہاتھوں کا زور ڈالا۔۔۔ جس سے اس کے ہاتھ مزید ریت پہ دھنس گئے۔۔۔

اُٹھ کر بیٹھتے ہوے اس نے اپنے ہاتھ جھاڑے۔۔۔ دیکھا تو کچھ تو عجیب لگ رہا تھا۔۔۔ کیا عجیب لگ رہا تھا اسے خود اپنا انسانوں جیسا کیوں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ جیسے ریت جسم میں پڑنے سے جنھجھلاہٹ۔۔۔۔ سورج کی تپش سے آنکھیں چندھیا جانا۔ سمندر کی نمی چہرے پہ پڑنا اور محسوس کرنا اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ اس نے خود کو غائب کرنے کی طاقت استعمال کی مگر وہ وہی بیٹھا رہا۔۔۔

اس نے ارد گرد دیکھا اس کے سامنے سورج 'اڑتے انھو کے پرندے 'سمندر۔۔۔ جب کہ پیچھے پورا جنگل تھا۔۔۔۔ تو وہ افریکا کے بجائے بدروح جزیرے میں۔۔۔۔۔

اس نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔۔ پھر بالوں میں ہاتھ مارتا ہوا۔۔ وہ اُٹھا۔۔۔ کپڑے میں لگی ریت اس کے اُٹھنے سے گرنے لگی۔۔۔۔

جسم کو مزید جھٹکتا ہوا وہ اطراف میں دیکھنے لگا اور آہستہ قدموں سے چلنے لگا۔ اس کا انداز بڑا محتاط

ساتھا دوسرے پل کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے اپنے پیروں میں موجود گن کا نکال لیا تھا۔ گو کہ جزلان نے منع کیا تھا کہ آئینے میں وہ کسی قسم کا اسلحہ نہیں لر کر جائے گا مگر وہ زلنین ہی کیا جو کسی کی سُنے۔

اپنی طاقت نہیں ہے تو کیا ہوا انسانی طاقت تو استعمال کر سکتا ہے نا۔

اس کسی موجودگی کا احساس ہوا تو اس نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔۔۔ تو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

"عزت تم یہاں۔"

عزت اس کے سامنے موجود تھی۔۔۔ ہری کانچ سے آنکھوں میں اس نے بڑی سے ٹرانس پرینٹ سن گلاسس لگائی ہوئی تھی۔۔ 'بالوں کا اونچا جوڑا بنائے' نیلا جمپ سوٹ پہنے۔۔۔۔ اس نے سفری بیگ اور ایک ہاتھ میں بڑی سی مشین پکڑی ہوئی تھی۔۔۔ جو دیکھنے میں قدرے بھاری مگر درحقیقت ہلکی سی تھی۔

عزت پہلے اسے سکڑ کر دیکھتی رہی پھر گہرا سانس لیا۔۔۔۔

"تم میڈ اگیسکر کیا کر رہے ہو زلنین۔۔۔"

عزت نے بیگ کندھے سے الگ کرتے ہوئے اسے کہا۔

زلنین نے اپنی گن نیچے کی مگر مضبوطی سے تھامے اسے دیکھتا رہا پھر اس کے سامنے تان کر بولا

۔۔۔

"اگر تم کسی گیم کا حصہ ہو تو بتا دوں ورنہ تمھارے ٹکڑے کرنے میں وقت نہیں لگاوں گا۔"

سُرخ آنکھوں اور کرخت لہجے میں بولتا ہوا۔ وہ ایس پی زلنین ذوالفقار تھا۔

ہما کا زلنین نہیں۔

"میں کسی گیم کا حصہ نہیں ہوں زلنین بلکہ مجھے یہاں بھیجا گیا ہے۔"

زلنین نے الجھ کر دیکھا۔۔ عزت نے بڑی سے میشن جو گن سے مشابہت رکھتی تھی اس کے سٹریپ کو کندھے سے لگائے۔۔۔ اور جمپ سوٹ کی پوکٹ سے اس نے ایک کاغذ نکالا۔۔۔ اور زلنین کی طرف بڑھایا۔۔۔

"یہ پڑھو تم سب سمجھ آجائے گی۔"

زلنین نے کاغذ کے ٹکڑے کو مشکوک نظروں سے دیکھا پھر گن کو مضبوطی سے تھامے ہوے وہ آگئے آیا اس نے پکڑا۔۔۔

اس کاغذ کے ٹکڑے کو کھولتے ہوے۔۔ ایک حرف لکھا ہوا تھا اس ایک حرف میں زلنین کو ساری بات سمجھ آگئی۔۔۔

shutter island

"یہ کیا تھا مجھے سمجھ نہیں آئی مجھے یہ اپنے گھر کے اندر داخل ہوتے ہوے ملا اس کے بعد میں نے اسے اُٹھا کر بار بار اسے میں کچھ تلاشنا چاہا۔۔۔ مگر نہ مل سکا پھر مجھے کال آئی کہ ایک عورت کی اس کا کہنا تھا اس کا گھر ہانٹڈ ہیں کوئی بھوت پریت جو بار بار اس کا آئینہ توڑتے ہیں۔۔۔ میں نے کہا وقت ابھی بھی ہے چلی جاتی ہوں صبح عموما انوسٹیگشن بے کار جاتی ہے۔۔ تیار ہو کر میں نے بیگ اور گن اُٹھالی ساتھ میں چند ضرور چیزین بھی ڈال دی۔۔

نیچے آئی۔۔۔ چابی اُٹھاتے ہوے شیشے پہ نظر پڑی تو کاغذ کو بھی دانستہ اُٹھالیا مڑی ہی تھی کہ کسی

فورس نے مجھے کھینچا اور میں حیرت سے بے ہوش میں اپنے آئینے میں زلنین میں اپنے آئینے میں گھس گئی۔۔۔اور اب ایک پتھر پہ سوتی ہوئی پائی گی۔۔۔وہ بڑے بڑے تمھیں سامنے نظر آ رہے ہونگے۔۔۔پھر مجھے تمھارا گمان ہوا تو اس طرف چلی آئی ویسے ہم کہاں ہیں۔"

تیز تیز بولتے ہوے اس کا سانس تقریباً پھول چکا تھا۔زلنین نے کاغذ کو مٹھی میں لیا۔۔

leonardo dicaprio

کو جانتی ہوں؟

"ہاں اسے کون نہیں جانتا میرا تو فیورٹ ہے

ٹائیٹنگ نے تو دل ہی لوٹ لیا مگر اس کا کیوں پوچھ رہے ہو۔"

"اس کی فلم آئی تھی اسی کے نام سے۔"

"او میں نے نہیں دیکھی کیا تھا اس کا اس وقت کیا ذکر۔"

"ذکر تو کچھ نہیں بس سمری یہ ہے کہ اس میں یو ایس کا مارشل ایک کرمنل مڈرریر کو ڈھونتا ہے جو ہاسسپٹل سے غائب ہو جاتا ہے۔"

کہتے ساتھ ہی وہ اس کے سامان کو دیکھنے لگا۔

"کیا میں یہ تمھارا سامان دیکھ سکتا ہوں۔"

"ہرگز نہیں۔"

وہ بگڑ کر بولی۔

"کیوں کیا ہے اس میں جو مجھ سے چھپا رہی ہو۔"

زلنین نے ہاتھ دونوں کمر پہ رکھے اس کو دیکھا۔

"اب میرے اوپر احسان کیے ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں تم جو چاہو گئے تو وہی ہو گا۔"

"میں نے کوئی احسان نہیں کیا تم پر۔"

ہمیشہ کی طرح وہ احسان کر کے بھول جاتا تھا کہ اس نے احسان کیا ہے۔

"عزت نے اسے گھورا۔۔۔ پھر بیگ کو کھول کر اس نے زلنین کے بن کہے اسے ایک بڑی سے بوتل دی۔۔۔۔ جو نیلے رنگ کی تھی۔۔"

"تھینک یو۔"

سپاٹ لہجے میں کہتا ہوا' وہ مڑ گیا۔۔۔ عزت اس کے واپس آنے کا انتظار میں وہی بیٹھ گئی۔

انتظار زیادہ تویل نہیں تھا۔۔۔۔ محبت قریب ہی تھی اتنے کہ زلنین اگر گہری سانس لیتا تو اسے محسوس کر لیتا مگر وہ بے تاثر چہرہ لئے' سانس روکے۔ ریت کچھ نیشان بنا رہا تھا۔۔۔ واپسی کا راستہ بنا رہا تھا کیونکہ وہ جان چکا تھا اس کی طاقت کو مفلوج کر دیا ہے۔

....

"مجھے اُمید نہیں تھی کہ تم کھانا کھاو گی مگر واقعی اپنے بے غیرت باپ کی طرح ثابت ہوئی۔۔۔۔ ویسے کھانا کا لقمہ حلق سے اُتر گیا تھا نا۔"

فائیق وہی موجود اس کی روح کو کچو لگا رہا تھا۔ فریحہ نے خاموشی سے سر جھکائے اس کی کٹیلے لہجے کو نظر انداز کر رہی تھی۔ کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔ فائیق کی آنکھوں نے اپنا مقصد بتا دیا تھا ۔۔۔۔ وہ اسے موت جیسی تکلیف دے گا مگر موت نہیں دے گا۔۔ ماں باپ کی گناہوں کی

سزا اسے بگھتنے پڑ رہی تھی۔۔۔

فائیق کرسی پہ بیٹھا اور اسے دیکھا جس کا سر جھکا ہوا تھا۔۔۔

"تمھارے باپ نے تمھاری ماں سے دوسری شادی کی مگر تم پہلے کیسے اس دُنیا میں آ گئی۔۔۔۔ہما چونکہ بیس سال کی ہے اور تم پچیس کی۔۔۔۔عجیب نہیں ہے۔۔"

اس کی بات پر فریحہ کا چہرہ سفید ہو گیا اسے پتا تھا وہ کیا بات کرے گا۔۔

"تم اور تمھاری کا ایک تکیہ کلام تھا۔۔۔"

اس کا دل رُکا۔سانیس تھم گئیں۔۔۔آنکھوں کے کونے بھیگ گئے۔۔۔۔

"کسی (گالی) کی ناجائز اولاد ہے وہ۔۔۔"

"جیسی ماں ویسی بیٹی بھی نکلے گی۔"

"یاد بھی ہے یہاں ذہن سے اپنے اعمال نامے نکال دیے۔۔۔جو تم انسانوں کو بہترین کام ہے اپنے آپ کو بے ضمیر کرنے کے لئے اپنا عمل نامہ ہی مٹا دو۔۔۔"

"شفق 'ہما' آنٹی نے تو کبھی نہیں کہا۔۔۔۔ریحان تمھاری بھی تو ناجائز اولاد ہے۔۔۔۔۔تم نے بھی تو ہم سے چھپا کے رکھا کہ تمھاری ایک چار سالہ بیٹی بھی ہے۔۔۔۔۔اسی بچی کی ماں سے تم نے بلا آخر شادی کا فیصلہ کر لیا۔۔۔کہ شفق سے بہتر ہے کہ وہ اپنی لو آو لائف اور اپنی سگی اولاد کے ساتھ گزار لیں انسٹیڈ آف اس لڑکی کے ساتھ جو ایک سائیکو 'بدکردار' ایک ناجائز بچی کی ماں بھی ہے۔۔۔۔۔"

فریحہ نے بے بسی سے اپنے جھکڑے ہوے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔

"پہلے بات ہمانا جائز نہیں ہے' تمھاری طرح۔۔۔۔"

"میرے بابا نے شادی کر لی تھی ماما سے آپ ایسا نہیں کہہ سکتے۔"

وہ کانپتے ہوئے لہجے میں چلائی۔۔۔۔

"خاموش!!!!"

فائیق کی دہاڑ پر وہ ہل گئی پھر تیز لہجے میں بولی۔

"میں آپ کی گھٹیا بات پر خاموش نہیں ہو سکتی۔۔۔ آپ میرے اوپر کیچڑ اچھالے گئے اور میں خاموش رہو۔۔۔"

فائیق اُٹھا۔۔۔اس کی آنکھیں پھر بڑھک اُٹھی۔۔۔۔

"تو معصوم ذہن کی بچی سے یہ گھٹیا بات کرتے ہوئے تم لوگ کو شرم نہیں آئی تھی۔۔۔زرا بھی خوف خدا نہیں آیا تھا۔۔۔اب اپنا وقت آیا تو برداشت نہیں ہوا۔۔واہ بی بی واہ سلام ہے آپ پر ۔"

تالی بجاتے ہوئے اسے زہر لگا۔

"بچی بچی کون ہے یہ بچی آپ کو اس سے اتنی ہمدردی کیوں ہو رہی ہے۔اتنی تکلیف تو شاہد اس کو بھی نہیں ہوئی ہو گی جتنی آپ کو ہوئی ہے۔"

فائیق نے مکا دیوار پہ زور سے مارا تو دیواریں چیخ پڑی۔۔۔

"وہ بچی میری بیٹی تھی میری جائز اولاد میری اور میری بیوی شفق کی بیٹی۔"

اس کی بات پر فریحہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور چہرہ سفید ہو گیا۔

قسط : سات

باب : بدروح جزیرہ

"توتم کہہ رہے ہو کہ زلنین کی بیوی 'یعنی میری پوتی زندہ ہے ؟"

داداذوالفقار نے اسے دیکھا جو اضطرابی انداز میں چکر کاٹتے ہوئے سر ہلا رہا تھا۔

"دادا آپ پھوپھو اور پر میس کو شوٹ کر دیں۔۔۔ان کی وجہ سے میرا بھائی اور چاچا مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔یہی تو میرے اپنے ہیں ان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے تو کون ہو گا۔۔یہی ہماری خاندان کی طاقت ہیں۔۔۔اس طرح تو ہم ٹوٹ جائے گئے۔۔۔اور یہ میں ہر گز نہیں چاہتا ۔۔۔۔"

"شکر ہے تم نے مجھ بوڑھے سے مدد مانگی ورنہ تو تم لوگ تو سب اپنی مرضی کے مالک بن گئے تھے ۔۔۔اس زلنین بھی تو مجھے اتنا غصہ ہے اس سے اتنا نہیں ہوا کہ اتنے سالوں سے جانتے ہوئے بھی مجھے اور فائیق کو نہیں بتایا کہ ہماری ایک پوتی ہے۔۔۔۔۔"

"اب باتوں کا وقت نہیں ہے دادا ہمارے پاس صرف چودہ دن ہیں زلنین اور ہما کی جان خطرے میں ہے۔۔چاچو کو بھی نہیں پتا چلنے چاہیے۔آپ کچھ ایسا کریں جس سے فائیق چاچو کم سے کم

چودہ دن کے لئے یہاں سے چلیں جائے۔"

"اس سے کیا ہو گا۔"

دادا نے حیرانگی سے پوچھا۔

"چاچو کو استعمال کیا جاسکتا ہے اس سب میں۔۔۔ میرے پاس ایک زبردست پلان ہے۔"

"کیا۔"

"اس گیم کھیلنے والے کو پتا چل گیا ہے کہ زلنین کو اس کی بات سمجھ آگئی ہے۔۔۔ اب وہ زلنین کو گھنچکر بنائے گا۔۔۔ زلنین کے پاس طاقت ہے مگر اسے انسانوں والی حساسات محسوس ہونگیں وہ اپنی طاقت کو استعمال نہیں کریں گا دوسری طرف ہما جس کو انھوں نے ہپنوٹائز کر دیا ہے۔۔۔ وہ اب سب کچھ بول کر زلنین کو زیر کریں گی پھر ان دشمن کے پاس لے کر جا کے۔۔۔"

"زلنین کو مار دی گی۔"

دادا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے دہل کر کہا۔

"نہیں اپنے مطالبے پوری کروائیں گی۔۔۔ فائیق چاچو کی تو جان ہے ہما اور زلنین اگر کسی کو غرض ہے تو صرف فائیق ذوالفقار سے۔۔۔۔"

"کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔"

"دادا فائیق چاچو کے زیادئ دشمن ہیں۔۔۔ وہ جو یہ سب کر رہے ہیں وہ فائیق چاچو سے بدلہ لیں رہے ہیں۔"

"کھل کر بتاو لڑکے۔"

جزلان نے گہرا سانس کیا۔

اس نے پیڈ سامنے پکڑا یا۔۔۔اور خاموشی سے ان کے تاثرات دیکھنے کے بعد بولا۔۔۔

دادا کے اثرات عجیب سے ہو گئے۔۔

"کیا یہ جو بیس سال سے ہو تا رہا ہے اس کے زمہ دار یہ لوگ ہیں۔"

جزلان نے سر ہلایا۔۔۔۔

"نور بانو اعجاز؟"

"ہما کی نانی کی سوتیلی بہن جو اپنے بیٹے کی شادی شفق سے کروانا چاہتی تھی۔"

"یہ اب بھی کرتی ہیں۔"

"جی!"

"مگر کیوں۔"

"شفق آنٹی نے ان کے بیٹے کی بد تمیزی پر اس کو سب کے سامنے ذلیل کیا (کیونکہ نانو نے انھیں ریجیکٹ کیا تھا) اور تھپڑ مارا' دوسرا سال پہلے وہ ان کے پاس آئی تھی ہما کا رشتہ اپنے پوتے کے لیے مانگنے اس بار بھی ان ریجکیشن ملی۔"

اب انھوں نے دوسرا نام پڑھا۔۔

"مسز ریحان علی۔"

"یہ۔۔۔۔۔۔"

"شفق آنٹی کے ایکس ہز بنڈ ریحان کی وائف۔"

"اس کی وجہ؟ شفق کا تو مجھے معلوم ہوا کہ ریحان چھوڑ چکا تھا جب ہما چھوٹی تھی۔"

"جیلسی! ریحان شفق سے دستبردار نہیں ہو رہا تھا مکمل طور پر۔ دوسرا ہما میں ریحان کو نا چاہتے ہوئے بھی کوئی برائی نظر نہیں آتی تھی۔۔۔۔۔ وہ دل میں یہ سمجھتی کہ ہما واقعی ریحان کی بیٹی ہیں مگر منہ وہ ناجائز۔۔۔۔۔۔"

دادا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ایک دم چُپ ہو گیا۔۔۔۔

"اب بھی کرتی ہیں؟ ہما تو انھیں چھوڑ کر پاکستان آ گئی ہیں۔ اب کیا تکلیف ہیں انھیں۔"

وہ سمجھنے سے قاصر تھے۔

جزلان انھیں دیکھتا رہا پھر کُرسی گھسیٹ کر ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔

"دادا آپ کو پتا ہے زلنین ہما کا دیوانہ کیوں ہے۔"

دادا نے گہرا سانس لیا۔۔

"میں کیسے بتا سکتا ہوں یار میں نے تو اب تک اپنے اس پوتی کو دیکھا ہی نہیں ہے"

"یہ لیں آپ دیکھ لیں اور مجھے بتائیں۔"

جزلان نے فوراً ان کے کہنے پر ہما کی تصویر ان کے سامنے پیش کی۔۔۔ وہ دیکھنے لگے تو ٹھہر سے گئے۔ شفق کی کاربن کاپی۔۔۔ فائیق کی کھڑی ناک مگر جو کچھ انھوں نے دیکھا تھا وہ آج تک کسی نے نہیں دیکھا ایک منظر میں وہ ہل کر رک گئے۔۔۔

"آگ رنگ آنکھیں جو کالے سیاہ پردے میں چھپے ہوئے تھے۔۔۔۔" "یہ پردہ زلنین سے بھی چھپا رہا' فائیق سے بھی مگر ذوالفقار صاحب ان کو تو جیسے چُپ لگ گئی۔۔۔ جزلان انھیں دیکھ رہا

تھا پھر بولا۔۔۔

"بتائیں۔۔"

"معصوم۔۔"

ان کے لب ہلے مگر دماغ کچھ اور کہہ رہا تھا۔

جزلان مسکرایا۔

"میں نے کہا ناز لنین اس کی معصومیت اور شفاف کردار کا دیوانہ ہے۔۔۔ تو آدھی امریکہ کیوں نہیں ہو گی کوئی بھی رشتہ ان کی بیٹیوں کے لیے آتا تو وہ ہما کا پوچھتے کیونکہ ہما کی معصومیت لوگوں کو کھینچتے ہے۔"

وہ بولا جارہا تھا جبکہ وہ کہی اور پہنچ گئے تھے۔

"زلفی تمھارے گھر میں ایک ایسی ذی روح پیدا ہو گی۔۔۔۔ جو تمھارے خاندان میں ایک بڑھپا لائے گی۔۔۔۔ وہ ایک ایسی چیز ہے جس سے ساری بلائیں ٹل جائے گی۔۔۔ ہو گی تو وہ ایک انسان مگر اس میں کچھ صفت تم لوگوں کی پائے جائے گی بہت سی لوگ اس کو اپنے آپ کو اس کی طرف کھینچتا ہوا محسوس کریں گئے۔۔۔ عام شکلوں صورت والی مگر آگ رنگ آنکھوں والی جس کی آنکھیں کالے حجاب میں ڈھکے ہونگیں۔۔۔ دل اور روح کی بہت صاف 'شفاف آئینے جیسا کردار تمھارے خاندان کا ایک فرد اس کا اتنا دیوانہ ہو گا کہ وہ اپنے مو ہر لگادیں گا اس پر کہ وہ اسی کی ہے اسی کی رہے گی۔۔۔۔ محبت نہیں عشق کرے گا اور دیوانہ دار کرے گا۔۔۔ وہ لڑکی بہت طاقت وار شہہ ہو گی۔۔۔ مگر اپنی طاقت سے بے خبر ہو گی۔۔۔ جادو کو توڑنے والی ہے۔۔۔

خطرناک سے خطرناک جادو کو۔۔۔۔ عمل کرنے اور کروانے والے اس سے خوف کھائے گئے ۔۔۔اس کی توجہ اس کے دماغ کے ساتھ کھیل کر دوسری طرف کریں گئے۔۔۔۔اگر انھیں اس لڑکی سے پہلے معلوم ہو گیا کہ وہ کیا ہے۔۔۔اس کے ارد گرد کے پیارے بھی متاثر ہو نگیں ۔۔۔مگر اس لڑکی کو اپنے جنگ لڑنے ہے اور اسے خود نہیں پتا چلے گا اسے کوئی احساس دلائے گا کوئی بہت پہ اپنا۔۔۔۔۔پھر وہ محبت بکھیریں گی' نفرت مٹائے گی جو خود نفرت کا شکار رہی۔۔۔ وہ سارے بیڈ لک کا خاتمہ کرے گی۔۔۔اس دن اس دن تمھارے یہ سیاہ محل ذوالفقار روشن ہو گا۔۔۔۔انسان بھی تم لوگوں کے قریب آئے گئے۔۔۔۔ ہر طرف خوشیاں ہو گی اور وہ لڑکی اس محل کی رونق۔۔۔"

"کون ہے وہ لڑکی اضغر کون ہو گی جو اس محل کی بدشگنی کو ختم کرے گا۔"

"وہ کب آئے گی ہمیں کیسے پتا لگے گا۔"

"یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے' نام اس کا کسی پرندے کا ہو گا۔"

"دادا کہاں گم ہو گئے۔۔"

وہ ایک دم جزلان کی آواز پر چونکے۔

"اس لڑکی کا نام کیا ہے۔"

"توبہ یہاں تو آپ کے ساتھ بھی مائینڈ گیمز ہمانام ہے۔۔"

اور پھر بس ذوالفقار صاحب کو ساری بات سمجھ آگئی۔۔۔۔یہ وہی تھی سپیل کو توڑنے والی

۔۔۔۔۔

"باقی دشمن کا بتاو۔"

"زرین کا بھائی' غفار جو شفق کو بے انتہا چاہتا تھا اور اپنے بہن کے لئے فائیق کو دو چیزیں ایک وقت میں چاہنے والے شخص کو کیسے مل سکتی تھ۔۔۔ زرین تو عمل سے رُک گئی مگر غفار نہیں رُکا بہت انا پرست بندہ ہے شہر کا عامل بابا مشہور رہے۔۔۔ نانو کو بھی بیو قوف بنایا تھا۔۔۔ کالے جادو کا تو بادشاہ ہے۔ اسی کی وجہ سے فائیق اور شفق الگ ہوے اس نے تو اس دن سے ہی قسم کھالی تھی کہ سات نسلیں تو وہ برباد کر کے رہے گا۔"

"اب یہ آخر کون ہے توبہ مجھے تو چکر آرہے ہیں اتنے دشمن۔۔۔۔۔"

دادا واقعی سر تھام کر بولے۔

"یہ ایک جینی ہیں۔۔۔۔ یہ اپنے مقصد کے لئے کالے علم کرواتی تھی۔۔۔ نام نہیں معلوم ان کا معلوم کروانا ہے مگر اتنا پتا ہے کہ اس کا پتا صرف ایک پرندے کو ہے یا کسی کا جس کا نام پرندے والا ہے۔ اس کا پتا چل گیا تو سارے پزل سولو ان کو ختم کروانے میں ایک دن سے زیادہ نہیں لگے لگا اب ڈھونڈنا ہے۔"

"ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے جیزی یہ لڑکی ہما ہی ہے۔۔۔۔ ہمارا تارا' ہمارا مضبوط پرندہ ۔۔۔۔ یہ سب کا خاتمہ کرے گی۔۔۔۔ تم اس آئینے میں جاو اور بس ہما کو احساس دلاو وہ کیا ہے ۔۔۔۔ زلنین کو مت بتاو اسے اپنی جنگ لڑنے دو مگر اب اس چیز کو ختم کر سکتے ہو تو تم مجھے تم پر بھروسہ ہے اور امیدیں بھی ہما کو بس بتاو کہ وہ کیا ہے کون ہے اس کے دشمن۔۔۔۔ اس کی طاقت بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے وہ خود جان جائے گی۔۔۔۔ میں اس گھر کو پہلے کی طرح

روشن دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ یہ کالی بلا صرف ہماری ہما ہٹا سکتی ہے۔۔۔ اب جاو تم صحیح کہہ رہے ہو وقت کم ہے۔۔۔۔۔ جاو اب جلدی سے۔۔۔۔"

جزلان حیرت سے منہ کھولے انھیں تک رہا تھا پھر جھٹکے سے اُٹھا۔۔۔۔۔۔

****

زلنین ہاتھ جھاڑ کر اُٹھا مگر ایک آواز ایک نسوانی آواز نے اس کے قدم جکھڑ لئے۔۔۔۔۔

"ہلیپ کوئی بچائے مجھے۔۔۔۔ہلیو۔۔۔ کوئی سُن رہا ہے۔۔۔"

زلنین ہر طرف دیکھ رہا تھا مگر جزیرہ اس کے اور عزت کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔۔

"اللہ!!! کوئی تو فرشتہ بھیج دے میرے پاس۔۔۔"

زلنین بنا سوچے سمجھے چلنے لگا۔۔۔۔

عزت اپنی دُنیا میں کھوئی وی تھی لہر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ زلنین کو دیکھتی تو اس کے پیچھے بھاگتی۔۔۔

"سونی ناراض ہو جائے گی اللہ تعالی اچھا ٹھیک ہے میری غلطی تھی میں نے امی ابو کی بات نہیں مانی۔۔۔ آئی ڈئیزیو رِاٹ۔۔۔۔ مگر اب رو معافی مانگ رہی ہے نا سونی کر دے نا پیاری بندی کو معاف۔۔۔۔۔"

ایس پی زلنین ذوالفقار کے دماغ میں جھگڑے چل رہے تھے چلتے چلتے وہ جنگل کے اندر گھس گیا اور اس لڑکی کی آوازیں بالکل صاف اس کانوں تک باآسانی پہنچ رہی تھیں۔۔۔۔

"میں اگر بچ گئی تو سو نفل پڑھوں گی شکرانے کے پکا۔ ہائے سونی کچھ زیادہ ہو گیا اللہ کو پتا ہے کہ تم

کتنی جھوٹی ہو'ایویں بولو گی پھر بعد میں بھول جاو گی۔۔۔۔اچھاٹھیک ہے دس تو پڑھوں گی پر امس مگر میر اچھوٹا سا پیپر نکال دیں جان ہی نہیں رہی اب سونی میں۔۔۔"

زلنین اب بھاگنے شروع ہو گیا۔۔۔۔

دل کی دھڑکنے تیز ہو گی۔۔۔۔آنکھیں میں انجانے میں جوت آگئی۔۔۔۔جو آنکھیں بجھی ہوئی ہوتی تھی وہ چمک رہی تھیں بے رنگ چہرے پہ سرخی آگئی تھی۔۔۔یہ آواز اس آواز میں اس کی جان تھی۔۔۔۔یہ آواز اس کے لئے کسی آب حیات سے کم نہیں تھی۔۔۔۔یہ آواز اس کی پوری دُنیا تھی۔۔۔۔آواز کا تعاقب کرتے ہوئے اس طرف آیا جہاں وہ تھی وہ اس کا عشق ۔۔۔۔۔۔ہما زلنین ذوالفقار۔۔۔۔۔وہ زندہ تھی۔۔۔جس زندگی نے اسے بے موت مار دیا وہ اس کے سامنے تھی۔۔۔۔دمشن جاں کا پیر کسی ٹوٹے ہوئے درخت کے نیچے دبا ہوا تھا اور وہ اللہ سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"ہما!!!"اس کے دل نے آواز دی

"ہما!"

اس کی روح نے آواز دی۔۔۔۔

"ہما اب اس کے لبوں سے یہ لفظ نکلا۔۔۔آنکھیں آنکھیں کسی احساس کے تحت سے بھیگ گئی ۔۔۔وہ ہما تھی اس کی ہما۔۔۔۔وہ مری نہیں تھی نانو کی طرح وہ مری نہیں تھی۔۔۔۔

"ہما!!"

وہ اب بے قراری سے چیختے ہوئے آیا۔۔۔سونیا نے سر اُٹھا کر دیکھا تو پولیس یونی فورم میں ملوبس

وہ بلیو جیز انکھوں والا دیوانہ دار اس کی طرف آرہا تھا۔۔۔

"یا اللہ فرشتہ آگیا!! اللہ جی یور دی گریٹ۔۔۔۔۔ تھینک یو تھینک یو سو مچ۔۔۔۔"

مگر وہ فرشتہ اس کے ٹانگ نکالانے کے بجائے۔۔۔ اسے باہوں میں لئے بھینچ چکا تھا۔۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔۔"

اور سونیا میڈم حیرت سے منہ کھولے اس دیوانے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

قسط : آٹھ

باب : بدروح جزیرہ

سونیا کا منہ پہلے حیرت سے کھلا رہا پھر سنبھل کر اس نے بے حد تیش کی عالم میں اسے دھکا دیا اور ایک سکینڈ نہیں لگایا' زلنین کے منہ پہ تھپڑ مارتے ہوئے۔۔۔ زلنین تو پہلے حواس میں نہیں تھا ہما کی شکل دیکھ کر اب تو اور ہی اعصاب جنجھنا اُٹھے۔

"بے شرم آدمی!!! میں تم سے مدد کی اُمید کر رہی تھی اور تم میری بے بسی کا فائدہ اُٹھا رہے ہو۔۔۔ہاو ڈیر یو چیٹ می۔۔۔۔۔ سونی کو اس نے آج تک نے ہاتھ نہیں لگایا اور تمھاری اتنی ہمت میں تمھارا منہ توڑ دوں گی۔"

وہ کسی چھوٹی بلی کی طرح غرائی تھی۔۔۔ انکھوں سے زلنین کے لئے خنخواری ہی بڑھی ہوئی تھی۔۔۔ زلنین منہ پہ ہاتھ رکھے اسے تکتا جا رہا تھا۔۔۔

اُدھر جزلان نے بھی ایک سکینڈ نہیں لگایا تھا آئینے میں پہنچنے میں۔ مگر وہ زلنین کی طرح سمندر کے بجائے اس وقت جنگل میں گرا اور پھر اسی کے بانسبت جلد سنبھل کر زلنین کو ڈھونڈنے لگا دوسری طرف عزت زلنین کے انتظار میں اب اُٹھ گئی۔۔۔۔ بیچ تنہا جزیرے میں اسے زلنین

کہاں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔۔۔ جلدی سے بیگ اور اپنی گن اُٹھاتے ہوئے وہ اسی طرح گئی جہاں زلنین کے قدموں کے نیشان تھے۔

"ہما!"

زلنین کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ آ گئے سے کیا کہے یہ زندگی میں پہلی تھپڑ اسے پڑا تھا کسی لڑکی سے اور اسی لڑکی سے جسے وہ بے پناہ چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس روپ میں دیکھ کر وہ الجھن میں مبتلا ہو گیا۔۔۔ ہما بیشک غصہ ہوتی تھی مگر اس کا ایسا انداز۔۔۔ مائینڈ گیمز اپنا کام دکھا رہا تھا۔۔۔

"شکل سے کتنے شریف لگتے ہو اور حرکتیں ایک سکینڈ میں میرا پیر نکالوں ورنہ یہ مت سمجھو اگر پھنسی ہوئی ہوں تو تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔۔ چل۔۔۔۔"

توبہ ایسی تو ہما نہ تھی۔۔۔

جزلان زیادہ دور نہیں تھا' اپنی طاقت 'ہوشیاری دوسرا ہما کی تیز آواز سے وہ عین اس جگہ پہنچ گیا مگر یہ کیا ہما چلا رہی تھی اور زلنین آنکھیں پھاڑے 'حیرت سے اس کے سامنے بیٹھا' ہاتھ چہرے پہ رکھے۔۔۔ کوئی پتھر کا مجسمہ لگ رہا تھا۔۔۔

اسے سمجھ آ گئی چکر کیا یہ سمجھدار زلنین اس وقت مجنوں زلنین میں تبدیل ہو کر ہما سے لپٹ چکے ہو نگیں اور ہما جنھیں یاد نہیں ہو گا کہ یہ عاشق ان کے شوہر نمدار ہیں۔

"زلنین!!!"

جزلان صحیح ڈرمائی انداز میں چلتا ہوا اس کو پکارتے ہوئے اس طرف زلنین نے دیکھا نہیں مگر سونیا نے دیکھ لیا بس پھر اندر کی مجبور اور بے بس جاگ اُٹھی دراصل اس نے اس بندے کی

دہلائی کروانی تھی اوپر سے اپنا پیر نکالنا تھا جو نجانے کیسے پھنس چکا تھا۔

"ہائے مجھے بچائیں یہ بد تمز آدمی میرے سے لپٹ گیا تھا۔۔۔اب میں کہہ رہی ہوں کہ میری مدد کریں تو ایسا بیٹھا ہے آپ پلیز مجھے بچالیں دیکھیں ایک تو میں پہلے ہی اس جنگل میں کھو گئی ہوں اوپر سے میرے دوست مجھے ڈھونڈ رہے ہونگیں۔۔۔۔اور۔۔۔۔"

اس سے پہلے سونیا کسی مشین کی طرح بولتی ہی جاتی جزلان نے اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے درخت کو کسی ہلک کی طرح ہٹایا۔۔۔سونیا کا تو پہلے منہ کھولا رہ گیا پھر تو وہ خوشی سے اپنے پاوں کو اپنے ساتھ لگانے لگی۔

"ہائے میرا پیر اُف کتنا زخمی ہو گیا ہے۔۔۔۔"

زلنین اسے پھر اس کے زخمی پیر کو دیکھ رہا تھا۔جزلان نے اسے شرم دلاتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔۔۔یہ بات تو ثابت ہو گی عشق انسان کو ناکارہ ہی بنا دیتا چاہیے آپ انسان ہو یا جنات۔"

"آپ کا ویری ویری تھینک یو اور تم تمھیں تو میں بتاتی ہوں۔۔۔"

اس نے اپنی چپل اُٹھائی اور زلنین کو اٹیک کرنے لگی کہ اس کا زخمی پیر نے اسے اُٹھنے کی ہمت نہ دی اور زلنین نے ایک بار پھر اسے پکڑ لیا۔۔۔

"ایئم ریلی سوری مگر آپ گر جاتی۔۔۔"

سونیا غصے سے ایک پنچ اسے مارنے لگی مگر زلنین نے اس کا پنچ روک کر سنبھلتے ہوے کہا۔۔۔

"ام آپ اس جنگل میں کیا کر رہی تھی 'وہ بھی تنہا۔۔۔۔دیکھیں آپ کے لئے تو بہت خطرناک تھا۔۔۔آپ کے پیرنٹس کو کوئی خیال نہیں ہے۔۔۔"

جزلان چلتا ہوا سامنے آیا۔۔۔زلنین نے ابھی تک اسے تھاما ہوا تھا۔۔۔اسے پتا نہیں ہما کی مہک محسوس ہو رہی تھی مگر وہ ہما نہیں تھی ایسا کیوں۔۔۔

"آپ بیٹھے زلنین تم بھول رہے ہو کچھ۔"

جزلان کو اب اس نے جا کر دیکھا تھا۔۔۔پھر اس کی نیلی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ شدید جھٹکا لگا۔

"جیزی تو یہاں اس جزیرے میں۔۔۔کیا کر رہا ہے۔۔"

"بھوتوں کو انڈے بیچنے کا کاروبار سوچ رہا تھا یہاں تو تعداد زیادہ ہے اس لئے آ گیا۔"

غیر سنجیدہ بات کو اس نے کمال سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

"کیا؟"

سونیا اب سنبھل کر نیچے دوبارہ بیٹھ گیا اور اپنے پیر اور ٹانگوں کو دبانے لگی کیونکہ ٹھیس تو اُٹھ رہی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں سوری میری کزن کی وجہ سے اپ کو تکلیف ہوئی اصل میں یہ نا منٹیلی سک ہیں تو آپ کیا کہہ رہی تھی آپ یہاں کیسے اور آپ کا نام کیا ہے۔۔۔"

زلنین کو دیکھ کر بولتا وہ اس کی طرف متوجہ ہوا جس کو اب صرف پیروں کی درد کی پڑی تھی ۔۔۔سونیا نے جزلان کی بات پہ سر اُٹھایا تو اب اپنا بدلہ یاد آیا۔

"ہاں میں چھٹیاں منانے آئیلنڈ آئی دوستوں کے ساتھ ہمارے پاس لکڑیاں ختم ہو گئی تھی جلانے کے لئے تو میں نے کہا میں چلی جاتی ہوں لانے سب تو ڈرپوک اتنی کہ چھوٹا سا کیڑا دیکھ لیں تو

چیخنے لگ جاتی ہیں مگر مجھے اپنی بہادری مہنگی پڑ گئی۔۔۔۔۔ میں ایک دن سے راستہ تلاش کر رہی ہوں مگر راستہ ملنے کے بجائے مزید دشوار ہو رہا ہے۔۔۔ ابھی ایک طوفان آیا تھا اور جس درخت کو کاٹنے کی کوشش کر رہی تھی وہ طوفان کے باعث میرے ٹانگوں پہ جا گرا اللہ!! بائی دا وے میرا نام ہے سونیا عدن شاہ عالم۔۔۔ میں زمبابوے کی رہنے والی ہوں ڈیڈ میرے بزنس مین ہیں۔۔۔۔۔

اس کی چلتی ہوئی زبان توبہ اس کی ہما ایسا بول ہی نہیں سکتی۔۔۔

"آپ درخت کس چیز سے کاٹ رہی تھی' مجھے تو یہاں کچھ نہیں نظر آ رہا۔"

شارپ مائینڈز لنین دوبارہ حاضر ہو چکا تھا۔۔۔۔ اسے خود پہ غصہ آ رہا تھا اس نے ہما کی شکل کے دھوکے میں اسے چھوا اسے خود سے گھن محسوس ہو رہی تھی۔ وہ ہما کا تھا تو اسے چھونے کا حق بھی ہما کو تھا۔۔۔ وہ نہیں رہی تو کوئی بھی نہیں بس بات ختم۔۔۔

"میرے خیال میں دانتوں سے ہی کاٹ رہی تھی۔ کیونکہ واقعی درخت لگتا نہیں ہے کسی الا سے کاٹا گیا ہو۔۔۔

"اچھا تو آپ لوگوں کا لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں بتایا تو ہے طوفان بھی آیا تھا۔۔۔ اس چکر میں کھو گیا۔۔۔ اور اتنا بڑا اور بھاری تھوڑا تھا وہ۔۔۔۔"

"بالکل جی آج کل توپر والے آڑی بھی دستیاب ہیں۔"

جزلان نے کہا اُدھر زلنین کے ماتھے پہ بل آ گئے۔۔۔

"سُنو لڑکی نام کیا ہے پھر سے بتانا۔"

"میں تم جیسے چھچھورے انسان کو اپنا نام نہیں بتاؤں گی چلو نکلوں شکل گُم کرو۔۔۔ہائے میرا معصوم پیر۔۔"

"خاصے چھچھورے انسان ہیں آپ۔"

اسے لگا جیسے یہ ہما بولی تھی۔۔۔ مگر نہیں دھوکہ بکواس۔۔۔۔۔۔ اسے الجھانے کا بودہ طریقہ۔۔

"ڈونٹ کال می چھچھورا اینگ لیڈی جو پوچھا ہے اس کا جواب دیں۔"

کرخت لہجے میں وہ اس سے مخاطب ہوا کہ سونیا تو سونیا جزلان بھی دنگ نظروں سے دیکھنے لگا

۔۔۔۔

"کیوں جواب دوں میں آپ کو ہاں !!! مامے کے پُتر لگدے ہوے میرے۔۔۔۔۔ یہ لہجہ نا کسی اور کے لئے استعمال کرنا تم۔۔۔ میں عدن شاہ عالم کی بیٹی ہوں وہ کوئی عام شخص نہیں ہے ۔۔۔۔"

"مگر اس وقت آپ صرف ایک لڑکی ہیں !!! اور عدن ہو یا شدن آئی ڈونٹ کیر۔۔۔ نام بتائیں اور سچ سچ۔۔۔۔"

"یہ اصل میں آپ کے مدد کریں گا پولیس آفسر ہے نا۔۔۔ پاکستان کا مشہور۔۔۔"

"تو پاکستان کا پولیس یہاں اس جزیرے میں کیا کر رہا بھوتوں کو پکڑنے۔۔۔۔۔ یا مچھلیوں کو پھانسی دینے۔۔"

توبہ پٹھا کاکڈی۔۔۔ جزلان مان گیا ہما کو صحیح ہپنوٹائز کیا ہے۔۔۔۔

"محترمہ تمیز سے بات کیجیے اور زرا بتائیں کون سا آلا استمعال کر رہی تھی اور یہاں کیسے پہنچی' کسی

طرف آپ لوگوں کا ٹھکانہ تھا۔۔۔

سونیا نے اسے پھر جزلان کو دیکھا۔۔۔۔

"تم صحیح کہہ رہے تھے یہ مینٹلی سر پھرا آدمی ہے۔۔۔۔۔ مگر مجھے چونکہ یہاں سے نکلنا تو میں اسے برداشت کر لوں گی۔۔۔۔۔ ویسے مجھے بھی بتائیں نا کہ تم دونوں اس جزیرے میں کیا کر رہے ہو اور یہ ہما ہما کیوں پکار رہا تھا کیا تمھاری کسی مشوقہ کی شکل تو نہیں ملتی تھی۔۔۔"

اس کی اتنی درست تعجزیے پر دونوں بس آنکھیں حیرت سے پھیلا سکتے تھے۔۔۔۔۔ پھر زلنین کو غصہ چڑھا وہ خود کو ہما سے کمپیر کر رہی ہے ہما جسا کوئی نہیں ہے اس کی ہما سب سے منفرد تھی

۔۔۔۔

"شٹ آپ۔۔۔۔"

دہاڑتے ہوے وہ غصے سے چلنے لگا۔۔۔۔

"پاگل ہو گیا ہے آدمی یا اللہ بس تو مدد فرمانا میری۔۔ آئیم ریلی سوری آئے اُٹھے آپ کی مدد کروں آپ بس تھوڑے وقت کے لئے خاموش ہو جائے' آپ بس مجھے سب کچھ بتاتی جائے اور جو کہے تو اس سے بحث نہ کریں دراصل یہ کافی خطرناک جنگل ہے جزیرے کا تو یہ لوگ جو پھنس جاتے ہیں ان کی مدد کرتا ہے۔۔۔۔ اور کچھ لوگوں نے سمگلنگ کا کارخانہ بنایا ہوتا نا تو یو نو۔۔۔"

سونیا جزلان کو دھوکہ دے رہی تھی تو جزلان کیسے پیچھے رہتا۔۔۔ گیم کو اپنی طرح چلانے کے بجائے ان کی طرح چلانے میں کیا حرج ہے مات نہ بھی ہوئی تو کھلاڑی کا لیول تو برابر ہو گا۔۔۔۔

"اب تم غلط ہو یہ مینٹلی سک نہیں بلکہ جانور ہے نیلی آنکھوں والا ڈنگر۔"

اس کی جلے ہوئے انداز پہ کہتے ہوئے جزلان کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔
"بائی داوے میں جزلان ذوالفقار ہوں۔۔۔ ایک چھوٹا موٹا سا سائینٹسٹ۔۔۔"
اس نے اپنا تعرف مختصر سا کرواتے ہوئے اس کی مدد کی۔۔۔۔

****

وہ اندر داخل ہوئی تو زمین پر شیشے لگا ہوا تھا اس شیشے کے نیچے بادل سے بنے ہوئے تھے۔۔۔ شفق تو جیسے ہل نہیں سکی تھی۔۔۔ اس نے مڑ کر فائیق کو دیکھا۔۔۔ فائیق مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے آیا۔۔۔
"یہ کیا۔۔۔"
"اگے بڑھیں محترمہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔"
وہ اندر داخل ہوئی تو بادل اس کے پاوں پڑنے سے پیچھے ہونے لگے پھر ٹوٹے تارے جیسے اس کے اوپر گرتے ہوئے محسوس ہوئے اس نے اوپر دیکھا تو منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔ پریوں جیسی دو خوبصورت ڈولز' جو روبٹس ہی لگ رہی تھی باسکٹ سے پہلے چھوٹے سے تارے گرائے تھے اب گلاب کے پتے پھینک رہے تھے۔۔۔ وہ ہنسنے لگی۔۔۔ میوزک بج اُٹھا۔۔۔۔ ہر چیز بجنے لگی' گیٹار' وائلن' فلیوٹ' پیانو' ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر طرف اس کے لئے گا رہے تھے۔۔۔۔ شفق کو لگا وہ ہواوں میں اُڑھ رہی ہے۔۔۔۔ اُف یہ کیا تھا۔۔۔۔ پھر ٹھنڈی ہواوں کا جھونکا۔۔۔۔ دیوار کا رنگ بدلنا۔۔۔۔ لائٹس مزید بڑھتے قدموں سے روشن ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ شفق جس کارپٹ پہ چل رہی تھی فائیق نے اسے ہی اُٹھا دیا شفق گرنے لگی مگر کارپٹ اونچائی میں آ کر اسے

زمین بوس ہونے سے بچا چکا تھا۔۔

"اُو میرے خدایا فائیق یہ کیسا مذاق یہ آپ مجھے ڈزنی ورلڈ لے آئے ہیں۔۔"

وہ منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوے کسی بچی کی طرح معلوم ہو رہی تھی وہ اسے مزید دلکش ونڈرز کے نظارے دکھا رہی تھیں۔۔۔۔ اسے بھالوں نظر آئے پھر مزید کارٹون کے کریکٹر فائیق واقعی امریکہ کا ڈزنی لینڈ اِدھر لے آیا تھا وہ ناچ رہے تھے گا رہے تھے۔۔۔ شفق کا تو سر چکرا اُٹھا ۔۔۔۔۔ جب اس لگا روشنیاں رنگ برنگی روشنیاں اس کی طرف پاس کر رہی ہیں۔۔۔۔ پھول' تارے' مہک ہر طرف بکھیری ہوئی تھی۔۔۔۔۔ حیرت کے جھٹکے تب لگے جب کمرے میں مجود اشیا بھی اس میوزک سے نچانا شروع ہو گئے اب حیرت کی جگہ شفق کے دل میں خوف نے لے لی تھی۔۔ چڑیوں اور خوبصورت فختائیں چل کر اس کی گود' کندھے پہ آ بیٹھی۔۔ تیتلیاں اس کے گالوں کو چھونے لگی۔۔۔ جیسے وہ بہت خوبصورت شہہ ہو۔۔۔ مگر اس کی ہر سا آنکھیں وہ اب یہ سب خوف زدہ نظروں ونڈرز کی دُنیا میں جب دماغ اصل حقیقیت پہ آیا تو اس سے ہُضم کرنا مشکل ہو گیا۔۔۔۔

"فائیق روکے اسے۔۔۔ فائیق۔۔۔"

اس نے چیخنا شروع کر دیا تو فائیق جو پیچھے کھڑا ہوا تھا اس کی تصویر کھینچ رہا تھا۔۔۔ اسے مزید سپرائز دینے والا تھا۔۔۔

مگر شفق کی چیخے۔۔۔۔ شفق کارپٹ کو خوف زدہ نظروں سے تکنے لگی پھر اُترنے لگی مگر وہ گرنے والی تھی فائیق نے اسے تھام کر سب کچھ رکوا دیا تھا۔۔۔۔

"شفق کیا ہوا۔۔"

"چھوڑو مجھے یہ سب کیا ہیں یہ ساری چیزیں ہل کیوں رہی ہیں۔۔۔۔یہ پرندے' جانور' بھالو 'ڈولز۔۔۔۔مجھے ڈر لگتا آپ کو پتا پھر بھی آپ نے۔۔"

"شفی۔۔۔"

"آپ جادوگر ہیں آپ بس مجھے تنگ کر کے خوف زدہ کرنا چاہتے ہیں مجھے پتا ہے ابھی جوکر آجاتا پھر کوئی چڑیل آتی آپ مجھے یہاں چھوڑ کر بھاگ جاتے۔۔۔"

شفق کو پتا نہیں کیا ہوا تھا فائیق چکرا اُٹھا تھا اس نے تو سب کچھ مصنوعی والا تاثر دیا تھا مگر جو بھی تھا واقعی انسانی۔ دماغ ہضم نہیں کر سکتا۔۔فائیق اسے پرپوز کرنا چاہتا تھا۔۔۔

شفق اسے چھوڑ کر بھاگنے لگی۔۔

"شفق شفق یار بار سنو۔۔۔"

فائیق ایک بار پھر اس ویران گھر کے سامنے موجود تھا جس میں شفق کے رنگ' شفق کی ہنسی' شفق کی کھکھلاہٹیں' اس کا رونا' اس کا شرمنا' اس کا لڑنا غصہ ہونا سب کچھ تو تھا۔۔۔وہ ایک ہفتہ بھی کیا تھا شفق کے سنگ۔۔۔۔"

فائیق نے اپنی آنکھیں بند کر لی پھر گھر کے بجائے باہر دیکھا جہاں وہ کار کی طرف آئی تو فائیق اس کے پیچھے آیا۔۔۔

"شفق بات سُنو میری۔۔۔شفق پلیز یہ سب سیٹ آپ پلان تھا۔۔"

"آپ جادوگر ہے نا سیٹ آپ پلان میں آپ کو پاگل دکھتی ہوں ایسا ہو نہیں سکتا بتائیں فائیق کیا

تھا یہ سب۔۔۔۔۔۔۔ ہم کسی میڈیا میں نہیں ہے یہ اصل زندگی ہے۔۔۔ میں نے خود دیکھا وہاں کی ایک ایک چیز ناچ رہی تھی۔۔۔ اور ان کا انداز بے حد ڈروانا تھا۔۔۔ پلیز مجھے لے کر جائے۔۔۔

"شفق بات سُنو!!! میری۔۔۔ میں تمھیں پروپوز کرنے والا تھا اور یہ سب چیز میری طاقت کی بدلوت ہو رہی تھی میں تمھیں زندگی کی سب سے بڑی حقیقت بتانا چاہتا ہوں تمھیں اپنانے سے پہلے سُن رہی ہو نا!!!!"

وہ اسے کندھے سے تھامے جنجھوڑ کر بولا۔۔۔ اب کی بار شفق اس کو ایسے دیکھنے لگی کہ وہ اس کی اگلی بات جیسے برداشت نہیں ہو گی۔۔۔

"تمھیں یہ بات جھوٹ لگے یا مذاق مگر یہ سچ ہے شفق میں تمھیں بے انتہا چاہتا ہوں' تمھیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں مگر یہ بات شامل کرنے سے پہلے تمھیں بتانا بے حد ضروریٔ ہے میں دھوکے باز نہیں ہوں۔۔۔۔ شفق میں میں جن ہوں سچ میں تمھیں ڈرا کر یہ بات نہیں بتانا چاہتا تھا مگر واقعی کوئی بھی چیز انسان کی نیچر سے ہٹ کر ہو وہ واقعی خوفناک لگتی ہے مگر تمھیں یقین کرنا ہے۔۔۔۔ تمھیں ہمت کرنی ہے میری شکل کی طرف دیکھو۔۔۔۔۔"

فائیق اس سے آگئے کچھ کہتا وہ اس کی آگ رنگ آنکھوں کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئی اور اس کی باہوں میں جھول گئی شکل تو دور کی بات وہ اس کی انکھوں کو برداشت نہیں کر پائی۔۔۔۔۔۔

فائیق ہوش میں آیا' اس نے دیکھا وہاں اب کوئی نہیں تھا۔۔۔ نہ اس کی شفق نہ وہ خود رہا تھا

۔۔۔۔شفق نہیں تھی تو فائیق کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔وہ تو بس ایک مردہ وجود اور دل کا ٹوٹا ہوا ہارا ہوا جن تھا۔

اپنی آنکھوں سے نکلتی سیاہ نمی کو مٹاتے ہوئے۔۔۔۔اس نے گھڑی سے وقت کو دیکھا۔۔۔۔

فریحہ پر چلا کر 'اسے بتا کر کہ وہ ہما کا باپ ہے ایک منٹ کے لئے نہیں رُکا۔اس کا دل عجیب سا ہو رہا تھا۔۔۔۔دماغ بار بار کہہ رہا تھا۔۔۔اسے ڈرائے۔۔۔۔خوفانک سی شکلیں نمودار کریں' آوازیں ہر طرف پھیلا دیں مگر وہ کچھ نہیں کر سکا۔۔۔۔کرنے پر تو کر سکتا مگر یہ اس کا اندر کا اچھا ضمیر اسے روکتا کہ تم ایسے نہ کرو جو بھی ہے وہ لڑکی ہے۔۔۔فائیق بے شک عورتوں سے سرد مہر رہا تھا۔۔۔مگر اس نے آج تک کسی سے بدتمیزی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔اس کو اچانک باپ کا سگنل ملا۔۔۔۔۔گہرا سانس لے کر بولا۔۔۔۔

"جی بابا۔"

"اُدھر اتنی دیر سے کیوں کھڑے ہو۔۔۔۔"

ذوالفقار صاحب اپنے چیر پہ بیٹھا سامنے دیوار میں اس کا اُداس چہرہ دیکھ رہے تھے۔

"کچھ نہیں بس دل کر رہا تھا آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔۔"

"کام تو بس نہیں کچھ چند باتیں کرنی تھی تم سے اگر ہو سکے تو آجاو۔"

"آتا ہوں تھوڑی دیر میں۔۔۔"

اتنا کہہ کر اس نے فون بند کیا اور گھر کے اندر داخل ہوا سیدھا اسی کمرے میں پہنچا جہاں وہ کمرے کے بستر پہ شفق کو لٹاتے ہوئے۔۔۔۔اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"شفق یا اللہ مجھے معاف کر دیں میری وجہ سے شفق بے ہوش ہو گئی مگر میں اسے دھوکہ نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔ شفق۔۔۔۔"

اس نے دیکھا شفق ٹھنڈی ہو رہی تھی۔۔۔۔ خوف سے اس کا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔۔

فائیق نے اس کے ہاتھ رگڑے۔۔۔۔ کمرے میں کچھ تلاش کرنا چاہا جس سے وہ نارمل ہو جائے۔۔۔۔

اس لئے تو اللہ نے ان کا چہرہ چھپایا ہوتا ہے تاکہ انسان خوف سے مر نہ جائے۔۔۔۔ وہ برداشت ہی نہ کر پائے کیوں کیا ایسے مگر پھر وہ بھروسہ کیسے کرتی اسے لگتا وہ مذاق کر رہا ہے۔۔۔

"شفق پلیز آنکھیں کھول دو پلیز میں کچھ نہیں کہوں گا میری جان مت ڈرو میں واقعی تمھیں نقصان نہیں پہنچاوں گا پلیز۔۔۔۔۔"

شفق کو ہوش آیا اس نے مندی آنکھوں سے فائیق کے خوبصورت مگر پریشان چہرے کو خود پہ جھکتے ہوئے پایا تو سیدھا چیختی ہوئی اُٹھی۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے امی ابو امی۔۔۔۔"

چونکہ شفق کی عمر صرف آٹھارہ برس تھی اس لئے کانپنا تو بنتا تھا اور فائیق کو وہ خوفناک چہرہ۔۔۔۔۔

"شفق بات۔۔۔۔"

مگر شفق سُنتی کیا وہ تیزی سے روتے ہوئے یہاں سے بھاگنے لگی۔۔۔۔ امی صحیح کہتی تھی رات

کے وقت مت نکلا کرو جن عاشق ہو جاتے ہیں' درخت کے نیچے نہ بیٹھا کرو' بال مت کھولے رکھا کرو مگر اس نے وہ سارے کام کیے اور اتنی بار کیے ایسا تو ہونا تھا۔۔۔۔۔ شفق کا دل کر رہا تھا وہ ایک دم اس منظر سے غائب ہو جائے۔۔۔۔۔۔

فائیق نے اس کے راستے روک دیا۔۔۔۔ وہ سیڑھیوں سے نیچے مزید نہیں اُتر سکتی تھی۔۔۔۔۔ پیچھے دیکھا فائیق نرمی سے چلتا ہوا آرہا تھا۔۔۔۔ شفق نے خوف سے چیخنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔ پھر اونچا اونچا کلمہ پڑھنے لگی۔۔۔۔۔

"امی مجھے نکالے یہاں سے امی پلیز۔۔۔۔"

آس پاس موجود جن اس کے شور سے ڈسٹرب ہو رہے تھے اور فائیق ہی دیکھ سکتا تھا۔ شفق نہیں ۔۔۔۔ فائیق ان کی نظر شفق پہ پڑتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔ اس نے شفق کا دوپٹہ اُٹھایا ۔۔۔۔ وہ اور چیخنے لگی۔۔۔۔ مگر فائیق نے اس کو کنٹرول کر کے اس کا سر ڈھکا۔۔۔۔۔

"شش پلیز چیخو مت تمھاری آواز کسی کی کانوں تک نہیں پہنچنی چاہیے۔"

مگر وہاں ہوش کیا تھا وہ تو ہر ممکن فائیق سے دور ہو رہی تھی۔۔۔ اور قرانی آیات بولی جا رہی تھی کہ فائیق اس سے دور ہو جائے غائب ہو جائے۔۔۔۔۔

"شفق میری کوئی بُری نیت نہیں ہے۔۔۔۔ نہ میں تمھارے اندر گھسوں گا یا تمھیں تنگ کروں گا بس میری بات سُن لو پھر چلے جانا۔۔"

فائیق اس کے ورد سے دور ہو رہا تھا اس لئے وہ کمزور لہجے میں اس سے فریاد کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"آپ آپ چلے جائے یہاں سے پلیز میں مر جاوں گی۔۔۔۔ امی صیحیح کہتی اور میں ایک جن

کے ساتھ۔۔۔۔۔۔اُف اب امی مجھے کبھی معاف نہیں کریں گی اور آپ میرا پیچھا نہیں چھوڑے گئے ایسا ہاں نا۔۔۔۔۔"

وہ اس کو دیکھ نہیں رہی تھی'اس کا چہرہ بالکل سفید ہوا تھا۔۔۔۔

"فور گاڈسیک شفق میں جن ضرور ہوں مگر درندہ نہیں یار۔۔۔"

اب وہ اس سے دور ہو رہا تھا اس لئے چیختے ہوئے بولا۔۔۔اس کی چیخ اتنی دردناک تھی کہ شفق نے کانوں پر اپنے ہاتھ رکھ لئے۔۔۔اور جھکتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔وہ اسی وقت خاموش ہوئی تھی اور فائیق تیزی سے اس کے پاس آیا اور اسے تھاما۔۔۔۔۔۔

"منہ سے کچھ مت بولنا شفق!!! پلیز تمھیں اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔۔۔"

شفق کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔مگر فائیق کی اس وقت کس قدر نرم آواز تھی کہ اس نے بے اختیار اسے دیکھا جہاں خوف ناک چہرہ نہیں بلکہ بے بس مگر خوبصورت چہرہ تھا۔۔۔۔۔

"میری آنکھوں میں دیکھو شفق'کیا تمھیں لگتا ہے میں تمھیں نقصان پہنچاوں گا میں۔۔۔۔۔۔۔کافی مہینوں سے تم میرے ساتھ ہو'مجھ سے بات کرتی ہو کبھی تمھیں میری موجودگی سے خوف محسوس ہوا۔۔۔۔۔سچ سچ بتاو۔۔۔۔۔۔اگر تمھیں پہلے بھی ایسا لگتا تھا تو میں تمھارا پیچھا چھوڑ دوں گا۔۔۔۔پر پلیز بتاو کیا ایسی کوئی بات لگی تمھیں جو جنات کے بارے میں سُنی ہے۔۔۔۔"

شفق کا سانس بحال ہو رہا تھا۔۔۔۔وہ فائیق کا چہرہ دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔جہاں کہی سے بھی نہیں لگتا تھا وہ جن ہے مگر جو بھی تھا وہ جن تھا۔۔۔۔ایک الگ مخلوق۔۔۔۔اور اس الگ مخلوق

کے ساتھ تنہا بالکل قریب تھی۔۔۔اس نے فائیق کے ہاتھ ہٹائے۔۔۔۔

"شفق پلیز ایسے مت کرو'اس میں میرا قصور نہیں ہے کہ میں جن ہوں۔۔"

"تو آپ انسانوں کی ہڈیاں'خون وغیرہ کھاتے پیتے ہیں۔۔"

بولتے ہوے جو اس کی حالت ہوئی تھی کوئی شفق سے پوچھتا۔۔

فائیق ایک دم رُک گیا۔۔۔اسے دیکھنے لگا تو گھورتے ہوے ہنس پڑا۔۔

شفق نے مٹھیاں زور سے بھینچی۔۔۔

"تمھیں اس بات کا خوف ہے کہ میں یہ سب تمھارے ساتھ کروں گا یا اگر شادی بھی کرلی تو یہ سب کھانے پہ مجبور کروں گا شفق میں ایسی چیزیں نہیں کھاتا۔نہ پیتا ہوں میں مسلمان ہوں ۔۔۔ہمارے ہاں گوشت زیادہ لیول بھی کھایا جاتا ہے مگر حلال۔۔۔ہم لوگ تمھارا کھانا کھا سکتے ہیں اور بہت شوق سے کھاتے ہیں دس دفعہ تو تمھارے سامنے۔۔اُف کیا سوچا ہوا تم انسانوں نے ہمارے بارے میں۔۔۔"

وہ پھر ہنس پڑا۔۔۔شفق کا دل تھا وہ بھاگ جائے یہاں سے مگر فائیق کو دیکھ کر اب وہ ویسے والا ڈر محسوس نہیں کر رہی تھی۔۔دل کہہ رہا تھا یہ پیارا انسان (اُف جن) کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔

"آپ کی آواز تو بہت پیاری مگر جہاں تک مجھے پتا ہے جن کی۔۔۔۔۔

"زیادہ خوفناک ہوتی ہے۔۔۔"

فائیق نے اس کی بات مکمل کی۔۔۔۔وہ مسکرایا اور شفق کے فاصلے بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

"ہاں مگر بتایا نا ہم مسلمان ہیں اور ہمارا خاندان بہت مختلف ہے۔۔۔میرے دادا سودی عرب

رہتے تھے۔۔۔ وہاں پر تو تمھیں پتا ہے جنوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہر طرف انسانوں کی بھیڑ میں پائے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ کبھی انسانوں کی شکل میں' کبھی بلی' کبھی کتا تو پتا نہیں کبھی کیا۔۔۔ خیر میں کیا کہہ رہا تھا ہمارے دادا وہاں کے تھے تو ماحول کا بہت اثر تھا وہ لاکھوں کڑوروں انسانوں کو اللہ کے گھر آتا ہوا دیکھتے اور ان کی عبادت کرتا ہوا دیکھتے تو ان کے احساسات بڑے عجیب سے ہوتے۔۔۔ کہ یار یہ اللہ انسانوں کو ہر مخلوق سے اس لئے اول درجے پہ قرار اس لئے کیا ہے کہ وہ دُنیا کسی یا کونے میں ہو وہ ہماری بنا طاقت کے اپنے دنیاوی کام چھوڑ کر آتے ہیں جبکہ ہم آگ سے بنائے ہوئے یہی رہ کر بھی غفلت میں رہتے ہیں اپنی گندگی میں مصروف ہیں وہ بھی اتنے مقدس جگہ پر۔۔۔۔ تو بھئی دادا کو انسان متاثر کرتے تھے میری طرح۔۔۔ ان کی زندگی جینے لگے۔۔۔۔ قران پاک سیکھا' پڑھا' نماز کی پابندی کرنے لگے۔۔۔ ساتھ میں اپنے گھر والوں کی بھی کی۔۔۔۔ کھانے میں' رہن سہن میں تبدیلی لائے۔۔۔۔ مطلب ہم جن ہو کر انسانوں کی طرح زندگی جینے لگے۔۔۔ دادا کی اس حرکت پر ان کا حلقہ احباب ان سے نفرت کرنے لگا تھا۔۔۔ اور ہر ممکن کوشش کرتے کہ ان کو نقصان پہنچائے جائے مگر بس دادا نے دل لگا لیا جس چیز سے اس سے نہیں پھیرے پاکستان وہ اس لئے آئے کیونکہ ان کے بچوں کی جانیں محفوظ نہیں تھی۔۔۔۔ ہمارے اور تمھارے میں کوئی فرق نہیں ہے شفق بس فرق صرف اتنا ہے کہ تم مٹی سے بنی ہو اور میں آگ سے۔۔۔۔۔۔"

"اور ایسا ملن ناممکن ہے فائیق۔۔۔ آگ مٹی کو خاک کر دیتی ہے۔۔۔۔"

"اچھا" !!!

"مٹی کا برتن کس چیز سے بنتا ہے؟"

فائیق نے اس کو دیکھتے ہوے کہا۔۔۔۔

شفق چونکہ اب وہ کافی حد تک نارمل ہو گئی تھی۔۔۔پتا نہیں فائیق کی باتیں سُن کر اسے خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔جو بھی تھا وہ اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔۔اب کیا کرے کہ وہ جن ہے یا انسان۔۔۔

"ہوا'پانی'آگ اور مٹی۔۔۔۔"

"ویسے ہی انسان بھی ایسا ہی بنا تو سوچو آگ کے بغیر تم کیسے بن پاتی۔۔۔"

"آگ کے بغیر رہ سکتی ہو تم۔۔۔۔سورج بھی تو آگ سے بنا ہے۔۔۔۔آگ ضرورت نہیں ہوتی ۔۔۔۔کھانے بنانے'گرم کرنے'وجود کو گرم کرنے۔۔۔۔آلاے بنانے تو آگ سے تمھاری آنکھیں خوف کیوں کھاتی ہیں گھبراتی کیوں ہو۔۔"

"کیونکہ فائیق جہنم آگ سے بھرا ہوا ہے ابلیس بھی آگ کا بنا ہوا ہے۔۔۔۔۔وہ تو آپ کا ۔۔۔۔۔۔"

"بکواس بند کرو شفق۔۔۔۔۔"

فائیق اب کی بار دھاڑا۔۔۔شفق ایک دم پیچھے ہوئی۔۔۔۔خوف دوبارہ انکھوں میں آگیا۔۔۔۔

"مجھے بنانے والا کون ہے اللہ!!!میں اس کی مخلوق ہوں۔۔۔۔ابلیس مخالف تھا۔تو کیا ہم سب آگ سے بنے ہوے بھی خدا کے۔۔۔توبہ!!!!اب انسان بھی تو اللہ کے احکام کو پورے نہیں کرتے۔۔۔۔بتاو کیا پردہ کرتے'کیا اپنے نظر کو قابو کرتے ہیں'کیا نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں

۔۔۔ کیا قران کو روز پڑھتے ہیں۔ ایک انسان ایسا کریں تو پھر تو سب کو کہنا چاہئے وہ اللہ کے

خلاف کام کرتے ہیں ان سے شادی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ انسان ہیں تم لوگوں کو اول درجہ

کیا مل گیا ہمیں بد تر سمجھنے لگی۔۔۔۔"

فائیق کی آنکھیں دکھ سے بھر گئیں۔۔۔

"مجھے اللہ نے جیسا بنایا ہے میں اس کا پھر بھی شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ اس کی مرضی کیونکہ وہ اس

جہاں کا مالک ہے۔۔۔۔۔ اور میں اسی کی عبادت کرتا ہوں اسے ہی مانتا ہوں اور تم مجھے

ابلیس۔۔۔۔۔ گاڈ شفق تم چلی ہی جاو تو بہتر ہے۔۔۔۔۔"

فائیق بہت دکھی دکھائے دے رہا تھا شفق کا دل ڈوب گیا اتنی گھٹیا بات اس نے آخر کیوں کی تھی

۔۔۔۔۔

"جنت میں تو صرف انسان جاسکتے ہیں جنوں کا تو ٹھکانہ جہنم ہے ٹھیک ہے شفق بیگم آپ آزاد ہیں

آپ کو انسان ہی مبارک ہو۔۔۔"

پھر وہ کہتے ہوئے غائب ہو گیا۔۔۔

شفق خوف سے چلائی۔۔۔

"فائیق!! فائیق کہاں چلے گئے۔۔۔ یا اللہ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔ میں ایسا نہیں کہنا چاہتی

تھی۔۔۔۔۔"

وہ منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے باہر کی طرف آئی شاہد فائیق باہر ہو مگر فائیق کے بجائے اس کا ڈرائیور

موجود تھا تو کیا وہ چلا گیا ہے-----

"فائیق۔"

قسط : نو

باب : بدروح جزیرہ

"امی۔"

مسز فہیم نے بیٹی کو دیکھا' جو گم سم پیچھلے لان کے فاونٹین کو دیکھ رہی تھی۔ ٹانگوں کے گرد اپنے بازو لپیٹے ' ٹھوڑی گھٹنے پہ ٹکائے۔۔۔ انھیں وہ اُداس لگی۔

"ہاں شفی بولو۔"

وہ مٹر چھیل رہی تھی' ارادہ ان کا مٹر پلاو بنانے کا تھا۔۔۔ ٹرے کو اپنی گود میں رکھے وہ بیٹی سے مخاطب ہوئی۔

"کیا جن کو کسی انسان سے عشق ہو سکتا ہے؟" بیٹی کی عجیب سوال پر وہ ایک دم ٹھہر گئی۔۔۔ وہ اس سے پہلے کچھ کہتی شفق ایک دم پھر بول پڑی۔

"ارے یہ بات تو پتا ہے آپ ہی بار بار کہتی تھی ٔ جن عاشق ہو جاتے ہیں مگر کیا اچھے جن ہوتے ہیں' کیا ان ک ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔۔۔ مطلب اچھے بھی نہیں' مسلمان بھی' سچے مومن تو کیا شادی کر سکتے ہیں امی۔"

مسز فہیم کا ہاتھ تھم گیا شفق کی بات نے انھیں اتنا جھٹکا نہیں دیا تھا جتنا اس کا انداز نے۔۔۔

"شفق یہ کیا اوفول بول رہی ہو اور اس وقت جنوں کا کیا ذکر تمھیں۔۔۔۔۔۔"

"ہاں پتا ہے امی! مجھے پتا ہے کہ ان کا ذکر کرو تو آس پاس ہوتے ہیں مگر امی اچھے والے بالکل کچھ نہیں کہیے گئے اب اتنا ڈر کیوں رہی ہیں۔"

وہ اب بالکل نارمل ماں کو دیکھتے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھی۔ مسز فہیم نے اسے غور سے دیکھا۔۔۔۔ ان کی آنکھوں کا تاثر دیکھ کر شفق ایک دم محتاط ہو گئی۔۔۔۔ماں نے ڈر کر چار بار اس پر آیت الکرسی پھونک دینی ہے اور فائیق اس کے قریب نہیں آئے گا۔۔۔فل حال وہ نہیں چاہتی تھی۔ فائیق بہت اچھا اس سے بھلا کیا خطرہ۔۔۔

"امی لائے دیں آپ تھک گئی ہو نگیں' میں بھی کیا فضول بولنے لگ جاتی ہوں۔۔۔"

اس نے ماں دے ٹرے لی اور مٹر چھیلنے لگی۔

"کچھ ہوا شفق تمھارے کمرے میں کوئی سایہ تو نہیں تھا مجھے یاد ہے پرسو تمھاری چیخنے کی آواز آئی تھی۔

شفق کا ہاتھ تھم گیا' سانیسیں رُک گئی۔۔۔ پھر خود کو سنبھال کر سر جھٹکتے ہوئے انتہائی آرام سے بولی۔

"آپ کو تو پتا ہے ڈرنے کی عادت اور میرے وہم بس الماری کھول رہی تھی تو پیچھے کیسٹ پلیر کی آواز آئی' ایسی گھبر اگئی۔۔۔۔۔ پتا چلا میں کتاب اُٹھا رہی تھی تو غلطی سے ہاتھ مار دیا تھا۔ اور رہی بات جنوں کی تو آج ہم کلاس میں میم سے جنوں کے متعلق بات کرنے لگیں تو ایسی خیال آیا کہ

کیا انسان اور جن کی شادی ہو سکتی ہے' میری ایک میم بتا رہی تھی کہ ان کے دور کے رشتیدار نے کسی لڑکی نے جن سے شادی کر لیں تھی۔۔۔ گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوا تھا ایک اور یہ بھی بتا رہے تھے کہ کسی لڑکے کا دل جینی پہ فدا ہو گیا وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر گھر والے بیٹے کو پاگل سمجھ کر اسے پاگل خانے چھوڑ آئے۔۔۔۔۔ ویسے امی آپ کا خیال ہے اس بارے میں۔"

"بے حد ہی فضول ترین خیال ہے۔۔۔۔ اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی ہیں۔۔۔۔ شادی ایسا ہو نہیں سکتا۔۔۔۔ ہاں جن جو ہیں وہ آپ پر فدا ہو جاتے ہیں کبھی تو زور زبردستی کرتے ہیں کبھی آپ کو بھی اپنی محبت میں مبتلا کر کے یہ یقین دلاتے ہیں کہ شادی ہو سکتی ہے اور کروا بھی لیتے ہیں مگر ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔"

ان کی بات پر شفق کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ دل جیسے ڈوب گیا۔۔۔ امی ایسا کیوں کہہ رہی ہیں۔ کیوں نہیں ممکن ہو سکتا۔

"امی اگر جن مسلمان ہو' اور سچا مومن ہو مطلب وہ نام کا نہیں بلکہ عمل میں بھی مسلمان ہو ۔۔۔ اور ہماری طرح رہن سہن ہو۔۔۔۔ کھانا پینا اوڑھنا وین ہماری کمیونٹی میں رہتا ہو تو پھر تو ہو سکتی ہیں نا۔"

"شفق کیسی باتیں کر رہی ہوں مجھے تو تمھاری باتوں سے ہول اُٹھ رہے ہیں کیا ہوا آج تمھیں ۔۔۔۔۔"

"میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے امی' جس چیز کا انسان کا نہ علم ہو تو وہ اپنے بڑوں سے پوچھتا میں

آپ سے صرف پوچھ رہی ہوں۔"

وہ اسے دیکھتی رہی پھر بول اُٹھیں۔

"نہیں کیونکہ انسان مٹی سے اور جن آگ سے بنا ہے اور ان کا جوڑ نہیں بن سکتا۔۔۔۔۔بس اب لاو دو۔۔۔۔ فضول کا ٹاپک اُٹھا دیتی ہو جاو جا کر چولہے کو بن کرو دودھ ابل کر باہر نہ آ جائے ۔۔۔"

شفق ان کو دیکھتی رہی پھر گہرا سانس لے کر اُٹھ پڑی۔۔۔۔

اس کو اپنا جواب نہیں ملا تھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"آپ اتنے پریشان کیوں ہیں بڑی۔"

وہ سوچ میں گم 'راکنگ چیر پہ جھول رہا تھا۔۔جب اس کی گود میں اچھلتا بندر آ بیٹھا اور ببل گم منہ میں ڈالنے سے پہلے فائیق کو بولا۔۔۔۔فائیق نے ایک دم چونک کر زلنین کو دیکھا۔۔۔پھر اپنے رکے ہوے چیر کو پھر سے جھلاتے ہوے بولا۔

"نہیں پریشان نہیں ہوں بس ایسی تھکا ہوا تھا'تم بتاو کیسا رہا ٹرپ۔"

"ہونا کیا تھا'چند بچوں کو کہا یہاں جن رہتے ہیں'اور یہاں ایک عدد لوگوں کو کسی نے مارا ہوا تھا اب کے بھوت اس ٹائم میں آیا کرتے ہیں کسی نے میری بات پہ بھروسہ نہیں تو بس ثابت کرنے میں لگ گیا۔۔شکلیں ان کی ایسی ہو گئی بڑی کہ میں کیا بتاوں روتے ہوے کہنے لگیں ہمیں اپنی امی کے پاس جانا ہے۔"

فائیق اس کو گھورتے ہوئے ایک دم ہنس پڑا۔۔۔زلنین کے چمکتے ہوئے سلکی کالے بال بگاڑتے ہوئے وہ بولا۔۔۔

"تم نہیں سدھر و گئے۔۔۔"

"اچھا چھوڑیں وہ فیری کے ساتھ آپ کی سیٹنگ ہو گئی۔۔۔"

وہ شفق کو پری کہتا تھا کیونکہ اس کا ماننا تھا فائیق کو جس سے محبت ہو گی وہ یقینن فیریٰ ہو گئی۔"

"تمھیں بڑی فکر ہے نہیں فیری بہت نخرے والی ہے اسے آپ کے فائیق بڈی نہیں پسند۔"

زلنین اپنی موٹی نیلی آنکھوں سے اسے ٹکر ٹکر دیکھنے لگا۔

"کیا؟ انھیں فائیق بڈی نہیں پسند۔۔۔۔

I mean is she blind

or she is mad that denying a handosme hunk

)کیا وہ اندھی ہیں یا پاگل جو اتنے خوبصورت آدمی کو نہ کر رہی ہیں(

"اوے بونگے میری شفی کو ایسا مت کہو'جو بھی ہے۔۔۔۔۔ شی از مائی لائف۔"

"آپ جیسے جن اس سے ڈبل پاگل ہوتے ہیں جو انسان کی عشق میں مبتلا ہو جاتے ہیں میرے ڈیڈی کو دیکھیں۔۔۔۔کتنے ہیپی ہیں شادی بھی جلدی ہو گی'میں ہو گیا'پھر میری بہن بھی آنے والی ہے۔۔۔۔اور آپ آپ بیٹھے رہیں انھیں مناتے۔۔۔۔"

"اوے زیادہ زبان نہیں چلنے لگی یہ بھیا تمھیں کیا پلاتے ہیں۔۔۔"

"عقل۔۔۔"

"عقل کے بچے' تمھیں جب ہو گئی نا کسی انسان سے محبت تب پوچھوں گا۔۔۔۔"

eww girls i will never marry or fell in love

"ابے تو کیا لڑکوں سے کرے گا چل اُٹھ موڈ خراب کر دیا۔۔۔۔"

"جا رہا ہوں مگر بڑی جلدی کچھ کریں ورنہ دادا ابا کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔۔"

کہتے ساتھ ہی وہ چھوٹا جن غائب۔۔۔۔

فائیق نے ایک دم سامنے پڑی شفق کی پوسٹر سائز تصویر دیکھی پھر آنکھیں موند کر دوبارہ چیر جھولنے لگا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

آلا؟ کس طرف گرا تھا' کس قسم کا تھا۔۔"

زلنین نے دیکھا واقعی طوفان آیا تھا مگر چند درخت کے باقی سب اپنی جگہ تھا۔۔۔۔۔ کہی تو بہت ہی گند ہو گیا تھا اور کچھ جگہ تو راستے بھی بند ہو گئے تھے۔۔۔۔ ہر چیز کی تصدیق کر کے وہ اس طرف آیا جہاں سونیا ٹانگوں کو پکڑے جزلان کے ساتھ آہستہ آہستہ چل کر آ رہی تھی۔

"مجھے ہمارے شپ سے ملا تھا۔۔۔۔ ہمارے کیپٹن نے دیا تھا۔۔۔۔ درمیانی سائز کا تھا۔۔ میں اسے ساتھ لے کر آئی تھی اوپری حصہ لال رنگ کا تھا جبکہ نیچلا حصہ بھورے رنگ کا ۔۔۔۔۔ اب اس کا شجرہ نسب بھی بتاوں یا اتنی انفو کافی ہے۔"

زلنین نے اسے گھورا۔۔ جزلان نے اسے اشارہ کیا کہ منہ سے کچھ مت بولنا۔۔۔۔

"درخت پہ کتنی بار وار کیا تھا۔"

"چار بار نہیں چھ بار ہاں سات بار سات بار۔۔۔اس کے بعد طوفان نے تو مجھے بھو کلا کے رکھ دیا ۔۔۔۔۔بڑے اللہ جی از گریٹ انھوں نے میں مجھے بچالیا مگر یہاں فرشتے کے بجائے شیطان اُٹھ کر آ گئے۔۔۔"

زلنین نے اسے گھورتی ہوئی' سخت نظروں میں دیکھا۔۔۔۔اس لڑکی کا ہما جیسا چہرہ آخر کیوں ہے۔۔اور جزلان نے انتہائی صدمے سے اس ناشکری لڑکی کو دیکھا جس کی اس نے مدد کی تھی اور وہ اسے شیطان کہہ رہی تھی۔۔۔ہما نے جزلان کی نظریں خود پہ محسوس کیں پھر گڑبڑا کر بولی۔

"ارے سائینٹسٹ بھائی آپ کا کیوں منہ اُتر گیا میں اس جفار کی بات کر رہی ہوں۔"

وہ اونچی سرگوشی میں زلنین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"جفار؟"

"ارے یار وہ الادین میں ولن نہیں تھا لمبے منہ والا' اب ان آفسر کو دیکھ کر اچانک یاد آ گیا۔۔"

زلنین سُن رہا تھا اور اُدھر اس کا چہرہ سخت ہو رہا تھا۔۔۔۔یہ دُنیا کیوں چاہتی ہے اس چہرے سے وہ نفرت کریں جسے دیکھ کر اس کی دل کی رفتار رُک جاتی ہے۔ مگر اب۔۔۔۔

"یہ لڑکی مروائے گی۔۔۔۔مجھے اس بھوت کا کچھ بعید نہیں ہے اس کا غصہ مجھ پر اُتار دیں گا۔"

اُدھر جنگل کے حدود میں داخل ہو کر عزت میڈم زلنین کو پکارنے لگی۔

"زلنین یار یہ کیسا مذاق ہے مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے۔"

زلنین ٹوٹے ہوئے درخت کا جائزہ لے رہا تھا جہاں کتنی ضرب لگی ہیں۔۔۔ہما کے مطابق اُف

سونیا کے مطابق اس نے سات کہیے ہیں جبکہ اس میں ایک بھی ضرب نہیں لگی۔۔۔۔۔تو یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے آف کورس یہ بھی مائینڈ گیمز کا حصہ ہے۔۔۔۔۔

ہاتھ جھاڑتے ہوئے اُٹھا ایک دم اسے یاد آیا۔۔۔عزت کو تو وہ وہی سمندر کے قریب چھوڑ آیا ہے۔ڈیم زلنین۔۔۔۔۔

"اب اسے درخت کو اتنا کیا غور سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔چھوڑے اسے سب کو مجھے بس میری دوستوں تک چھوڑ دیں وہ میرا انتظار کر رہی ہونگیں۔۔۔۔

زلنین چونکہ اسے دیکھا جو بدستور جھکی ہوئی ٹانگیں کو پکڑے اسے دیکھ رہی تھی۔اسے لگا آنکھوں میں موجود وہ عجیب سا تاثر اسے یہی بتاتا ہے کہ تم محتاط رہو یا میں وہی ہو جس کے تم سوچ رہے ہو۔۔۔ہاں تمھاری ہما۔۔۔

زلنین نے سر جھٹکا۔

"آپ کہہ رہی تھی آپ نے آڑی سے ضرب لگائی تھی مگر مگر یہ درخت تو صرف طوفان سے ٹوٹا ہوا ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات سونیا نے اپنے لب زور سے دبائے۔۔۔

ہائے پکڑی گئی۔۔۔۔۔۔

جزلان نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہو۔۔"

"مسٹر سمجھدار سائینٹسٹ صاحب کسی کی بات پر بھروسہ کرنے سے پہلے خود دیکھ لیں کہ محترمہ

کی سٹیٹمینٹ صحیح ہے یا غلط۔۔۔۔"

"ہائے سونی!!! کچھ کرو ورنہ یہ سائیٹسٹ جلد بدھو بنا تھا۔۔۔"

سونیا کچھ سوچ رہی تھی جب اس نے سامنے رینگتا ہوا اینا کونڈا دیکھا۔۔۔۔۔۔۔بس پھر کیا پورا جزیرہ اس کے چیخوں سے ہل گیا۔۔۔۔۔۔۔

قسط : دس

باب : بدروح جزیرہ

"شفق بیٹا آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔"

شفق خاموشی سے ببل گم چباتے ہوئے 'کانوں میں ایر فون لگائے۔کباب بنارہی تھی۔۔۔۔جب ابو کی اونچی آواز پر چونکی۔۔۔۔مڑ کر ایر فون اُتار کر انھیں دیکھا۔۔وہ کافی برہم دکھائی دے رہے تھے۔

"سوری ابو آپ نے مجھے بلایا۔"

"کہاں دھیان ہوتا ہے آپ کا اور یہاں کیا کر رہی ہیں آپ ؟ آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں !۔"

شفق ایک دم چونک گئی۔

"ابو کہی جانا تھا کیا؟"

اس نے اب ہاتھ دھوتے ہوئے ان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو طاہرہ نے نہیں بتایا کہ آج فنکشن ہے رات کو شام تک تیار ہو جائے اب تو شام بھی ہونے والی ہیں اور آپ یہاں کباب بنارہی ہیں۔"

"کیسا فنکشن ابو؟ امی نے مجھے کچھ نہیں بتایا!۔"

"اللہ یہ بیگم جی بھی چلو کوئی نہیں چھوڑیں! یہ سب کام کو' آج ذوالفقار کے بیٹے کی منگنی ہے۔"

بس شفق کی دُنیا وہی ٹھہر گئی جب اس کے کانوں میں پگلا ہوا سیسہ انڈیلا گیا۔

ذوالفقار انکل کا بیٹا؟ یعنی فائیق۔

وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔

اس کی آنکھوں کی نمی کو' اس کا بے ساختہ پیلے ہوتے چہرے کو دیکھ نہیں سکے اور مڑتے ہوئے اپنی بیوی کو بلانے لگے۔۔

اس لگا اس کی ناراضگی چند دن کی ہو گی۔۔۔ بات اتنی بڑی نہیں تھی۔۔۔ جس پر فائیق اس حد تک چلا جاتا۔۔۔۔ وہ اپنی محبت کو اتنی سی بات پہ بھلا کر آگئے موو آن کر دے گا۔۔۔ ایسا کیسے کر سکتا۔۔ وہ ٹیپکل نہیں تھا تو ٹیپکل ہونے کا ثبوت کیوں دے رہا؟ آنکھوں کی نمی کو جلد سے صاف کرتے ہوئے وہ فائیق کو کال کرنے کے لئے اوپر پہنچی۔۔۔ وہ پوچھے گی اس کی آخر ہمت کیسے ہوئے ایسا بڑا فیصلہ کرنے کے۔۔۔ اس سے غلطی ہوئی ہے وہ مانتی ہے۔۔۔ مگر غلطی کی اتنی بڑی سزا نا قابل قبول اور نا قابلِ برداشت ہے۔

کمرے میں آکر اس نے فائیق کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

فائیق اس وقت میٹنگ میں موجود مسٹر روبرٹ سے بات کر رہا تھا کہ اچانک شفق کی کال کا سگنل آیا۔ اس نے اگنور کرنے کی کوشش کی اور ان کی گفتگو کی طرف توجہ دی مگر شفق۔۔۔ کی کال میں اس بار بڑی بیتابی تھی جیسے کچھ ہوا ہے۔۔۔ اس کا دل کیا کال اُٹھالے مگر وہی معافی ہو گی

۔۔۔فل حال وہ اسے احساس دلانا چاہتا تھا نہ صرف اپنے پیار کا بلکہ جن اور انسانوں کا فرق بھی بتانا جاتا تھا کہ ان کے دل بھی ہوتے۔ان کے بھی جذبات ہوتے ہیں مگر وہ انسان تو ایک دوسروں کے دل کا خیال نہیں کرتے تو جن تو دور کی بات۔

"پلیز فائیق مجھے سزا مت دو کال اُٹھالو میں نہیں برداشت کروں گی تم یاد کرنا۔۔۔تم صرف میرے ہو۔۔"

وہ فون کو پٹخ کر پھوٹ کر رو پڑی۔

"مسٹر فائیق کیا خیال ہے شی سپا کا میرے خیال سے لاونج کرنا چاہیے۔۔۔ویسے بھی یہ ایک پلس پوائنٹ ہو گا آپ کے ہوٹل کے لئے کیونکہ پاکستان میں ایسے سپا بہت کم ہے۔۔۔اس میں باہر والوں کا تاثر دکھائیں گئے کیا کہتے ہیں۔"

مسٹر روبورٹ کی بات پر فائیق اب مکمل شفق کو نظر انداز کر چکا تھا۔یہ ضروری تھا۔

شفق نے اپنے آنسو پونچھے نہیں وہ کوئی بزدل لڑکی بن کر چُپ چاپ نہیں سہے گی۔۔۔اگر وہ پیار کا اظہار نہ کرتا تو بات اور ہوتی اس میں چُپ ہونا فطری تھا مگر اب اب دل کا حال عایا ہو چکا تھا۔

اس نے چپل پہنے' دوپٹہ اوڑھا اور جلدی سے نیچے اُتری۔اس نے اطراف میں دیکھا گھر میں خاموشی بتا رہی تھی ماما بابا کہی گئے ہوے ہیں۔

باہر نکل اس نے دور سے اپنی امی ابو کو پیدل چلتے ہوے ذوالفقار ہاوس کی طرف دیکھا۔۔جہاں لگی لائیٹوں نے اس کا دل مٹھی میں لے لیا۔۔۔ایک منگنی پر اتنا بڑا جشن ظاہر ہے چھوٹا اور لاڈلا بیٹا ہے۔۔۔نہیں یہ منگنی وہ ہونے نہیں دے گی۔

وہ کچھ سوچ کر چلتے ہوئے آگئے جانے لگی جب اس نے دور سے سائیکل چلاتے ہوئے نیلے آنکھوں والے بچے کو دیکھا اور وہ بچہ اور کوئی نہیں زلنین ذوالفقار تھا۔۔۔یہ توفائیق کا بھتیجا ہے ۔۔۔جسے وہ اس کا بیٹا سمجھ چکی تھی۔

"زلنین بیٹا۔"

شفق کی آواز پر سپیڈ سے سائیکل چلاتا زلنین نے این دم بریک لگائی مڑ کر دیکھا'شفق آنٹی تیزی سے اس کی طرف چلتے ہوئے آرہی تھی۔

※※※※※※※※※※※※

سونیا کی چیخوں سے زلنین اور جزلان بے اختیار مڑے ۔۔۔۔ وہ اب تیزی سے کسی تارزن کی طرح چھلانگ لگاتے ہوئے ۔۔۔۔کسی اولیپمکس کی ریس میں پلیر کی طرح بھاگنے لگی ۔۔ اسے اپنا زخمی ٹانگیں بھول گئی ۔۔۔۔۔ نظر آئی تو صرف موت جو اس کے پیچھے بڑی پھرتی سے آرہی تھی۔۔۔وہ موٹا'ہرے اور کالے رنگ کا اینا کونڈا بھی اس کے تعاقب میں تیزی تیزی رینگتا ہوا آرہا تھا۔۔۔

"اوڈیم زلنین۔"

جزلان تو اس کے پیچھے بھاگا اور زلنین کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا کرے اس نے گن تو نکال دی تھی کیونکہ یہی ایک طاقت تھی مگر کچھ گڑبڑ لگ رہی تھی کیونکہ دور سے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ عام سا سانپ نہیں تھا بلکہ سانپ کے روپ میں جنات۔۔کیا اس سے پھر سے کھیلا نہیں جارہا۔۔ہاں ظاہر ہے مائینڈ گیمز اس لڑکی کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش۔۔۔ تاکہ وہ اسے بچائیں اور

ہیر و بنے ہو نہہ وہ وہی کھڑا رہا اور وہاں جزلان اس سانپ کو پکڑ چکا تھا مگر اس سانپ نے پھرتی سے اس کے ہاتھوں پہ ڈنگ ماری۔ جزلان بلبلا کر پیچھے ہوا اس نے ہاتھ پکڑ کر گرا۔۔۔ زلنین اب اس کی طرف آیا۔۔۔

"جزلان !!!۔"

زلنین نے اسے پکڑا۔۔

"زلنین میں ٹھیک ہوں مگر جاو ہما کو بچاو وہ جن والا سانپ ہے۔۔۔"

"کیا؟؟؟؟"

زلنین نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"میرا مطلب اس لڑکی کی جان بچاو وہ اسے پکڑ چکا ہے جاو زلنین۔"

وہ چیخا۔۔۔ اُدھر ہما بھی چیخ پڑی اس لگا وہی چیخے اس کے گرد پھیل گئی جب ہما کی موت ہوئی تھی۔۔۔ اس نے دیکھا سانپ ہما کے ٹانگوں کو لپیٹ چکا تھا۔ اور سونیا بن آب کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔

"الوداع زلنین۔"

ہما کا آخری سانسیں لیتا' خون سے لت پت وجود سامنے آیا۔۔۔۔ نہیں نہیں اب نہیں پھر سے نہیں۔۔۔

زلنین تیزی سے اُٹھا گن سے اس کا نشانے پہ اس کا سر الگ کیا پھر اس کا کسی بھیڑیے کی طرح سونیا کے وجود سے الگ کر دور جا کر پھینکا۔۔۔ مگر چھوڑا نہیں اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے

کرنے آگے بڑھا بس پھر اس جن کی دلخراش چیخ۔۔۔۔

ماروں گئے میری بیوی کو ماروں گئے چیڑ کے رکھ دوں گا مار ڈالوں گا۔۔۔ آگ میں جھونک دوں گا

۔۔۔ ہاتھ لگائے اسے وہ زندہ رہے گی میرے لئے رہے گی خبر ادر کسی نے اسے مجھ سے الگ

کرنے کی کوشش کی۔۔"

وہ ختم بھی ہو گیا مگر زلنین زلنین جنونی ہو گیا۔۔۔ سونیا۔۔۔ سفید چہرہ لئے یہ دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔ یہ کیا تھا یہ کیسی مخلوق تھی۔۔۔ یہ بھیڑیا تھا۔۔۔

"بس کر دیں پولیس سر بس کر دیں۔۔"

وہ ڈر کر اسے اونچی آواز میں پکارنے لگی۔۔۔

"سر۔"

زلنین پھر رک کر اسے دیکھا اسے بس ہما ہی دکھائی دی صرف ہما وہ بھول گیا۔۔

وہ اس کی طرف آیا اور اس کو دیکھنے لگا۔۔۔

وہ ٹھیک تھی وہ اس کی پشت کی طرف آیا وہاں خون نہیں تھا بس گرنے سے مٹی لگ گئی۔۔۔

وہ اس کے پاس آیا جھکا اس کا چہرہ تھاما۔۔۔

"مت بولنا الوداع خدارا اب نہیں تم بولو میں ٹھیک ہوں ہما کی زلنین ٹھیک ہے بولو ہما۔۔۔

میں کچھ کہہ رہا ہوں بولو۔۔۔"

وہ اس کا چہرہ جنجھوڑتے ہوئے چیخا۔۔۔۔

سونیا رُک گئی۔۔۔ کوئی ذہن میں چہرہ لہرایا تھا۔۔۔

"ہما! تم صرف میری ہو۔۔۔۔

"یہ بریسلیٹ دیکھ رہی ہو۔۔۔

"ہما!! نانو کی جان۔"

"ہما دفع ہو جاو۔۔"

"میری بیٹی تم میری بیٹی ہما ہو نا میں تمھارا باپ فائیق۔"

بے اختیار ہر بندوں کے چہرے اور آوازیں آرہی تھی۔۔۔ جو ہما کو پکار رہی تھی کون تھی یہ ہما

۔۔۔

"ہما۔۔"

جزلان بامشکل چل کر آیا۔۔۔

"زلنین زلنین ہوش میں آو تم لڑکی کو ڈرا رہے ہو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

وہ کسی سہمے ہوئے بچوں کو ہما کو گھیر چکا تھا۔۔۔

"ہما اب نہیں جائے گی کہی نہیں جائے گی میری ہے تو کوئی نہیں چھینے گا۔۔۔"

سونیا کو کچھ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس آئینے نظر آرہے تھے۔۔۔ اسے نیلی آنکھوں والا شخص نظر آرہا تھا۔۔

"بلیو جینز وائٹ شرٹ۔۔۔۔"

کچھ ہو رہا تھا اسے یہ کیا تھا۔۔۔۔

"ہمامنہ توڑ دوں گا اگر بولا الوداع بہتر ہے مجھے مار دو پلیز۔۔۔"

وہ بہت ڈرا ہوا تھا وہ منظر بار بار اسے خوف ذدہ کر رہا تھا۔۔۔۔

"زلنین۔۔"

جزلان نے اسے الگ گیا اور تھپڑ مارا۔۔۔۔ سونیا اب ہوش میں آگئی تھی اس نے حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"آپ نے اسے تھپڑ کیوں مارا۔"

وہ ایک دم۔ چلائی۔۔۔ مگر جزلان سن کسے رہا تھا۔۔۔۔

"ہوش میں آ ایس پی کیا کر رہا ہے۔۔۔"

وہ غصے سے زلنین کو دیکھتے ہوے بولا۔۔۔۔ زلنین بھی ہوش میں آگیا تھا اور سونیا اور جزلان کو دیکھنے لگا۔۔

"سائینٹسٹ بھائی آپ کے ہاتھ کالے ہو رہے ہیں۔"

سونیا کچھ کہنے لگی جب جزلان کے ہاتھ۔۔۔۔۔نے اسے بولنے میں مجبور کیا۔۔

....

"بیٹا آپ تو بہت تیز چلاتے ہو میں کب سے بلا رہی تھی۔۔"

شفق اس کے پاس پہنچی تو اس کا سانس پھول رہا تھا۔۔

"شفق آنٹی آپ؟"

"ہاں میں کیا کر رہے ہو یہاں اتنی خطرناک جگہ پہ اتنی تیز سائیکلنگ۔۔"

"کوئی نہیں آنٹی عادت یہاں گاڑیاں ہی بہت کم آتی ہیں آپ بتائیں۔۔۔"

"وہ آپ سے پوچھنا تھا آپ کے چاچو کہاں ہیں۔۔۔"

"چاچو؟ بڑی تو میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں دوسرا دادا ابا نے انھیں بھیجا ہے ہال میں تیاری دیکھنے آج چاچو کی منگنی ہے۔"

شفق کو لگا اب وہ اس بچے کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے گی۔۔۔زلنین حیرت سے شفق کے رونے والے چہرے اور سرخ آنکھیں دیکھ رہا تھا یہ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔ کہی چاچو نے ڈانٹ تو نہیں دیا۔۔۔بڑی کی خبر لوں گا اتنی پیاری انٹی کو دل توڑا ہے۔

"اچھا فائیق نے نہیں بتایا۔۔۔ کس سے ہو رہی ہے۔"

"او چاچو نے نہیں بتایا یہ تو پہلے سے پلان تھا۔۔۔شادی کی ڈیٹ بھی فکس ہو گئی ہے مگر سچی پوچھوں وہ آپ سے زیادہ پیاری نہیں ہے آج دیکھ لینا ویسے آپ تیار نہیں ہوئی۔۔۔"

"نہیں!!!مجھے ابھی پتا چلا۔۔۔اچھا ویسے وہ کس ہوٹل میں ہے۔۔۔"

"ان کا بلیک روز"

"فائیق ذوالفقار تم یاد رکھنا میں یہ منگنی ہونے نہیں دوں گی۔۔۔"

دل میں کہتے ہوئے وہ زلنین کو گھر جانے کا کہہ کر واپس مڑ گئی اور گھر سے اس نے چھپکے سے چابی اُٹھائی۔۔۔

باہر آئی تو زرین موجود تھی۔۔۔

"ارے کہاں جا رہی ہوں؟"

"میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں زری۔"

شفق سرخ چہرے سے جانے لگی۔۔

"ارے ارے لڑکی کہاں؟ اتنے غصے میں کیوں لگ رہی ہو؟"

"بعد میں زری۔۔"

شفق چلائی۔

"اچھا تم نے کہا تھا نا تمھارے کام آسان ہو جائے؟"

اب شفق رکی۔۔۔ مڑی زرین نے اس نیکلس پکڑا یا۔۔۔ بڑا عجیب سا تھا اس میں ہڈی سے بنا ہوا دل بنا ہوا تھا یہ کیا؟ وہ اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر تیزی سے بولی۔

"ہڈی کا نہیں بنا بے فکر رہو پاگل لکڑی کا بنا ہے۔۔۔۔ اور یہ میرے بھائی نے دیا ہے بہت کام آتا تم نے دیکھا نا میرے کام کیسے حل ہو جاتے ہیں۔۔"

ایک دم شفق اس کے قریب آئی۔۔

"ہاں۔"

تو بس اسے پہنو اور دعا کرو سارے کام حل ہو جائے گئے یہ لو چٹ یہ پڑھو تو بس جو مانگو گی قبول ۔۔۔"

شفق نے اسے دیکھا پھر اسے اپنی براپلم یاد آئی۔۔۔ ہاں اسے پہنچنا ہے۔ فائیق کو کسی کا ہونے نہیں دینا یہ مدد کریں گا۔۔۔

اس سے لے کر وہ زرین کے گلے لگی۔۔

"تھینک یو زرین تم ایک اچھی دوست ہو؟"

اور اچھی دوست اس کی پشت تھپک کر مکاری سے مسکرائی۔۔۔۔

....

"کم اِن۔"

فائق فائل پہ سائن کر رہا تھا۔۔۔ ساتھ میں اس کی ورکر موجود تھی۔۔۔۔ اتنے میں شفق دروازہ کھول کر اندر آئی۔۔۔

فائق نے سر اُٹھایا تو پھر وہ جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

قسط : گیارہ
باب : آزمائشِ محبت

فائیق یک دم شفق کو آفس میں پا کر حیرت سے اُٹھ کھڑا ہوا۔
شفق نے پہلے اسے اور پھر اس کے ساتھ کھڑی سیکٹری کو دیکھا' تو اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔ ایک تو منگنی کسی اور سے 'پیار کا ڈھونگ کسی اور سے' اور فلرٹ کسی اور سے۔ کیسا ہے یہ آدمی مطلب کہ کیسا ہے یہ جن۔ جن اگر کسی سے عشق کرتے ہیں تو وہ صرف ایک سے کرتے ہیں۔ اور اس ایک کے لئے پوزیسو رہتے ہیں۔
"سفینہ آپ پلیز باہر جا سکتی ہیں۔"
شفق کی خاموش نظروں کو وہ سمجھ چکا تھا۔ حالانکہ شفق کی آنکھیں بالکل سپاٹ تھیں مگر وہ فائیق ہی کیا جو شفق کو نہ سمجھ سکے پر ابھی بھی وہ اصل بات سے ناواقف تھا۔ اس کی بات پر شفق نے اس خنخوار نظروں سے دیکھا پھر تیزی سے بولی۔
ایئم سوری آپ کی پرائیوسی کو ڈسٹرب کیا مسٹر فائیق ذوالفقار! آپ کو بھی جانے کی ضرورت "نہیں ہے کیا نام ہے؟ یس سفینہ۔ آپ کو بھی ان صاحب کی اصلیت پتا چلیں۔

فائیق کا حیرت سے منہ کھل گیا۔ اسے کیا ہوا؟ سفینہ نے الجھن سے پہلے اسے پھر فائیق کو دیکھا جس کے اشارے میں ہی حکم تھا فوراًیہاں سے غائب ہوے پھر کیا میڈم واقعی غائب ہو گئ۔

شفق ایک دم تیزی سے پیچھے ہوئی۔ پھٹی ہوئی آنکھوں سے وہاں دیکھا پھر فائیق کو جو اب کوٹ اُتار کر چیر پہ لگا کر اپنے شرٹ کی بازو کو فولڈ کر رہا تھا۔ شفق نے مٹھیاں پھینچ لی۔

"تو تم انسان سے فلرٹ کرتے ہو اصل اٹریکشن اور محبت تو تمھیں جینیوں سے ہے۔"

اس کے جنیوں کہنے پر فائیق بے اختیار ہنس پڑا۔ اور اسے دیکھا جس معصوم لڑکی کے چہرے اور آنکھوں میں رنج تھا مگر کس بات کا؟ اس سے طویل ناراض ہونے کا رنج یا وجہ کچھ اور تھی۔

وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا جو اب خود کو کمپوز کر کے اسے دوبارہ خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟ اس وقت تو تمھیں بالکل تیار میرے گھر پہ ہونا چاہیے تھا۔"

اس کا یہ کہنا اور شفق نے پھٹی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا پھر اسے زور سے دھکا دیتے ہوے چلائی۔

یو چیٹر! ایک تو مجھ سے محبت کا اظہار کر کے 'مجھے ذہنی ٹارچر کر کے اب تم اپنی جیسی مخلوق سے" شادی کرنے والے ہو۔ کیوں آخر کیوں کیا فائیق۔ میں فائیق لندن جیسے آزاد ملک میں اپنی دوستوں کی طرح ہر مرد کو دل نہیں دیا۔ کسی کا ساتھ تعلق تک دور دوستی کا رشتہ بھی نہیں اپنایا۔ میں اپنا یہ دل کسی خاص شخص کو دینا چاہتی تھی۔ جو اس کی سچی دل سے قدر کریں اور میرے اس دل کو ساری عمر 'ساری زندگی کسی سیپ میں چھپے موتی کی طرح سنبھالتا رہے۔ اور مجھے تم وہی

شخص لگیں تھے۔ مگر وہی میری عمر کی بیو قوفی۔ امی سچ کہتی ہیں میں بہت نا سمجھ ہوں۔ اس دُنیا کو اور اس دُنیا میں موجود ہر انسان کو نہیں سمجھ سکتی اور تم تو پھر بھی جن ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(اپنے گال پے پھسلتے ہوے آنسو کو اس نے زور سے رگڑ کر صاف کیا پھر فائیق کو دیکھا جس کا چہرہ پہلے حیرت سے کھلا ہوا تھا' مگر اب پر سکون انداز میں اس کے پھپھرے ہوے وجود کو دیکھ رہا تھا۔

اس کا پر سکون انداز ہی شفق کو تیش دلا رہا تھا۔

میں بیو قوف ضرور ہوں فائیق مگر بز دل نہیں! جو کوئی میرے ساتھ کچھ بُرا کرتا ہے میں اسے " بخشتی نہیں ہوں۔ مجھے چھوٹی سمجھ کر یہ مت سمجھنا میں کچھ نہیں کر سکوں گی۔

"

اس نے اتنا کہا پیچھے سے چمکادر ایک چھت پھاڑ دینے والے شور سے کمرے میں نمو ادر ہوا۔ شفق ایک دم اچھل کر چیختے ہوے سیدھا فائیق کے سینے سے جا کر لگی۔ فائیق اس حملے کے لئے نہیں تیار تھا' اس لئے پیچھے ہوا۔ پھر شفق کو اس کے چھت پھاڑ دینے والے قہقہے نے ہوش دلایا۔ جو ڈر کر اس کے سینے میں منہ چھپا چکی تھی یک دم پیچھے ہوئی۔ دیکھا وہ اب چمکادر ایک انسان کے روپ میں بدل گیا تھا۔

اور بڑے مودب انداز میں کھڑا فائیق کی ہنسی رُک جانے کا انتظار کر رہا تھا۔

اُف بز دل تمھیں پتا ہے شفی یہ دُنیا کا سب سے کمزور اور بز دل جن ہے اس کے آمد سے تمھاری" "یہ حالت ہے تو پھر باقیوں کے ساتھ کیا ہو گا۔

شفق جس کا شر مند گی سے چہرہ لال ہو گیا تھا اور اب غصہ سے گھورتی سامنے پڑا کشن اُٹھایا اور

اسے مارا۔

"نہیں ڈرتی خاص کر تمھاری تو جان لوں گی۔"

"وہ تو پہلے سے لے چکی ہو۔"

اس کے شرارت سے کہنے پر شفق سپٹا گئی۔ علیم جو کہ فائیق کا منیجر اور دوست تھا گلا کنکھار کر ان دونوں کی توجہ اپنی طرف کروائی۔

"فائیق کچھ ضروری بات بتانی ہے۔"

اس کی بات فائیق کے چہرے پر سنیجدگی آ گئی۔ شفق جو کچھ کہنے والی تھی ان دونوں کے چہرے اور بات سے ایک دم خاموش ہو گئی۔

" بات سریس تو نہیں ہے؟"

علیم نے پہلے فائیق پھر شفق کو دیکھا پھر نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں اتنی سریس نہیں ہے۔ تم لگتا ہے ابھی مصروف۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں شفق تم جا ورات کو پارٹی میں ملاقات ہوتی ہے پھر آرام سے بات کریں گئے۔"

اس کی بات پر شفق کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا پھر چلائی۔

تمھیں کیا لگتا ہے تمھاری منگنی فنکشن اٹینڈ کروں پھر اس کے بعد تم سے بات کروں۔۔۔۔۔"

"تم!! میں سب کو بتاوں گی تمھاری منگیتر کو بھی تم نے مجھے چیٹ کیا ہے۔

اب فائیق کا دماغ گھوم اُٹھا۔

تمھیں میری بات اتنی بُری لگی کہ تم تم نے فوراً شادی کا فیصلہ۔۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو فائیق دیکھنا"

"میں کیا کروں گی۔

فائیق کو اس بیو قوف جھلی لڑکی پہ اتنا غصہ آیا وہ اس پر تو کبھی بھروسہ کر نہیں سکتی۔ اس کی محبت کا یقین اسے شاید ہی کبھی آئے ٹھیک ہے آج وہ اسے سبق سکھا کی رہے گا مذاق بنا رکھا ہے اس کا اور اس کی محبت کا۔

کیا کرو گی تم بتاو ہاں کر رہا ہوں میں منگنی جو کرنا ہے کر لو تم نے میرا مذاق بنایا تھا۔ میری محبت کا" ۔۔۔۔۔۔اور ویسے بھی تم نے ہی کہا تھا کہ جن اور انسان کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔ تم سے محبت کرتا ہوں تمھاری بات پر عمل کر رہا ہوں۔ اور رہی تمھاری دھمکی مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ' ۔۔۔اول تمھاری بات پہ کوئی یقین نہیں کرے گا

دوسرا تمھارے اس بات سے ہاں ہماری شادی ہو جائے گی لیکن پھر کیا ہو گا تمھاری بدنامی ۔۔۔۔۔۔ تمھاری امی نے جو تربیت کی ہے اس کے لحاظ سے تمھیں زیب نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔ تم مجھ سے چھپ کر ملو اور مجھ سے محبت کر بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ باقی سب تمھارے ہاتھ میں ہے میرا تو کچھ نہیں بگڑے گا۔۔۔۔۔

شفق کا دل چھن سے ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔ اس کی آواز صرف وہ اپنے اندر کسی گہرے کنویں میں محسوس کر رہی تھی۔

فائیق سے اس کی آنکھوں کا درد برداشت نہیں ہوا مگر اسے بتانا ضروری تھا کہ جو وہ سمجھ رہی ہے ایسا نہیں ہے فائیق اس کا تھا' اس کا ہے اور اس کا رہے گا۔ چاہیے وہ ساتھ ہو یا نہ ہو۔

اس نے رُخ موڑ کر علیم کو اشارہ کیا کہ کنفرس روم میں بات کرتے ہیں اور شفق کی ساکت

نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے بتائیں آپ نے انھیں تھپڑ کیوں مارا؟"

سونیا ہمت سے کھڑے ہوتے ہوئے جزلان سے پوچھنے لگی۔ جزلان کو پہلے سے غصہ چڑھا ہوا تھا اس سیچیوشن پر 'خود پر کنٹرول نہ کر سکا اور غصے سے بول پڑا۔

"میری مرضی دماغ خراب کر دیا ہے تم دونوں نے۔۔۔لائف اتنی مشکل نہیں تھی جتنی تم دونوں کی وجہ سے ہو گئی ہے میری۔۔۔۔۔۔ایک سمجھداری کا کام کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے ۔۔۔۔۔اب پہلے سٹیپ پہ چڑھتا نہیں کہ تم ہما بیگم اس کے سامنے آ کر اس بیوقوف آدمی کو اپنے اس ڈائن جیسی شکل سے گرا کر 'کمزور کر کے پاگل کر دیتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور تم کسی بات کا غم منا رہے ہو بیوی مر گئی ہے تو کیا ہوا؟ تم کوئی پہلے آدمی نہیں ہو جس کے ساتھ یہ ظلم ہوا۔۔۔۔ اس میں فائیق ذوالفقار بھی شامل ہے تمھارا چچا اور ہما کا باپ اس انسان کو نہیں دیکھتے جس کی محبت کے ساتھ ساتھ اس کی بیٹی بھی اس دُنیا سے چلی گئی جسے سے اسے ملے چند منٹ بھی نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔"

غصہ کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ذہن کو مائینڈ گیم کے ساتھ کھیلنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔ بلکہ مائینڈ گیمز والے کو اس میں الجھا رہا تھا۔۔۔ تبھی تو جزلان کو جیزی دی سمارٹی بوئی کہتے تھے۔۔۔۔۔

سونیا کے ذہن میں کچھ آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

"بابا !!"

"بابا میں آپ کی بیٹی۔۔۔"

"آوازیں تو جانی پہچانی تھی مگر کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔۔

" فائیق چاچو"

"فائیق ذوالفقار۔۔"

"بیوی۔۔۔"

سونیا نے اپنا سر پکڑ لیا۔۔۔۔۔ اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔ دور بیٹھی وہ کرسی جھلاتی عورت کے ہاتھ میں ہما کی شکل جیسا گڈی تھی اور وہ اس کے سر میں سویا چبا رہی تھی۔۔۔ بار بار کے اسے کچھ یاد نہ آئے 'بس تڑپتی رہی ہے۔۔۔۔۔ سسکتی رہے۔۔۔۔۔ الجھتی رہے۔

سونیا نے تکلیف سے آنکھیں بند کرلیں۔ بند آنکھوں سے گرم سیال نکلنے لگا۔۔ جزلان نے اسے دیکھا۔۔۔ تو ٹھہر گیا۔ پیچھے کھڑی

عزت نے ہما کی کیفیت دیکھی تو فوراً چلتی ہوی آئی۔

اور اپنے ساتھ لگے بیگ سے پانی کی بوتل نکالی۔۔۔۔ ڈھکن کھول کر اس کے لبوں کے قریب لے کر گئی۔۔۔۔ زلنین نے سر اُٹھا کر سب کچھ سپاٹ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔ سونیا کے چہرے پر تکلیف تھی مطلب ہما کے چہرے پہ تکلیف تھی۔۔۔۔۔۔ اس نے نظریں پھیر لیں اور تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا

۔

"او میاں تم کدھر؟"

جہنم میں تمھاری بلا سے "

زلنین نے دھاڑ کر کہتے ہوئے تیزی سے چلنا شروع کر دیا۔

جزلان نے سر جھٹکا

سونیا نے ہوش سنبھال کر جلدی سے پانی کے دو گھونٹ لئے پھر اسے دیکھا۔۔۔ جہاں جزلان کے ہاتھ سیاہ کالے ہوتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

" ارے ارے سائینٹی بھائی۔۔۔۔ آپ آپ کے ہاتھ کالے ہو رہے ہیں"

اسے سب کچھ بھول گیا یاد آیا تو جزلان کے کالے ہوتے ہاتھ۔۔۔۔۔ سونیا کی اتنی کہنے کی دیر تھی کہ زلنین کے بڑھتے ہوئے قدم ٹھہر گئے تیزی سے پلٹ کر مڑا۔۔۔ جزلان نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا تو ہاتھوں کی سیاہی نے ہاتھوں کے ایک ایک لکیر و نقش کو مٹا دیا تھا۔۔۔۔۔۔

"جیزی۔۔۔"

زلنین تڑپ کر اس کی طرف آیا تھا۔۔۔۔۔۔

عزت پہلے اسے دیکھتی رہی پھر تیزی سے درختوں کی بیچو بیچ دھوپ کو نکلتے ہوئے دیکھا۔۔۔ جس کی شعائیں جزلان کا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔ یہ اچھا نہیں ہے ہاں جزلان ختم ہو جائے گا ۔۔۔۔ اس نے اپنے گلے میں موجود سکارف کو تیزی سے نکالا اور فوراً ہما اور زلنین کو ہٹا کر جزلان کے ہاتھ اپنے سکارف سے چھپائے۔۔۔

" یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔"

یہ بات جزلان اور زلنین نے بیک وقت کہی تھی۔

"کس نے کہا تھا تمھیں ہما کا نام اس کے سامنے لو کروادی نا مصیبت۔۔۔"

عزت دانت پیستے ہوے جزلان کو کہہ رہی تھی۔۔۔زلنین نے الجھ کر دیکھا جبکہ سونیا بڑی پریشانی سے ان کے قریب آرہی تھی کہ عزت مڑ کر چلائی۔۔۔۔

"دور رہو۔۔۔۔۔"

اس کی بات پر عزت اچھل پڑی۔۔۔اتنی بدتمیزی۔۔۔۔آنکھوں میں گھوری اور سر پہ شکن لئے وہ تیزی سے بولی۔۔۔۔

"آرام سے ہاں مت بھولو میں منسٹر کی بیٹی ہوں۔۔۔۔۔ایسے لہجے کی عادت نہیں ہوں سمجھے۔"

عزت نے آنکھیں گھمائیں۔۔۔۔پھر مڑ کر جزلان کو بڑی آہستگی سے کہا۔۔۔

زلنین اور ہمانے اگر تمھیں چھوا تو ان کی جان تو جائے گی تم بھی اللہ کو پیارے ہو جاوگے لہذا ان کو خود سے دور کرو نہیں ہوتے تو مجھے اور اپنے آپ کو کہی غائب کرو جلدی تمھیں ٹریٹ کرنا ہے۔۔۔جلدی یہ سیاہی تمھارے دل تک جائے گی۔۔۔۔۔"

جزلان اس کی بات پر بھوکلا گیا۔۔۔۔یا اللہ یہ آخر ہو کیا رہا ہے۔۔۔کب ختم ہو گی آزمائش۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کی اور اپنی پاور کا استعمال کر کے اسے اور عزت کو غائب کرنے کی کوشش کی مگر اس کے ہاتھوں کو مفلوج کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

زلنین مزید پریشانی سے قریب آیا تو اس پر جزلان پاگلوں کی طرح چلایا۔۔۔

"دور رہے کمینے یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے سب تیری وجہ سے۔۔۔ہو رہا ہے۔۔۔۔"

سونیا کو جزلان کی بدتمیزی زرا نہیں بھائی۔۔۔مگر بولی کچھ نہیں کیونکہ جزلان کے چہرے پہ تکلیف تھی۔۔۔عزت نے اس کے دونوں بازو کو تھاما۔۔۔"اب کرو جزلان اپنے اعصاب کو

"پر سکون رکھو اور مجھے دیکھو۔۔۔۔

"کوئی مجھے بتائیں گا یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔"

سونیا سے زیادہ چپ نہ رہا گیا تو بول پڑئی۔

تمھارا سر ہو رہا ہے۔۔۔۔ عزت کیا ہوا جیزی کو کیا بول رہی ہو مجھے بتاو تو صحیح کہی مائینڈ گیم"

"جزلان کے دماغ کو جھکڑ تو نہیں رہی۔

زلنین نے سونیا کو جھڑ کا پھر عزت سے مخاطب ہوتے ہوے بولا۔

"بڑی جلدی عقل نہیں آجاتی آپ کو ذوالفقار صاحب۔۔۔۔"

جزلان طنزیا انداز میں بولتے پوے عزت کو دیکھنے لگا پھر اپنے طاقت کا زور دار انداز استعمال کیا اور پھر ایک دم کسی ہوا کے جھونکے کی طرح دونوں افراد کو دنگ چھوڑ کر وہ غائب ہو گئے تھے ۔۔۔پہلے تو سونیا دیکھتی رہی پھر میڈ گیسر کے جنگل میں اس کی آوازوں نے ہلا کر رکھ دیا۔۔۔

" یہ کیا تھا؟ یہ کہاں چلے گئے"

* *

فائیق اس لڑکی کو وہاں سے چھوڑ کر اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ سپاٹ چہرے پہ اچانک عجیب طبیعت نے رنگ لیا تھا۔۔۔ آگ رنگ آنکھیں اس وقت سیاہ کالی مافق ہو رہی تھیں۔ ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلی کرتے ہوے۔ اس نے کوٹ جلدی سے اُتار کر پھینکا۔۔

کھڑکی کھولی تو کالے بادلوں 'سناٹے نے اس کا استقبال کیا۔۔۔ چاند تو آج بادلوں میں ناراض ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

اس نے کھڑکھی کی پٹ کے ساتھ لگ کر اندھیرے ماحول کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔اس کا دل کر رہا تھا۔چٹکیوں میں سب کچھ ٹھیک کر دیں۔اس کے دونوں بھتیجے خطرناک جگہ چلے گئے تھے۔ایک مضبوط بن کر بھی ٹوٹا ہوا تھا۔تو دوسرا سمجھدار ہو کر بھی ابھی چھوٹا تھا۔اتنی طاقت نہیں ہے زلنین کے مقابلے میں۔۔۔۔۔اور وہ!وہ یہاں گھر میں بیٹھا۔۔ہما کی سوتیلی بہن کو بس تھوڑا سا ٹارچر کر کے بہت بڑا اعزیم کام کر رہا ہے۔

اس نے سر جھٹک کر تلخی سے سوچا۔

اس نے بیس سال پہلے بھی کیا کیا تھا۔۔۔کچھ بھی نہیں شفق کے لئے کچھ بھی نہیں۔۔۔اس لئے تو اللہ نے اس سے اس کی محبت چھین لی تھی۔جبکہ زلنین۔۔۔۔۔ٹوٹنے کے باوجود بھی خود کو بامشکل جوڑا پھر لڑنے کے لیے نکل گیا کس کے لئے اپنی محبت کے لیے اور وہ تو اپنی بیٹی کے لئے بھی کچھ نہ کر سکا۔آنکھوں میں سیاہ نمی آنکھوں کے کونے سے نکلنے لگی۔محبت کے لیے کچھ نہیں کر سکا کم سے کم بیٹی کے لئے کچھ کرتا۔۔۔۔۔اس نے پٹ کو زور سے مکا مارا۔۔۔اس کا اضطراب اور غصہ کسی بھی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔اس کے رشتیدار 'لوگوں نے اس کی ساری زندگی برباد کر دی تھی۔۔۔آخر کیوں کیا لوگوں نے ایسا؟کیوں کسی اور کی خوشی ان سے دیکھی نہیں جاتی۔۔۔کیوں حسد کی آگ میں وہ دوسروں کی خوشیوں کو تباہ کرنے پر تل جاتے ہیں ۔اللہ تو سب کو اپنے اپنے نصیب کے مطابق نوازتا ہے۔۔۔دوسروں کے لئے اچھا سوچیں گئے تو آپ کے بھی ہر کام سیدھے ہو نگیں مگر یہ بات کس کس کو سمجھائیں۔۔۔۔اس نے تو کسی کا کبھی بُرا نہیں سوچا۔سب کی اتنی رسپیکیٹ کی 'کسی کو ایک پرسنٹ کبھی دکھ دیا ہو۔

ناک کے کونے کو دباتے ہوئے' اس نے گہرا سانس لیا اور مڑا شرٹ کی کہنیوں کو فولڈ کرتے ہوئے۔ وہ ڈیسک میں آیا۔ شفق کی سامنے لگی ہوئی تصویر وہ اب نہیں دیکھتا تھا۔ جب سے اس نے شفق کا خط پڑھا تھا (زلنین جو سمجھ رہا تھا کہ فائیق نے وہ خط نہیں پڑھا وہ بہت پہلے پڑھ چکا تھا 'نہ بھی پڑھتا تو خواب اور خیال نے سب کچھ پہلے سے دکھا دیا تھا کہ وہ خط تو زخم میں صرف نمک کی صورت کام آیا تھا۔ وہ اب شفق سے نظریں نہیں ملا پاتا تھا۔۔۔۔ اوپر سے زلنین کی بات کہ شفق اسے بزدل انسان سمجھتی تھی۔ ہاں وہ بزدل ہے۔۔۔ اپنی محبت اور اس کی نیشانی کو بچا نہیں سکا۔ تو بزدلوں اور مجرموں کو زیب نہیں دیتا کہ جن کے ساتھ انھوں نے زیادتی کی انھیں آنکھیں اُٹھا کر بھی دیکھیں۔ جب تک وہ آپ کو معاف نہیں کر دیتے مگر معاف کرنے والا ہی ناراض ہو کر ہمیشہ کے لئے چلا جائے تو پھر آخر کرنا کیا چاہیے۔

کمرے میں موجود ایک سفید پھول جو تقریبا مرجھا چکا تھا۔ کھڑکی سی آتی ہوئی ہوا سے چلتا' اُڑتا انجانے میں فائیق کے قریب آٹھہرا فائیق کا دھیان اس طرف نہیں تھا۔ وہ اپنی چند فائلز کو بڑی بیزاری سے دیکھ رہا تھا۔ لیپ ٹاپ کو اپنی نظروں کی طاقت سے کھول کر اس نے فون اُٹھایا کہ ایک فائل لیپ ٹاپ قریب آنے کی چکر میں نیچے گر گئی تھی۔

"اُف!!! کوئی کام مجھ سے ٹھیک طرح ہو سکے۔"

وہ اُٹھانے لگا کہ دروازے پر ہوتی دستک پہ اس نے سر اُٹھایا' دیکھا تو ذوالفقار صاحب سٹک پکڑے کھڑے ہوئے تھے۔ چہرے پہ پہلے والا جلال موجود نہیں تھا بلکہ بیٹے کے لئے ایک نرم مسکراہٹ تھی۔

"بابا آپ اس وقت؟"

"کیوں اب بیٹے سے بات کرنے کے لئے مجھے وقت کا متعین کرنا پڑے گا۔"

نرمی اور سختی کے ملے جلے انداز میں بات کرتے ہوئے وہ اندر داخل ہوئے۔فائیق نے نفی میں سر ہلایا اور باپ کی ریپسیکٹ کی خاطر اُٹھ کھڑا ہوا اور ان کے لئے اپنی پاور کا استعمال کے بجائے خود جا کر ان کا ہاتھ تھاما اور کرسی کے بجائے جہازی سائز ویلیوٹ کرسی پہ انھیں بٹھایا اور خود چھوٹے سے ویلیوٹ سٹول گھسیٹ کر ان کے قریب بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے؟ شفق کے پاس آجکل نہیں جا رہے۔گھر پر ہی نظر آ رہے ہو؟ چکر کیا ہے میاں؟"

"خود کو اب اس کے اس قابل نہیں سمجھتا۔"

وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا۔

"کیا؟"

انھوں نے اتنا کہا اور فائیق کو بے اختیار ہوش آیا۔

آپ کسی حال میں مت خوش ہوئے گا بابا! پہلے کہتے تھے واپس آ جاو اب کہتے ہیں وہاں جا نہیں" "رہے۔ آپ مجھ سے چاہتے کیا ہیں۔

یہی کہ تم سب کچھ بھول جاو' موو آن کرو۔ تمھاری خوشیاں مجھے میٹر کرتی ہیں۔اب بھی کچھ " "نہیں بگڑا۔

"میری خوشیاں۔"

وہ تلخی سے ہنسا۔

میری خوشیاں !میری محبت اور بیٹی تھی بابا۔ وہ دونوں نہیں رہی تو پھر کیسی خوشیاں۔۔۔۔۔رہی"
بات موو آن کی تو موو آن زندہ دل لوگ کرتے ہیں۔ مردہ دل والے نہیں۔ آپ کا لوزر 'نکما'
"مور دن نو تھنگ بیٹا کسی قسم کی خوشیاں ڈیزرو نہیں کر سکتا۔

وہ اب چہرے جھکاتے ہوئے بے انتہا تلخ لہجے میں انھیں بتا رہا تھا۔ ذوالفقار صاحب کا تو دل کٹ کے رہ گیا۔

"ایسا کیوں کہتے ہو میرے بیٹے۔"

میرے اپنوں نے میری زندگی برباد کر دی بابا غیروں کا تو کوئی غم نہیں مگر اپنے۔۔۔۔۔۔بابا"
میں نے کشف کا کیا بگاڑا تھا' میں نے پر میس کا کیا بگاڑا تھا۔ ہر بات کا ساتھ دیا کرتا تھا میں۔ ان کے عیب چھپایا کرتا تھا۔ جس بات سے کشف کو تکلیف ہوتی تھی میں ہر ممکن کوشش کرتا تھا کہ اس تکلیف کو مٹا کر رہوں چاہیے خود لاکھ مصیبتوں میں پھنس جاتا تھا۔ اور میری سگی بہن نے میرے ساتھ کیا کیا۔ شفق بُری لگتی تھی مگر میں تو نہیں نا۔

میری خوشی کے لئے وہ جادو نہ کرواتی۔ کیا اس کی دوست زرین کو بھابی بنانے کا خواب زیادہ ضروری تھا۔ بھائی کی خوشیاں کچھ نہیں تھی۔ یا زرین کے ساتھ ساتھ وہ غفار کو خوش کرنا چاہتی
" تھی۔ جو ایک حسین شکل و صورت کا ایک فیک عامل بابا تھا۔ بھائی کچھ نہیں تھا۔

ذوالفقار صاحب کو تو چُپ لگ گئی۔۔ اسے تو چار مزید لوگوں کے بارے میں تو نہیں پتا تھا تو یہ کیا کہہ رہا ہے۔

"جزلان تو بتا رہا تھا کہ ابھی صرف تین لوگوں کا پتا چلا تو تم پھر کس کی بات کر رہے ہو۔"

انھیں کی بات کر رہا ہوں آپ کو یاد ہے نا ہمارے وہ نیبرز جن سے مجھے شدید نفرت تھی۔ غفار" "جس نے شفق کو ہیرس کیا تھا اور پر میس جو اس کی دیوانی تھی اسے شفق سے نفرت ہو گی تھی۔ ہاں مجھے یاد ہے منگنی والے دن پر میس نے میری ملاقات کروائی تھی اس سے۔ مجھے بھی نہیں" " پسند آیا تھا مگر اس کی خوشی کے لئے اپرو کیا تھا۔۔ بعد میں وہ لڑائی وہ میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ وہ سوچ رہے تھے وہ وقت پھر سر جھٹک کر اسے دیکھنے لگے جو اپنا سر پکڑے کسی غیر نقطے کو غور کر رہا تھا۔

"غفار! اس کی وجہ سے تو دادا شفق اور فائیق ٹوٹے تھے۔ ساری فساد کی جڑ تو وہی ہے کیمنہ۔"

وہ ایک دم اُٹھے۔

فائیق نے حیرت سے انھیں دیکھا۔

"آپ کدھر بابا؟"

"میں زرا ابھی آیا۔"

وہ چلنے کے بجائے اس کمرے سے غائب ہو گئے تھے۔

فائیق دنگ سا اُدھر ہی دیکھ رہا تھا جہاں وہ غائب ہوے تھے۔

پھر اس کے فون کی گھنٹی بجی

تو اسے ہوش آیا وہ اُٹھ کر چلتا ہوا ڈیسک پہ آیا۔ تو دیکھا ایک پھول سمیت اس کی فائل نیچے گری ہوئی تھی۔ فائل کو اُٹھانے کے ساتھ ساتھ اس میں سے نکلی ہوئی چیز دیکھ کر ٹھہر گیا۔ اوپر سے کانوں سے لگاتے ہوے فون سے ابھرتی ہوئی آواز نے اسے مزید ساکت کر دیا۔

عجیب لوگوں کا بسیرا ہے تیرے شہر میں ساگر "

"انا میں مٹ جاتے ہیں مگر یاد نہیں کرتے۔ سلام فائیق ذوالفقار۔۔۔۔۔ پہچانا مجھے۔

اور یہ آواز اس آواز کو وہ کیسے بھول سکتا تھا۔۔۔۔ اسی آواز نے شفق کے لئے غلط الفاظ نکالے تھے۔ اسی آواز سے تو فائیق کو نفرت تھی۔ اسی آواز کو فائیق نے دبوچ کر کچھ دنوں کے لئے بند کر دی تھی۔ اب اس آواز کو بیس سال بعد سُن کر فائیق ذوالفقار کے بجھے دل میں ایک آگ بڑھکی تھی۔ آزمائشِ محبت کے ساتھ۔ آخری جنگ بھی شروع ہو چکی۔

تھی۔ اس جنگ نے اپنے فائنل ڈیسٹینشن پر جانا تھا۔

قسط : بارہ

باب : آزمائشِ محبت

چیری کو منہ میں ڈالتی ہوئی وہ لڑکی زرین کو دیکھنے لگی۔جو پارٹی میں موجود لوگ کے ہجوم کو بیزاری سے تک رہی تھی۔ منگنی کے اس چھوٹی سی تقریب میں بس سو سے زاہد لوگ بلوائے وے تھے۔بس !اس میں آدھے انسانوں کی پارٹی تھیں اور آدھے جن کی مگر معصومیت سے بھرے انسانوں کے وہم وگمان میں نہیں تھا کہ ان کے ارد گرد گھومتے ہوے جن !انسان کے روپ میں ان سے مل رہے تھے۔سب لوگ پارٹی میں آہستہ آہستہ آئے جارہے تھے۔بس ابھی لڑکی والے 'فائیق اور شفق کی آمد نہیں ہوئی تھی۔زرین اور باقی فیملی فائیق اور لڑکی والے کا انتظار کررہے تھے جبکہ شفق کی امی زلنین کی امی کے ساتھ کھڑی باہر باہر مین دروازے کی طرف دیکھتی شفق کا انتظار کررہی تھیں۔کہاں رہ گئی یہ لڑکی ؟۔

انھوں نے بڑابڑاتے ہوے کہا۔

جامنی گاون میں ملبوس 'پھتروں کا مالا پہنے 'پھولدار جوڑے کو ٹھیک کرتی۔وہ ریڈ لپ سٹک والی یقننًا کوئی اور نہیں کشف ذوالفقار تھی۔بیس سال بعد والی اور پہلے والی میں صرف انیس بیس کا

فرق تھا۔ باقی وہ وہی تھی۔ برینڈ کانشس اور مغرور جینی۔ گریپ جوس کو لبوں سے لگاتے وہ کالے گاون میں ملبوس زرین کو دیر سے تکے جارہی تھی جو بہت بیزار اور چڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اسے رہا نہیں گیا تو گلا کنکھار کر بولی۔

"کیا ہوا؟ چہرے پہ بارہ کیوں بجے ہیں؟ کسی نے کچھ کہا۔"

"! یہی تو بات ہے کشف بیگم کسی نے کہنا کیا ہے"

وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے گلاس سے گھونٹ لینے لگی۔ وہ بھی بڑے بڑے۔ ہجوم میں گھومتے لوگ' ان کی آوازیں' یہاں تک کے جوتے اور ہلیز کی چھاپ اور ٹک ٹک سے بھی اسے سخت چڑ ہو رہی تھی۔

"کیا غفار نے کچھ کہا یا وہی میرے بھائی سے برابلم؟"

"اس نے نظریں گھمائیں ایک تو اس بھوتنی کو میرے بھائی میں کیا نظر آگیا۔

اس نے دل میں سوچتے ہوئے نیچے سے سر اُٹھایا۔ اور ریلنگ سے ہٹ کر وہ بالکنی میں چلی گئ۔

کشف کو مجبوراً اس کے پیچھے آنا پڑا وجہ غفار ہی تھا۔ ورنہ وہ کشف ہی کیا جو کسی کے پیچھے آئے۔

کیا بات ہے کیوں آپ سیٹ ہو آج وہ آئے گی نا لڑکی میں بھی تو دیکھوں فائیق بھائی جیسے پتھر "

" دل آدمی اس کے دیوانی کیسے ہوگئے۔

"! وہ دیوانہ نہیں ہے اس کا! وہ اس کا عاشق ہو چکا ہے"

وہ سخت تپش میں گلاس کو پٹختے ہوئے بولی۔

کشف نے آنکھیں گھمائیں۔

"اب دوست میری دو آنے سے تو ایک دفعہ ہو ایک کیوں ہوتی پریشان تم اور ہے بات ہی ایک
مسکراو کیونکہ تم جانتی ہو کشف ایسا ہونے نہیں دے گی وہ تمھیں ایزابھابی قبول کر چکی ہے تو پھر
ٹینشن کس بات کی۔"

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"ایک تو دوست مت بولو یار کم سے کم دس سال بڑی ہو مجھ سے۔ ایک تو چھوٹی بنانے کے لئے
مجھ سے دوستی کی پھر تم کہلاوانے لگی تم کتنی چالاک ہو۔"

وہ اب کشف کو چڑانے لگی کیونکہ وہ اندر سے بہت فرسٹیٹ تھی آیا جو اس نے چیز شفق کے حوالے کی وہ کام کریں گی۔۔۔ کیا وہ ان کی محبت کو توڑ سکے گی یا ان کی محبت اتنی طاقت ور ہو گی کہ اس کا جادوئی نیکلس بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔۔۔۔ سوچ سوچ کے دماغ پھٹ رہا تھا ۔۔۔۔ اُدھر نیچے شفق ذوالفقار ہاوس کے مین ہال کے اندر داخل ہوئی تھی۔ جہاں دیکھنے میں لگ رہا تھا پارٹی اپنے عروج پر ہے اور لوگوں کی تعداد دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا کہ کوئی منگنی کا فنکشن ہے۔ آس پاس گھومتے دمکتے ہوئے لوگ۔۔۔ بیچ سے راہ نکالتے' پھرتی سے چلتے ویٹرز مہمانوں کو جوسز' کھانے کی چھوٹی موٹی اشیا سرو کر رہے تھے۔ سامنے خوبصورت سا سٹیج بنا ہوا تھا۔۔۔ یہ منگنی ہی ہے نا کہ کہی شادی؟ باہر تو شادی کی بھی اتنی سادہ سی تقریب ہوتی تھی مگر یہاں تو بات ہی الگ ہے کیا جن وغیرہ بھی انسانوں کی طرح شو مارتے ہیں۔ اس کے دل میں خیال آ رہا تھا۔ خود وہ بہت سمپل سے نیلی رنگ کے سوٹ' ہلکی جولیری میں بہت سادہ مگر پیاری لگ رہی تھی پھر سوچ کر اس نے سر بے اختیار جھٹکا ظاہر ہے سب سے چھوٹے اور آخری بیٹے کی منگنی ہے انکل

دھوم دھام سے کیوں نہ کرتے۔

اس کی آنکھیں بے اختیار جلنے لگیں۔وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے خاموشی سے سامنے تالی بجاتے ہوے بس اس کو کسی اور کا ہوتے دیکھی گی بس اور کیا کر سکتی ہے۔فائیق نے صحیح کہا تھا لڑکیاں جتنی مضبوط کیوں نہ ہو وہ ماں باپ اور ان کی عزت کی خاطر خاموش اور بے بس ہو جایا کرتی ہیں۔۔۔۔وہ کرنے پر تو بہت کچھ کر سکتی۔اس منگنی کو روک سکتی۔فائیق اور اس کی اصلیت سب کو بتا سکتی تھی مگر وہی بات کون یقین کر تا یہ سوٹٹ بوٹٹ ہینڈ سم فائیق ذوالفقار جن ہے۔سب نے تو ہنسنا تھا یا تو اس کا مذاق بنانا تھا۔وہ اپنے سوچ میں اتنی گم تھی کہ وہ بے اختیار کسی سے ٹکرائی۔

"ایئم سوری۔"

اس نے تیزی سے سنبھلتے ہوے کہا تھا پھر سر اُٹھا کر دیکھا تو جامنی گاون میں ملبوس ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا جس کی تھوڑی بہت مشابہت کسی سے ملتی تھی۔کس سے۔۔۔یہ معلوم نہیں تھا؟

اِٹس اوکے مجھے لگتا ہے میں نے آپ کو کہی دیکھا ہے ارے کہی آپ شفق فہیم تو نہیں ہے انکل"

"فہیم کی بیٹی۔

"جی۔"

اس نے بڑی سادگی سے جواب دیا۔

"او! کیسی ہو شفق پہچانا مجھے۔"

اس نے بڑھ کر اس کے دونوں گالوں پہ پیار کیا یہ بھی ایک ہائی سوسائٹی کا کھوکلا انداز تھا۔
شفق کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔زرین دور سے دیکھتی کڑوا منہ بنانے لگی۔اس کو شفق کے بجھے ہوئے چہرے سے خوشی مل رہی تھی مگر وہ سادے لباس میں فائیق کو زیر کرنے آئی تھی اس بات پہ اسے آگ لگ رہی تھی۔جانتی تھی فائیق سادگی کا کتنا دیوانہ ہے۔
مجھے نہیں پہچانا ایک تو بابا اور فائیق بھی نا کسی سے بھی انٹروڈیوس نہیں کرواتے مجھے میں فائیق" کی بہن کشف ذوالفقار۔۔۔دیکھنے میں بیشک اس سے چھوٹی ہوں مگر ہوں اس سے دو سال بڑی
"۔۔۔۔
(اسے سے شفق کو کیا مگر اپنی انسیکیورٹی دور کرنی تھی)
شفق بے اختیار مسکرائی مگر اس کی مسکراہٹ پھیکی تھی۔
"ویسے تمھارے امی ابو آگئے تھے تم نے اتنی کیوں دیر کی۔"
فائیق سے سُنا تھا وہ کسی سے اتنی بات نہیں کرتی کافی مغرور سی ہے مگر وہ تو بڑی مختلف سی تھی۔
اس نے دل میں سوچا مگر فائیق اسے ایک چیز بتانا بھول گیا تھا۔اس کی بہن بناوٹی بھی بہت تھی۔
"جی وہ بس کام تھا۔"
چلو اچھا ہے ابھی ہمارے لڑکی والے نہیں آئے اچھا کیا ٹائم پہ آگئی اگر اپنی امی کو ڈھونڈ رہی تو"
"وہ سامنے میری بھابی کے ساتھ بیٹھی ہیں غالباً انھیں ہی ڈھونڈ رہی ہو گی۔
اس نے دائیں جانب انگلی سے اشارہ کیا جہاں زلنین کی امی ثمینہ اور اس کی امی بیٹھے گفت وشنید کر رہی تھیں۔

"تھینک یو بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر آپا۔"

اس کے آپا کہنے پر کشف کا دل سڑ گیا۔ آپا ہاو ڈیئر شی۔۔۔ مگر وہی مضنوعی اور بناوٹی مسکراہٹ سے بولتی۔

"مجھے بھی پھر ملتے ہیں۔"

شفق سر ہلاتے ہوے جیسے گئی اس کی بناوٹی مسکراہٹ غائب اور اس نے زرین کو دیکھا جو اب چڑانی والی مسکراہٹ اچھال کر دوسری طرح منہ کرتے ہوے اپنی امی سے کچھ کہنے لگی۔

⁂ ⁂

"! تمھیں میں کیسے بھول سکتا ہوں غفار صدیق عالم"

فائیق کی اس بات پر غفار نے ایک زبردست سا قہقہ لگایا۔

"میں بھولنے والی چیز تھوڑی ہوں فائیق ذوالفقار۔ کیسے ہو؟"

کیسے ہو؟ اگر وہ اس کے سامنے ہوتا تو وہ اسے ضرور بتاتا وہ کیسا ہے؟۔

مطلب کی بات پر آجاو غفار معلوم تو ہو گا مجھے گھوما پھرا کر بات اور بات کرنے والے سے سخت نفرت ہے۔"

لہجہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔

"یار تھوڑی سی فارمیلٹی تو کرنے دیا کرو مگر چلو ڈیل کرنی تھی تم سے ایک میٹنگ رکھیں۔"

"میں نے کہا نا جو کہنا ہے سیدھے طرح بتاو۔"

نہ بھئی نہ یار اس دفعہ تمھاری شفق تھوڑی مانگ رہا ہوں ویسے سُنا ہے بیچاری کی ڈیتھ ہو گی تتتت"

"آفسوس ہوا بیچاری نے بڑے بُرے دن دیکھیں میرے ساتھ ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں اپنی زندگی تو پیاری ہے نا غفار۔۔۔۔ چلو اپنی نہیں تو بیوی بچے کو ہیں نالاہور کہ گھر میں "

"ہے نا۔۔۔۔

اس کی بات پر غفار خاموش ہو گیا۔

ہو گئے تم عامل بابا اپنے گھر میں مگر ہو تو ایک انسان ہی !! جبکہ میں ! میرے ایک قدموں کی "

آہٹ جب تمھارے گھر پر پڑے گی تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔ سمجھ رہے ہو نا۔۔ یاڈیمو

"دوں۔

وہ اس کی کپکپاہٹ کو واضع محسوس کر سکتا تھا۔

"بات کرنی ہے تو بھونکو !!! مگر اپنی گندی زبان سے تم میری بیوی کا نام نہیں لو گئے سمجھے۔"

اب وہ زور سے غرایا تھا اور اس کے غرانے سے آس پاس کی در و دیوار بھی کانپنے لگ گئی تھی۔

ارے ناراض کیوں ہوتے ہو میں تو بس آفسوس کر رہا تھا۔ میں بس کام کے حوالے سے بات "

"کرنے کے لئے فون کیا تھا آخر کو تم ہوٹلز کے دُنیا کے بادشاہ ہو۔۔۔۔۔ تو اس سلسلے میں۔۔۔۔

" میٹنگ کہاں رکھنی ہے ؟"

اس کا تو وہ بندوبست کرے۔۔۔۔۔ اس کی بہن نے اس کی زندگی تباہ کر دی۔۔۔۔ اوپر سے اس

کا بھائی۔۔۔۔ اینٹ سے اینٹ نہ بجادی ان کی تو اس کا بھی نام فائیق ذوالفقار نہیں۔

"یو کے۔"

"پورے یو کے میں کہاں ڈھونڈوں گا میں تمھیں شہر بتاو۔"

فائیق نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھا اور اچھال کر ٹیبل پہ پھینکا۔

"لندن !۔"

میں مزید نہیں بتا سکتا تم جب آ گئے تو تمھیں خود معلوم ہو جائے گا۔۔۔۔ پھر ملتے ہیں فائیق"

"ذوالفقار۔۔۔۔

فائیق نے فون بند کر کے زور سے پھینکا اور فائل اُٹھا کر جزلان کے آفس بڑھا۔

اس نے میپ کھولا تو اس پہ دو پتھر پڑتے ہوئے تھے۔ یہ کیا؟ دو کس کے؟ اس نے پتا کروانے کے لئے پتھر کو چیک کرنا چاہا مگر پھر رُک گیا۔ جب ساری بات سمجھ آئی تو اس نے مٹھیاں بھینچ لی ۔اس الو کے پٹھے جزلان کو کس نے کہا تھا کہ وہ زلنین کی پیچھے جائے۔ اب کیا کرے وہ۔۔۔۔ کس طرح رابطہ کرے کیا پیچھے جائے ان کے نہیں وہ لڑکی بھی ہے۔۔۔۔ اس کا بھی کچھ کرنا ہے ۔۔۔۔ کمرے میں گھومتے ہوئے اس نے جزلان سے رابطے کا طریقہ سوچنا تھا مگر کیسے؟ یہ سوچتے ہوئے اس کی نظر بے اختیار بڑے سے پنجرے میں موجود سفید کبوتر پر پڑی تو اس کے سارے مسئلے حل ہو گئے۔۔ آگئے بڑھ کر اس نے پنجرہ احتیاط سے کھولا۔۔۔۔ یہ بھی ایک جنات ہی تھا ۔۔ جزلان اسے مسینجر بولتا تھا کیونکہ یہ ایمرجینسی کے وقت پیغام فوراً پہنچایا کرتا تھا وہ بھی ایک سکینڈ میں۔

فائیق نے اسے دیکھ کر سارا پلان بتایا۔۔۔۔ اور وہ کبوتر ساری بات سمجھ کر اپنی آواز نکالتا ہوا اس کے بن کہے اُڑ کر سیدھا اس آئینے میں گھس گیا۔ فائیق نے اس پیغام دے دیا تھا اب اس کے لوکیشن کا پتھر جزلان کی طرف فٹ کرنا تھا جو اس نے کر دیا۔۔۔ اب اسے اپنی تیاری کرنی تھی۔

****

زلنین نے اپنا سر تھام لیا۔ یہ

کیسے آزمائش تھی۔ مائینڈ گیمز چاہتا کیا تھا۔ جب بھی وہ کوئی سمجھداری کا کام کرنا چاہتا تھا وہاں کوئی نہ کوئی مصیبت آٹپکتی تھی۔ پہلے عزت کو اس کے پاس بلاوجہ بھیجا پھر ہما کے روپ میں ایک فضول سے پاگل بہروپیہ بھیجا پھر اس کے بعد جزلان کی آمد اس تھوڑی ہی وقت میں ان تینوں نے اس کا دماغ خراب کیا خاص کر سونیا نے پھر ایک دم سے جزلان کو کچھ ہوا تو وہ اور عزت جیسے آئے تھے ویسے ہی غائب۔۔۔۔ وہ اپنے دماغ کو کسی اور کے ہاتھوں کھیلنے سے آخر کیسے روکے۔ سونیا کبھی اُدھر دیکھتی جہاں سے وہ غائب ہوے تھے تو کبھی سر پکڑے ہوے زلنین کو۔ یہ جو ابھی ہوا تھا یہ سچ تھا یا نظروں کا دھوکہ۔۔۔۔ کوئی شخص وہ بھی دو! ایک دم اس کی آنکھوں سے ہوا کے جھونکے کی طرح نظروں سے کیسے اوجھل ہوسکتے تھے۔ ابھی تو جزلان عُرف سائینٹی بھائی اس سے اور زلنین سے لڑ رہے تھے پھر اس لڑکی نے اسے پانی پلایا تھا کیونکہ اس کی طبیعت خراب ہوگئی تھی پھر اچانک اس نے دیکھا جزلان کے ہاتھ کالے ہو رہے تھے اور وہ رنگ اس کے جسم میں پھیل رہا تھا پھر اس لڑکی نے آگئے بڑھ کر کپڑے سے اس کے ہاتھ ڈھکے۔ اور پھر غائب۔۔۔۔

"ام ایس پی سر۔"

اب صرف وہی رہ گیا تھا تو عزت سے پیش تو آنا ہی تھا ورنہ اسے تن تنہا چھوڑ دے گا تو وہ واپس کیسے جائے گی۔۔۔ واپس تو دور کی بات اپنی جان کی حفاظت کیسے کرے گی جو بھی تھا۔۔۔ اس

نے اسے بچایا تھا۔۔۔ سخت بیشک تھا مگر دل کا اچھا تھا۔

زلنین نے اسے دیکھا جو سہمے ہوئے مگر معصومیت سے تکتی ہوئے اس کے پاس آئی ۔

"وہی رہ کر بات کرو۔"

سرد مہری سے زلنین نے کہا۔

"آپ کو آواز کیسے سُنائی دے گی اور ویسے بھی مجھے خوف آرہا ہے۔۔۔"

"تو میں کیا کروں آپ کے اس سو کالڈ خوف کا جو اچانک نمودار ہو گیا ہے۔"

سونیا کے ماتھے پہ بل آگئے۔

"اچانک نہیں آیا آپ نے دیکھا تھا کہ اتنا بڑا سانپ ہے اس نے مجھے نگل لینا تھا تو کیا ہوتا؟"

"ہونا کیا تھا جان چھوٹ جاتی میری۔"

زلنین تیزی سے بولا۔

"تو بچانے کو کس نے کہا تھا۔"

تڑک کر جواب دیا گیا تھا۔۔۔

"اوپر سے خود ہی پاگلوں کی طرح اس کے ٹکڑے کر دئے۔ چھوڑ دیتے مار دیتا مجھے۔"

ہلیو لڑکی میں اگر تمھیں نہ بچاتا تو جزلان نے بچالینا تھا اور میں نے یہ سب انسانیت کے ناطے کیا"

"تھا دوسرا یہ میری ڈیوٹی تھی مگر اب۔۔۔۔

"اب پچتا رہے ہے نا؟"

وہ چلتے ہوئے اس کے سامنے آئی۔

ہاں پچھتا رہوں دیکھیں بی بی میں نے اپنا فرض پورا کر لیا۔۔۔ آپ کی دو دفعہ جان بچالی اور اب "
آپ کو چاہیے جہاں سے آئی ہیں وہاں سے واپس چلی جائے۔۔۔ آپ کی فرینڈز آپ کو ڈھونڈ
"رہے ہونگیں۔

میں کیسے جاوں میں اتنی دفعہ تو آپ کو بتا چکی ہوں مسٹر بلیو جینز کہ میں راستہ بھٹک چکی ہوں اوپر "
سے طوفان' آپ کی آمد اور سانپ کے حملے نے مجھے بھو کلا کر رکھ دیا ہے۔۔۔۔ مگر آپ کی
"موٹی عقل اس بات کو سمجھے تو۔۔۔

اس کے بلیو جینز کہنے پر زلنین پتھر ہو گیا۔۔

"!! ناٹ فیر مسٹر بلیو جینز"

ہمانے ایک دفعہ اسے کہا تھا۔

زلنین نے اسے غصے سے دیکھا اور بن کہے مڑ گیا۔ سونیا کا منہ کھل گیا پھر وہ آگئے بڑھ کر اس کے
پیچھے آئی۔

آپ ایسے بھاگ نہیں سکتے آپ کو مجھے چھوڑنا ہو گا پلیز۔۔۔ میرے امی ابو بہت پریشان "
"ہونگیں وہ پھر کبھی مجھے تنہا نہیں بھیجے گئے۔

تو یہ میرا پرابلم نہیں ہے محترمہ۔۔۔ غلطی آپ کی ہے آپ کو پتا ہے یہ کتنا خطرناک جنگل ہے "
۔۔۔۔ چلیں دوستوں کے ساتھ آئی تھی تو دوستوں کے ساتھ رہتی اتنا تارزن بنے کو کس نے
کہا تھا۔ اور کھانے وغیرہ کا اتنا تھا تو اتنے پیسے نہیں تھے آپ منسٹر کی بیٹی کے پاس کہ اپنے ساتھ
" لکڑیاں اور دیگر چیزیں ساتھ لے آتی۔۔۔

زلنین مڑ کر اسے غصے سے دیکھتے ہوے تیزیں سے بولتا گیا۔

"ہم لوگ یہاں کیمپنگ کرنے نہیں آئے تھے۔۔۔۔۔"

مس سونیا آئی ڈونٹ کیر آپ کیمپنگ کے لئے آئے تھے یا نہیں لیکن ایک عقل مند انسان کا یہ تقاضہ ہے کہ وہ کہی بھی جائے اپنا انتظام ضرور کرتا ہے۔ آپ کو کون سا کام کرنا اس سب کے لئے نوکر تو موجود ہونگیں۔۔۔"

"آپ کی زبان بہت لمبی نہیں ہے۔"

وہ انگلی اُٹھا کر اسے کہنے لگی۔

"کم سے کم آپ سے زیادہ لمبی نہیں ہے ویل ایف یو ایکسکیوز می مجھے اب اجازت۔"

وہ جانے لگا کہ وہ پھر اس کی راہ میں حائل ہو گئ۔

آپ سے ایک بندہ بلکہ ایک بندی مدد مانگ رہی ہے اور آپ اوپر سے اکڑ دکھا رہے ہیں۔۔۔" اتنا بھی غرور نہیں ہونا چاہئے انسان میں ٹھیک ہے مرد ہیں' طاقت ور ہیں۔۔۔ اوپر سے شارپ پولیس آفسر! مگر یہ سب آپ کو کس نے عطا کیا ہے اس رب نے اور کیوں کیا یہ بھی آپ بہتر جانتے ہیں۔ اس لیے ریکیوسٹ کر رہی ہوں آپ سے۔"

"پلیز بلیک میل کرنے کے لئے مذہب کو بیچ میں نہ لائے۔"

زلنین سخت لہجے میں بولا اندر سے وہ موہم پڑ رہا تھا اگر وہ اس قابل ہوتا تو آج ہما زندہ ہوتی۔ وہ شارپ مائنڈ ہوتا تو اس کے سارے اپنے اس سے دور نہ ہوتے۔

مذہب بلیک میل کے لئے نہیں بلکہ مدد کے لئے بیچ میں لا رہی ہوں کیونکہ ہمارے مذہب نے تو"

"یہی سکھایا ہے کہ سب کے کام آو' سب کے مدد گار بنو۔۔۔

اُف اب کیا کرے ہو سکتا ہے جس چیز سے وہ جان چڑھا رہا ہو وہ منزل تک پہنچانے کی ایک راہ ہو جس سے بار بار بھاگنے سے بے شمار رکاوٹیں آ رہی تھیں۔ کچھ سوچ کر اس نے اسے پھر اطراف میں دیکھا۔ گہرا سانس لیتے ہوے وہ چل پڑا۔

سونیا نے اس بار اسے نہیں روکا۔ بلکہ شدید مایوسی سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگی۔ زلنین نے رُک کر گردن موڑ کر اسے دیکھا پھر افسوس سے سر ہلاتے ہوے بولا۔

"وہاں شامِ غریبا منانے کا ارادہ ہے؟"

"تمھیں اسے کیا جاو اپنے سو کالڈ جہنم میں۔"

اب انسان مدد نہ کریں تو آپ جناب کا تکلف جائے بھاڑ میں۔۔

اس کے پھاڑ کھانے والے انداز میں زلنین کو ہما یاد آئی۔۔۔ نکاح کے وقت والی ہما۔

"چلو میرے ساتھ تمھیں بھی چھوڑ آوں تمھارے اصل ٹھکانے۔۔۔۔"

"کہاں؟"

"جہنم میں۔"

قسط : تیرہ

باب : آزمائشِ محبت

زلنین کی بات پر سونیا وہی طیش کی عالم میں کھڑی رہی۔

یہ آدمی سیدھے طریقے سے مجھے اپنے ساتھ لیکر جانے کے لئے نہیں کہہ سکتا! ضرور ٹیڑھی"
"بات کرنی ہے۔ جب تک پیار سے نہیں بلائے گا میں نہیں جاوں گی۔

کون سا منتر پڑھ رہی ہیں کھڑے کھڑے آپ۔۔۔ میں زیادہ انتظار نہیں کر سکتا اگر آپ نے"
"میرے ساتھ چلنا ہے تو مجھے جلدی سے بتائیں۔

زلنین کی بے زاری سے کہے گئے الفاظ پہ اسے ڈھیر سارا غصہ اور بے بسی سے رونا آیا کہ وہ کہاں
" پھنس گئی ہے۔ ڈیڈی صحیح کہتے ہیں کبھی کبھی ایڈونچر بہت مہنگا پڑ جاتا ہے۔

تیزی سے مڑ کر اس نے زلنین کو دیکھا اور پھر آنکھیں گھما کر اس کے پاس آئی۔

زلنین نے اسے سر سے پاوں تک دیکھا۔۔۔۔ پھر نظریں پھیر کر اسے آگے چلنے کا اشارہ کرنے
لگا۔ جبکہ سونیا سینے پہ بازو لپیٹے بھنویں اوپر کرتے ہوے کہنے لگی۔

یہ کیا انٹیلیجنٹ آفسر؟ آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں گئے۔۔۔۔ اوہو آخر آپ اپنے شان میں"

"گستاخی کیسے ہونے دیں گئے۔

دیکھیں محترمہ چُپ کر کے چلیں جیسا میں کہہ رہا ہوں یہاں پہ کافی سارے سانپ اور جنگلی""
زہریلے جانور اپنے ناشتے کے منتظر ہیں اگر آپ ان کا ناشتہ نہیں بنا چاہتی تو برائے مہربانی آ گئے
"چلیں۔

اتنا جل کر کیوں بول رہے۔۔۔۔۔۔ کیا بہت گرمی لگی ہے آپ کو۔۔۔۔۔ اس وقت ٹھنڈی"
کوک کی بوتل ہوتی تو آپ کو دے دیتی یا جس پر آپ کو غصہ آ رہا ہے تو اسے تین چار گالیاں
"دے دیں نو پرابلم مگر پلیز فرسٹریٹ نہ ہوئے نہ ہی اپنی فرسٹیشن مجھ پر اُتارے۔

زلنین کو اپنی بات یاد آ گئی جو اس نے ہما کو ٹیز کی صورت میں ایسی باتیں تجویز کی تھی۔۔۔۔ یہ کیا ہے؟

"اس وقت تو مجھے آپ پر آ رہا ہے۔۔۔۔"

اگر آپ نے ایک لفظ بھی میرے بارے میں بُرا کہا تو آپ سوچ نہیں سکتے میں آپ کے ساتھ "
کیا کروں گی۔" وہ انگلی اُٹھا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں اُٹھا کر بولی۔ زلنین ہنس پڑا یہ اس کی
"تمسخر سے بھری ہنسی تھی۔" کیا کریں گی آپ مثلاً کیا کر سکتی ہیں آپ زرا بتانا پسند فرمائی گی۔

"آپ کو نہیں پتا مجھے کتنے جادو آتے ہیں۔"

اس کے خیال میں آیا کیوں نہ اس آفسر کو اس جنگل میں ڈرایا جائے کیونکہ ابھی ابھی اس کا کزن
اور وہ ایک لڑکی ایک دم سے غائب ہو گئے تھے۔۔۔ وہ بھی ایک مسٹری اسے پتا کرنی تھی مگر
زلنین کو زیر کرنا ضروری تھا۔

جادو؟ یعنی کہ دوسروں کے دماغ کھانے کا جادو! تو سونیا جی مجھ تو پتا ہے اس جادو کے بارے میں "

" آپ کس جادو کی بات کر رہی ہے۔

یہ آدمی اس سے ایک تھپڑ ضرور کھالے گا۔۔۔اس نے چہرے پہ سنجیدگی طاری کرتے ہوئے

اس کے مذاق کو ہوا میں آڑایا۔۔۔

آپ کو پتا ہے کہ آپ کے کزن کو کس نے غائب کیا "

" ہے۔

زلنین ایک دم الرٹ ہو گیا اس کی بات پر اوتو یہ لڑکی اپنا اصلی رنگ دکھانے لگی۔ اندر سے وہ

الرٹ تھا مگر چہرہ بے انتہا سپاٹ۔

" ہاں تو۔۔۔"

آپ پریشان نہیں ہوئے نہ آپ کو حیرت ہوئی عجیب کزن ہیں آپ اس بیچارا نے زرا سا مارا اور "

" ڈانٹا آپ بھول گئے انھیں۔

زلنین نے ایک آئی بروز اوپر کی۔۔۔اور کندھے اچکائے۔

" آپ کہنا کیا چاہتی ہیں۔۔۔زرا کھل کر آپ کہہ سکتی ہیں۔۔۔"

" یہی کہ مجھے جادو آتا ہے۔"

اس نے بڑے مزے سے کہتے ہوئے کندھے اچکائے۔۔۔اور آنکھوں میں شرارتی پن در آیا

۔

" اور آپ نے اپنے جادو سے جزلان اور عزت کو غائب کر دیا۔"

"بالکل!۔"

"اچھا!۔"

زلنین نے لب دبائے ایک منٹ کے لئے اسے دیکھا اور پھر یہ بات سونیا کو مہنگی پڑی کیونکہ زلنین نے اس کی گردن پکڑ کر درخت کے ساتھ اسے لگایا اور سونیا اس اٹیک کے لئے تیار نہیں تھی یک دم چیخ پڑی۔۔۔۔

****

"اُف! آرام سے پلیز۔"

جزلان چڑتے ہوئے بولا' جب عزت نے اس کے ہاتھوں میں سپرے کرنا شروع کیا۔ وہ اس وقت سمندر کے کنارے' پتھروں اور ریتوں کے بیچوں بیچ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں درخت کا سایہ ان دونوں پر پڑ رہا تھا۔۔۔ جزلان کی حالت پہنچتے ہی عجیب ہوگئی تھی مگر عزت کے بروقت ٹریمنٹ سے وہ کافی بہتر ہوگیا تھا۔ اوپر سے سمندر کی ٹھنڈی لہروں سے آتی ہواوں نے اس سکون بخشا تھا۔۔۔ سورج سمندر کے بیچ و بیچ کھڑا تقریباً ڈوبنے لگا تھا۔۔۔۔ وہ اس منظر کو انجوائے کرتا مگر یہ ہاتھوں کا درد اللہ جی۔

تمھیں کیا ضرورت تھی اس لڑکی کا نام اس کی منہ پر لیتے۔۔۔۔ پتا تھا تم تینوں کی جان جاسکتی" "تھی۔۔۔

بھاڑ میں جائے یار جان ایک تو یہ لوگ اس معصوم جانوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں نہیں مرتے ہم" "بہت ڈھیٹ ہڈی ہیں

اوہو اتنا کیوں دل خراب ہے تمھارا؟ پتا ہے نا یہ ایک آزمائش ہے اس میں زلنین اور ہما کا کیا"
"قصور ہے؟
قصور ہے با۔۔۔(وہ اسے باجی بلانے لگا تھا مگر پھر یاد آیا وہ اسے تھوڑا بہت پسند کرتا ہے) سر"
زور سے جھٹک کر بات جاری کی۔
مس عزت! تو اس میں میں کیوں گھیسٹا جا رہا ہوں۔۔۔ دیکھو کیا کر دیا اس منحوس گیمر کے"
بچے نے میرے ہاتھ کو۔۔۔ سمجھ نہیں آرہی اب کیا کروں اب دونوں کو اکیلے چھوڑ آئے ہیں وہ
ہما کو ہپنوٹائز کیے بیٹھے اور وہ مس سونیا زلنین کو مار کر خود خودکشی کرلے گی۔۔۔ یہی اختتام ہونا
ہے اس لوسٹوری کا۔۔۔ اور میں یہ ہونے نہیں دے سکتا۔۔۔ ٹائیم کم ہے اور میں تو اس کھیل کو
ختم کرنے آیا تھا یہ کھیل تو میرے ساتھ ہی
"کھیلنے لگا۔۔۔
"اُف کیا بول رہو تم ایک دفعہ چپ کر جاو۔۔۔ دھیان سے میری بات سُنو۔"
وہ جنجھلا کر بولتے ہوئے سائڈ پہ بیٹھی۔ جزلان نے سر اُٹھایا۔
تم جس دشمنوں کو جانتے تھے اس سے مقابلہ کیوں نہیں کیا سیدھا کونیں میں چھلانگ لگادی"
"۔۔۔۔زلنین سے اس حالات میں بے وقوفی کی اُمید تھی مگر تم۔۔۔۔
تو نانو اور ہما کو واپس کیسے لاتے ہم۔۔۔ اس کالے جادو کو کیسے ختم کرتے۔۔۔ اپنے گھر میں وہی"
"رونق تو نہیں مگر سکون کیسے لاتے ہم۔
وہ اداس سے کہنیوں سے اپنے بھورے بال آنکھوں سے ہٹانے لگا جو آنکھوں میں آرہے تھے

اور کافی لمبے ہو گئے تھے۔

وہ ہاتھ جھاڑ کر اپنے بیگ سے کچھ نکالنے لگی تو ایک دم اچھل کر پیچھے ہوئے کیونکہ اس بیگ سے جزلان کا کبوتر یعنی مسیجنر نکلا تھا اور وہ سیدھا جزلان کے کندھے پہ آ بیٹھا۔

"او یہ کہاں سے آیا؟ یہ۔۔۔۔"

"مسینجر تم یہاں کیا کر رہے ہو۔"

جزلان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔اور حیرت سے اسے پوچھا۔

"یہ تمھارا کبوتر ہے۔"

"ہاں تمھیں کس نے بھیجا ہے۔"

"!!! فائیق"

اس کی آواز نکلی۔ عزت کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔

کیا فائیق چاچو نے بھیجا ہے؟ او ڈیم انھیں پتا لگ گیا کہ میں اِدھر آ گیا ہوں! بہت غصے میں تھے "

"۔

"! ہاں"

عزت کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا پھر وہ ہنسی۔

"اتنی ٹینز سیچیوشن میں تم ہنس رہی ہو۔"

جزلان نے اسے گھورا پھر اسے دیکھا اور بولا۔

"ہاں بتاو۔"

مسینجر نے کانوں میں جزلان کو سارا پیغام دیا اور جیسے ہی جزلان نے سارا پیغام سُنا اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"کیا؟؟؟؟"

عزت اب کی بار چونکی۔

"یہ کہا سچ میں یہ چاچو نے ہی کہا ہے۔"

کبوتر اپنا پیغام دیں چکا تھا اب اس کا ٹائم ختم اور وہ سیدھا اُڑتا ہوا ایک دم نظروں سے اوجھل ہو گیا

۔

"کیا کہا تھا جزلان اس نے کیا پیغام بھیجا ہے۔"

عزت چلتے ہوے اس کے سامنے آئی اور بے تابی سے پوچھا۔

جزلان کا دھیان اس طرف نہیں تھا وہ کسی اور سوچ میں گم تھا۔ مگر جب عزت نے جنجھوڑا تو وہ متوجہ ہوتے ہوے بولا۔

فائیق چاچو کا کہنا ہے کہ زلنین فائیق ذوالفقار جبکہ اس کے ساتھ کوئی بھی لڑکی شفق بن کر"

"لندن جائے اور غفار سے میٹنگ کریں۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔ انھیں ہما کا پتا نہیں چلا۔ اور یہ کیا کہہ رہے ہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔ زلنین فائیق"

"انکل کیسے بن سکتا ہیں اور شفق کی شکل والی کون ہو گی۔

اے یار جنات کے بارے میں پتا ہے ناوہ چہرے بدلتے ہیں ویسے یہ بھی بدل دیں گئے اور اچھا"

" ! ہے نا ہما اس چکر میں مل گئی ہمیں ساری پرابلم سولو

" مگر غفار کون ہے؟ اور اس کے پاس کیوں بھیج رہیں ان دونوں کو؟"

اس کے سوال پر جزلان نے اپنی آنکھیں گھمائیں پھر تحمل سے بولا۔

وہی تو مصیبت کی جڑ ہے چاچو کو اس کے بارے میں پتا لگ گیا ہے اور وہ خود جانے کے بجائے" زلنین کو بھیج رہے ہیں کیونکہ زلنین ان کے مقابلے میں اب زیادہ سمارٹ اور طاقت ور ہے بیوی کا بھی نیا نیا غم ہے۔ سمجھ رہے ہو نا تو وہ شخص جو ہمارے ساتھ کھیل رہا ہے سمجھو اب ہم اس کے "ساتھ کھیلے گئے۔

"اوواو سمجھ گئی مگر نانو۔۔۔"

چاچو اب خود آرہے ہیں تو میں اور وہ ان کو مل کر ڈھونڈے گئے زلنین بس جاکر اسے" "ڈیسٹریکٹ کرے گا کہ وہ یہ جادو ہم پر کرنے سے روکے۔

گریٹ! یہ تو بہت زبردست پلان بنایا ہے چاچو نے پر اب زلنین کو کیسے بتائیں گئے اور اس ہما" عرف سونیا کا کیا کریں گئے اسے کیسے کنوینس کریں گئے دوسرا یہ تو جن بھی نہیں ہے جس سے "اس کی شکل مکمل طور پر شفق آنٹی جیسے لگے۔

کچھ نہ کچھ تو کرتے اچھا سُنو ان دونوں کو ٹریس کرواسکتی ہو کہ اس وقت دونوں کہا باقی سب کچھ" "مجھ پر چھوڑ دو۔

ہاں ضرور اس نے جلدی سے اپنے بیگ سے ٹریسر نکالا اور جزلان پر سوچ انداز سے سمندر کو" دیکھنے لگا۔

....

زلنین نے اس کی گردن پہ اپنا دباو بڑھایا کہ یہ ہما کی شکل والی بھی ایک بہروپیہ نکلی۔۔۔اس نے بیوقوف بنایا بس اور کچھ نہیں۔ سونیا درد سے چلانے لگی۔۔اس کا سانسیں اُکھڑنے لگیں۔

"چھوڑیں مجھے چھ چھ چھوڑیں۔"

"بتاو تم کون ہو اور کہاں چھپایا ہے نانو کو۔"

"پلیز پلیز میں۔ میں مذاق کر رہی تھی۔"

اس نے زلنین کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانا چاہا مگر گرفت مضبوط ہوتی گئی۔۔۔

"مجھے بتاو کس نے بھیجا تمھیں!!! کون ہے اس سب کے پیچھے بولو۔"

وہ دھاڑا۔۔۔اس کی دھاڑ سے سونیا کی روح ہل اُٹھی۔

وہ ہر ممکن کوشش کرنے لگی کہ زلنین کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹا سکے مگر لاحاصل تھا۔

خدا نے اس کی بچت تب کروائی جب اس کے گردن میں موجود لاکٹ زلنین کی گرفٹ سے ٹوٹ کر نیچے گرا اور جب زلنین کی نظر اس لاکٹ میں موجود تصویر پہ پڑی وہ ساکت رہ گیا۔ اس تصویر میں شفق آنٹی تو تھی ہی تھی ساتھ میں فائیق ذوالفقار کھڑا ہوا تھا اور نانو بھی۔۔۔یہ کیا؟ ایک اور چال؟

اس نے سونیا سے اپنا ہاتھ ہٹایا سونیا ایک دم دھڑم کر کے نیچے گری اور گردن پکڑ کر کھانسنا شروع ہو گئی۔

زلنین اس لاکٹ کو دیکھنے لگا۔۔۔اس کے چہرے پہ وحشت آگئی تھی۔ اس میں سب جوان نہیں تھے۔ یہ تو ابھی کے دور کی تصویر لگ رہی تھی فائیق چاچو اور شفق آنٹی ایک ساتھ نانو بھی۔۔۔

زلنین کا لگا وہ ابھی بیہوش ہو کر گر جائے گا۔ تیزی سے اس نے لاکٹ اُٹھایا اور اس کی طرف آیا

۔

جو لمبے لمبے سانسیں لیکر خود کو سنبھال رہی تھی۔ زلنین نے اس کا بازو تھاما اور اس کو لاکٹ دکھایا

۔

"یہ کون ہے؟ اور ان تینوں کی تصویر تمھارے لاکٹ میں کیا کر رہی ہے۔"
اس کے وحشت زدہ انداز کو دیکھ کر وہ ڈر گئی مگر غصے سے اپنا بازو کھینچ کر چلا کر بولی۔
کیوں بتاوں آپ کو۔۔۔ تا کہ آپ مجھے جان سے مار دیں۔۔۔ میں نے زرا سا۔۔۔"
"بکواس بند اگر تم نے مجھے بتایا نہیں تو میں تمھاری گردن اُڑا کر رکھ دوں گا سمجھی!۔"
سونیا کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں اب اسے زلنین سے ڈر لگنے لگا۔
"یہ میرے ابو ہیں منسٹر کمال ربانی اور یہ میری ممی عالیہ اور یہ ساتھ میری نانو۔"
اس کے اس انکشاف پہ زلنین ہل نہیں سکا۔
تو یہ لڑکی جو اس کی سامنے ہیں وہ ہما ہے اس کی ہما! تو کیا شفق آنٹی زندہ ہیں !
اتنی کم عمری میں کس کی موت ہو سکتی ہے؟ ہما نے تو کہا تھا کہ ان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے بابا سے لڑی تھی لیکن جس عورت نے بیس سال برداشت کیا اس کی برداشت ایک چھوٹی سی لڑائی میں ختم نہیں ہو سکتی۔۔۔ ہاں وہ زندہ ہیں وہ بھی قید میں رکھی گئی ہیں ہما کی طرح۔۔۔ نانو اور چاچو کو کیا انھوں نے حراست میں لے لیا ہے۔۔۔ ہاں ایسا ہی ہوا ہے کسی کو کڈنیپ کر کے 'کسی کو مار کر وہ اسے آئینے میں قید کر چکے تھے اور ہمارے پاس بہروپیے بھیج دیے۔ تا کہ ہم بہروپئے سے

نفرت کرنے لگ جائے اور جیسے ہی ہماری نفرت انتہا کو پہنچ جائے تو ان قیدیوں کو اپنے اصل دُنیا میں بھیج دے تا کہ ان سے نفرت کرنے والے اپنے ان کو اپنے ہی ہاتھوں مار دے۔ وہ ساری گیم ایک تصیور دیکھ کر سمجھ گیا تھا۔ اس کی ہما زندہ ہے۔ اس کے سامنے ہے۔۔ اس کھیل نے اسے کیا کروا دیا جس لڑکی سے وہ پیار کرتا ہے اس نے اسے ڈانٹا' اسے نفرت سے دیکھا اور اب دبوچ کر اسے مارنے لگا تھا یہ کیا کر رہا تھا وہ اگر وہ مر جاتی تو اس بار وہ خود کو معاف نہ کر پاتا وہ اس دُنیا کو ہی آگ لگا دیتا۔

"یہ یہ لوگ کہاں ہیں کیا تم مجھے بتا سکتی ہو پلیز۔"

زلنین نے ہمت کرتے ہوئے بڑے بے بسی سے ہما کو کہا تھا۔

ہمانے دنگ ہو کر اسے دیکھا۔۔۔ اسے کیا ہوا ہے؟ ابھی تو اسے مارنے پر تل رہا تھا اور اب۔

بتایا تو ہے یہ لوگ زمبابوے میں ہیں نانو اور ممی تو لندن چلی گئی ہیں جبکہ میں واپس آکر بابا کے "ساتھ جاوں گی۔"

" تم تم یہاں کیسے آئی؟"

اسے اپنے جذبات پہ قابو پانا تھا وہ پہلے کی طرح اسے دیوانہ دار گلے نہیں لگا سکتا تھا۔ سب کچھ اگل نہیں سکتا تھا کیونکہ پتا ہے وہ ہپنوٹائز ہوئی وی ہے۔ اثر اس کو کسی بات کا نہیں ہونا۔

آپ کو بتایا تھا دوستوں کے ساتھ ائی تھی مگر میں آپ کو کیوں بتا رہی ہوں آپ نے تو مجھے جان "سے مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔

وہ اُٹھ کر جانے لگی جب زلنین نے اس کا ہاتھ تھاما۔ ہما (سونیا) نے گردن موڑی۔

"ایئم سوری مجھے غلط فہمی ہو گی تھی پلیز آپ میری مدد کر سکتی ہیں پلیز!! میں اس وقت بہت مصیبت میں پھنسا ہوا ہوں مس سونیا اور میری مدد صرف آپ کر سکتی ہیں۔ میں یہ سب کرنے پر اتنا شرمندہ ہوں کہ آپ کو بتا نہیں سکتا۔"

زلنین کے ایک دم بدلتے ہوے رویے پہ ہما (سونیا) شاکڈ ہو گئی۔ یہ کیا؟ ہٹلر صاحب کو موڈ ہے یہ بدلتا ہوا موسم۔۔۔ پہلے وہ اس گھورتی رہی پھر جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھوڑا۔

"ٹھیک ہے ایک شرط پر۔۔۔۔"

"آپ جو بولیں گی مجھے منظور ہیں۔"

"پکا! بہت بھاری شرطیں ہیں۔"

وہ اب گردن کا درد بھول چکی تھی واقعی اس شخص پر رحم آگیا تھاز

"پکا وعدہ میں آپ کی ہر شرط کو پورا کروں گا بس آپ کو میری ہیلپ کرنی ہے۔"

"اوکے۔"

اور زلنین ذوالفقار راونڈ وان میں بلا آخر کامیاب ہو گیا تھا۔ نہ صرف اس کے سامنے اس کی محبت صحیح سلامت کھڑی موجود تھی۔۔۔ (جس کے لئے وہ کتنا تڑپا تھا) بلکہ فائیق چاچو کی سچائی 'نانو اور شفق آنٹی کی زندگی کی خبر بھی اس کو مل چکی تھی۔

اب اس کا اگلا سٹیپ جزلان نے سمجھانا تھا۔ جواب اسی کی طرف آرہا تھا۔

آزمائش محبت کا اختتام۔

قسط : چودہ

باب : کھلی تجوری، اناڑی کھلاڑی

تو آپ اپنی نانو کو ڈھونڈ رہے ہیں؟ مگر آپ کی نانو اس جنگل میں کیا کر رہی ہیں کیا وہ بھی میری "طرح ایڈونجریس ہیں۔"

زلنین نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔ یہ اس کی ہما کو ہو کیا گیا ہے۔

اس نے نفی میں سر ہلایا اور زمین کو گھورتے (وہ اس کو دیکھ نہیں رہا تھا ورنہ اسے پتا تھا وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکے گا)

اس کی ہما 'اس کے ہاتھوں میں دم توڑتی ہما' زندہ تھی! اور اس کے سامنے موجود تھی مگر وہ بالکل بے بس تھا اور اسے یہ بے بسی کوڑے زہر کی طرح لگ رہی تھی۔

زمین کو گھورتے ہوئے وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

ہم سب فیملی ہالیڈیز پر تھے اور ہم نے پلین میں جانے کے بجائے کروز میں جانے کا سوچا یو نو" کافی جگہ بھی دیکھ لیں اور سمندر سے بھی لطف اندوز ہو جائے۔ ہم اس دفعہ سپین جا رہے تھے مگر ہم لوگ (گاڈ خود سے کہانی بنانا کتنا مشکل کام ہے وہ کوئی زلنین سے پوچھے)۔۔۔۔۔۔

وہ مزید کچھ بولتا تو ہما عُرف سونیا نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔

اچھا سمجھ گئی سمجھ گئی راستے میں۔۔۔۔ بحری قزاقوں نے آپ کے شپ پہ حملہ کیا ہو گا اس" کے بعد بہت سے پیسوں اور زیوروں سمیت وہ آپ کی امیر نانو کو بھی کیڈنیپ کر کے لے گئے ہونگیں رائٹ! اچھا ایک بات بتائیں اس میں سے بحری قزاق! جانی ڈیپ جیسا دیکھتا تھا میرا فیورٹ اس کی ساری فلم دیکھ چکی ہوں مگر آپ کو کیسے پتا۔۔۔۔

یہ لڑکی خود سے کہانی بنا کر پتا نہیں کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی۔ زلنین نے سر پہ ہاتھ مارا۔

اس نے ہاتھ اُٹھا کر اس روکا۔

میری پوری بات سُنیں گی یہ دو ہزار اٹھارہ ہے ٹیونٹی فرسٹ سینچوری۔۔۔۔ یہ کوئی پرانی" صدی نہیں ہے جہاں بحری قزاق خاص کر آپ کی امیج والے بحری قزاق آج کے دور میں ہو ۔ہاں میری نانو کو کیڈنیپ کیا ہے اور ہمارے ہی ایک ممبر نے کیا وہ ہمارے ساتھ کروز میں "موجود تھا۔

سونیا نے ناک چڑائی اور اپنی ڈھیلی پونی کو نکال کر پھر سے بال بنائے اب وہ جوڑے کی شکل میں لپیٹ رہی تھی۔ زلنین نے فوراً بولتے ہوئے نظریں پھیر لیں۔

اچھا ٹھیک ہے مسٹر سمارٹی! تو پھر یہ آپ کو کوئی پرانا دشمن ہے جو آپ کی نانو کو کیڈنیپ کر کے " یہاں لے آیا مگر یہ بات آپ کو کیسے پتا لگی ہو سکتا ہے وہ کسی اور جزیرے میں لے آیا ہو اور ایک منٹ اگر آپ چھٹیوں پر تھے تو اتنی بھی کیا اپنی وردی سے محبت کے چھٹیوں میں بھی اپنے یہی پہنا

جبکہ آپ کا کزن تو کچھ اور کہانی سُنا رہا ہے کہ یہاں پر ڈرگ مافیا پائے جاتے ہیں اور وہ یہاں ان کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور آپ انھیں پکڑنے آئے ہیں چکر کیا ہے ؟"

زلنین تیزی سے اُٹھا اور کسی طرح جزلان سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنا لگا۔

"ارے آپ اُٹھ کر کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔ اس سے اچھا تھا آپ مجھے ملتا ہی نا! میرے ابو پریشانی سے پاگل ہو رہے ہونگیں' امی تو دس دفعہ بہیوش ہو چکی ہونگیں سٹریس سے اور نانو جائے نماز بچھائے سو نفل پڑھ رہی ہونگیں یا اللہ میری بچی کو صحیح سلامت مل جائے اور میں یہاں فضول میں اس جنگل کے درمیان بیٹھی آپ کی درد بھری دستان سُن رہی ہوں پلیز چلیں رات ہونے والی ہیں اگر میری دوست چلی گئی تو آپ کو خود مجھے میرے گھر صحیح سلامت پہنچانا ہو گا ہلیو آپ سُن بھی رہے ہیں۔" وہ اس کے پیچھے آئی جو بار بار اپنے کنپٹیوں کو دباتے جزلان کو سگنل بھیج رہا تھا۔ ہما کی باتوں کو اس نے نظر انداز کر دیا اس کو گھر والوں کی فکر ہے؟ اصل تو گھر والا اس کے سامنے ہیں اور اس وقت گھنچکر بنا ہوا ہے۔۔۔

"جزلان!! زلنین تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیا کریں۔"

جزلان تیزی سے اس طرف آیا اور ٹریسر کے ساتھ لیپ ٹاپ کو دیکھنے لگا جو اس وقت عزت کی گود میں تھا۔

"کنیکٹ کرو جلدی سے شام ہونے والی ہے اور شام میں ہم اسے نہیں ڈھونڈ پائے گئے۔"

"ہلیو!! ہلیو جیزی تم کہاں ہوں۔"

دھیان سے سُنو میری بات زلنین بالکل خاموش رہنا! کیونکہ اس وقت سونیا ہے تمھارے پاس"

"۔۔۔

سونیا نہیں ہم۔۔۔۔ وہ مڑنے لگا تو دیکھا ہما اس کے پیچھے کھڑی تھی۔ زلنین چُپ ہو گیا۔"

یہ آپ بنا فون کے کس سے مخاطب ہو رہے ہیں مجھے لگتا ہے خوامخواہ آپ پہ بھروسہ کیا آپ تو"

"کوئی پاگل ہی لگتے ہیں مجھے۔

"ہاں پاگل ہی ہوں میں تمھارا۔"

زلنین نے جل کر سوچا۔

زلنین سُن رہے ہو نا اچھا چُپ بالکل مجھے چاچو نے خبر بھیجی ہے کہ ہمارے اصل دمشن کا پتا چل" گیا ہے اور وہ اس وقت لندن میں موجود ہیں۔۔۔ نانو اُدھر ہی ہیں۔ یہ تمھیں ڈیسٹریکٹ کرنے کے لئے یہاں بھیجا ہے کہ تم بالکل بے بس ہو کر یہاں ہی اس اکیلے جنگل میں خودکشی کر لو اب تم نے اس جنگل میں موجود ایک ٹوٹے ہوے آئینے میں جانا ہے کیسے جانا ہے یہ تم پر ہے! دوسرا تم نے فائیق چاچو کا روپ لینا ہے اور سونیا کو پلیز میری خاطر! برداشت کرو اسے شفق آنٹی کے روپ میں کر دو کیوں کا سوال مت کرنا؟ بس جو کہہ رہا ہوں وہ کرتے جاو۔۔۔ وہاں پہنچ جاو تو میں تمھیں ایک بندے کی زریعے ایک پیغام پہنچاوں گا بس جلدی کرو ہمارے پاس وقت بہت کم ہے اور زلنین ہر دن کے ساتھ تم کمزور پڑتے جاو گئے مگر تمھارا دماغ کسی چیز پر حاوی نہیں ہونا چاہیے "تمھاری طاقت صرف تمھارا صاف دل اور ہوشیار دماغ ہے۔ ٹھیک ہے خدا حافظ۔

"ابے الو دمشن کا نہ تو بتا کر جاتا۔"

زلنین نے اس کی ساری بات سُن لی مگر یاد آیا کہ اس نے دمشن کا نہ ہی نہیں بتایا۔

"جزلان کے بچے تم نے زلنین کو کیوں نہیں بتایا کہ دشمن کون ہیں؟۔"

جزلان نے نا سمجھی سے دیکھا جب سمجھ آئی تو اسے اپنا سر اس کے پاس پڑے موجود درخت پر مارنے کا دل کیا؟ ایک تو اس کا اناڑی پن۔۔۔ کس دن زلنین کے ہاتھوں بہت بُری طرح سے پٹوائے گا۔

زلنین نے درخت پہ ہاتھ مارا اور اس کو دیکھا جو اب اس سے خاصی دور بڑی ہی تیزی سے جا رہی تھی۔ اب اس کو کیا ہو گا۔

"ہم۔۔۔۔ سونیا!!! سونیا۔۔۔"

زلنین اس کے پیچھے بڑی ہی تیزی سے بھاگا۔

سونیا نے زرا بھی مڑ کر اسے نہیں دیکھا بس خود سے بڑبڑائی جا رہی تھی۔

یہ تو بیوٹی ود نو برینز نکلا۔۔۔ یہ مجھے کیسے پہنچائے گا گھر جنگل سے ہی نکال لیں بڑی بات ہے "۔۔۔ ڈیڈی بہت آپ سیٹ ہونگیں میری دوستیں مجھے الگ کوس رہی ہونگیں۔ اوپر سے میرے سارے پروڈیکٹس یوز ان کے استعمال میں آ رہے ہونگے اُفف۔۔۔۔ اور میں دو دن سے اس میلے حلیے میں ہوں میرے سارے بال' ہاتھ چہرے تو لازمی برباد ہو گیا ہو گا ایک دفعہ نکلوں یہاں سے تو سب سے پہلے کسی ڈاکٹر سے اپاونٹمینٹ لوں گی اور اس کے بعد شاپنگ پر نکل جاوں گی آصف کو تو بھول ہی گئی میں وہ تو شکر منا رہا ہو گا کہ آفت سے جان چھوٹ گئی اور اگر اس نے ایسا کیا تو میں اس کا منہ نوچ لوں گی نہیں یہ بہت کم ہے میں اس کا۔۔۔۔۔

کسی نے اس کا بازو زور سے کھینچا اور اپنی طرف گھمایا۔ سونیا (ہما) کا زور سے کسی کے سینے پہ جا کر لگا

اُف !اس کا سد چکرا اُٹھا لگا کہ جیسے پتھر سے ٹکرا و ہو گیا ہو۔

زلنین نے اس کو دونوں بازو سے تھاما۔

" کب سے پکار رہا ہوں کہاں جا رہی ہو ؟ میں نے کہا تمھیں جانے کو۔۔۔۔۔"

ہما نے سر اُٹھایا اتے دیکھا جو خاصی پریشان مگر غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

چھوڑیں میرا بازو !میں خود پہنچ جاوں گی آپ کی سو کالڈ مدد کی مجھے بالکل بھی ضرورت نہیں ہے "

"۔۔۔۔

مت بھولوں تم یہ مدد تم نے مجھ سے مانگی تھی میں نے آفر نہیں کی تھی۔"زلنین نے اپنی"

گرفت ڈھیلی کرنے کے بجائے مزید مضبوط کر دی۔

زرا بھی تمیز نہیں ہے آپ کو ؟ مجھے تم تم کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں اور چھوڑیں میرا بازوں "

"جنگلی انسان !۔

زلنین نے اس کے پاس موجود درخت کے ساتھ لگا دیا اور جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

" اگر میں کہوں نہ چھوڑوں تو کیا کرو گی۔"

ہما ایک دم گھبرا گئی۔ یہ شخص تو اس کے بہت قریب ہو گیا تھا۔ اتنے قریب کہ ہما سے سانس لینا دشوار ہو گیا تھا۔ اسے کچھ یاد پڑ رہا تھا کسی کا لمس اس کے ماتھے پہ محسوس ہوا تھا مگر اس شخص نے ابھی اسے چھوا نہیں تھا بس بالکل قریب اسے دیکھے جا رہا تھا۔

" تم بہت بُرے ہو زلنین !۔"

تم اس وقت اس لباس میں اتنی پری پیکر لگ رہی ہو کہ میرا دل کرتا ہے کہ تمھیں ڈبے میں بند "

"کر دوں اور کسی کی نظر تم پر نہ پڑنے دوں۔
یہ کیسی آوازیں تھی جو اسے کچھ یاد دلا رہی تھی۔لال جوڑا' نکاح' کسی کا محبت بڑا حصار' محبت بڑی نگاہیں۔۔۔جبکہ اگلے فریق کا غصہ 'چڑنا' چلانا۔
ہما نے اپنی آنکھیں بند کر دی۔ زلنین مزید جھک کر اس کے کانوں میں بولا۔
"کچھ یاد آیا اینجل؟۔۔۔کیا ہوا؟ بولتی بند۔۔۔۔بتاو نہ کیا کرو گی۔"
اس کی آواز بہت دھیمی تھی مگر ہما (سونیا) کا وجود کانپ اُٹھا۔ایک وجود نظر آیا تھا۔کالی شلوار قیمض میں کوئی شخص اس کے قریب آیا تھا اور اس کو پیار بھری زبردستی سے بریسلیٹ پہنا کر اس کے ہاتھوں کو پیار کرنے لگا تھا۔اس کو سانس لینا دشوار ہو گیا۔اس نے زور سے دھکا زلنین کو دیا۔
زلنین مسکراہٹ دباتے ہوے پیچھے ہوا (گڈ جاب زلنین) اس نے خود کو شاباشی دی۔
"یہ آپ کیا کر رہے تھے آپ کو شرم نہیں آئی۔"
وہ غصے سے چلائی۔پرانے والی ہما کی جھلک دیکھ کر زلنین کھل کر مسکرایا۔
"نہیں شرم کیا ہوتی ہے؟ یہ کیسا لفظ ہے۔"
وہ شرارت سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔
"میں تمھیں ابھی بتاتی ہوں تم نے میرا ایڈوانٹیج لینے کی کوشش کی ہے ٹھہرو۔"
وہ کوئی چیز تلاش کرنے لگی کہ زلنین نے اتنا موٹا پتھر اُٹھا کر اسے دیا۔
"یہ لیں۔۔اُٹھا تو لیں گی نا آپ۔"
اُف جو اس کے چہرے پہ اصل خوشی کا رنگ تھا کہ باقی چیز ہو یا نہ ہو اس کی ہما اس کے سامنے ہے

اسے اور کیا چاہیے مگر ابھی بھی جنگ باقی تھی جو اس نے اور ہما نے ختم کرنی تھی۔ دور بیٹھا فائیق ذوالفقار حیرت سے منہ کھولے گلوب میں اپنی بیٹی کا عکس دیکھ رہا تھا جو اس وقت زلنین کے سامنے موجود اس سے لڑ رہی تھی (اس کی بیٹی زندہ تھی) اس کی ہما زندہ۔۔۔۔ وہ ایک دم ساکت ہو گیا۔ گلوب پہ نظر جمانے والے سکیورٹی جن اس وقت فائیق کے ہاتھوں کُرسی پہ مارا ہوا پڑا تھا۔ فائیق کو یہ گلوب ڈھونڈنے میں ایک سکینڈ نہیں لگا تھا۔ یہ گلوب زرین کے گھر کے پچھلے قبرستان کے تہانے میں موجود تھا اور وہاں صرف دو جادو سے قابو کیے ہوے جن اس گلوب پر نظریں جمائے۔ زلنین' ہما اور جزلان پر نظریں رکھ رہے تھے۔ فائیق نے ایک منٹ نہیں لگایا تھا انھیں ختم کرنے میں ابھی اس نے ایسے کئی گلوب تلاش کروانے تھے جو ہما اور زلنین کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ غفار کی سب سے بڑی کمزوری تھی کہ وہ کسی اناڑی کھلاڑی سے مقابلہ نہیں کر سکتا بانسبت چلاک کے۔۔۔ اور فائیق سمیت زلنین جزلان بہت شارپ تھے اس لئے شکست کھا رہے تھے اب ان تینوں نے اس کے سامنے خود کو اناڑی ظاہر کرنا ہے تب ہی تو وہ کھلی تجوری کے پاس پہنچے گئے۔

اور فائیق بے خبر تھا کہ اس کھلی تجوری میں اس کی شفق بھی شامل تھی۔

قسط : پندرہ

باب : کھلی تجوری، اناڑی کھلاڑی

شفق اس طرف چل کر آئی جہاں اس کی امی اور زلنین کی امی ثمینہ جوس کا گلاس تھامے ایک دوسرے سے گفت وشنید میں مصروف تھی مگر وہ دیکھ رہی تھی امی کی نظر بار بار مین دروازے کی طرف جا رہی تھی۔ جیسے وہ اس کا ہی انتظار کر رہی تھی۔ جیسے وہ ان دونوں کے قریب آئی اس نے آہستگی سے دونوں کو سلام کیا۔ سب سے پہلے ثمینہ نے سر اُٹھایا اور وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور سلام کا جواب دیا جبکہ امی نے اس کا تعارف کروایا تو زلنین کی امی جھٹ اُٹھی اور کھل کر مسکراتے ہوئے اسے گلے لگایا اور اس کے گال چومے۔ شفق کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔ یہ چینی بھی خوش اخلاق ہوتے ہیں۔

"آنٹی یہ تو ایک بیوٹیفل ینگ لیڈی ہے۔ میں سمجھی آپ کی بیٹی میرے زلنین سے تین چار سال بڑی ہو گی۔

امی ہولے سے مسکرائی۔

"اور اتنی دیر سے کیوں آئی ہو؟ پتا ہے نا آج ہمارے گھر کا مین ایونٹ تھا۔"

"وہ وہ۔۔۔"

اسے سمجھ نہیں آئی اس بات پر آخر کیا کہے۔

"وہ وہ پتا ہے لڑکیاں تیار ہونے میں ٹائیم لگاتی مگر صبح اُٹھ جاتی۔"

اسے پتا ہی ابھی لگا تھا کہ فنکشن ہے۔۔ اور اگر پتا بھی لگ جاتا تو کون سا اس نے تیار ہونا تھا۔

"ہائے چُپ ہو گئی بچی میں مذاق کر رہی ہوں ایسی تنگ کرتی ہوں ماشاءاللہ آنٹی بہت پریٹی کاش زلنین اس سے پہلے پیدا ہو جاتا تو میں نے اپنی بہو بنا لینا تھا۔"

پھر وہ شرارت سے ہنسنے لگی اور شفق نے حیرت سے ان لوگوں کو دیکھا۔

"فنکشن کتنی دیر میں سٹارٹ کچھ آئیڈیا ہے؟"

اس کی امی نے ثمینہ سے پوچھا۔

"لڑکی والے آجائے پتا نہیں ٹائیم بھی بتایا تھا مگر وقت کی پابندی کر لیں یہ لوگ ابو جی تو سخت ٹائیم کے پابند ہیں۔ اب آہستہ آہستہ برہمی آپ کو ان کے چہرے پہ نظر آئے گی۔ دوسرا مین گیسٹ بھی ابھی تک نہیں آئے۔"

"مگر یشیب۔۔۔۔۔"

"فائیقی! ہمارا چھوٹا۔ ابھی تک نہیں آیا۔ وہ نہیں آئے گا تو لڑکی والے پہنچ بھی جائے اس کے بغیر تو منگنی تو نہیں ہو گی نا۔"

"ظاہر ہے دولہا جو ہے۔"

شفق نے تلخی سے سر جھٹکا۔ ایک دم یہ بات سوچتے ہوئے شفق کی آنکھیں جلنے لگیں۔

وہ کیا کرے گی۔ کرنے پہ تو بہت کچھ کر سکتی ہے ابھی جا کر سامنے موجود گریس فل سے ٹکس میں ملبوس ذوالقار انکل کو سب بتا دیں۔ ہاں وہ یہ کر سکتی ہے مگر کیا چیز تھی جو اس کے قدموں کو روک رہی تھی۔ اس نے امی کا چہرہ دیکھا جو ثمینہ آنٹی سے بات کرتے ہوئے بار بار مسکرا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں یہ مسکراہٹ نے چھن جانا تھا اور شرمندگی اور غم نے جگہ لے لینی تھی پھر گردن موڑ کر اس نے بابا کو چہرہ دیکھا جو ذوالفقار انکل کی کسی بات پر کھل کر قہقہے لگا رہے تھے وہ قہقہے طیش بھری دھاڑ میں بدل جانے تھے۔ بابا لاکھ نرم مزاج اور شفقت سے بھرپور مگر جب بات ان کی عزت کی آتی تو ان جیسا سخت مزاج آدمی شاہد ہی اس دُنیا میں ہوا ہو۔

درد سے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

فائیق ٹھیک کہتا ہے وہ کچھ نہیں کر سکتی۔ وہ ایک بے بس چھوٹی لڑکی ہے جو اپنے ماں باپ کو تکلیف نہیں دے سکتی۔ چھوٹی چھوٹی سویاں اسے اپنے دل میں پیوست ہوتے ہوئے محسوس ہو رہی تھیں۔ آس پاس آتی لوگوں کی آوازیں' میوزک کا شور سے اس کا دل گھبرا رہا تھا مگر وہ خود پر سختی طاری کر رہی تھی اور اس میں کافی حد تک کامیاب بھی تھی۔ نقلی مسکراہٹ پھیلائے وہ اطراف کے ماحول کو نفرت سے دیکھ رہی تھی۔ فائیق ذوالفقار کو خدا کرے کیڑے پڑے وہ بھی بڑے بڑے۔

"لو جی شکر! مین بندا ابھی آ گیا ان سے پہلے فائیق!!۔"

انھوں نے امی سے بات کرتے ہوئے فائیق کو پکارا۔ شفق کی سانسیں تھم گئیں۔ جسے کو اب لعنت ملامت کر رہی تھیں۔ اس کو دیکھنے کے لئے آنکھیں بے اختیار اس طرف مڑی تھی۔

وہ اس وقت بلیک ٹکس میں ملبوس اپنی گرے ٹائی کو ٹھیک کرتا' اپنی بھابی کے پکارنے پر اس طرف نظر موڑتے ہوئے اسی طرف آرہا تھا۔ شفق تھوڑا سا سائڈ پہ ہو کر اسے دیکھنے لگی۔ جس وقت اس سے ملی تھی اس وقت اس کی شیو تھی مگر اب وہ کلین شیو میں مزید ہینڈ سم لگتا اس کے دل میں اُتر رہا تھا مگر مگر یہ تیاری کسی اور کے لئے تھی وہ کیسے بھول سکتی ہے۔ وہ اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے ہوا دیکھی گی۔ یہ منظر سوچ کر کتنا نا قابل برداشت ہے تو دیکھ کر پھر کیا ہو گا۔

آنکھوں کو اس نے سختی سے بھینچ لیا تھا تا کہ اس کی سُرخ اور نمکین پانیوں سے بھری آنکھوں کو وہ اظہار کرنے سے روک سکے مگر وہ کسی طرح رستہ نکال کر اس کے آنکھوں کے کونے سے نکل کر اس کے گالوں پہ پھسلا۔

اس سے پہلے وہ چہرہ موڑ کر اپنے آنسو کو تیزی سے صاف کرتی اس کی امی کی نظر اس پر پڑ گئی۔

"فائیقی اتنی دیر کیوں لگا دی پتا ہے نا بابا جانی کتنے بر ہم ہیں۔"

"سوری بھابی بتایا تھا نا میٹنگ تھی اور کچھ ضروری فائلز سائن کروانے تھے۔"

شفق گردن موڑ کر سائڈ پہ ہو گئی تھی تا کہ فائیق اسے دیکھ نہ سکے مگر اس کی بھول تھی فائیق کو معلوم تھا وہ اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی ہے مگر جو لڑکی اس کی سانسوں میں بس گئی تھی۔ اس کو نظروں سے ڈھونڈنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس کی خشبو بتانے کے لئے کافی ہے کہ وہ یہاں اس کے بھابی کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اور رو بھی رہی ہے۔

"آفس اتنا ضروری نہیں فائیقی چلو جاو یشیب انتظار کر رہا ہے تمھارا زلنین کو پلیز نیچے بھیج دینا ورنہ اپنے چاچو کا سر کھا رہا ہو گا۔"

وہ فائیق کو کچھ کہہ رہی تھی جبکہ حیرت سے شفق کو دیکھتی اس کی امی چل کر اس طرف آئی اور اس کے بازو پکڑا۔ شفق نے یک دم انھیں دیکھا تو بے اختیار گھبر اگئی۔ امی اس کی سرُخ آنکھوں کو دیکھ کر مزید دنگ رہ گئی۔

"شفق میرے ساتھ واشروم چلو میرا بیگ سنبھالنا ہے۔"

"جی۔۔امی۔"

"شفق آگئے سے کوئی سوال نہیں چلو میرے ساتھ۔"

امی نے دھیمی مگر دوٹوک انداز میں کہا کہ شفق ایک دم چُپ ہو گئی اور بنا کسی کو دیکھے ان کے ساتھ چل پڑی۔ اسے لگا امی کو ساری باتیں سمجھ آگئی ہیں تو آپ تنہائی میں جا کر اسے ڈانٹے گی' اسے کھری کھری سُنائیں گی کیا پتا تھپر بھی جھاڑ دے مگر انھوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ لمبے سے کوریڈو کی طرف چلتے وہ بالکل خاموش تھی پھر وہ بائیں جانب مڑی تو چلتے ہوے وہ ایک دروازے کی طرف آئی یہ پاوڈر روم تھا۔ شفق نے اپنی امی سے بیگ لیا اور کھڑی ہو گئی۔ اس جگہ کافی خاموشی اور اندھیرا تھا۔ اس کے دو بڑے خوف! مگر اس وقت اسے امی کی رد عمل کی فکر تھی۔

"جاو اندر جا کر حلیہ درست کرو' اور لپ سٹک بھی لگانا۔"

اس نے نا سمجھی سے امی کو دیکھا۔

"امی۔۔۔"

"شفق اندر جاو اور حلیہ ٹھیک کر کے آو کاجل بھی لگا لینا۔"

امی جو اسے میک آپ کرنے سے منع کرتی تھی آج انھیں کیا ہو گیا۔ وہ آگئے سے کچھ کہہ نہیں

سکتی تھی اس لئے خاموشی سے اندر بڑھ گئی لائٹ آن کر کے اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تو منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ روئی روئی سوجی آنکھیں' سفید چہرہ۔۔۔ سفید ہوئے وے ہونٹ یہ وہی تھی ایک گھنٹے میں فائیق نے اس کی کیا حالت کر دی تھی۔ امی نے صرف دیکھ لیا اگر کوئی اور دیکھ لیتا تو کیا کہتا اس نے جلدی سے اپنا منہ دھویا' ٹاول سے چہرہ صاف کر کے حلیہ درست کیا۔

اور باہر آئی دیکھا تو امی غائب! ہاں ٹائیم بھی تو بہت لگا دیا میں نے۔ اس نے خود سے سوچتے ہوئے دروازہ بند کیا اور چلنے لگی۔ چلتے ہوئے اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے آرہا ہے۔ ایک دم اس کے قدم رُک گئی تیزی سے گردن موڑ کر دیکھا۔ اندھیرا اور خاموشی کے سوا کچھ نہیں تھا۔ خوف نے ایک دم شفق کو اپنے گرد لپیٹا۔

وہ تیزی سے چلنے لگی اسے لگا کوئی بہت تیزی سے اس کے قریب آرہا ہے۔

وہ اگنور کر کے آگئے بڑھی تو کلاک کے ساتھ دیوار پہ کچھ لکھا ہوا تھا دور سے نہیں دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اگئے بڑھی اور جیسی اس کی نظریں وہاں پڑی اس کی تو چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔ خون سے لکھے دیوار پہ لفظ اسی کو مخاطب کر رہی تھے۔

"چھوڑ دو اسے !! دور چلی جاو اس سے وہ میرا ہے۔"

یہ پڑھتے ہی شفق کا دماغ گھوم اُٹھا ایک سکینڈ میں وہ مڑی اور تقریباً بھاگی۔ اپنے پیچھے قدموں کی چاپ اسے صاف سُنائی دے رہی تھی مگر وہ اس بار نہیں مڑی بس تیزی سے چلی جا رہی تھی۔ یہ بات وہ کیسے بھول گئی تھی یہاں جنات کا بسیرا ہے۔ اور اس وقت
فائیق کی موجودگی بھی بے معنی تھی۔

وہ گھبراہٹ سے بائیں جانب جانے کے بجائے دائیں جانب چل پڑی۔ اس طرف کا کاریڈور کھلی ہوئی کھڑکیوں سے روشن تھا۔ آس پاس لگے بڑے شاندار پینٹنگز اور ان کی فیملی فوٹوز کو دیکھ کر وہ رُک گئی۔ ایک فوٹو ذوالفقار انکل کے ساتھ کھڑی ایک انتہائی گریس فل عورت کی تصویر تھی۔ فائیق اور زلنین سے ہلکی سی جھلک ملتی تھی۔ ان کی آنکھیں زلنین کی طرح نیلی جبکہ سارے نقوش فائیق پر تھے۔ تو یہ ہیں فائیق کی امی۔ گرین شفون ساڑھی میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ پھر وہ آگے بڑھی اس نے دیکھا سارے بچوں کی تصویر تھی اس میں باقی تین بچے بڑے لگ رہے تھے کم سے کم دس بارہ سال کے جبکہ ایک چھوٹا سا زلنین جتنا بچہ ان کے گود میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ فائیق تھا۔ وہ چل کر اس تصویر کے قریب آئی اس نے ہاتھ بڑھا کر فائیق کو چھونا چاہا مگر ایک دم سے اس پینٹنگ میں سے ہاتھ باہر آیا اور اس کی گردن کو بے اختیار دبوچا۔
خوف سے شفق کا دل باہر آ گیا۔ اس نے بامشکل چلاتے ہوئے اس خوفناک ہاتھ کو اپنی گردن سے ہٹانے کی کوشش کی۔

* *

اس نے زلنین کی بات پر اسے زور سے دھکا دیا ایک نہیں دو بار۔
"میرے ڈیڈی آپ کو چھوڑے گئے نہیں!! میں بتا رہی ہوں آپ کو۔"
وہ کسی شیرنی کی طرح غرائی جبکہ زلنین نے معصوم سی شکل بنالی۔
"ارے میں نے ایسا کیا کیا ہے چھوڑ تو رہا ہوں باحفاظت صحیح سلامت الٹا مجھے تو وہ گلے لگا کر فوراً اپنا داماد بنائے گئے۔"

شرارت زلنین اس پلیر کے سامنے جتنا بے وقوف بن سکتا تھا وہ بن رہا تھا وہ الگ بات ہے اس طرح اپنی ہما کو تنگ کرنے کا الگ ہی مزا ہے۔

"ہاوڈیریو!! آپ نے سوچا بھی کیسے کہ وہ آپ کو اپنا داماد او گاڈ یہ جو اپنے دو لوگوں کے سامنے آپ نے فیک ماسک لگایا ہوا تھا کھڑوس پن کا تنہائی میں اسے اُتار دیا۔۔۔ لیکن میں بتا رہی ہوں مجھے چھچھوروں سے نبٹنا آتا ہے۔"

اس نے مٹھی زور سے بھینچ کر خطرناک لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ لڑکیوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ خیر اب اندھیرا ہونے لگا اور یہ جگہ بھی خاصی خطرناک ہے ہم جلد از جلد اس جنگل سے نکلنا ہے۔"

وہ کہہ کر چلنے لگا کہ سونیا نے تیزی سے اسے کہا۔

"میں اب آپ کے ساتھ نہیں جاوں گی۔"

اس کی بات پر زلنین مڑا۔ اب کی بار ماتھے پہ بل آئے۔

"کیوں؟ ابھی تو جلدی تھی یہاں سے نکلنے کی اب کون سا کیڑا کاٹ گیا ہے۔"

"مجھے اب آپ پر بھروسہ نہیں ہے۔ میں خود ہی راستہ نکال لوں گی۔"

وہ تیز لہجے میں بولتے ہوئے اطراف میں دیکھنے لگی۔ تاکہ جانے کا صحیح راستہ چن کر چل پڑے۔

"بھروسہ تو یہاں کے جنگلی جانوروں اور ڈاکوں کا بھی نہیں ہوتا اس کی مثال آپ خود تھوڑی دیر پہلے دیکھ چکی ہیں اس لئے کوئی بعث نہیں چلیں میرے ساتھ۔"

وہ دوٹوک انداز میں بولتا ہوا اس کے سامنے آیا۔ سونیا کو اس کی قربت عجیب سے لگتی تھی۔ جیسے

کسی کی یاد دلاتی تھی۔ وہ ایک دم پیچھے ہوئی تو وہ اور اس کے قریب ہو گیا۔
"براپلم کیا ہے آپ کی پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں
میرے۔ کہا نہ میں نے نہیں جانا آپ کے ساتھ مقابلہ کر سکتی ہوں۔"
وہ ہنس پڑا۔ جیسے کوئی شخص کسی چھوٹے بچی کی بات پر ہنستا ہے ویسی ہی ہنسی تھی۔
"چلو سوُنیا بی بی کرو مقابلہ میرا۔ اگر میں ہار گیا تو تم اپنے راستے اور میں اپنے راستے۔"
وہ بولتے ہوئے اس کی ناک کو انگلی سے چھوتے ہوئے بولا۔ سونیا نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔
"ڈونٹ ٹچ می!"
"اوکے تو کرو مقابلہ روکو مجھے۔ یقین سے کہہ سکتا ہوں ایک مچھر بھی نہیں مارا ہو گا آپ نے۔"
اس کے کہنے کی دیر تھی اور سونیا نے زلنین کو تھپڑ مارنا چاہا مگر چونکہ زلنین کی ہائیٹ لمبی تھی اور اس وقت وہ جھکا ہوا بھی نہیں تھا۔ تو سیدھا ہاتھ اس کی ٹھوڑی کو جا کر لگا۔
"او سو سیڈ! آپ کو تو تھپڑ مارنا بھی نہیں آتا۔ مقابلہ تو بڑی دور کی بات ہے۔"
سونیا کو رونے کے ساتھ بے حد غصہ آیا۔ وہ تو اسے اچھا پولیس آفسر سمجھ رہی تھی جس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی جان بچائی تھی یہ کون ہے آخر؟

. stay away from me

? what if i don't

زلنین نے لاکٹ پینٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ سونیا نے اس کی بات اگنور کر کے کہا۔
"لاکٹ واپس کریں میرا۔۔۔ مجھے نہیں چاہیے آپ کی مدد۔ آپ اپنے راستے میں اپنے راستے۔"

"تمھارے سارے راستے مجھ پر ہی آ کر ختم ہوتے ہیں۔"

سونیا کو ایک عکس ایک بار پھر نظر آیا۔اس کا سر درد پھر شروع ہو چکا تھا۔او گاڈ کون ہے وہ جو نظر نہیں آرہا۔جو بار بار اسے ہانٹ کر رہا ہے۔

اس نے آنکھیں زور سے بھینچ کر سر جھٹکا اور آگئے بڑھ جرزلنین سے لاکٹ لینا چاہا۔

"کیا کر رہی ہو پہلے کہتی ہو دور رہو پھر خود پاس آتی ہو ناٹ فیر سونیا میڈم میں ایک معصوم سا پولیس آفسر ہوں جسے اپنی عزت پیاری ہے۔"

اُف شرارتی جن کو اگر جزلان نے دیکھ لینا تھا تو کم سے کم ایک عدد بھنگڑا زور ڈال لینا تھا۔

"یہ میری نانو نے دیا تھا پلیز مجھے واپس کریں۔"

"کون سا لاکٹ ؟میں سمجھا نہیں سونیا میڈم ؟"

انجان اور اناڑی پن صاف ظاہر ہو رہا تھا۔دور بیٹھا دوسرے نمبر گلوب کو دیکھتی ایک جینی نے جھٹ غفار کو اطلاع پہنچائی کہ وہ مشن میں آہستہ آہستہ کامیاب ہو رہے ہیں مگر ان کی بھول تھی ناکامی کا وقت تو ان کا

شروع ہو رہا تھا۔

"بھاڑ میں جاوں تم اللہ کرے یہاں کے جنگلی جانور تمھیں ناشتہ بنا کر نگل لیں۔"

"لنچ بھی بنا سکتا ہیں ناشتہ ضروری ہے۔"

اس نے کان بند کر کے دوسری طرف گردن موڑ کر چلنا شروع کر دیا۔

اس طرف وہ دوسرے گلوب کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

"سر زلنین اپنی ہی بیوی کے ہاتھوں بے وقوف بن رہا ہے۔ اس حادثے نے اس کا دماغی توازن بگاڑ دیا جبھی عجیب باتیں اور حرکتیں کر رہا ہے مجھے لگتا ہے وہ جلد اس لڑکی کا زیر ہو جائے گا پھر تو اس کا کام تمام۔"

"کیا واقعی ایسا ہے؟ مگر تم بتا رہی تھی کہ وہ بہت بدتمیزی سے لڑکی سے بات کرتا ہے تم تو ایسی تھی کہ بڑی مشکلوں سے زلنین سونیا یعنی ہما کے قابو میں آئے گا۔"

"سر ظاہر وہ ہما ہی ہے ہما زلنین کے لئے مری مگر ہے تو وہ زندہ۔ کچھ تو بات ہے اس میں جو زلنین نہ چاہ کر بھی کھینچا چلا جاتا ہے۔"

"اچھا بس بس ان دونوں پر کڑی نظر رکھو ویسے مجھے کلیم اور حامد نے ابھی تک کوئی خبر نہیں دی زرا ان کا بھی پتا کراو۔"

غفار برہمی سے بولا۔

"اوکے سر۔"

اس نے کھٹک سے فون بند کیا اور گلوب پہ دوبارہ نظریں جمائے۔

"ایک تو تم بھاگ ایسے رہی ہو جیسے کوئی میراتھون ریس لگی ہو۔۔۔۔ میرا ابھی سانس پھول گیا رُکو۔"

مگر سونیا (ہما) بنا سُنے چلے جا رہی تھی۔ سامنے ٹوٹے ہوے شاخ کو چھلانگ لگاتی وہ زلنین سے تقریباً دور جا رہی تھی۔ ایک اندر کا خوف اسے دور جانے پہ مجبور کر رہا تھا ورنہ بات اتنی بڑی نہیں تھی جس پہ وہ اسے سے ڈر کر بھاگ جاتی۔ بات یہ تھی کہ اس کے قربت سے کچھ دھند ہلائے

ہوے عکس اور اجنبی آوازیں اسے ہانٹ کیا کرتی تھی۔

زلنین ایک دم اپنی پاور استعمال کر کے اس تک پہنچا اور اس پکڑا تھا کہ ہما اور زلنین دونوں کا شکاری جال پہ پیر آٹھہرا اور ایک سکینڈ میں جال نے ان دونوں کو قید کر کے اوپر اُٹھالیا۔

"او شٹ!!!"

"یہ کیا؟"

اب وہ زلنین سے بالکل چمٹ چکی تھی اور اس کو سائڈ پہ ہٹانے کی کوشش میں اس جال سے بے بسی سے آوازیں دینے لگی مگر الٹا اور کام خراب ہوا۔ اس کی ایک آواز سے دو،ہیشی 'جنگلی دیکھنے والے انسان نمودار ہوے اور ان دونوں کو قید دیکھ کر پاگلوں کی طرح ناچنے لگے۔ زلنین نے اپنا سر پیٹا۔ اس لڑکی نے آدم خوروں کے بیچ پھنسا دیا تھا اس کے کچھ کرنے سے پہلے۔

"پاگل لڑکی یہ کیا کیا تم نے۔"

وہ اس کے کان میں غرایا۔

ہمانے سی کر کے زور سے بازو اس کے کمر پہ مارا۔

"یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا اب کیا یہ ہمیں کھا جائے گئے۔"

" کھائے گئے !!!! سونیا بی بی پہلے تو ہم قربانی کے جانور کی طرح زبع ہونگیں اس کے بعد باربی کیو نائٹ کی تیاری میں ہمارے گوشت کے ٹکڑے ہونگیں پھر مرینیٹ کر۔۔۔۔

"سٹاپ اِٹ پلیز کچھ کرو یہ جال کھول کر یہاں سے سائینٹی بھائی کی طرح غائب کر دو۔"

اب وہ دو،ہیشی عجیب سی زبان میں عجیب سی آوازیں نکالنے لگیں۔ وہ مزید زلنین سے چپک گئی۔

"اب کیا ہوا؟ کرونا ان کا مقابلہ میں یہ کروں گی وہ کروں کر دیا نا تم نے کام۔۔۔۔اب دور ہٹو گرمی اوپر سے تم مزید نہ چپکو۔"

"میں تمھارا منہ توڑ دوں گی آفسر ارے زلنین یہ تو جال توڑ رہیں ہیں پلیز کوئی گن نکالو کچھ تو کرو۔۔۔"

"اب جو ہو گا منظور خدا ہو گا۔"

وہ ہما کے سر کو اپنے ماتھے سے ہولے سے ٹکراتے ہوئے بولا۔ سنگین صورتحال سے بھی وہ باز نہیں آیا تھا۔

سونیا نے زور سے سر اس کی ناک پہ مارا زلنین چلایا۔

"اے چُپ۔"

وہ ہیشی زلنین کو دیکھ کر غراتے ہوئے بولا۔

وہ نیچے سے جال توڑ رہا تھا اور سونیا ڈر کر مزید اوپر ہو کر زلنین کی شرٹ تھام رہی تھی۔

"دور بدتمیز لڑکی ایک تو مارتی ہو اوپر سے تکیہ سمجھ کر بھینچ رہی ہو اُف کہی ناک سے خون نہ نکلنے شروع ہو جائے۔"

"اس کے کالے ہاتھ میرے پیر سے مس ہو رہے ہیں تم زیادہ خوش فہمی میں مت پڑو اور اس کے ہاتھ میں چاقو بھی ہے اگر میرے پیر کاٹ دیے۔"

زلنین نے اپنے بازو اس کی کمر کے گرد حائل کیے۔

"ہاتھ تو لگا کر دکھائے کوئی مگر تم!! جزلان صحیح کہتا ہے تم نہ کوئی نہ کوئی مصیبت اُٹھا کر لاتی ہو اور

بھگتنا مجھے پڑتا ہے۔"

"ایک دفعہ مجھے یہاں سے نکلنے دو ایس پی پھر بتاتی ہوں مصیبت کیا ہوتی ہے۔"

زلنین اس کے ڈر اور غصے پر مسکرا پڑا اور اس کے بالوں کو پیار کیا۔ ہمایعنی کے سونیا پر اس وقت ڈر حاوی تھا اس لئے انجان بنی خدا اسے یہاں سے نکلنے کی دعا کر رہی تھی۔

قسط : سولہ

باب : کھلی تجوری، اناڑی کھلاڑی

شفق کی آنکھیں کھلیں تو اس نے دیکھا وہ ایک انجان کمرے میں اس وقت موجود تھی۔اے سی کی خنک کا احساس اسے شدید محسوس ہو رہا تھا کیونکہ اے سی عین بالکل اس کے سامنے تھا۔
اے سی کے علاوہ وہ گردن اور تھکی ہوئی نگاہیں اُٹھا کر اِدھر اُدھر نہیں دیکھ سکتی تھی کیونکہ اسے تکلیف ہو رہی تھی حتاکہ روشنی بھی اسے چُب رہی تھی۔آنکھیں بند کرلیں پھر اسے محسوس ہوا جیسے کوئی چیز اس کی گردن کو چھو رہی تھی۔وہ ڈر کر تیزی سے اُٹھی اور اس سے پہلے چیختی فائیق نے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھ کر اسے چیخنے سے روکا۔
شفق نے جیسے ہی فائیق کو دیکھا تو اس کے تنے ہوے اعصاب ڈھیلے پڑے اور سفید چہرے کی رنگت واپس آئی۔
"پاگل ہو نیچے مہمان ہیں اور تمھیں کس نے کہا تھا اس جگہ پر جاو۔"
فائیق ماتھے پہ بل ڈالے اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹاتا تند سے بولا۔شفق نے گہرا سانس لیا۔
آنکھوں میں تیزی سے نمی آنے لگیں۔

"وہاں پہ بورڈ لکھا ہوا تھا وہاں پر راستہ ممنون ہے تو پھر پھر بھی گئی اس طرف اگر تمھیں تمھیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"

مگر شفق چُپ رہی اسے تو جیسے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔ بالکل ساکت فائیق کو دیکھے جا رہی تھی۔

فائیق نے اپنے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ کیا وحشت اور ڈر تھا اس کے چہرے پر۔

"چُپ کیوں ہو بولو کچھ۔۔۔ میں سمجھتا تھا تم بھولی ہو' بالکل سادہ مگر تم تم تو بالکل ہی عقل سے پیدل ہو۔ وہاں جنات بھی جانے سے پرہیز کرتے ہیں اور تم تو پھر بھی انسان ہو۔۔۔ دیکھو کیا کر دیا تمھارے گردن کو کوئی کیا کہے گا۔"

شفق نے اپنی گردن کو نہیں دیکھا وہ بس فائیق کے تکلیف دے تاثرات دیکھ رہی تھی۔ اس کے تاثرات ہی بتانے کے لیے کافی تھے کہ اس کے گردن پر کتنے زخم ہوے ہیں۔

وہ اُٹھنے لگا کہ شفق نے اس کا بازو تھام لیا اور اس کے کندھے پہ سر ٹکا کر سسکنے لگی۔ سسکتے ہوے اسے گردن میں بہت تکلیف ہو رہی تھی جس سے بہت سارا گرم سیال آنکھوں سے نکل کر فائیق کی شرٹ کو بگھو رہا تھا۔

فائیق ٹھہر گیا وہ دروازے کو دیکھ رہا تھا اس نے شفق کو نہیں دیکھا۔ شفق کا بے جان وجود جب اس نے اپنی آنکھوں سے وہاں پڑے ہوے دیکھا تو ایک منٹ کے لئے تو وہ جیسے پتھر کا ہو گیا تھا پھر جو اس کی حالت ہوئی تھی وہ لفظوں میں بیاں بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس پل تو اسے یقین ہو گیا تھا شفق کے بنا وہ کچھ بھی نہیں وہ تو بے موت مارا جائے گا۔ اگر ایک منٹ بھی شفق اس سے دور ہوئی تو۔۔۔ شفق کو اُٹھا کر اپنے کمرے میں لے آیا اور اسے ہوش میں لانے کے لئے اس نے جو

ممکن طریقہ ہو سکا اسے اپنایا۔
شفق کی سانسیں بالکل اٹک رہی تھیں۔ فائق کا پورا وجود جیسے تکلیف سے پاگل ہو رہا تھا۔ قیامت ہی تھی اس کے لیے۔ چند سکینڈ کی قیامت سے نجات تب ملا جب شفق کی گردن میں اس نے بھیا کا دیا ہوا وائٹ انجیکشن 'انجیکٹ کیا اور پھر اس کے ہاتھوں کو اُٹھا کر لبوں سے لگایا اور آنکھیں زور سے بند کر لیں تھوڑی دیر میں شفق کے ہارٹ بیٹ اور سانسوں کی رفتار نارمل پہ آگئی۔ اس وقت فائق کو لگا اسے نئی زندگی مل گئی ہو۔۔۔ اب پریشانی کے بجائے اسے شفق بے حد غصہ تھا جب پتا ہے کہ یہاں جنات کا بسیرا ہے تو یہاں احتیاط کرنی چاہیے۔ اوپر سے وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی یہی تو ہونا تھا۔۔۔ بس ایک دفعہ اُٹھے تو اس کی خوب عزت کرے گا مگر کر ہی نہیں سکا۔۔۔ وہ تو شفق کو چند باتوں کے علاوہ کچھ کہہ نہیں سکا کیونکہ وہ تکلیف میں تھی اسے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ "سو۔۔۔ر۔۔۔ی۔"
شفق کی بات پر وہ ایک دم چونکہ۔ اس نے دیکھا وہ ابھی تک روئے جا رہی تھی اور اس سے معاف مانگ رہی تھی۔
"کس بات کی معافی مانگ رہی ہو؟؟؟ او تو تمھیں پتا چل چکا ہے کہ آج میری منگنی نہیں میرے بڑے بھائی یشیب کی ہے۔"
اب کی بات شفق روتے ہوے چونکی۔
"پاگل لڑکی کو میرے الفاظ سے نہیں تو کم سے کم میری آنکھوں میں تو نظر آنا چاہیے کہ وہاں صرف اس کا بسیرا ہے۔ اسے کا عکس جو مرتے دم تک کبھی مٹے کا نہیں۔۔۔ چاہیے لاکھ بند شیں

آزمائشیں آجائے۔ فائیق شفق کا تھا' شفق کا ہے اور شفق کا ہی رہے گا۔۔۔ یہ بات فکسڈ ہے۔۔۔ یہ کسی پینسل کی طرح لکھی ہوئی بات نہیں ہے جو مٹ جائے گی۔ میں اب بھی بول رہا ہوں شفق کہ اگر فائیق ذوالفقار کسی کا ہے تو وہ ہے تمھارا۔۔۔ تم بیشک مجھے قبول نہ کرو' مجھے پہ ٹرسٹ نہ کرو لیکن لیکن میں آخری سانس تک تمھارا رہوں گا۔"

آنکھیں ایک بار پھر کھلیں۔ اب کی بار اس کی گردن میں تکلیف نہیں تھی' نہ ہی آنکھوں میں تھکن بلکہ آج اس کا دل درد میں تھا۔۔۔ دل بس ایک نام سے بیس سالوں تک سسکتا رہا اور اب بھی سسک رہا ہے۔

اس نے پاوں زمین پہ رکھے اور پاوں کو دیر تک گھورتی رہی۔

اس نے پھر گہرا سانس لیتے ہوے گھڑی میں بجتے ہوے اوقات کو دیکھا۔ صبح کے دس بج رہے تھے۔ اپنے الجھے ہوے کپڑوں کو جھاڑتے ہوے وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جن کی دی ہوئی گولی سے وہ چوبیس گھنٹے بے ہوش پڑی رہی ہے۔ (یہ کھانے والی گولی ہرگز نہیں تھی' بس خوف زدہ چہرہ دکھانے سے ہے وہ بے ہوش ہو جایا کرتی تھی' عمر میں وہ اُنتیس سالا عورت تھی مگر دل اب بھی ویسا تھا اُنیس سال کی ڈری سہمی ہوئی برٹش لڑکی۔ شفق فہیم۔۔۔۔

ہر چیز پہ کمپورمائز کرنے والی صرف خوف پہ ٹوٹ جاتی تھی۔ وہ مضبوط عورت خوفانک عالم میں بکھیر جاتی تھی۔

وہ اس وقت اپنے پرانے کاٹج میں تھی۔۔۔ اسے اس کاٹج میں قید ہوے' اپنے گھر والوں سے دور ہوے وے تقریباً سال ہونے والا تھا۔۔۔ وہ کیسے آئی تھی یہاں کچھ پتا نہ تھا بس اس کے سینے میں

تکلیف ہوئی تھی۔ ریحان اس کے سامنے ہمیشہ کی طرح بکواس کرتا چلا گیا تھا پھر تکلیف نے اس کے پورے جسم کو جنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی پھر ایک سایہ نظر آیا وہ سایہ اس کی محبت کا تھا فائیق کا تھا۔۔۔ ہاں وہ فائیق ہی تھا مگر اس کے چہرے پہ تکلیف دے اثار تھے جیسے اس پل ہوے تھے جب شفق کی گردن پہ زخم کو دیکھ کر ہوے تھے۔

"فائیق !۔"

اس کی آواز بڑی دھیمی تھی۔

جب جب وہ تکلیف میں ہوتی تھی اسے فائیق نظر آتا تھا۔۔۔ پھر وہ اسے پکارتی تھی۔۔۔۔ وہ بس ایک نظر اسے تکلیف بھری نظروں سے دیکھتا پھر غائب ہو جاتا۔۔۔ اور اب بھی ایسا ہوا تھا ۔۔۔۔ شفق نے اپنی آنکھیں تکلیف سے بند کر لیں تھیں۔ پھر اس نے ہما کو پکارا۔ ہاں اس کی محبت کی نیشانی ہما۔۔۔۔ وہی تھی فائیق کے بعد اس کی سب کچھ۔۔۔۔ مگر اس بار ہما بھی نہیں آئی شاہد وہ کمرے میں نانو کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ اب تک تو اسے آجانا چاہیے تھا۔ اس کا سو کالڈ باپ اس کی ماں کو ذلیل کر کے گیا ہے۔۔۔ نہیں وہ ہما کا باپ نہیں ہے وہ کبھی ہو نہیں سکتا مگر وہ دل پر جبر رکھ کر کیوں کہتی تھی کیوں یہ حقیقیت بھلا دینا چاہتی تھی کہ اس کی ہما اسی کا خون ہے۔۔۔ اسی کا خون ہے۔ جس کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کر آئی تھی۔ جس کے نکاح میں ہوتے ہوے کسی اور اسے نکاح کر چکی تھی۔ اوپر سے اس کی بچے کی ماں بھی بنے والی تھی۔ یہ کیسا ظلم کیا تھا اس نے اس پر اسے سزا ملنی چاہئے ہاں یہ درد اس کو چیر کے رکھ دے پھر وہ آنکھیں بند کرتے زمین بوس ہو چکی تھی۔۔۔ اس کے بعد اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا

۔۔۔جب آنکھیں کھلی تھی تو اس نے خود کو یہی پایا تھا جہاں وہ ابھی موجود تھی۔ اپنے بے حد پرانے گھر۔۔۔ لندن میں۔۔۔ جہاں وہ سب کچھ چھوڑ کر پاکستان گئی تھی۔۔۔ یہ ابو نے گھر بیچا نہیں تھا۔۔ بس بند کر دیا تھا کہ جب کبھی آئے تو یہی ٹھہرے گئے۔ مگر موقعہ ہی نہیں ملا۔ یہ گھر شفق کے نام تھا۔ شفق حیرت سے اس جگہ کو دیکھنے لگی تھی یہ کہاں آگئی ہے اور کیسے آئی ہے اسے لگا اب تو وہ قبر میں موجود ہو گی۔۔۔ اس کا حساب کتاب ہو گا مگر یہ تو الگ ہی دُنیا تھی۔۔۔ اپنے پُرانا گھر بھی آپ کو اس وقت الگ دُنیا ہی لگتا ہے۔ چلو اگر مری نہیں تھی تو کم سے کم اس وقت اسے ہوسپیٹل بیڈ میں ہونا چاہیے تھا۔ مگر نہیں وہ اپنے پرانے گھر میں تھی۔

وہ کھڑکی میں جا کر کھڑی ہو گی اور اپنے کھلے لمبے بالوں کو دیکھنے لگی جو عمر کے ساتھ ساتھ بہت کم' روکھے اور سفید ہوتے جا رہے تھے۔۔۔ عمر گزر رہی تھی پتا نہیں چل رہا تھا سال ہو گیا تھا اسے اس قید میں رہے اپنی بیٹی' ماں سے دور رہے۔۔۔۔ پتا نہیں یہ رہائی اسے کب ملے گی۔۔۔ حیقیت تو اسے مہینے یہاں رہنے کے بعد پتا چلی تھی آخر معاملہ کیا ہے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی بے بس تھی بالکل جیسے پہلے تھی۔

وقت گزاری کے لیے وہ بس گایا کرتی تھی۔۔۔ اپنے دل کا درد نکلانے کے لئے وہ گھر میں موجود پیانو بجایا کرتی۔ کسی غیر نقطے پر غور کرتے کرتے ایک دم اسے فائیق' ہما' امی نظر آنے لگتے۔ تو وہ ان سے بات کرتی' ان سے لڑتی' ان سے ہنستی یا تو کبھی رو پڑتی۔۔ کوئی ان دیکھی چیز اس کے کمرے میں گھومتی رہتی' کبھی وہ اس کے کمرے میں صفائی کرتی' کبھی اس کے صاف کپڑئ رکھتی' کبھی اس کے لئے کھانا لاتی تو کبھی شفق کو ڈراتی' تنگ کرتی۔۔۔ وہ جو کوئی تھی جینی تھی شفق اتنا

تو جان چکی تھی۔ ظاہر ہے محبت اس نے ایک جن سے کی تھی۔ شادی بھی اسی سے کی تو اتنا تو پتا چل جاتا تھا۔۔۔

ابھی بھی وہ چونکی تھی جب کمرے میں دستک ہوئی تھی۔

شفق کا دل حلق میں آگیا۔ دستک صرف ایک بار ہوئی۔ اس کے بعد دروازہ کھل چکا تھا مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا شفق ہر ممکن کوشش کرتی کہ وہ اب اس شہہ سے نہ ڈرے' اس کے جذبات ٹھنڈے پڑ جائے۔ مگر نہیں۔ یہ دیکھ کر تو بس وہی پرانی والی شفق بن جاتی تھی۔ اسے خود پر بھی حیرانگی ہوتی تھی ایسے جنات سے فوبیا رکھنے والی نے ایک جن سے محبت کی۔

وہ بڑی خاموشی سے آئی شفق کو دور سے نظر آیا کہ ایک گلوب چلتا ہوا اس طرف آرہا ہے۔۔۔ مطلب جو کوئی بھی تھا یا تھی وہ گلوب اُٹھا کر لا رہا تھا۔ اب گلوب سیدھا بیڈ پہ جا کر رک گیا اور بیڈ پہ اس گلوب کو پھینک دیا۔ نیلی شلوار قمیض میں ملبوس۔۔۔ ڈیپریشن سے بوڑھی ہوتی۔۔۔ کمزور شفق نے حیرت سے اس گلوب کو دیکھا۔ ایک دم دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ وہ ایک دم اچھلی وہ یہ گلوب اس کے لئے پھینک کر چلا گیا۔۔۔ نہ ڈرایا' نہ ناشتہ دیا' نہ صفائی کی بس گلوب پھینک کر غائب۔۔۔

وہ پہلے کھڑی وہی گلوب کو دن کی روشنی میں دیکھتی رہی۔۔۔ انگلیاں ایک دم سے مڑورنے لگیں ۔۔ چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھا کر وہ آگئے بڑھتے ہوئے گلوب کو پہلے بڑی سوچتی نظروں سے دیکھنے لگی پھر ایک دم کسی خوف سے پیچھے ہٹی۔۔۔ اسی طرح وہ کشمکش میں کھڑی رہی جب اسے اس گلوب میں اپنی ہما کی آواز آئی۔

"زلنین ان کو بتاو نا ہمیں کھانے سے کتنے نقصانات ہونگیں انھیں۔۔۔سب سے مزے دار تو مرغی ہوتی ہے' نہیں تو چلو بکرا چلو اسے بھی چھوڑو بھینس۔۔۔کے گوشت میں جو بات ہے وہ ہمارے میں کہاں۔۔۔آاا۔"

ہما اور زلنین اس وقت درخت سے بندھے ہوئے تھے۔

اور وہ ان کی تیاریاں دیکھتے ہوئے ایک سامنے کھڑے ہوئے ایک بے حد لمبے،ہپشی کو ہر زبان جو اسے آتی اس سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔اور وہ،ہپشی جو لمبا ہونے کے ساتھ ساتھ خوفناک بھی تھا۔۔اپنے گھنگھرالے 'سخت بالوں کو پاگلوں کی طرح ہلاتا اسے دیکھتے ہوئے ٹھہرا ۔۔۔پھر گھورتا پھر زبان نکال کر انگلی سے چھری بنا کر اپنے گردن کی طرف کھینچتا(مطلب صاف!جو بھی ہو جائے تمھیں کھانا مسٹ ہے)

زلنین کے تاثرات البتہ بڑے مزے والے تھے۔وہ بے حد پرسکون سے یہ سب تماشہ دیکھتے ہوا مسکرا رہا تھا۔

"تم کیوں مسکرا رہے ہو تمھارے ابو کا ولیمہ ہے۔"

وہ اس،ہپشی کو غضیلی نظروں سے دیکھنے کے بعد اب زلنین کو دیکھنے لگی جو بیحد مزے سے ان کے بجتے ہوئے میوزک پر ہولے ہولے ٹانگیں ہلا رہا تھا۔۔۔چہرے پہ کیسی انجوئی مینٹ کے اثار تھے ۔زلنین نے اس کی بات پر گردن موڑ کر اسے دیکھا پھر قدرے مضنوعی حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ارے تم!مجھے لگا تم اب تک کچھ کر چکی ہو گی۔۔۔یار تم ابھی تک یہی میرے ساتھ چمٹی ہوئی ہو

خیر کوئی نہیں ماحول اچھا نہیں لگ رکا تمھیں۔۔۔"

ہما یعنی سونیا حیرت سے منہ کھولے اسے پاگل کو دیکھنے لگی۔۔۔

"تم ہوش میں ہو یا ان کو دیکھ کر تمھارے حواس گم ہو چکے ہیں۔۔۔ ہم تھوڑی دیر میں ان کے ڈنر بنے والے ہیں پلیز کچھ کرو میں ایسی موت نہیں مرنا چاہتی۔"

"کیا یار ابھی تو شام ہوئی ہے فکر مت کرو ابھی تو ہمیں یہ صحیح کھلائے گئے' پھر ہمیں انجوائے کروائے گئے یو نو جیسے قربانی کے بکرے کے حال ہوتا ہے ویسے ہی ہمارے ساتھ ہو گا۔۔ مگر چونکہ ہم انسان ہیں تو ہم سے ہماری آخری خواہش بھی پوچھ لیں گئے تمھارے پاس اس سے اچھا موقعہ نہیں ملے گا بول دینا مجھے لندن چھوڑ آئے۔"

ہما کا دل کر رہا تھا کہ سامنے جلتی ہوئی آگ میں اس ڈیش انسان کو پھینک دے۔۔۔ یا ان کے ٹکڑے کرنے سے پہلے وہ خود ہی یہ فرض سرانجام دے دیے۔

یا اللہ بس ایک بار میرے ہاتھ کھول دے اس الو کے ڈیش آفسر کا میں وہ حشر کروں کہ ساری زندگی وہ یاد کرے۔

ایسا وہ کیا کرے جس سے کسی طرح وہ جوش میں آجائے۔۔ یعنی کے سانپ والے وقت جو زلنین کا جنون تھا۔۔۔ ہاں اسی جنون کی اسے اس وقت ضرورت مگر ایسا کیا کرے سوچ میں تھی کہ ایک لمبا ترانگا بیشی۔۔۔۔ دور سے ہی اسے بڑی غلیظ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے آنکھوں میں بھوک تھی مگر ویسی والی بھوک نہیں جیسے باقی سب میں تھی۔۔۔ اس کی ایسی نظروں کو دیکھ کر ہما گھبرا گئی۔۔۔ اور مزید اس طرف ہوئی جہاں زلنین اس کے ساتھ بندھا ہوا

تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

وہ اسے دیکھنے لگا جس کے چہرے پہ ایک عجیب سا خوف آ گیا تھا۔ زلنین مزاحیہ سچوشین میں اچانک سنیجدہ ہو گیا۔ کیونکہ یہ چہرہ اس وقت سونیا کا نہیں ہما کا تھا۔۔۔

پھر ہما نے اسے دیکھا تو چونک اُٹھی اب کی بار زلنین کے سنیجد گی دیکھ کر اسے حیرت ہوئی وہ تو انجوائے کر رہا تھا اسے تو مزا آ رہا تھا مگر اب۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے ؟۔"

بڑی نرمی سے سر گوشی کے انداز پوچھا۔۔ اس کے لہجے میں کیا کیا سونیا نے محسوس نہیں کیا تھا۔ عجیب سا تحفظ محسوس ہو رہا تھا جب نانو اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ جب وہ تنہا ہو گئی تھی۔۔۔۔ ہیں مگر یہ کب ہوا تھا یہ کیا تھا جو ابھی اس کے زہن مین آیا تھا۔۔

"ہما پوری دُنیا تم سے روٹھ کر چلی جائے مگر تمھارا زلنین ہر مشکل 'ہر غم خوشی دکھ میں تمھارا ساتھ ہو گا۔۔۔۔"

"یہ ہما کون تھی ؟"

"یہ زلنین کون تھا؟ زلنین تو اس کے سامنے کھڑا ایس پی نہیں ہے۔"

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے یہ کیسی پہیلی ہے جو سلجھ نہیں رہی۔۔۔۔

ہما کو ایک دم کسی کے رینگتے ہوئے ہاتھ اپنی گردن پہ محسوس ہوئے۔۔ خوف سے اس نے سر اُٹھایا اب تو وہ گئی۔۔۔ اس نے آنکھیں زور سے بند کر لیں۔۔۔ کسی کی شیطانی ہنسی اسے کچھ یاد

آرہا تھا

"کیپڈ نیپ۔۔۔۔بہت سے دشمنوں کا ہنسنا پھر اس کا دوپٹہ ہٹا کر منہ کے بل گرانا۔۔۔پھر وڈیو بنانا پھر ایک دم فورس آئی تھی اور سب کچھ تباہ کر چکی تھی۔۔۔وہ فورس تب بھی زلنین تھا اور اب بھی ہما کی رسی کھولنے سے پہلے ہی اس ہپشی کے سارے دانت ایک دم باہر آ گئے تھے۔۔۔۔ اور وہ کلابازیاں کھاتا دور آگ کے قریب جا کر گرا۔

Did you just touch my wife ? you bastard !!!

سارے ہپشی گروہ ایک دم خاموش اور ساکت ہو گئے۔۔۔سب سے بڑا جھٹکا انھیں لگا اتنے سخت گرفت سے نکلا کیسے اور نکلا تو اتنی طاقت کہاں سے آئی اس میں۔۔۔۔یہ بات سونیا یعنی ہما کے لئے شاکنگ تھی۔۔۔زلنین آگے بڑھا اور اسے اُٹھا کر ایک اور مکا اس کی آنکھوں پر اور مکے میں اتنی طاقت تھی کہ اس کی آنکھ اندر دھنس چکی تھی۔

"میں اس پر کسی کی ایک عام نظر نہیں برداشت کر سکتا اور تم نے تم نے اسے ایسی۔۔۔۔"

اور زلنین بس ایک حیوان بن گیا۔۔۔۔اس کے مقابل یہ سب گلوب میں دیکھتے ہوئے شفق ایک دم ساکت ہو گئی۔۔۔۔اس شخص کو دیکھ کر ایک ہی شخص کا خیال آیا تھا۔

"فائیق ذوالفقار۔"

یہ بالکل فائیق ذوالفقار کی جھلک تھی

قسط : سترہ

باب : کھلی تجوری، اناڑی کھلاڑی

"یہ یہ۔۔۔۔کون ہے ؟ فائیقق۔۔۔نہیں ایسا تو نہیں ہو سکتا اور میری بچی میری ہما۔۔۔۔ہما ہما چندا!!!اِدھر دیکھو تمھاری امی تمھاری امی۔۔۔۔ارے اسے باندھا کیوں ہے چھوڑ دو میری بچی کو ۔"

وہ گلوب کو پکڑے وحشت زدہ انداز میں چلا رہی تھی۔

اُدھر زلنین نے اس ہیشی کے ٹکڑے کر دئے اور ہما یعنی کے سونیا کے آنکھوں سے برداشت نہ ہوا۔۔۔۔زور سے رسی کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی اور کامیاب بھی ہو گی بڑی آسانی سے کیونکہ زلنین جو نہی علیدہ ہوا تھا تو ہما کے رسی کے بل ہلکے سے کھل چکے تھے بس زرا سا زور لگانے سے وہ آزاد ہو گئی اور بنا سوچے سمجھے بغیر بھاگی اس کو کچھ ہوش کچھ یاد نہیں تھا کہ زلنین کس روپ میں ہے 'اسے روکنے سے کیا نقصان ہو سکتے ہیں کچھ بھی نہیں وہ بس اسے اس سب چیزوں سے دور کرنا چاہتی تھی مگر وہ جیسے ہی زلنین کے قریب آئی ایک ہیشی نے اسے بے رحم شکنجے میں لیا اور باقی نے آکر اسے کھینچنا شروع کر دیا۔

"ززل زلنین۔۔۔۔"

زلنین رُک گیا پھر مڑا وہ اب ہما کو آگ میں پھینک رہے تھے۔اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں پھر اسے یاد آیا کہ اس نے اتنی بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔۔۔ اسے اپنا اناڑی پن دکھانا تھا ۔۔۔۔ اسے ہما کا نام اس کے سامنے نہیں لینا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا کر دیا۔۔۔۔ کسی چیز نے اس کے پیر جھکڑ لئے۔۔۔۔ وہ کیا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا نہیں ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔

"ارے چھوڑو میری بیٹی میری بیٹی کو مت جلاو رحم نہیں پلیز۔"

شفق کا تو دماغ گھوم گیا۔

"زلنین بچاو مجھے۔"

زلنین پاگلوں کی طرح اپنے آپ کو کسی فورس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا جو اسے جھکڑ چکی تھی۔۔۔۔

"یا اللہ پلیز پلیز ہاتھ جوڑتی میں آپ سے مجھے اپنے پاس بلا لیں لیکن میری بیٹی کو بچالیں۔۔۔۔۔ اس کا کوئی محافظ ہی بھیج دے پلیز پلیز میری بچی بن ماں باپ کی کیسے جنگل پہنچ گئی۔۔۔

ہما پاگلوں کی طرح خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی ایک تو اس نے ناخنوں سے وار بھی کیا تھا مگر وہ خود کو اس کے وار سے بچاتا پیچھے ہوا اور ایک زوردار تھپڑ ہما کو لگایا۔۔۔ زلنین کی تو شکل ہی بدل گئی غصے سے۔۔۔۔ اور اس نے ساری طاقت کا استعمال کر کے خود کو ان دیکھے شکنجے سے نکالا اور ہما کے پاس پہنچنے لگا جو سید ھا منہ کے بل آگ میں گرنے لگی تھی مگر مگر وہ زلنین کی

باہوں میں آنے سے پہلے کسی کی مہربان اور اسے بھی مضبوط بھرے بازوں میں آچکی تھی

شفق جو پاگلوں کی طرح چلائی تھی ایک دم اس شخص کو دیکھ کر ساکت ہو گئی۔۔۔۔ جس کی آگ رنگ آنکھوں میں تپش اتنی زیادہ تھی کہ سامنے والے جلتی آگ بھی اس کے سامنے کچھ بھی نہیں تھی۔

اس کا خوبصورت چہرہ اس وقت کسی خوفناک روپ میں تھا مگر پھر بھی پھر بھی وہ بتا سکتی تھی کہ یہ کون ہے۔۔۔۔ وہ گلوب کو پاگلوں کی طرح چھونے لگی جیسے اس کو چھونے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس کے بے حد خوفناک دل کو ہلا دینے والے چہرے سے اسے خوف نہیں آتا تھا۔۔۔ اسے اس چہرے سے محبت تھی بے تحاشا کیونکہ اس چہرے کا دل بہت خوبصورت تھا۔۔۔ بہت پیارا تھا۔۔۔ جس میں وہ جانتی تھی کہ ابھی تک اسی کا عکس ہے۔۔۔ وہ یقین نہیں کر سکتی تھی اس کا فائیق اس کا فائیق اس کے دھڑکنوں کے قریب ہے مگر قریب نہیں ہے۔۔۔ اس کی بیٹی اس وقت کسی قیمتی شہہ کی طرح اس کے بازوں میں چھپ گئی تھی۔۔۔ اس کی بیٹی کیا فائیق کو پتا ہے؟ اور اگلے جملے نے اس کی تصدیق کر دی تھی۔

"میری بیٹی کو ہاتھ بھی کیسے لگایا۔۔۔"

اُف اس کی دہاڑ سے درخت بھی کانپ گئے تھے۔۔۔ زلنین رُک کر حیرت سے پیچھے ہوا تھا۔

چاچو یہاں کیسے؟

ہما کا چہرہ بالکل بالکل فائیق کے سینے میں چھپ گیا تھا اور اس کی دہاڑ پہ بالکل ساکت ہو گئی تھی

۔۔۔اسے کچھ عکس کچھ آوازیں آنے لگیں۔

"بابا"

"بابا آپ کہاں تھے؟میرے بابا۔"

وہ سر اُٹھا کر اس شخص کو دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔مگر فائیق کی گرفت بالکل سخت تھی۔اسے ڈر تھا کہاں پھنس گئی ہے۔۔۔اسے ڈھیر سارا رونا آرہا تھا اینڈو نچر گیا بھاڑ میں۔۔۔

اس کی دھاڑ پہ تو ایک عدد ڈر کر بھاگ گئے تھے۔۔۔۔مگر زلنین نے اپنی نظروں کی طاقت استعمال کرتے ہوئے ان کے اوپر درخت گرا دیے تھے اور ایک منٹ میں ہی ان کا کام تمام ہو گیا تھا باقیوں نے اپنے ہتھیار اوپر کر لیے تھے۔۔۔

فائیق نے ایک بازو اُٹھا اور ایک لوہے کو اُٹھایا جس کو سخت گرم کیا ہوا تھا۔۔اس کے بیسٹ جیسے چہرے پر مزید کرختگی آگئی تھی اور ایک نہیں بلکہ دو کا اس لوہے سے ایک ایک جسم کو حصہ جلا دیا۔۔۔اور یہ سب کرتے ہوئے ان کی دلخراش چیخیں ہما کے کانوں تک پہنچ رہی تھی اور ان کے کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھی۔دوسری طرف زلنین نے دو کو الٹا لٹکا کر ان کی گردنیں اُڑا دیں۔۔۔چار کو تو آگ میں پھینکا باقی جو بچ گئے سامنے پڑے ہتھیاڑوں سے قیمہ بنا چکا تھا۔۔۔۔اب وہ ہاتھ جھاڑ رہا تھا اور فائیق جس کے بازوں میں ابھی تک اس کی ہما تھی۔۔۔۔۔اس کو سیدھا کیا اور گہری سانس لیتے ہوئے اپنے روپ میں آیا۔۔۔۔ہما کی آنکھیں دھندلا گئی تھی۔۔۔۔

زلنین اس طرف آنے لگا مگر فائیق نے اس روک کر رکھ دیا۔۔۔اور اس نے جس طرح سے زلنین کو دیکھا تھا۔۔۔زلنین حیرت زدہ رہ گیا۔

ہمانے فائیق کے دو بازوں پکڑے اور سانسوں میں کمی ہونے کے باعث وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔ فائیق نے اس کے بکھرے ہوئے بال سائڈ پہ کیئے اور اس کا سُرخ چہرہ دیکھا۔۔۔ گلے اور گال پہ خراشیں دیکھی۔۔۔۔ اچانک اس کی آنکھیں پھر جوش میں بڑھک اُٹھی مگر خود پہ قابو پاتے ہوئے وہ ہما کا چہرہ پیالوں میں بھر کر اس کا سر چومنے لگا۔۔۔ ہما ایک دم ٹھہر گئی۔۔۔۔ فائیق کا جسم جھٹکے کھانے لگا۔۔۔۔ وہ رو رہا تھا ہاں وہ رو رہا تھا۔۔۔ ساکت بیٹھی شفق اس کی آگ رنگ آنکھوں سے نکلتے ہوئے سیاہ رنگ کے سیال کو ہما کے بالوں میں جذب ہوتا دیکھ رہی تھی ۔۔۔ ہما کو بھی محسوس ہونے لگا کہ بہت بڑا آدمی اس کو بازوں میں بھر کر رو رہا ہے۔۔۔۔۔ اس کی سسکیاں سُنتے ہی زلنین نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔ ان کا درد بہت بڑا ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا کوئی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔ فائیق ذوالفقار کی زندگی کتنی خالی ہے۔۔۔۔ فائیق کا تو کوئی بھی نہیں سوائے ہما کے اور وہ بھی ملی کب؟ بیس سال بعد میں۔۔۔۔۔۔ ایک ملاقات ہوئی وہ بھی نہ ہونے کے برابر اور وہ فائیق کی نظروں میں فنا ہو چکی تھی۔

زلنین اُداسی سے مسکرایا۔۔۔۔ وہ ابھی بیچ میں نہیں آسکتا۔۔۔۔ جو بھی تھا وہ ہما کے ابو تھے ۔۔۔۔ ان کا حق سب سے پہلے ہے۔۔۔ وہ پیچھے ہو کر درخت کے ساتھ لگ کر نیچے سائڈ پہ ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ہما کو عجیب لگ رہا تھا۔ یہ رو کیوں رہے ہیں ۔

فائیق اس سے الگ ہوا۔۔۔ اس کا اصلی روپ اب شفق کی نظروں کے سامنے آیا۔

وہی روشن مگر مرجھایا ہوا چہرہ۔۔۔۔ وہی بال مگر ہلکے ہلکے سفیدی رنگ۔۔۔۔ وہی جسامت

مضبوط کڑیل نوجوان کے طرح مگر اس وقت ایک لاچار کمزور بے بس باپ سے وہ بوڑھا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اس کا فائیق تو بالکل نہیں بدلا۔۔۔ شفق کا دل کیا کسی طرح وہ اس اسے گلوب میں گھس کر سیدھا فائیق کے سینے سے لگ کر رو پڑے ہاں۔۔۔فائیق اس کی محبت فائیق کے فراغ سینے میں۔

ہمایعنی کے سونیا نے جیسے انھیں دیکھا تو پہلے تو اس کا منہ حیرت سے کھلا رہا پھر پھر وہ خوشی سے چلاتے اور روتے ہوئے باپ سے لگ گئی۔

"بابا آپ!!بابا آپ میرے لئے آ گئے او بابا۔۔۔"

پھر وہ کسی چھوٹے بچی کی طرح رونے لگی۔۔۔اُدھر جزلان نے کسی گڑبڑ پر فٹ زلنین کو سگنل بھیجا۔۔۔

"زلنین زلنین تمھیں میری آواز آ رہی ہے۔"

زلنین مسکرا کر یہ سب دیکھ رہا تھا پتا نہیں۔۔۔۔یہ سین دیکھ کر اسے اپنے بابا کی یاد آ رہی تھی۔ کاش اس کے بابا زندہ ہوتے تو وہ بھی کسی چھوٹے بچے کی طرح ان کے سینے میں منہ دے کر رونا شروع کر دیتا۔۔۔باپ کتنا ضروری ہوتا ہے۔۔۔۔اور ہما اس معاملے میں لکی نکلی دیر سے ملے تو کیا ہوا۔۔۔ آج مصیبت میں اس کا باپ کا مضبوط بازو تو موجود ہے۔۔۔۔اس کی طرح تو نہیں ہے جو ساری زندگی سارے رشتے سے محروم ہے۔۔۔۔اور رہے گا۔۔۔

آنکھوں کی نمی کو ہولے سے صاف کرتے ہوئے وہ ہولے سے بولا۔۔

"ہمم۔"

"ہمم کیا لگا رکھی ہے ابھی ایک جانا پہچانا خوفناک سا شور ہوا تھا سب خیریت ہے نا اور سونیا کو کنونیس کیا۔۔"

"بیسٹ جنگل میں آچکا ہے آگ رنگ آنکھوں والا۔"

گیلی ریت پہ پاوں مارتا جزلان ٹھہر گیا۔

"کیا؟ فائیق چاچو فائیق چاچو کیسے آ گئے۔"

"خون کی کشش کھینچ لائی میرے بھائی۔"

وہ بڑی مدھم انداز میں کہتا سینے پہ بازو لپیٹنے لگا۔

"تجھے غصہ نہیں آرہا۔"

جزلان کی بات پر زلنین چونکہ پھر ٹھنڈی آہ بھری۔

"میں یہ سب اللہ پر چھوڑ چکا ہوں۔۔۔اگر انھوں نے قتل کیا ہے تو میرے خیال سے ان کو اس بات کی سزا دُنیا میں مل چکی ہے اور کیا پتا آخرت میں بھی حساب ہو مگر مگر میں جانتا ہوں اب جانتا ہوں وہ مار نہیں سکتے وہ میری طرح میری طرح بھی اس مائینڈ گیمز کا شکار ہوے ہیں کیونکہ وہ پھر وہ زندہ نہ ہوتی۔۔۔۔ہما زندہ نہ ہوتی۔"

"چلو شکر ہے تمھیں عقل آئی۔۔۔۔مگر کون زندہ ہوتی کس کی بات کر رہے ہو؟"

ہوشیار جزلان چونک پڑا۔۔۔

اس سے پہلے کچھ بولتا زلنین فائیق ذوالفقار کا زوردار مکا زلنین کے مکے پر پڑا۔

"اُف۔۔۔۔"

اس سے پہلے سر اُٹھاتا۔۔ فائیق ذوالفقار نے اسے گیر بان سے اُٹھایا۔ اور غصے سے اسے دیکھا۔

"ہاں تو بتاو مجھے تمھاری ہمت کیسی ہوئی میری بیٹی کو تنگ کرنے کی۔ اسے ڈرایا۔۔۔ اسے چھیڑا بھی۔"

"اور ہاں بابا یہ پولیس آفسر مزے سے انجوائی کر رہا تھا مگر ایک تھپڑ کافی ہے بابا انھوں نے میری جان بھی بچائی ہے۔"

ہما پیچھے سے آئی اور اپنے باپ کے ساتھ لگتے ہوے شرارت سے بولی۔۔۔ تو باپ بیٹی کا میلو ڈرامہ اتنی جلدی ختم ہو گیا۔

زلنین نے اسے گھورا تو فائیق نے اسے جنجھوڑا۔

"اسے کیا گھور رہے ہو۔۔۔ آنکھیں نکلوانے کا بہت شوق ہے تمھیں؟"

زلنین کے ماتھے پہ بل آئے یہ اب کچھ زیادہ نہیں ہو رہا۔۔۔ بیوی ہے اس کی۔

"شاہد آپ بھول رہے ہیں یہ میری بی۔۔۔"

ایک اور گھونسہ۔

"بابا"!!

سونیا نے ان کا بازو روکا۔۔۔ فائیق نے کھینچ کر اس کے کانوں میں سر گوشی۔

" بھتیجے صاحب! کیوں بنا بنایا کام خراب کرنا چار ہے ہیں؟ اس وقت چاچو بلانے کی غلطی مت کرنا ابھی آسی نگرانی والے جن کے ساتھ ساتھ اپنے ہم شکل والے کو بھی مارا جو کچھ دیر میں تم لوگوں کے پاس ہما کے باپ کے روپ میں آنے والا تھا۔۔۔ اس لئے اس وقت میں ہما کا باپ

منسٹر ربانی ہوں سمجھے۔۔۔"

اس نے کہتے ساتھ زور سے زلنین کو دھکا دیا اور اسے ویسے ہی گھورنے لگا زلنین دانت کچاۓ

۔۔۔انسان پیار سے سمجھاتا

نہیں یہ انسان نہیں حیوان ہی ہیں پیار کی زبان کہاں استعمال ہو گی۔

بابا یہ کیا؟ آپ زیادتی کر رہے ہیں سوری بابا میرے معاملے میں کافی سینسٹو ہیں۔"

"ہاں میں تو جیسے اتنے دیر سے جھک مار رہا تھا۔"

یہ بات زلنین نے دل میں کہی تھی مگر زبان ان پہ لانے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ یہ سامنے کھڑا شخص ایکاسی قتل کر چکا تھا۔۔۔

"نہیں کوئی بات نہیں باپ ہیں آپ کے۔"

زبردستی مسکراتے ہوۓ اس نے فائیق کی طرف اشارہ کیا۔۔۔پہلے تو دل کر رہا تھا شفق کی خبر ان کو کر دے مگر نہیں۔۔۔اب انھوں نے اسے اس کی بیوی کے سامنے مارا تھا۔۔بدلہ تو وہ لے گا۔۔۔

اس طرح دوسرا راونڈ بھی اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا۔۔۔اور یہ اس بار فائیق کی ہوشمندی اور دلیری سے کھیل ختم ہوا تھا۔۔۔

آپ ان کا اگلا قدم شفق کے شہر میں تھا۔

"لندن۔"

قسط : اٹھارہ

باب : کھلی تجوری، اناڑی کھلاڑی

جزلان نے فائیق کے کہنے پر ایک بوٹ کا بندوبست کر دیا تھا مگر وہ اتنے لمبے سفر کرنے کے مناسبت کافی چھوٹی تھی۔ فائیق کا پلان وہ فل الحال سمجھنے سے قاصر تھا۔ اگر وہ یہاں پہنچ گئے تھے تو مسینجر کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی اور اگر بھیج دیا تھا تو ان کے پاس پہنچنے کے بجائے پہلے اس کے پاس آجاتے تاکہ وہ کچھ مزید تو کر سکتا۔ عزت تھکن کی۔ بدلوت اس وقت بیگ پہ سر رکھ کر سو چکی تھی۔ کیونکہ جزلان کی طرح اسے بھی معلوم نہیں تھا کہ آگئے کیا ہو گا اور آگئے کرنا کیا ہے۔ جب تک زلنین اور ہما اس جزیرے سے نکل نہیں جاتے تب تک انھیں یہہ رہنا ہو گا۔

جزلان چلتا ہوا پانیوں سے کھیلتا چکر کاٹ رہا تھا۔ اسے زلنین کی ایک بات بار بار کھٹک رہی تھی۔ وہ زندہ نہ ہوتی؟ اس بات سے کیا مطلب تھا اس کا۔ اتنا تو وہ جان گیا تھا زلنین کو کوئی خبر ملی ہے اور یہ کوئی عام خبر نہیں ہو گی۔

"بابا تو وہ سانپ نہ مجھے اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا مجھے لگا اب تو بس اللہ کو پیاری ہو جاوں گی مگر شکریہ ان منہوس سڑے پولیس آفسر کا جنھوں نے میری بیحد قیمتی جان بچائی۔"

اس کی آواز پر جزلان چونکہ دیکھا تو ہما فائیق کے ساتھ لگی چلتے ہوے آرہی تھی۔ جزلان کا تو منہ حیرت سے کھل گیا بس آگئے جاکر اسی طرح اس کا منہ کھلتے رہنا تھا۔ فائیق بڑے پیار اور توجہ سے اپنی بیٹی کو دیکھ اور سُن رہا تھا اور پیچھے وہی ایس پی کڑ لیے جیسا منہ بنا کر آرہے تھے جو پورے سفر میں اپنی عزت افزائی کا خراج وصول کر رہے تھے۔ جزلان نے اس پہ اتنا دھیان نہیں دیا جتنا اس نے اپنے چاچو کے چہرے پر اصل خوشی دیکھی۔ کتنا کھلا ہوا تھا ان کا چہرہ۔ ان کی آگ رنگ آنکھوں میں اس وقت کتنے دیے جل رہے تھے۔

اور ان دیوں کی روشنی میں کتنی چمک تھی۔ سچی اور صاف چمک۔

ہما یعنی کے سونیا چلتے ہوے ایک دم رُکی پھر اس نے جزلان کو دیکھا تو وہ بھی پہلے اسے پلک جھپکائے دیکھتی رہی پھر خوشی سے چیخی۔

"ارے سائینٹی بھائی آپ بابا یہ وہی ہیں جو اچانک سے ایک پیاری سے لڑکی کے ساتھ کسی ہوا کے جھونکے کی طرح جھو منتر۔ آپ یہاں کیسے اور وہ لڑکی کہاں ہیں بابا یہ اس آفسر سے بہت اچھے ہیں انھوں نے میری بہت ہیلپ کی تھی بس ایک غلطی کی اس کے ساتھ مجھے اکیلہ چھوڑ دیا۔"

"سونیا بیگم ایک کام کیوں نہیں کرتیں آپ یہ پستول لیں اور اپنی حسرت پوری کرنے کے لئے میری گردن ہی اُڑا دیں۔"

زلنین جل کر بولتے ہوے آگئے آیا تو فائیق نے ابرو اچکا کر دیکھا۔ زلنین نے انھیں اگنور کر کے اسے گھورا۔

"ہونہہ! تاکہ اتنے گواہو سامنے 'میں اپنے بابا کے سامنے بُری بھی بن جاوں اور قاتل بھی۔ بے

وقوف سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔۔"

"سونی سونی!! ابھی ہمارا یہاں سے نکلنا ضروری ہے پھر بات کریں گئے۔ ہمارا اس جنگل میں مزید رہنا کسی خطرے سے خالی نہیں ہے۔"

"مگر ہم جائے گئے کیسے بابا؟"

فائیق یہاں سے جلد از جلد نکلنا چاہتا تھا کیونکہ کسی بھی وقت غفار کو خبر ہو جانی تھی اور بھی ایک بھونچال آنا تھا ان دونوں کا لندن پہنچنا بیحد ضروری تھا۔

"جی بتائیں نا فائی آئی مین سر کہ ہم جائے گئے کیسے۔"

زلنین نے بتیس کے بتیس پورے دانت باہر نکالے۔

فائیق نے اسے تیز نظروں سے دیکھا۔ جزلان نے گلا کنکھارا۔

"آپ کے ابو جس بوٹ سے آئے ہیں اسی میں آپ سب جائے گئے۔"

ارے چاچو ہمارے ساتھ ہونگیں مطلب اس پورے سفر میں مجھ پر نگرانی ہو گی۔۔۔۔ اور میں ہما سے دور نہیں کچھ کر زلنین کچھ کر جس سے ہم دونوں تنہا جائے۔ ورنہ یہ باپ میرا جینا حرام کر دے گا۔ اس نے اپنے طاقت سے اس بوٹ کو نظر اُٹھا کر دیکھا اور پھر بس اس کے کونے کو سوراخ کیا اور ایک سکینڈ نہیں لگا بوٹ کو ڈوبنے میں۔

فائیق نے آگئے بڑھنا چاہا تو یہ سب دیکھ کر وہ ٹھہر گیا۔

جزلان بھی تیزی سے مڑا۔

"اوشٹ یہ کیسے؟"

"ہاے اللہ کوئی کام ہو جو سیدھا ہو لگتا ہے یہ جنگل چاہتا ہی نہیں ہے ہم یہاں سے جائے ہاے۔"

"یہ سب کیسے ہوا؟"

"مائینڈ گیمز ہو گا۔"

زلنین نے اپنے کان کھجاتے ہوے کہا اور یہ سب کہتے ہوے اس کے چہرے پہ اتنی معصومیت تھی کہ انسان اس کی معصومیت پر واری صدقے ہو جاتا۔

جزلان نے اس کے کہنے پر بے اختیار دیکھا۔

"مگر اتنی جلدی میں تو سارے گلوب کو تباہ کر آیا تھا۔"

فائیق پر سوچ انداز سے اِدھر اُدھر دیکھارہا سارے گلوب وہ تباہ کر آیا تھا بس ایک آخری گلوب کو وہ ڈھونڈ نہیں پایا تھا لگتا ہے اسی کی وجہ سے ہوا ہے۔

وہ ان دونوں سے آگئے بڑھ کر اطراف میں دیکھنے لگا صرف سمندروں کی لہروں کا شور کے علاوہ ہر طرف خاموشی تھی۔ زلنین فائیق کو آگئے بڑھتے ہوے دیکھنے لگا پھر اس نے ہما کو دیکھا تو اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ آئی۔ وہ بڑی آہستہ آہستہ آگئے بڑھا اور پیچھے سے ہما کو پکڑا اس کی آواز نکلنے سے پہلے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ اور ہما اس سے پہلے کچھ کرتی اس نے ہما کے کانوں کے قریب جا کر اتنا کہا۔

"بوم(boom)"

اور پیچھے کالا آئینہ نمودار ہوا اور اس نے ان دونوں کو آئینے نے اپنی طرف کھینچا اور بس دونوں غائب۔

فائیق کو دور ایک درخت پہ موجود ایک چمکتی ہوئی چیز نظر آئی۔۔۔جہاں سے شفق پلکیں چھپکائے بغیر بس اسے ہی دیکھے جارہی تھی۔ آج حیرت کی بات ہے اس کے کمرے میں اسے کوئی تنگ کرنے نہیں آیا تھا اتنی خاموشی اور پر سکون ماحول اسے حیرت اور بے چینی میں مبتلا کر رہا تھا۔

ایسی ہی ایک خاموشی نے اس کی زندگی میں ایک بھونچال لے آیا تھا۔

* *

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں امی !!!"

شفق نے ان کی بات سُنی تو تیزی سے اُٹھی۔

امی نے اسے ناگواری سے دیکھا پھر ٹانکا لگانے میں مصروف ہوگئی۔

"امی نہیں پلیز امی۔۔۔۔"

"شفق میں رشتہ تھوڑی طہہ کر رہی ہوں اور آواز نیچی رکھو اپنی باپ ہیں تمھارا باہر۔۔۔۔"

"امی آپ کو پتا ہے نا اس لیے آپ ایسے کر رہی ہیں۔"

شفق نے ان کو نمکین پانیوں سے بھری نظروں سے دیکھا۔امی نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا اور قمیض پٹھکی۔

"کیا پتا ہاں؟ بتاو مجھے تم۔۔۔۔تم اس لڑکے میں انٹریسٹڈ ہو نا وہی فائیق۔"

شفق کو پہلے جھٹکا لگا پھر اسے ایک دو دن پہلے کا واقعہ سمجھ میں آیا تو اس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کیں پھر گہرا سانس لیا۔

"جب آپ کو پتا ہے تو کیوں ایسا کر رہی ہیں۔"

"اور کب سے چلا رہا تھا سب۔۔۔۔ شفق تمھیں احساس بھی ہے تم نے کیا کیا ہے تمھارے باپ کو پتا چلا تو وہ کیا سوچیں گئے میرا تو دل کر رہا تھا تمھارا اس بات پر منہ توڑ دوں مگر چونکہ تم نے لفظوں میں نہ اس کا اظہار کیا نہ کوئی بات کی اس لئے میں چُپ ہو گی اور میں اُمید کر رہی تھی یہ خاموشی قائم رہے گی۔۔۔"

"کیا بُرائی ہے فائیق ذوالفقار میں ماما!!! میں انھیں پسند کرتی ہوں وہ مجھے پسند کرتے ہیں اور اب تک وہ اپنے ابو سے بات کر چکے ہونگیں۔"

"شفق!!!"

امی دبی ہوئی آواز میں دہاڑی۔۔۔

"ان لوگوں کے ہمارے اوپر بہت احسان ہیں اور ہم ان کے احسانوں تلے دبے ہوئے ہیں۔۔۔۔"

"مام پلیز بات محبت کی ہو تو احسان احسان میٹر نہیں کرتا۔ اس میں میرا کیا قصور ہے یا فائیق کا۔۔۔۔"

"بس بہت ہو گیا شفق اس وقت میری نظروں سے گُم ہو جاو ورنہ میرا ہاتھ کہی تم پر نہ اُٹھ جائے۔۔۔۔"

"میں بابا سے بات کروں گی اور میں بتا رہی ہوں اگر میں شادی کروں گی تو وہ صرف فائیق سے۔۔۔"

وہ غصے سے بولتی تن فن کرتی کمرے سے غائب جبکہ امی نے سر پکڑ لیا۔۔۔اب کیا بتاتی بیٹی کو کہ ان کو کیا خبر ملی تھی۔۔۔اگر زرین زرین ان کو خبر نہ کرتی تو وہ تو اندھیرے میں رہ کر اپنی جوان اکلوتی بیٹی کو کھو دیتی۔

"آنٹی فائیق بہت کالے عمل کرواتا ہے اپنے ہوٹل میں اور خاص کر اس کا شکار خوبصورت جوان لڑکیاں ہوتیں ہیں آپ کو نہیں پتا آنٹی میں تو بچپن سے ان کے گھر کے ساتھ رہتی ہوں ایک ایک حرکتوں کی خبر ہے ان کے بارے میں۔۔۔آپ نے وہ شفق کے گردن پہ نیشان دیکھا تھا وہ بھی فائیق کی وجہ سے ہوا تھا کیونکہ ایسی بہت سی لڑکیوں کے گردنوں پہ نیشان تھے وہ میں پہلے دیکھ چکی تھی اور آنٹی وہ تو اللہ کا شکر ہے شفق نے مجھے اس سب کے بارے میں بتایا ورنہ میری دوست کے ساتھ پتا نہیں کیا ہو جاتا۔۔۔"

"یہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو زرین بیٹا۔"

امی کا تو دل دہل گیا تھا۔

"آنٹی آپ کو نہیں پتا جو لڑکی اس کی زندگی میں آئی اس نے اپنی زندگی سے ہاتھ ہی دھویا مگر میں اپنے معصوم اور پیاری دوست کو برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی میں اسے چاہ کر بھی نہیں روک سکتی آنٹی کیونکہ کیونکہ وہ پوری طرح سے فائیق کہ جھانسے میں پھنس چکی ہیں اب اسے آپ نکال سکتی اور خدارا پلیز آنٹی اسے کچھ مت بتائیں گا۔۔۔آپ ایسا کریں اس کی شادی کر دیں کچھ بُرا ہونے سے پہلے یا اگر وہ کچھ کہتی ہے تو فائیق کی برائیاں کی بجائے کچھ مجبوریاں بتائیں آنٹی آپ کو اپنی بیٹی کا جلد از جلد سوچے اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو یہ دیکھیں کیس فائل!!!میرا بھائی آفسر

ہے وہ عامل کے بھیس میں انیسو ٹیگیٹ کرتا ہے اور اسے کیا کیا نہیں ملا۔۔۔فائیق کو پکڑنے کی وہ ہر ممکن کوشش کر رہا مگر فائیق جیسے کھلاڑی اتنی آسانی سے پکڑے جانے والے نہیں ہے۔"

اور جب امی نے سارے فائلز دیکھے تو در حقیقیت ان کا کلیجہ منہ کو آگیا دل اتنا خراب ہوا کہ وہ جلد از جلد فیصلہ کرنے پہ مجبور ہوئی انھیں شفق کا کچھ بندوبست کرنا ہو گا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اتنے خوبصورت چہرے کے پیچھے اتنا گھٹیا درندہ نما شخص ہے۔

پھر ان کی بہن کا فون آیا جو اپنے بیٹے کے رشتے کے بارے میں دو سالوں سے پیچھے پڑی ہوئی تھی مگر وہ ان کا نکما بیٹا ان کی بیٹی کے لئے لائق نہیں تھا مگر جو کچھ ہو رہا تھا اس میں ان کو یہ نالائق لڑکا اس فائیق سے حد درجہ بہتر لگ رہا تھا اس لئے کل شام ان کی بہن بقائدہ ہاتھ مانگنے آرہی تھی۔

"رو کیوں رہی ہو اِدھر دیکھو میری طرف۔" فائیق نے اس کا چہرہ اُٹھانا چاہا شفق نے ہاتھ اس کے سائڈ پر کیے اور پلر سے ٹیک لگاتے ہوئے چہرہ صاف کرنے لگی۔

"فائیق تم میرے ہو !! "

فائیق ہنس پڑا۔

"کیا؟ مجھے لگا اب کچھ مزے دار دھمکاے دار سا ڈائیلوگ بولو گی مگر میری بھول تھی تم جھلی پاگل لڑکی ہو۔"

"ہاں مگر میں صرف تمھاری ہوں امی ایسا نہیں کر سکتے میں کسی کے ساتھ خیانت نہیں کر سکتی تمھارے ساتھ تو بالکل بھی نہیں۔۔۔کیونکہ۔۔۔"

"شفق شفق ریلکس میرے ڈیڈ آئے گئے نا آج۔۔۔"

"مگر مجھے پتا ہے ماما نہیں مانے گئی بابا بھی ماما کے آ گئے چُپ ہو جائے گئے۔۔۔ مجھے اسے موٹے الو ڈنگر حسیب سے شادی نہیں کرنی امی مجھ پر بہت ظلم کر رہی ہیں۔"

"ایسا کیا ہو گیا ہے انھیں تم نے انھیں ہمارے بارے میں بتایا۔"

اب اس بات پر پہلے بار فائیق کے ماتھے پر بل آئے اور اس نے بیحد سنیجد گی سے کہا۔

"اتنی دیر سے میں کیا بولے جا رہی ہوں اور تم کہہ رہے ہو شفق ریلیکس ریلیکس فائیق ایک کام کرو تم مجھ سے نکاح کر لو کیونکہ مجھے امی کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔"

ایک دم اس کی بات پر فائیق کو جھٹکا لگا۔

"کیا تم پاگل تو نہیں ہو گی۔"

****

"تم پاگل تو نہیں ہو گے یہ کہاں لے آئے مجھے۔"

وہ اس وقت سیدھا لندن بیرتج میں کھڑے ہوئے تھے رات کے بارہ بجے کے باعث یہ برتج اور سڑک بالکل خالی تھی۔۔۔ زلنین نے ہما کو چھوڑا ہی تھا پہلے وہ تو یہ سب دیکھتی رہی پھر پاگلوں کی طرح اس سے لڑنے لگی۔

"ہم اس وقت لندن میں ہیں سونیا اور کوئی تماشہ مت کرنا چُپ کر کے میرے ساتھ چلو ورنہ تمھارے اس شور سے پولیس نے آجانا ہے اور ہم اس وقت سینٹرل لندن میں ہیں۔"

"لندن تم تم مذاق کر رہے ہو نا۔"

ہمانے مڑ کر ارد گرد دیکھا تو پھر اسے دور سے جب بیگ بین میں گھڑی نظر آئی تو اسے ساکت

نظروں سے دیکھتی رہی یہ کیسے وہ تو بت ہوش ہو گئی تھی زلنین نے اسے بے ہوش کیا تھا ہاں وہ اسے کیڈ نیپ کر چکا تھا مگر میڈ اگیسکر سے لندن یا اللہ۔۔۔

پھر وہ ایک دم زلنین سے پیچھے ہٹی جو اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے والا تھا۔

"تم تم جادو گر ہو۔"

اب کی بار اس کی آواز میں سچی مچی والا خوف تھا۔

زلنین اسے دیکھتا رہا پھر اسے اپنی قسمت پر کھل کر ہنسی آئی۔

اور وہ واقعی ہنسنا شروع ہو گیا۔ برج پہ جھک وہ ہنسنے لگا۔ پاگلوں کی طرح عجیب ہی انداز تھا اس کا

۔۔۔۔

"کاش میرے پاس ایک پلیٹ ہوتی۔"

اس نے ہنستے ہوئے اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا اور جھک کر اس چاندنی رات میں پانی میں ابھرتے اپنے عکس کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔ ہما کھڑی رہی۔

"تم ایک انتہائی عجیب آدمی ہو اور مجھے سمجھ نہیں آرہی میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔"

"وہی تو اس لئے تو کہہ رہا ہوں دو عدد پلیٹ ہو۔"

"تم نے کیا بھیگ مانگنی ہے یا اس میں کچھ کھانا ہے۔"

"توڑنا ہے اسے۔۔۔ یہ جو اندر کا ابال اکھٹا نہیں ہو جاتا اسے ختم کرنا ہے۔"

وہ چہرہ اُٹھا کر اسے دیکھتے ہو بولا جو لندن کی سخت سردی کی بدولت ہولے ہولے کانپ رہی تھی مگر ظاہر نہیں کر رہی تھی۔

"ایک کہانی سُنو گی۔"

"میرے بابا۔۔۔۔"

"ہم۔۔۔ سونیا دیکھو تمھارے بابا نے مجھے ہائیر کیا ہے اس وقت تمھاری جان خطرے میں ہے

۔۔۔"

ہما کی آنکھیں ایک دم حیرت سے پھیل گئیں۔ وہ کہنا چاہتی تھی مگر اس کے الفاظ گُم ہو گئے وہ نا محسوس انداز سے اس کے قریب ہوتا گیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"تمھارے بابا تمھارے پیچھے ہی آئے تھے جب سے انھیں پتا چلا کہ ان کی فیملی ڈینجر میں ہے۔"

"کیا مطلب کہنا کیا چارہے ہو کھل کر کہو۔"

ہما بھی مزید قریب ہو گئی زلنین اندر ہی اندر مسکرایا۔۔۔ وہ اب سوچ رہا تھا فائیق چاچو اسے کتنی گالیوں سے نواز رہے ہونگیں۔

"تمھاری امی اور نانو کو کسی نے کیڈنیپ کر لیا ہے۔"

"ہائے اللہ!!!"

ہما نے دل پہ ہاتھ رکھا اور شاکڈ نظروں سے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھیں یک دم نمی سے بھر گئیں

۔

زلنین خود کو روک نہیں سکا اور اس کی آنکھوں سے نمی نکلنے سے پہلے صاف کی۔

"وہ ٹھیک تو ہے نا میری امی میری نانو یہ کیوں ہو رہا ہے کس نے کیا بتائیں مجھے۔"

اس نے زلنین کا ہاتھ ہٹا کر اس کے دونوں بازو پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"سب بتاؤں گا اور وہ اس وقت بوٹ جو ڈوبی تھی وہ کسی حمل آور نے اٹیک کی تھی اور بھی بہت حملے ہوئے تھے مگر تم بیہوش ہو گئی تھی۔۔۔"

لو کہانی بنانے میں تو زلنین دی جن ماسٹر ہو گئے۔ ہما کی قربت کے لئے کچھ بھی۔

"پھر پھر کیا ہوا تھا ہم یہاں کیسے آئے۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔"

"فی الحال میرے ساتھ چلو اس ٹھنڈ میں ہم دونوں نے مر جانا ہے۔"

اس نے ہما کے گرد بازو پھلائے اور ساتھ چلنے لگا۔۔۔

"ابو وہ۔۔۔"

"سونیا تمھارے ابو بالکل محفوظ ہیں ہماری ٹیم پہنچ چکی تھی تمھارے ابو اس وقت مینچسٹر میں ہے۔۔۔ کچھ دن کے اندر اندر ملاقات ہو جائے گی۔"

ہما کو تو اس وقت کچھ بھی احساس نہیں ہو رہا تھا۔ وہ بس اس شاک سے نکل نہیں پا رہی تھی۔

"تو تمھیں پہلے بابا نے ہی بھیجا تھا میری حفاظت کے لئے مگر ایک ایک پاکستانی آفسر کیوں؟"

"میرے بابا تمھارے بابا کے دوست ہیں۔"

اُف زندگی میں اتنے جھوٹ نہیں بولے۔۔۔۔ جتنے اب بولنے پڑ رہے تھے بیڑا غرق کرے تیرا مائینڈ گیمز۔

"او تو تمھارے ابو نے مشورہ دیا۔"

"ظاہر ہے۔"

وہ دونوں بڑی خاموشی سے بات کرتے ہوئے لندن آئے بھی گزر گئے تھے زلنین نے اپنی پاور

سے خود کو اور اسے غائب کیا تھا تاکہ کسی کی بھی نظروں میں نہ آسکے اس لیے زرا پر سکون تھا۔

"اب تسلی ہو گی تو کہانی سُنو گی۔"

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے زلنین۔"

اس نے بڑی بے بسی سے جھک کر زمین کو دیکھتے ہوئے کہا اب بھی احساس نہیں ہوا کہ وہ زلنین کے ساتھ لگی چلتی جارہی ہے۔ یا وہ احساس نہیں کرنا چارہی۔ زلنین ایک دم رُک گیا اور اس کو اپنی طرف کیا۔

"کس بات سے ڈر لگ رہا ہے یہی تمھیں نقصان پہنچاوں گا؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر؟

"وہ بات نہیں ہے اپنے مجھے ہر مصیبت سے بچایا اتنا تو مجھے بھروسہ ہے اور خاص کر بابا نے آپ کو میری حفاظت کے لئے چنا ہے تو مجھے کس بات کا خوف۔۔۔۔"

زلنین مسکرایا۔۔۔ مسکراہٹ کافی اداس اور دھیمی تھی۔

"میں تو بنا ہی تمھارا محافظ ہوں ہما!! تمھارے لئے مرنا بھی پڑے نا مجھے ہما تو میں خوشی خوشی مر جاوں گا۔"

دل میں بات کہتے ہوئے گلا کھنکھاڑ کر بولا۔

"اب کیا کریں کوئی ہوٹل لیتے ہیں کیونکہ اس وقت ٹیکسی یا ٹرین ملنے سے تو رہا۔۔۔ کوئی پیسے ویسے ہیں محترمہ کے پاس۔"

ایک دم وہ چونکہ پھر اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں تو یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے کوئی انتظام نہیں کیا۔"

"ارے ارے یہ تو گڑبڑ ہو گئی میرے پاس تو ایک روپیہ نہیں ہے اس وقت۔۔۔۔ اور یہ سینٹرل لندن ہے ایک دن ایک کمرے کا سٹے تو۔۔۔۔ لگتا ہے یہی سڑک پر یا سٹریٹ میں سونا ہو گا۔"

اس نے سر کھجایا۔

ہما کا تو سر چکرا اُٹھا۔

"آپ کا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا اتنی ٹھنڈ میں میں سڑک پر فریز ہو کر مرنا ہے۔"

قسط : اُنیس
باب : تم ہو پاس میرے۔

وہ شفق کی بات پر ایک دم حیران ہوا تھا۔اس لڑکی کے دماغ میں آخر یہ فضول بات آئی بھی کیسے ؟وہ جن تھا' جذباتی تھا' مرد تھا مگر اپنے خاندانی اصولوں کا پکا تھا۔اس کی تربیت اس کے دادا اور بابا نے ایسی کی تھی کہ ایک اچھے آدمی اور اس میں زرا برابر فرق بھی نہیں تھا۔

اور ایک اچھے شخص کو یہ بات بولنا تو کیا سُنا بھی گوارا نہیں تھا اور وہ بھی اس سے جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا۔

خود کو قابو کر کے اس نے گلا کنکھاڑا اور اسے گہری نظروں سے دیکھنے کے بعد قدرے ہموار لہجے میں بولا۔

" دیکھو شفق میری اور تمھاری ملاقات کو زیادہ سے زیادہ دن کتنے ہوے ہیں! چلو دنوں کو چھوڑو مہینوں کا حساب لگا لو۔۔۔ مگر کیا تم ہماری چند مہینوں کی محبت کے لئے اپنے ماں باپ کی عمر بھر کی محبت 'عزت' قربانی' درد' کو بھلا دو گی ان کو ٹھوکر مار دو گی۔ "

لہجہ بیحد سنیجدہ مگر الفاظ میں گہرا کٹاو تھا جو شفق کے دل کو جا کر لگا تھا۔

"اور وہ بھی ایک جنات کے لئے۔۔۔ تم ان کی عزت تار تار کر دو گی۔۔۔"

"فائیق !!۔۔میرا۔۔۔"

وہ آگئے سے کچھ کہنے لگی کہ فائیق نے نرمی سے ہاتھ اُٹھا کر اسے روکا۔شفق کی آنکھیں نمکین پانیوں سے

بھر گئیں۔

"میری امی بچپن میں مجھے کہا کرتی تھی کہ فائیق میری پسند کی بہو اس گھر میں لیکر آئے گا۔۔۔باقی جانے مگر میرا پیار شہزادہ میری پسند کو ترجیع دے گا۔۔۔اور وہ روازنہ مجھے یہ بات بتایا کرتی تھی اور مجھ سے پوچھا کرتی تھی کیا میں ایسا کروں گا تو میں سوچتا تھا کہ امی یہ بات مجھ پر کیوں ٹھونس رہی ہیں باقی سب کو اپنی مرضی کیوں کرنے دے رہی ہیں پھر مجھے سمجھ آئی کہ میں ان کے لئے سپیشل تھا۔۔۔انھیں مجھ سے الگ سے محبت تھی بیشک ماں باپ کے لئے سب اولاد برابر ہوتے ہیں مگر ایک بچے میں سے ان کو وہ خاص مان ہوتا ہے یو نو کہ یار کچھ بھی ہو جائے یہ میرے فیصلے پر اُف تک نہیں کرے گا بس ایک حکم کی طرح سر جھکا لے گا۔۔۔اور پتا ہی بچے اللہ کے دل کے قریب ہوتے ہیں۔ تم کتنی لکی ہو تمھاری ماں تمھاری اتنی فکر کر رہی ہیں۔۔ تم بیشک اکلوتی ہو شفق مگر کچھ ماں باپ تو اپنی دُنیا میں اپنی اکلوتی اولاد بھی بھول جاتے ہیں۔۔۔اور ایک بات بتاو تمھیں آج میری ماں زندہ ہوتی نا تو میں آج تمھارے سامنے بھی نہیں آتا آج میں اپنے بہن بھائیوں کی طرح اپنی زندگی میں سٹیل ہوا ہوتا۔۔۔کیونکہ ساری دُنیا سے پہلے میری ماں پہلے تھی۔۔۔کیونکہ ماں کا رتبہ سب سے اونچا ہے۔"

شفق کا تو شرمندگی سے جیسے چہرہ ہی جھک گیا اس نے کتنے بے شرمی اور منہ پھاڑ کر یہ بات فائیق کو کہی فائیق کی نظروں میں وہ اب کتنی ڈی ویلیو ہو گی تھی فائیق کو چھوڑو اللہ کو وہ اس وقت کتنی بُری لگ رہی ہو گی۔

اس نے ہاتھ اُٹھا کر اپنے گیلے گال اور ہونٹ صاف کیے اور کانپتی آواز میں بولی۔

"ایئم آیئم سوری فائیق میں بھی کتنی پاگل ہوں۔ اتنی گھٹیا بات آخر کرنے سے پہلے میں نے سوچا کیوں نہیں۔۔۔تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔"

وہ اس سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگی۔

"شفق!! پاگل مت بنو میں تم سے ناراض نہیں ہوں میں صرف تمھیں سمجھا رہوں ہر مسلے کا حل بھاگنا نہیں ہوتا۔۔۔ میں بتا رہا ہوں آج جیسے میرے ابو آئے گئے دیکھنا تمھارے ابو انکار نہیں کریں گے اتنی دیر سے سمجھا رہا ہوں اور تم اپنے فضول مشورے دیے جا رہی ہو۔۔۔"

کہتے ساتھ وہ آگئے آیا' اس نے انگلی کی پوروں سے شفق کے آنسو صاف کیے۔۔

"اچھی کتابیں پڑھا کرو خاص کر قران سے تو کوئی اچھی کتاب ہی کوئی نہیں ہے تاکہ تمھارا یہ چھوٹا سا دماغ کھلے میں جانتا ہوں اور سمجھتا ہوں تم ابھی بچی ہو مگر بچی اب بڑی ہو جاو تاکہ میں جلدی سے نکاح پڑھا کر تمھیں اپنی زندگی میں شامل کروں ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے سر تھپک کر مسکرا کر کہا تو شفق کے گیلے چہرے پہ پہلی بار مسکان آئی۔

* *

"آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا اتنی ٹھنڈ میں سڑک پہ فریز ہو کر مرنا ہے۔"

دانت تو پہلے سے بجنے لگے تھے اس کے اب تو جسم پہ ہولے ہولے کانپنے لگا تھا۔

زلنین تو البتہ جن تھا اسے کیا خاک سردی لگنی تھی۔ وہ ہما کو سر تا پا دیکھنے لگا اور اپنی جیکٹ اُتار دی۔

"یہ لو یار ایسے ایکٹ کر کے مجھے شرمندہ تو نہ کراو۔"

لندن آئی کے ایک سب سے اونچے کیبن میں موجود شخص اس خاموش مگر روشنی سے بھرے لندن کو دیکھنے کے بجائے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جو ساتھ چلتے ہوے باتیں کر رہے تھے۔ آدمی اسے اب جیکٹ پہنا رہا تھا اور عورت غصے سے اس سے جیکٹ جھپٹ کر کچھ کہہ رہی تھی۔

"میں اس کے لئے تمھیں تھینک یو بالکل نہیں کہوں گی اب جلدی سے بندوبست کرو کسی جگہ کا اتنی ٹھنڈ اور اوپر سے اتنی خاموشی میں میں سو نہیں سکتی۔"

"تم کیا کسی منڈی میں سوتی ہو؟"

زلنین نے اسے گھور کر دیکھا۔

"یہ کیا ہوتا ہے۔"

"اُف بندہ sarcastic بھی اس کے کلاس کے طابق ہو۔"

جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ نظریں گھما کر کوئی ایسی جگہ تلاش کر رہا تھا جہاں وہ ٹھہر سکیں اور ہما یعنی سونیا کو بھی تسلی ہو جائے گی۔ ہوٹل کے کمرے اسے با آسانی مل جاتے پھر تو ہما بستر کو دیکھ کر ہی دوسری دُنیا میں چلا جاتا تھا (سو جاتا تھا) اور وہ اس کو سامنے دیکھنا چاہتا تھا اس سے باتیں کرنا چاہتا تھا نا کہ وہ کسی کُرسی پہ سوتا پا کر کڑتا رہے۔ اب تو ایک پل بھی اس کی آنکھوں کو بند ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ پتا نہیں دل بھی بڑے عجیب وقت پہ بے ایمان ہو رہا تھا اور یہ بے ایمانی صرف اس سے لڑنے' اسے چھیڑنے اور باتیں کرنے تک تھی۔

ایک دم اس کی نظریں آسمانوں سے باتیں کرتی ہوئی خاموش اور ویران سے لندن آئی کی طرف گئی۔ تو اس کے دماغ میں ایک زبردست سا آئیڈیا آیا۔

اس نے ہما کا تیزی سے ہاتھ پکڑا۔ اس کے ہاتھوں کی گرمی پا کر تھڑ تھڑ کانپتی ہما یک دم سے سکون ملا۔

"تم تم تو بڑے گرم ہو۔۔۔۔ اور میں ایک سیکنڈ میں فریز ہو کر مر جاوں گی۔"

"اب نہیں ہو گی یار آو میرے ساتھ۔"

وہ اسے کھینچتے ہوئے اس طرف بڑھنے لگا.... اور ٹاپ کیبین میں موجود شخص کے چہرے شاطر سی مسکراہٹ ابھری۔

* *

"اوہو یار یہ تو بُرا ہوا اب کیا کرو گئے۔"

فائیق اپنی بات کہہ کر پیپر ویٹ گھمانے میں مصروف ہو گیا جب طویل خاموشی کے بعد حسیب بولا۔

"کرنا کیا ہے ڈیڈ کو بھیجنا ہے باقی باتیں تو بعد کی ہیں مگر مجھے سمجھ نہیں آرہی اچانک سے آنٹی کو کیا ہوا میری تو ان سے ملاقات نہ ہونے کے برابر تھی اور جتنی بھی بار ہوئی اس میں تو کوئی شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں بنتی۔۔۔ اگر میں شفق کو بھی نہیں بتاتا تو وہ بھی مجھے انسان ہی سمجھتی۔۔"وہ کرسی سیدھی کرتے ہوئے پرسوچ نظروں سے سامنے پڑی شفق کی تصویر دیکھتے ہوئے بولا۔

"کہی شفق سے تمھاری کوئی بھی گفتگو انھوں نے سُن لی ہو اور وہ اس لئے ایسا کر رہی ہیں یہ بھی تو دیکھو انھوں نے بس شفق کو ڈانٹ کے خاموشی سے رشتے والوں کو بلا ڈالا۔ کرنے پہ تو بہت کچھ کر سکتی تھی۔"

اس کی بات پر فائیق آگئے سے کچھ بولتا کہ ایک دم طاہر کی انٹری نے اسے الرٹ کر دیا۔اس کے ہاتھوں میں موجود کالی فائل دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ کام ہو گیا ہے۔

"آو طاہر۔۔۔کام ہو گیا۔"

"جی باس!، گڈ ایونگ سر۔"

اس نے پہلے فائیق کو دیکھ کر اطلاع دی' پھر سامنے بیٹھے حسیب کو وش کیا۔ حسیب نے اس کے جواب میں سر خم کیا۔

طاہر نے آگئے بڑھ کر فائیق کو فائل تھمائی اور بس ایک چٹکی بجانے میں وہاں سے غائب ہو گیا۔

"یار تمھارے یہ بندے میں ترا نکال دیتے ہیں۔۔۔ مت بھولو میں ایک بیچارا انسان ہوں۔"

فائل کھولتے ہوئے فائیق نے سر اُٹھایا پھر سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے بولا۔

"اصل میں تو تم بشر لوگ ہمیں ڈراتے ہو اب دیکھو نا کیسے مجھے شفق کی ماں سے خوف آرہا ہے۔"

اس کی بات حسیب ہنس پڑا۔

"جو بھی ہو ساس تو ساس ہی ہوتی ہے۔"

فائل کو پڑھنے میں سیکنڈ نہیں لگا تھا اور انھیں سیکنڈ میں فائیق ذوالفقار کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

شفق کو دیکھنے جو لڑکا آرہا تھا۔۔۔ وہ اور کوئی نہیں زوہیب ہمدانی تھا۔۔۔ اور اس شخص کا نام پڑھتے ہی فائیق کی آنکھوں میں آگ بھڑک اُٹھی تھی۔

* *

"یہ تم کدھر مجھے لے کر جارہے ہو ہوٹلز وغیرہ تو دوسری طرف ہیں۔"

ہما نے زلنین کے عجیب راستے کی طرف بڑھتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا تھا۔ یہ جگہ نسبتِ خوفناک اور ویران تھی۔

"اس ٹائم تمھیں لگتا ہے ہمیں رومز ملیں گئے اور دوسرا محترمہ میرے پاس آپ کے ابو جتنی دولت نہیں ہے جو ایک بھی کمرہ ایک دن کے لئے لے سکوں۔"

"تو تمھیں کس نے کہا تھا اتنا زیادہ خرچہ کر کے اتنے مہنگے ملک لے کر آو اور اگر لے آئے ہو تو ایک کمرے کا بھی بندوبست نہیں کر سکتے۔"

"نہیں کر سکتا سمجھی اور مجھے آپ کے ابو نے بھیجا مت بھولیں آپ کی ماں اور نانی کی جان اس وقت خطرے میں ہے اور آپ کو اپنی آرام کی پڑی ہے۔"

اس بات پہ ایک دم سے ہما نرم پڑ گئی۔۔۔ بات وہ صیحح کہہ رہا تھا۔ وہ جنگل میں بھی تو بنا کسی بندوبست کے رہنے کے لئے تیار تھی تو پھر اب کیا ہو گیا۔۔۔ نانو اور امی اس وقت کس حال میں ہو گی اور اسے اس وقت نرم بستر کی پڑی ہے۔

شر مندگی سی شر مندگی تھی جو اس وقت ہما یعنی سونیا کو ہو رہی تھی۔ یہ بھی تو ہے جو اس کے ساتھ اکیلے تھوڑی سڑ رہی ہے یہاں۔

زلنین کا ہاتھ تھامے چلتے چلتے اسے پتا بھی نہیں لگا کہ زلنین کا رُخ اب لندن آئی کے بجائے بگ بین کی طرف مڑ چکا تھا۔ اور یہ تب ہوا تھا جب زلنین کو ایک دم سے شک کی گھنٹی اپنے آس پاس محسوس ہوئی تھی

--ایسالگ رہاتھا کسی کو ان دونوں کی آمد کی خبر مل چکی ہے۔اپنے پلان کو چینج کرتے ہوے اسے سخت تیش آیا تھا ایک تو وہ کون ساسکون آور پل آئے گا جب وہ ہما کے ساتھ وقت بتائے گا۔کسی ڈرامہ سیریل کی طرح کوئی نہ کوئی کلائیمکیس منہ اُٹھا کر آجاتا ہے۔

"یااللہ وہ پل کب آئے گا۔"

دل نے بڑی حسرت سے خدا سے پوچھا۔

قسط : بیس

باب : تم ہو پاس میرے۔

"شفق جلدی سے چند اتیار ہو جاو اور ہاں باقی ساری چیزیں میں نے بنالی ہیں مگر چائے تم بنانا۔"

شفق فائل بنانے میں مصروف تھی جب ماں کی آواز پر اس نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔ اپنا کام چھوڑ کر وہ سیدھا اُٹھی۔ کل رات کو فائیق کے ابو آئے تھے اور پھر اپنی باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ان کے چہرے سے تو لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کسی خاص مقصد کے لئے آئے ہیں پھر اس کے بعد امی نے اسے اوپر بھیج دیا۔ فائیق سے بھی اس دن کے بعد کوئی بات نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ اسے کال کرنا چاہتی تھی۔ یہ نہیں تھا کہ وہ اس سے ناراض تھی بلکہ یہ تھا کہ وہ اس کے سامنے اب مزید بچکانہ حرکت نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے پتا تھا وہ پھر رو دے گی پھر اس سے کچھ غلط کہے گی۔

ساری رات اضطرابی کیفیت میں گزار کر صبح وہ یونی گئی۔ امی نے جانے سے پہلے بتا دیا تھا کہ وہ لوگ آج شام کو پہنچ جائے گئے اس لئے کوشش کرے وہ لیکچر اٹینڈ کر کے سیدھا گھر پہنچ جائے۔ دل سے ہوک تو اُٹھی تھی مگر فائیق کی تسلی بھرے لفظ ہر چیز پہ بھاری تھی۔ جب اس نے وعدہ کیا ہے تو وہ نبھائے گا بھی ضرور۔ اس کی زبان نہیں اس کی آگ رنگ آنکھیں اس بات کی گواہ تھی۔

اس کی محبت گواہ تھی۔

واپس آکر امی کی زور شور کی تیاریاں اپنی عروج پر تھی گھر کے بدلتے حلیے نے ہی اس بات کا پتا دے دیا تھا

کہ امی بات پکی کرنے پر تُلی ہیں۔ وہ بے بسی سے بس لب کاٹتے رہ گئی۔ ابھی کام ہی کر رہی تھی کیونکہ امی نے اسے آج کچھ کرنے کو ہی کہا۔ اب تیار ہونے کی تاقید کر کے وہ کچن میں چلی گئی اور شفق اوپر۔

"وہ لوگ بس دیکھیں ہی گئے کون سا اُٹھا کر لے جائے گئے تم بھی نا شفق۔"

دل کو ڈھیروں تسلی دیتے ہوے۔ اس نے کمرے میں آ کر الماری کھولی بے دلی سے کپڑوں کو دیکھا پھر اس میں سے نارنجی رنگ کا سادہ شیفوں سوٹ نکالا۔ ایک دم سے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ دل ایک دم ٹھہر سا گیا۔ یہ اس ٹائیم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ اس مڑنے کی ضرورت نہیں پڑی فائیق خود اس کے سامنے آ گیا۔

شفق اس کے حلیے کو دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ بکھرے بال' ڈھیلی ٹائی' سلوٹ زدہ شرٹ۔ بڑھکتی ہوئی آگ رنگ آنکھوں سے وہ سخت ڈسٹرب دکھائی دے رہا تھا۔ وہ منہ کھولے پہلے اسے دیکھتی رہی پھر خود پہ قابو پا کر اس نے فائیق کی ٹائی کو چھو کر اسے دیکھتے ہوے کہا۔

"یہ سب۔۔۔ آپ ٹھیک تو ہے نا؟"

اسے سمجھ نہیں آئی وہ کیا پوچھے۔ فائیق کا اس طرح کا روپ سمجھ سے باہر تھا۔

فائیق کی آنکھیں مزید سُرخ ہو گئیں۔ دل بڑا عجیب ہو رہا تھا کل ہی اسے فضول بات پہ ٹوکا تھا آج ہی وہی بات کرنے جا رہا تھا مگر کیا کرتا مجبوری تھی شفق کو اپنا بنانے کی۔ اس پر موہر لگانے کی جلدی تھی ورنہ ورنہ وہ اس سے لے جائے گا۔۔۔ پہلی شکست نے اسے ڈرا کر رکھ دیا جو بابا نے کل شفق کے ابو کی طرف سے انکار کی صورت میں دیا تھا۔ اسے ہمدانی کی طاقت کا اسی وقت اندازہ ہو گیا تھا۔ اسی لئے بڑی بے بسی والی حالت میں وہ شفق کے پاس موجود تھا۔ اب اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ یہ بات اسے کیسے بتائیں۔۔۔ کتنا منافق لگے گا وہ۔۔۔

"فائیق! بولتے کیوں نہیں ہے بتائیں نا کیا ہوا ہے۔"

فائیق ایک دم سوچ کی دُنیا سے نکلا۔ اس نے شفق کا پریشان کُن چہرہ دیکھا۔ اس نے آگے بڑھ کر شفق کا چہرہ ایک ہاتھ سے تھاما۔

"پیار کرتی ہو مجھ سے ؟"

شفق کو ایک دم حیرانگی ہوئی اس سوال پہ۔

"یہ کیسا سوال ہے ؟" حیرت بھری آواز میں وہ فائیق کا ہاتھ تھامتے ہوے بولی۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو پیار کرتی ہو۔"

اب کی بار وہ چڑتے ہوے بولا۔ دل میں عجیب سے آتش فشاں ہو رہی تھی۔ اور یہ جنوں کی جنونی حالت کی علامت تھی۔

"اپنے آپ سے بھی زیادہ فائیق میں اس لئے پوچھ رہی تھی کہ یہ کیسا سوال ہے کیا آپ کو نہیں پتا۔"

سادی نینون میں فائیق کا عکس پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔

"شادی کرو گی آج یعنی ابھی اسی وقت۔ مطلب تم مسز فائیق ذوالفقار بنو گی۔"

اس بات پر شفق کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ وہ یہ بات فائیق سے کبھی توقع نہیں کر سکتی تھی کم سے کم اس دن کی بات کے بعد تو ہرگز نہیں مگر ایک دم سے ایسا کیا ہوا کہ فائیق کو اتنا بڑا فیصلہ کرنا پڑا۔ فائیق نے اس کے چہرے کے عجیب اُتار چڑھاو دیکھے تو تھکے انداز میں آنکھیں موند کر اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکا دی۔

"بہت مجبوری میں یہ بات کہہ رہا ہوں پلیز شفق تم جانتی ہو میں بڑوں کی رضامندی کے بغیر یہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا مگر مگر میں تمھیں کھو نہیں سکتا کل تمھارے ابو نے صاف صاف بات کہہ دی کہ تمھارا رشتہ وہ اس سے کروا دیں گئے۔۔۔۔ اور میں مرتے دم تک نہیں چاہوں گا۔۔۔ مجھے پتا ہے بہت مشکل ہے مگر میرا وعدہ ہے آخری سانس تک تمھارے ساتھ ہوں میں آنٹی انکل کو کنوینس کر کے رہوں گا

۔پلیز پلیز یار مجھے شرمندہ مت کروانا بڑی ہمت کر کے یہ بات کہہ رہا۔۔۔۔

"شش پلیز فائیق آپ کو میرے سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں میں آپ کی ہوں۔مجھے منظور ہے۔ مجھے پتا اس کے پیچھے بہت بڑی وجہ ہو گی ورنہ ورنہ یہ بات آپ کبھی نہ کرتے۔مجھے منظور ہے فائیق ساری زندگی ساری عمر کے لئے۔"

آنکھیں کھلی تو ہر طرف اندھیرا تھا۔وہ اس وقت بستر پر موجود تھی ہاتھوں میں گلوب تھامے وہ بس اسے گھوری جا رہی تھی نجانے کب آنکھ لگی اور وہ ماضی میں چلی گئی۔فائیق اس کے سامنے تھا۔اسے کا ہاتھوں کا لمس ابھی تک اس کے گالوں پر دھک رہا تھا۔روئے جیسے گال اب خاصے رف ہو گئے تھے۔مگر پھر بھی اسے پتا تھا ساری خامیوں سمیت بھی وہ اسے چاہتا رہے گا۔مگر نہ وہ تھا اس کے پاس نہ اس کی چاہت۔گیلے لبوں اور گالوں کو صاف کر کے وہ گلوب کو دیکھنے لگی۔

"یہ تو ساری عمر کا رونا تھا اب تو بس اسے ہما کی فکر تھی۔۔۔ہما اس کی بیٹی کوئی غم اسے چھو کر بھی نہیں گزرے۔"

مگر وہ ماں بے خبر تھی بہت سے غم سے لڑ کر وہ ہما اب بڑی ہو چکی تھی مگر ابھی بھی وہ آمازئش کے شکنجے میں تھی۔۔۔جس سے ابھی اسے لڑنا تھا۔۔۔خود کو بار بار توڑ کر اسے جڑنا تھا۔اسے سونے سے جل کر کندن بنا تھا۔۔اسے شفق فہیم نہیں بلکہ ہما زلنین ذوالفقار بنا تھا۔اس نادان پرندے نے ذوالفقار ہاوس کے گرد پھیلے ہوے کالے جادو کو توڑنا تھا۔ہاں یہ ہما نے کرنا تھا۔

گلوب پہ ہاتھ اس نے جیسے ہی پھیرا۔میڈا گیسکر میں موجود فائیق ذوالفقار کو ایک دم ہوا کی لہر اپنے گرد محسوس ہوئی۔ایک دم آنکھیں گھما کر اس نے دائیں جانب کی طرف دیکھا سامنے پڑا چھوٹا سا سیپ چمک رہا تھا اس کی چمک بڑی انھوکی تھی۔۔۔امیر الڈ روشنی اسے اس کی منزل کی طرف کھینچ رہی تھی۔ایک سکینڈ نہیں لگا تھا اسے سیپ کے پاس پہنچتے ہوے اسے کو اُٹھانے لگا کہ اسی پل شفق کی آنسو گلوب پہ گرے

اور سیدھا فائیق کے ہاتھ پہ آ کے جا کر گرا۔ شفق نے تھوڑی دیر پہلے فائیق کو گلوب میں دیکھا تھا ایک دم سے وہ یہ بات اپنی زہن میں نہیں رہی تھی۔ یہ بات ولنٹری تھی یا انولنٹری کیا کہہ سکتے ہیں مگر اس وقت شفق کو یاد تھا تو ہما اور اس کا ٹوٹا بکھرا ماضی۔ فائیق نے اپنے ہاتھوں میں موجود نمی کو پا کر ایک دم ہاتھ تیزی سے جھاڑے لیکن یہ اس کی سنگین غلطی تھی ہاتھ جھاڑنے سے روشنی نے فوراً اس کے گردن میں موجود زخم کا تاقب کیا۔ یہ روشنی زخم پکڑ کر اپنی طرف کھینچتی تھی۔ اور یہی فائیق کے ساتھ ہوا۔ اسے کھینچ لیا گیا ۔اور وہ شفق کے گھر آ پہنچا۔

....

سڑھیوں کے پاس اسے بٹھا کر وہ اپنے کلائی میں موجود گھڑی کو دیکھنے لگا جیسے وہ صحیح مناسب وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ تین بجے تو لازمی کوئی نہ کوئی مخلوق موجود ہو گی اور اس سے ہما یعنی کے سونیا ڈر جائے گی اور یہ ہر گز نہیم چاہتا تھا وہ اس وقت کوئی مصیبت مول سکے۔ ہما البتہ کافی خاموش اور تھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اس نے زلنین سے کچھ نہیں پوچھا۔ بس سیڑھی پہ بیٹھ گئی اور ریلنگ سے سر ٹکا دیا۔ دل نے کہہ دیا بس یہی رات گزرانی ہے اس لئے بنا کسی کمپلین کے چُپ کر کے سو جاو صبح امی اور نانو کو پتا کروانا ہے بابا بھی پتا نہیں کس حالت میں ہونگیں اور وہ یہاں اسے اپنے آرام کی پڑی ہے ہنہہ۔

زلنین نے پاوں اضطرابی انداز میں ہلانے شروع کر دیے۔

"کون ہو سکتا ہے اس وقت۔۔۔ ہو نہ ہو وہی مائینڈ گیمز کھیلنے والا ہو گا بس ایک دفعہ میرے ہاتھ آ جائے اس کی ساری نسلیں یاد رکھیں گی زلنین ذوالفقار چیز کیا ہے۔"

بڑبڑا کر اس نے ایک نظر ریلنگ سے سر ٹکائے ہما کو دیکھا جو آنکھیں موندیں نیند کی وادیوں میں جانے والی تھی۔ زلنین کو اس پہ بے انتہا ترس آیا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے ہما کے کندھے کو آہستگی سے پکڑا اور بڑے ہولے سے اس کا سر اپنے گود میں رکھ دیا۔ تا کہ وہ آرام سے سو جائے۔ وہ اس وقت بیگ بین کے اندرونی

حصے میں موجود تھے اوپر سے چلتی گھڑی کی سوئی کی آواز بڑے زور شور سے آرہی تھی۔ سونے میں ایک الجھن پیدا کرنے کا سبب ضرور تھا مگر ہما اس وقت اتنی تھکی ہوئی تھی کہ اسے کوئی ہوش نہیں تھا۔ اس لئے وہ بنا کسمائے بڑے آرام سے سوگئی۔ زلنین نے اس کا سوتا ہوا معصوم چہرہ دیکھا۔

اسے نکاح کا پل یاد آگیا ایسا ہی تو چہرہ تھا اس کا معصوم مگر غصے سے بھرا ہوا 'نروٹھا مگر بچوں جیسا چہرہ۔۔۔

اُف شیرنی بنی ہوئی تھی اس وقت پھر اچانک سے اس کا سفید زندگی سے روٹھا ہوا 'خون سے لت پت چہرہ نظر آیا۔ جب وہ رُکتی ہوئی سانسوں سے کہہ رہی تھی۔ اسے معاف کر دو' اسے صبر کی تلقید کر کے اپنے پیار کا یقین دلاتی اچانک لمبی نیند سوگئی۔۔۔

اُف وہ پل زلنین کا سب سے ہیبت ناک پل تھا۔

نمی ٹوٹ کر ہما کے گالوں پر گری تھی۔

"یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے جو اس نے تمھیں صحیح سلامت رکھا تمھیں مجھ سے نہیں چھینا ورنہ میں کیا کرتا ہما۔۔۔ ایک مردہ دل لئے دُنیا گزراتا رہتا جب تک موت نہیں آجاتی تمھارے لئے بس روتا رہتا ۔۔۔ تمھیں یاد کرتا رہتا۔۔ اللہ کا شکر ہے اس نے میرے سے اتنا بڑا امتحان نہیں لیا وہ واقعی اسے اتنا ہی آزماتا ہے جتنا انسان برداشت کر سکے اور میری برداشت کی حد صرف تم پر آکر ختم ہو جاتی ہے ہما اور میرے پیارے اللہ کو پتا ہے۔۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس نے تمھیں مجھ سے نہیں چھینا۔"

اس کے بال سہلاتے سہلاتے وہ یہی بات دہرائے جا رہا تھا۔

"چھوٹی سی آزمائش ہے ختم ہو جائے گی پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ چاچو' شفق آنٹی' دادا جیزی ہم سب ساتھ ہونگیں مکمل فیملی بس اب کچھ اور نہیں چاہیے۔"

وہ کہے جا رہا تھا اور اسی طرح زلنین نے دیوار کے ساتھ سر ٹکا کر اپنی آنکھیں موند لی۔

قسط : اکیس

باب : تم ہو پاس میرے۔

"تمھاری ڈیٹ فکس ہو گئی اور تم تو اتنی خوش لگ رہی ہو کہ ایسا لگ رہا جیسے کسی نے تمھیں آبِ حیات پلا دیا ہو مجھے تو ڈر تھا کہ کہی تم خود کشی نہ کر لو یا کہی ذہنی مریضہ نہ بن جاو۔"
اسے جیسے خبر ملی تھی کہ شفق کی ڈیٹ کہی اور فکس ہو گی تو پہلے تو اسے اس خبر پہ یقین نہیں آیا اور جب آیا تو خوشی اس کے روم روم میں پھیل چکی تھی۔ بس نہیں چل رہا تھا دُنیا کے سارے پھول اکھٹے کر کے اپنے اوپر نچھاور کر دے۔۔ فائیق اور شفق کا باب بلا آخر اس کی چھوٹی سی چال سے ختم ہو گیا تھا۔ اب فائیق اس کا ہو جائے گا اور شفق کا دور دور تک کوئی ذکر نہیں ہو گا۔ ابھی وہ خوشی مزید رنگ ڈالنے کے لئے سیدھا تیار ہو کر شفق کے گھر گئی تھی تا کہ اس کا شکست خور چہرہ دیکھ کر دل ہی دل میں بھنگڑے ڈالے۔ مگر وہاں تو اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے جب اس نے شفق کو نہ صرف مطمن دیکھا بلکہ بے انتہا خوش اور مسرت سے لبریز اور روپ کی تو بات ہی کچھ اور تھی مطلب کیا یہ وہی شفق تھی جو رشتہ آنے پر کیسے پاگل ہو رہی تھی جان تک دینے پر تلی ہوئی تھی اور کہاں اب کیا یہ فائیق کی شفق تھی۔
گلابی گال 'حیا سے جھکی آنکھیں بات بات پہ مسکرانا اور اسے دبانا۔ کسی سوچ میں گُم ہو کر اچانک اس کی ہنسی چھوٹ جانا۔ آنکھوں میں تو جیسے ساری رنگ اور روشنیاں پھوٹ رہی تھی۔ فائیق بیچارا یہ روپ شفق کا دیکھ لیتا تو صدمے سے مر ہی جانا تھا۔ کیا یہ اس کی دیوانی شفق تھی۔

آدھا گھنٹہ اس کے پاس گزارنے کے بعد اس سے رہا نہیں گیا تو کمرے میں جب آئے تو اس کا یہ نرالا رنگ دیکھ کر وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

شفق جو کتاب شلف پہ سلیکے سے رکھ رہی تھی اچانک چونکتے ہوئے مڑ کر بولی۔

"اللہ نہ کرے میں نے کیوں مریضہ بنا تھا۔"

"دو دن پہلے تو مجھے یہی لگ رہا تھا کہ تم تو پاگل ہو جاو گی۔"

"کیوں یار سب خوش اور مطمن ہیں۔ زندگی فلو میں چل رہی ہے اور وہ بھی سکون سے تو چلنے دو سب سے بڑھ کر میں خوش ہو تو برابلم کیا ہونا ہے۔"

"تم شاہد کچھ بھول رہی ہو۔"

اس نے آگ لگانا ضروری سمجھا۔

شفق نے مسکراہٹ دبائی جیسے کوئی بات ذہن میں آئی ہو۔

"ہاں بھولی تو نہیں ہوں میں۔"

"ہیں یار مجھے زرا جیجا جی سے ملانا ایسا کیا ہے ان میں کہ تم دُنیا سارے ہوش بھلا بیٹھی بڑی تیزی سے بدلی ہو۔"

"یار بدلتا تو ہر انسان ہر پل میں ہے اس میں کون سی نئی بات ہے۔"

"مگر یار۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہیے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کے انداز پہ خوش ہوئے یا شک کرے۔ یہ بات ہضم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ الجھن سی الجھن تھی جس کی سلجھن کہی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

"یار چھوڑو ان سب باتوں کو یہ بتاو میں بلیک ڈریس پہنو یا یہ وائٹ والا یہ والا تو امی نے مجھے ابھی دیا ہے مگر دوپٹہ مجھے اس کا زرا بھی پسند نہیں آیا واٹ ڈو یو سے۔"

ایک دم وہ شفق کی بات پر چونکی جو دو جوڑے الماری سے نکال کر بیڈ پہ رکھ رہی تھی۔
"شفق کچھ تو ہوا ہے بتاو نا یار یہ تبدیلی ہضم نہیں ہو رہی مجھے۔"
"تم خوش نہیں ہو کہ میں خوش ہوں زری۔"
شفق نے گھورتے ہوئے جب اسے کہا تو وہ سپٹا گئی۔
"نہیں یار مجھ سے پوچھو تو میں اتنا خوش ہوں کہ میں اس خوشی کو بیان نہیں کر سکتی مگر ایک الجھن تھی
۔۔۔"
"چھوڑو ان الجھن ولجھن کو مجھے لگتا ہے بلیک ٹھیک رہے گا واٹ ڈو یو سے۔"
بہت عجیب بہیو کر رہی تھی چلو اچھا ہے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی یہ باہر کی لڑکیاں فوراً پلٹا کھاتی ہیں مجھے لگا
یہ تو مختلف ہوگی مگر یہ بھی ان کی طرح ہی نکلی اچھا اچھا ہے راستہ صاف ہو گیا۔
"نہیں یہ وائٹ پہنو اور اس کے ساتھ کوئی گلابی دوپٹہ لو اچھا سا تیار ہو ویسے تیاری کس لئے کہی جیجا تمھیں
ڈیٹ پہ تو نہیں لے کر جا رہے۔"
اس بات تو شفق کا چہرہ گلنار ہو گیا۔
"ایسی کوئی بات نہیں ہے شام کو ہم سب ڈنر پر جا رہے ہیں اس لئے پوچھا کہ یہ پہنو یا بلیک ڈریس۔"
"اور اس سب میں ہمدانی صاحب تو ہونگیں۔"
وہ ہنستے ہوئے بولی۔
"بلیک مت پہنو جو تمھاری امی نے دیا ہے وہ بہت پیارا ہے اس کے ساتھ سلور جھمکے پہنا تو غضب ڈھاو گی
مجھے ڈر کے کہی ہارٹ اٹیک ہی نہ ہو جائے۔"
"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"
نخوت سے ناک چڑاتے ہوئے بولی۔

"ہائے فائیق ذوالفقار اب یہ بجلی تم پر گرانی ہے یہ تو پردیسی کڑی ہے مگر تم تم تو ٹوٹ جاوگئے اور تمھیں ٹوٹتا ہوا دیکھ کر میرے اس زخمی دل کو مرہم مل جائے گا۔"

ایک عزم کرتے ہوئے وہ شفق کو اچھا سا تیار ہونی کی تاکید کر کے وہ سیدھا فائیق کے ہوٹل بلیک روز گئی تھی۔ بلیک روز ہوٹل میں اس وقت گھما گیمی تھی کیونکہ ٹورسٹ سیزن عروج پر تھا اور فارنرز فائیق کے ہوٹل اور پی سی پریفر کرتے ہیں کیونکہ ان کی ہوسپیٹلیٹی اور فسیلیٹی کا کوئی جواب نہیں تھا۔ فائیق آفس کے بجائے اس وقت گلاس لابی میں دکھائی دیا وہ کسی کلائنٹ کے ساتھ بیٹھا خوش گپوں میں ملوث تھا۔ وہ دور سے دیکھ سکتی تھی وہ کچھ زیادہ ہی خوش لگ رہا تھا۔ خوشی سمجھ سے باہر تھی مگر جو بھی تھا وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

خاکی پینٹ' سفید شرٹ آنکھوں میں آئی سائٹ گلاسس پہنے وہ چائے کے سپ لے کر کسی بات پر ہنس رہا تھا۔

"ہائے فائیق تمھاری ہنسی ابھی تھوڑی دیر میں چھن جائے گی کتنا بُرا ہو گا خیر میں تمھیں ساری خوشیاں دوں گی جو وہ لڑکی تمھیں نہیں دے سکتی۔"

اس نے رسیپشنسٹ سے فائیق کا پوچھا۔ رسیپشنسٹ نے اس کشف کی دوست کے بنا پر فوراً فون اُٹھا کر فائیق کو اطلاع دی اور اسے دو منٹ ویٹ کرنے کے ساتھ چائے پانی کا بھی پوچھا۔ وہ نو تھینکس کہہ کر اس طرف مڑی جہاں اس نے دیکھا فائیق چلتا ہوا آرہا ہے۔ اس کی دل کی رفتار تیز ہوگئی کیسے بات کری گی اس کی پرسنالٹی میں ایک عجیب سا روب تھا جس سے سامنے والا لازمی دب کے رہ جاتا تھا۔ بات تو حلق میں رہ جاتی تھی یہ شخص پتا نہیں شفق کے کیسے قابو میں آگیا۔

"ہائے زرین کیسے آنا ہوا سب خیریت ہے۔"

بھاری' سنجیدہ آواز پہ وہ اچانک چونک کر اس طرف متوجہ ہوئی۔

جہاں وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اپنی آگ رنگ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا اور اس آنکھوں میں سرد مہری کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

"آہاہاں کیسے ہو فائیق لانگ ٹائیم نو سو کیا کر رہے تھے بزی تو نہیں ہو۔"

وہ مسکرا کر بڑی پیار بھری نظروں سے فائیق کو دیکھتے ہوے بولی۔

"تمھیں کوئی کام تھا مجھ سے جلدی کرو آئیم بزی۔"

اُف کھڑوس۔۔۔ شفق سے تو زبان کیسی میٹھی ہو جاتی ہے۔

"ہاں وہ مجھے بکنگ کروانی تھی۔"

اس بات پر فائیق کے ابرو اوپر ہوے'گلا کنکھار کر وہ ہنوز سنجید گی سے بولا۔

"تو منیجمنٹ سے کہتی وہ بکنگ کروادیتے میرا اس میں کیا کام۔"

روڈنس کی ابتدا اور انتہا کرنا کوئی فائیق ذوالفقار سے سیکھے مگر جو بھی تھا اس میں اس کی گریس اور کشش تھی۔

"ہاں وہ تو کر دیتا مگر چونکہ تم مالک ہو تم سے اجازت بھی لینی تھی۔"

"کیسی اجازت۔"

"وہ جو تمھارا پرائیٹ لیک سپاٹ ہے جو تم نے اپنے لئے رکھا وہ پلیز بُک کروادو پلیز میری دوست کی شادی ہونے والی ہے میں اسے سپرائز پارٹی دینا چاہتی ہوں ساتھ میں اس کا منگیتر ہو گا تو امپریشن بھی اچھا پڑے گا دوسرا تم انسا کو ہائر کر دو گے وہ بہت اچھا اوینٹ پلان کرتی ہے۔"

فائیق اسے دیکھتا رہا پھر گہرا سانس لیتے ہوے بولا۔

"ٹھیک ہے اور کچھ۔"

"نہیں اور کچھ نہیں ویسے پوچھو گئے نہیں کس کے لئے کر رہی ہوں میں یہ سب۔"

"ابھی تم نے بتایا کہ دوست کے لئے خیر منیجمنٹ سے بات کرلو تمھارا کام ہو جائے گا۔"

"او ریئلی تھینک یو سو مچ پلیز اچھا سا کروانا آئی وانٹ شفق کو شادی سے پہلے اچھا تحفہ ملے اچھا تم بزی ہو گئے چلتی ہوں خدا حافظ۔"

اس نے فائیق کے تاثرات جانچے مگر وہ مڑ کر وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

"ہائے اب آفس میں بیٹھ کر کہی رو نہ رہا ہو۔"

تاسف سے سر ہلاتے ہوے وہ اچانک کمینگی سے ہنس پڑی۔

....

دوپٹے کو صحیح طرح پن آپ کر کے اس نے خود کا جائزہ لیا تو مطمن ہو کر اس نے سپرے اُٹھایا اور اپنے اوپر سپرے کرنے لگی اچانک سے کسی نے اس کا بازو پکڑا اور اسے زور سے گھمایا کہ ایک لحمے کے لئے شفق کو سمجھ نہیں آیا ہو کیا ہے اور جب سنبھلی تو کسی کی مضبوط گرفت میں خود کو پایا۔

"یا اللہ !! آپ نے میری جان نکال دی۔"

فائیق کا خوبصورت چہرہ دیکھ اس نے شکر کا سانس لیا۔

"کیوں تم کیا کسی اور کو expect کر رہی تھی۔"

جیلسی کی بو شفق کو اپنے ارد گرد محسوس ہوئی جن کی جیسلی کا تو کوئی جواب نہیں تھا۔ اندر تک ان کی جلن کا احساس ہو تا تھا۔

"اور یہ اتنا تیار تم کس کے لئے ہو رہی تھی ہٹاو اسے لپ سٹک کو اور بال کیوں کھولے ہیں تم نے اچھے طرح سے انھیں باندھو۔"

"آپ کہتے ہیں تو پرانے کپڑے پہن کر سر پہ تیل لگا کر اچھی سی چوٹی باندھ کر میں نہ جاوں کمال کرتے ہیں آپ فائیقی۔"

"ہاں تم بالکل وہی کرو مجھے اتنا پاگل کر رہی ہو تو کوئی اور دیکھے گا آیئم سوری مجھے تو سوچ کر اتنا غصہ آرہا ہے چلو فٹافٹ۔"

ٹیشو پیپر کا ڈبہ پکڑا کر کہتا وہ سیدھا اس کی الماری کی طرف گیا۔

"فائیق دس از ناٹ فیر میں پورے دو گھنٹے لگا کر تیار ہوئی ہوں اور آپ مجھے بدلنے کا کہہ رہے ہیں۔"

? Do as I say shafaq!! no more arguments is that clear

(جو میں کہہ رہا ہوں ویسا کرو کوئی بعث نہیں سمجھی)

"میں اتنی بھی اچھی نہیں لگ رہی خوامخواہ آپ اوور ریئکٹ کر رہے ہیں۔"

"میں نے اگر بتا دیا نا تم اس وقت کیسے لگ رہی ہو بڑا پچھتاؤ گی تم چلو یہ پہنو۔"

وہ اپنی نظریں گھما کر اسے یہ براون سوٹ جو بیحد سادہ تھا پکڑایا۔ شفق نے گھور کر اس سے لیا۔

"اب میری طرف کیوں نہیں دیکھ رہے بلکہ پورا پورا حق رکھتے ہیں آپ غصہ کس بات پہ آرہا ہے آپ کو۔"

"شفق جاو چینج کر کے آو بات کریں گئے جلدی کیا ہے۔"

فائیق نے چڑ کر کہا وہ اپنا حق اس ٹائیم ہر گز وصول نہیں کرنا چاہتا تھا نکاح بھی اس نے صرف موہر لگانے اور سیفٹی کی خاطر کیا تھا۔

ان کے نکاح کو دو روز ہو چکے تھے اور ان دو دنوں میں وہ دونوں ایک دوسرے کو ساتویں آسمان پہ تصور کر رہے تھے مگر ابھی منزل اتنی بھی آسان نہیں تھی ابھی تو یہ رشتہ تڑوانا تھا انکل اور آنٹی کو اعتماد میں لانا تھا پھر شفق شفق نے اس کی زندگی میں مکمل طور پر آنا تھا۔

"آپ کو گلاسس اور بڑھی شیو اتنی سوٹ کرتی ہے اوپر سے آپ کا غصہ فائیق۔۔۔ اُف میں سوچ نہیں سکتی جن بھی اتنے پیارے ہوتے ہیں انسانوں کو بھی آپ پیچھا چھوڑ رہے ہیں میرا کیمرہ خراب ہے ورنہ

آپ کی تصویر لے لیتی۔"

فائیق اچانک اپنے سوچ سے نکلا جب اس نے شفق کو دیکھا وہ اسے حلیے میں موجود تھی۔ آگ مزید بڑھکتی جا رہی تھی۔ ہمدانی کا بچہ اس کو ٹکٹی باندھے دیکھتا رہے گا اور میں بے بسی سے تماشہ دیکھتا رہوں گی۔

"تمھیں سمجھ نہیں آ رہی میری بات۔۔۔۔

"شفق شفق تیار ہو گئی بیٹا۔"

اس سے قبل فائیق کچھ کہتا شفق کی امی فوراً اندر داخل ہوئی۔ شفق گھبرا گئی اس نے دیکھا فائیق بڑے آرام سے بستر پر بیٹھ چکا تھا۔ اس کے تسلی بھرے انداز کو دیکھ کر وہ سمجھ گئی وہ امی کی نظروں سے بچا ہوا ہے۔

"جی امی۔"

"ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہو نیچے آ کر نظر اتڑوانا میری نظر نا لگ جائے۔"

اس نے سر جھکا لیا فائیق کی گرم نظروں محسوس کر کے مزید دل عجیب ہو رہا تھا۔

"اچھا نیچے زوہیب آیا ہے وہ کہہ رہا تھا تم اس کے ساتھ چلنا ہوٹل کی طرف مجھے تو عجیب لگ رہا تھا مگر تمھارے بابا نے کہا جان پہچان ہو گی شادی کے بعد اکورڈنیس نہیں ہو گی میں نے بھی سوچا تمھارے لئے بھی اچھا باہر کے ماحول سے آئی ہو اتنا تو کر سکتی ہوں میں۔"

شفق کا دل مٹھی میں آ گیا اس نے مڑ کر فائیق کے تاثرات دیکھے تو دھک سے رہ گئی اس کے خوبصورت چہرہ ایک دم خوفناک سا ہو گیا تھا جیسے وہ اپنے ڈیول کے روپ میں آ رہا تھا۔ یہ اس کے اختیار میں نہیں تھا۔ جب حد ٹوٹ جاتی تھی تب ایسا ہوتا تھا اور یہ بات شفق کو فائیق نے ایک دن اس کے پوچھنے پر بتائی تھی۔

"جب ایک جن اپنی عشق کی حد سے بڑھ جاتا تو وہ بہت زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہتا سے سینسیبل سے سے سینسیبل جن بھی بے قابو ہو جاتا اور۔ صورتحال مزید سنگین تب ہو جاتی جب وہ اسے کلیم کر لیتا پھر تو وہ ہر وقت اس کے لئے پوزسیو اور پروٹیکٹور رہتا ہے اگر کوئی بھی چیز

اس کے خلاف ہو اور وہ اس وقت بے بس بھی ہو تو بس۔۔۔"

"پھر کیا ہوتا ہے فائیق۔"

"مت پوچھو کیا ہوتا ہے حالانکہ ہمارے خاندان میں اس طرح کسی کے ساتھ نہیں ہوا مگر مجھے ڈر ہے میں امتحان میں پڑ جاوں گا۔"

اور وہ سمجھ گئی تھی کیا ہوتا ہے۔

"شفق اپنی امی کو باہر بھیجو۔"

اُف کیسی گھن گرج تھی اس کے لہجے میں شفق کا پورا جسم کانپنے لگا۔

شفق تو لمحے میں بھول گئی کہ وہ اس کا فائیق کا اس کا محبت کرنے والا شوہر فائیق۔

وہ بنا سوچے سمجھے بولی۔

"چلے امی دیر ہو رہی ہے۔"

"ہاں چلو ویسے کمرہ تو ٹھیک کر کے خیر چھوڑو واقعی انتظار کروانا اچھا نہیں ہوتا۔"

وہ چل پڑی شفق پیچھے چلنے لگی کہ دہکتے انگارہ ہاتھوں نے اس کے بازو کو زور سے پکڑ کر روکا۔

اس کا دل حلق میں آ گیا۔ دروازہ کسی فورس سے بند ہو گیا۔

"تمھیں کسی نے کہا تھا کہ جاو بہت جلدی نہیں ہو رہی تمھیں۔"

"فائیق پلیز کام ڈوان۔۔۔"

"سٹاپ اِٹ شفق۔"

شفق نے مڑ کر دیکھا تو چکرا کر رہ گئی یہ انسان تو نہیں تھا یہ تو کوئی ایک بیسٹ تھا۔

اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔

"میں نہیں دیکھ سکتا کہ تم اس کے ساتھ جاو اور وہ بھی تنہا اور یہ اچانک سے تمھاری پارسا امی کو کیا ہو گیا وہ

رات کی تاریکی میں ایک اجنبی کے ساتھ بھیج رہی ہیں از شی میڈ۔"
یہ تو اس کا تھوڑا بہت کنٹرول تھا ورنہ اس روپ میں تو رشتے کا بھی کو ہی لحاظ نہیں رہتا۔"
"فائیق پلیز اس وقت چلے جائے آپ مجھے ڈر لگ رہا۔"
"مجھے سے خوف آ رہا ہے تمھیں۔"
اُف اس کے چلانے سے تو پورا کمرہ ہل چکا تھا یہاں تک کے واز تک ٹوٹ کے گر چکا تھا۔
شفق کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا کرے نہ بھاگ سکتی تھی نہ ٹھہر سکتی تھی۔ آنکھیں فائیق کی طرف اُٹھنے سے انکاری تھی وہ خوبصورت چہرہ اس وقت غائب تھا۔
"شفق میری طرف دیکھو۔"
"پلیز فائیق میں پرامس کرتی ہوں نہیں جاوں گی پلیز اس وقت چلے جائے آپ بہت غصے میں ہیں۔"
"میری طرف دیکھو گاڈ ڈیم اِٹ لڑکی۔"
اس نے شفق کا چہرہ تھاما تو شفق نے گہرا سانس لیا وہ نارمل ہو رہا تھا۔
"اس طرح کرو گی تو بہت مشکل ہو جائے گا کیونکہ میں بار بار اس روپ میں آوں گا۔۔۔ اور یہ روپ تب تک قائم رہے گا جب تم تم قریب نہیں آو گی۔۔۔ اور تم ہو ایسے خوفزدہ ہو رہی جیسے میں تمھیں کھا جاوں گی۔"
شفق نے اس کے سینے سے سر ٹکا دیا۔ حیرت کی بات تھی وہ روئی نہیں تھی ورنہ اتنے خوفناک منظر کو دیکھتی تو بے ہوش ہو جاتی۔ یہ فائیق کی خشبو کا اثر تھا یا اس کے اعتماد کا جس سے اس کے اعصاب مضبوط رہے۔
"اس طرح کریں گئے تو ایک نا ایک دن مجھے مار دے گئے۔"
فائیق اب بالکل نارمل ہو چکا تھا اپنے حرکت پہ شرمندگی پہ خوب ہوئی تھی۔ شفق کے گرد بازوں پھیلا کر اس نے اپنے گال اس کے سر پہ ٹکا دیا۔

"ایئم سوری سو سوری مجھے پتا نہیں چلا ایئم سوری میں ایسا..."

"اچھا بس بس میں لیٹ ہو رہی اوپر سے کمرہ آپ نے برباد کر دیا اس سے پہلے امی آئے اور یہ سب دیکھے اس سے پہلے فٹافٹ چلیں۔"

"شفق۔"

اس نے اسے روکا۔

"کیا؟"

" you are mine"

"اُف آپ پاگل ہیں جائے۔"

"میں پاگل ہی ہوں اس لئے تمھارے ساتھ چلوں گا۔"

"مگر فائیق۔"

. end of shafaq

قسط : بائیس
باب : لمبی جدائی

آنکھیں کھلی تو اس نے خود کو سیڑھیوں پہ لیٹا پایا۔ اوپری حصے سے آتی سورج کی کرن سیدھا اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔ ایک لمحے کے لئے تو اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ ہاتھ اپنے چہرے پہ رکھ کر وہ بے اختیار اُٹھی تو اسے ارد گرد کا ہوش آیا۔

حیرت کی بات تھی کہ وہ اتنی غیر آرام دے جگہ پر بڑے آرام سے سو گئی دوسرا جسمات میں کسی قسم کا تناو' تھکاوٹ اور درد کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ دونوں بازوں اوپر کرتے ہوئے اس نے انگڑائی لی پھر جیسے یاد آیا زلنین کا وہ کدھر گیا وہ بھی تو اس کے ساتھ کیا وہ کہی اور سویا ہوا ہے مگر ہے کہاں وہ۔۔۔ ایک دم کوئی بات ذہن میں آئی تو خفگی سے سر جھٹکا۔

"ہونہہ مل گئی ہوگی اس کو آرام دے جگہ مجھے الٹا یہاں پھینک دیا لو بھلا بتاو زندگی میں یہ بھی دن آنے تھے کہ منسٹر ربانی کی بیٹی کسی عجیب سی جگہ کے سٹیرز میں سو رہی ہوگی۔"

وہ ہم کلامی میں اتنی مصروف تھی کہ اس احساس نہیں ہوا کالے کپڑوں میں گرم ریپیر دیکھنے والا شخص اس کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ آلا اور گھڑی پکڑے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اچانک اس نے گھڑی کی چین سے ہما کی گردن دبوچی۔ ہما اس حملے کے لئے تیار نہیں تھی ایک دم اس کے منہ سے چیخ نکلی مگر اس کی چیخ دب کر رہ گئی جب اس کے منہ پہ زور سے تھپڑ پڑا۔

"ہیر یو گو سر۔"

ایک دم زلنین کسی آواز پہ بے اختیار چونکہ سر اُٹھا کر دیکھا اس کا آڈر آچکا تھا۔ وہ ہما کو چھوڑ کر سیدھا سٹار بکس آیا تھا اسے معلوم تھا کہ ہما تین سے بھوکی ہے۔ اسے اپنا اس لئے اتنا احساس نہیں ہوا کیونکہ وہ تو جن تھا ہفتہ دو ہفتہ بھوکا رہتا تو اسے فرق نہ پڑتا مگر وہ تو تھی ایک انسان بیشک ہپنوٹائز ہوئی وی ہو۔ اس کو فوراً ہی اُٹھتے ساتھ خیال آیا اس کے لئے کچھ کھانے کا بندوبست کرے دل تو تھا اس کو ساتھ لے کر آئے مگر وہ اتنی گہری نیند میں تھی کہ وہ زلنین کے دو دفعہ جنجھوڑنے پہ بھی نہ اُٹھی زلنین کو اس کی نیند خراب کرنا مناسب نہیں لگا پتا نہیں اس کی زندگی کو کن کن آزمائش سے گزرنا تھا۔ اسے چھوڑ تو آیا تھا یہ سوچ کر یہ ٹھکانہ کافی محفوظ ہے مگر دل میں وسوسے اور اندیشے تھے جو بار بار اسے چونکنے اور گھبرانے پہ مجبور کر رہے تھے مگر دل کو تسلی دے رہا تھا اگر کچھ ہوتا تو اسے سگنل مل جاتا مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ اب وہ یہ چیزیں لے کر فوراً ہما کے پاس جا رہا تھا۔

دوسرا تھپڑ ہما کو اپنے چہرے پہ محسوس ہوا۔

" آواز مت نکالنا۔"

ہما نے اپنے جلتے ہنٹوں پہ ہاتھ رکھا جس سے اب بے اختیار خون رس رہا تھا۔

" تمھیں بتایا تھا میں نے بتایا تھا میں نے کہ تم کون ہو۔"

اس کی آواز اگر کوئی مضبوط شخص سُن لیتا تو ایک بار کانپ ضرور جاتا وہ تو پھر ایک لڑکی تھی ایک کمزور اعصاب کی لڑکی۔

"جی بتایا تھا۔"

"تو پھر یہ منسٹر ربانی' ماں نانی یہ کہاں سے آگئے تمھیں بتایا تھا تمھارا صرف دادا ہے اور تم آسٹریلا سے ہو یہ نیوزی لینڈ یہ کلاس سٹیٹس یہ آکر تم ہمارا بنا بنایا کھیل بگاڑنا چاہتی ہو۔"

ایک اور تھپڑ اب تو ہما درد سے کہرا اُٹھی۔

"اگر تم نے آواز نکالی تو تمھارے ٹکڑے کر کے کتوں کے کھلا دوں گی سمجھی۔"

بالوں سے پکڑ کر وہ غرائی تھی۔ ہما کا تو پورا جسم کانپ گیا۔

"میری بات تو سُنیں۔۔۔ غفار جی نے مجھے کہا تھا یہ کہنے کو ورنہ مجھے جیسا آپ نے کہا تھا ویسے ہی کرنے والا تھی۔"

اس کے لہجے میں بلا کا درد اور وحشت بھری ہوئی تھی۔

ایک دم گاون کیپ میں چھپے چہرے پہ حیرت در آئی۔

"کیا غفار نے وہ کب آیا اس کی تم سے کب ملاقات ہوئی مجھے بتایا کیوں نہیں گیا دیکھو لڑکی اگر زرا سی بھی ہوشیاری کی مت بھولنا دکھایا تھا نا اس بچی کے ساتھ کیا کیا تھا میں نے۔"

وہ اسے خوفزدہ کر رہی تھی اور وہ خوفزدہ ہو رہی تھی۔

"نہیں نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں جب زلنین سانپ کو مار رہے تھے تب وہ آیا تھا اس نے مجھے لاکٹ دیا اور یہی کہا کہ میرے امی ابو اور نانی ہیں اور میری پہچان بلکہ یہ ہے میں نے کہا جو میڈم کہہ رہی تھی وہ کیا ہے تو انھوں نے مجھے خاموش کروا دیا۔"

اس نے جیسے بیچارگی سے کہا آنکھوں سے پانی نکلنے لگا تھا بال ایسے پکڑے ہوے تھے جیسے ابھی کھینچ کر باہر آجائے گئے۔

"ہوں۔۔۔ تو پھر کیا کرنا کب مارو گی اسے تم تو الٹا اسے روب دکھا رہی ہو اکڑ رہی ہو اپنی ذلیل ماں کی طرح آدائیں نہیں دکھا سکتی تم۔"

"پلیز۔۔۔ میرے بال۔"

"بات سُنو تم میری تمھارے پاس صرف دو دن ہے اگر دو دن میں یہ کام تم نے نہیں کیا بس پھر جہنم میں

داخل ہونے کے لئے تیار ہو جاو سمجھی۔"
اتنا کہہ کر وہ غائب ہو گئی تھی۔ ہما کے جسم نے ایک دم جھٹکا کھایا وہ ایک دم بے ہوش ہو کر گر پڑی۔
زلنین اسی سکینڈ اندر داخل ہوا تو ہما کو عجیب طریقے سے لیٹے دیکھ کر تو پہلے پریشان ہو گیا پھر سوچا پہلے بھی گرنے والے انداز میں لیٹی ہوئی تھی۔
اس نے تیزی سے چیزیں پھینکی مگر وہ گرنے کے بجائے ایک چھوٹے سے سپاٹ پہ خود بخود رکھی جا چکی تھی اور اس نے ہما کو بڑی احتیاط سے اُٹھایا اور اسے ایک سٹیپ چھوڑ کر زمین پہ لٹایا اور اس کے بال سیدھے کیے ایک دم جیسے وہ چونکہ اس کے گردن پہ لال رنگ کے بڑے گھرے نیشان کے ساتھ اس کے ہونٹ بھی زخمی ہوئے تھے ساتھ میں اس کا ایک گال کافی سوجھا ہوا تھا۔
غصے کی لہر تیزی سے زلنین کے وجود میں پھیلی تھی۔ ضرور کچھ ہوا تھا اور اگر واقعی ایسا ہوا تھا جیسا وہ سوچ رہا ہے پھر اس شخص نے اپنے عبرت کو دعوت دی ہے مگر دل کو تسلی دینے کی خاطر اس نے ہما کا گال تھپ تھپایا۔
"سوُنیا آنکھیں کھولو سوُنیا۔"
پتا نہیں یہ کہتے ہوے اس کا دل بڑے عجیب انداز میں ڈوب رہا تھا وہ منظر اتنا بھی نہیں پرانا تھا۔ وہ زخم اتنے بھی پرانے نہیں تھے۔
جب وہ اپنی آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند کر چکی تھیں۔ جب اس کا وجود یک دم ساکت ہو گیا تھا۔ اُف قیامت سی قیامت تھی جو اس وقت زلنین پر گزر رہی تھی اس کے مزید جنجھوڑنے پر ہما کی آنکھ کھل پڑی تھی۔ زلنین نے شکر کا سانس لیا پہلے تو ہما کو سمجھ نہیں آئی وہ کہاں ہے مگر پھر زلنین کا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے آیا تو نجانے کیوں آنکھیں عجیب انداز میں چُبھی تھی کہ آنکھوں میں نمکین پانی بھر آیا۔
"ہما۔۔۔ میری مطلب ہے سوُنیا کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو نا اور یہ تمھارے چہرے اور گردن پہ کیا ہوا بتاو۔"

وہ ایک دم اس کی آنکھوں کی چمک سے بے چین ہو گیا۔
ہما ایک دم اُٹھی اور زلنین تھوڑا سا پیچھے ہوا چہرے بھی ابھی وہی سختی اور فکر مندی تھی اس کے لئے۔
"یہ ہما کون ہے زلنین آپ بار بار اس کا ذکر مجھے دیکھ کر کیوں کرتے ہیں اُدھر سائینٹس بھائی بھی اسی کا نام لے رہے تھے کہ اسے بھول جاو کون ہے ہما کہاں ہوتی ہے یہ کیا اس نے آپ کو دھوکہ دیا تھا۔ کیا وہ آپ کو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔"
"کس نے کہا وہ مجھے چھوڑ کر گئی ہے۔"
ہما کی اس بے ساختہ بات پر وہ اپنے سارے خدشات اور سوالات بھول گیا جو ابھی اس نے ہما سے پوچھنے تھے۔
ہما کی آنکھوں میں الجھن در آئی۔
"تو پھر آپ آپ اتنے غصے میں کیوں رہتے اس کا نام آتا تو آپ کا چہرہ غمگین ہو جاتا ہے مجھے ایک منٹ کے لیے ہما بول دیتے ہیں اس کا تو یہ مطلب ہوا ناشی از گون فرام یور لائف۔"
زلنین نے اس کا چہرہ دیکھا وہی سوالات سے الجھن امیز چہرہ جو صرف ہما کی ہو سکتا تھا۔
وہ عجیب انداز سے مسکراتا ہوا مڑا اور کافی کے کپ کے ساتھ دو ویجلز بھی لایا اور اسے دیا۔
"تمھارے لئے اور مجھے یہ بتاو یہ کیسے ہوا۔"
ہما چونکی۔
"کیا کیسے ہوا۔"
اس نے کافی کا کپ ہی صرف پکڑا تھا۔ بھوک تو اسے ابھی بھی نہیں لگ رہی تھی اور یہ زیادہ ہپنو ٹیزم کی بدلوت تھا۔
"سونی اپنی گردن پر دیکھو عجیب سے نیشان ہیں اور چہرہ بھی۔"

ایک دم ہماہل نہ سکی۔

"اچھ چھاہاں ہوا ہو گا ظاہر ہے اتنی آرام دے جگہ تھوڑی تھی تو رہی بات چہرے کی تو مجھے ایک طرف منہ کر کے سونے کی عادت سوجھ گیا ہو گا اور ناخن بھی تو بڑے ہے میرے چہرے پہ سوتے ہوئے کبھی کبھار مار دیتی ہوں امی تو بقائیدگی سے میرے ناخن کٹواتی ہیں تاکہ میرا چہرہ زخمی نہ ہو مگر پھر بھی کسی نہ کسی طرح ہو جاتے۔"

اس نے اپنی طرف سے زلنین کو تسلی دی تھی مگر زلنین زرا بھی مطمن نہیں لگ رہا تھا مگر کر کیا سکتا تھا سوائے گہرا سانس لینے کی وجہ سے۔

"یہ لو کھاو تمھارا چہرہ کافی پیل لگ رہا ہے تھوڑی ہمت بڑھاو پھر ہم اپنی رہاش کا بندوبست کریں۔"

وہ اتنا کہتا ہوا ایک سٹیپ پہ بیٹھ چکا تھا۔

"تو آپ نے بتایا نہیں کہ وہ کون ہے اور آپ کو کیوں چھوڑ کر چلی گئی۔"

"کس نے کہا ہے تم سے کہ وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے بہت پاس تو ہے میرے۔"

زلنین ایک اسے دیکھ کر بولا تو اچانک ہمانے چونک کر اسے دیکھا۔

"تو آپ۔۔"

وہ جیسے رُک سی گئی الفاظ نہیں مل رہے تھے جو بھی تھا اسے مین بات سے تو ہٹانا تھا ورنہ تفتیش کرتا رہے گا اسے کے چہرے کے بارے میں۔

"ہما کا پوچھ رہی ہو وہ کیسی ہے وہ کیا ہے اور وہ کہاں ہیں؟"

زلنین کی آواز پر اس نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا تو اس نے زلنین کا روشن مسکراتا چہرہ دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"سمجھ نہیں آرہی اسے کیسے بیان کروں میرے لئے وہ اتنی مقدس ہے کہ کوئی بھی عام الفاظ اس کے لئے

استعمال کروں گا تو بہت بڑی توہین ہو گی مجھ سے۔۔ مگر بہر حال بتانا تو ہے دل سے پوچھو گی تو دل کہے گا وہ سانس لینے کی وجہ ہے وہ جو میں اس وقت لے رہا ہوں وہ نہیں تو سانسیں بھی نہیں۔۔ I know it sounds way too cheesy but it's a fact and I won't deny it.

محبت 'عشق جیسے لفظ پہ میں یہ نہیں کہوں گا جیسے عام عاشق کہتے ہیں کہ پہلے یقین نہیں تھا اسے دیکھ کر یقین آیا تھا۔ نو ناٹ ایٹ آل مجھے اس لفظ پہ یقین تھا اور میں کرتا بھی ہوں اس سے پہلے اپنے خدا سے پھر اس کے رسول ﷺ سے پھر اپنی فیملی سے اس کے بعد وہ میری زندگی میں آئی۔ اس نے مجھے محبت کے نئے معانی سے روشناس کروایا۔ امریکہ سے آئی تھی سٹینفورڈ کی سٹوڈنٹ تھی 'نہایت ہی عام شکل و صورت کی مڈل کلاس لڑکی۔ فیملی میں صرف اس کی نانو تھی امی کی ڈیتھ ہو گئی تھی اس کے ابو کے ساتھ اچھے ٹرمز نہیں تھے۔

میری پہلی ملاقات۔۔۔ (وہ رُکا ٹھہر کر اسے دیکھا پھر کھل کر مسکرایا کہ کاڈ مپل بے اختیار نمودار ہوا 'ہما الجھی اسے پتا نہیں کیوں یہ کہانی سُنی سُنائی لگ رہی تھی سر بھی عجیب انداز میں دکھنے لگا تھا زلنین نے اسے گہری نظروں سے دیکھا پھر بات شروع کی)

"وہ ہماری نیبر تھی ہمارا گھر اور اس کے گھر بالکل جڑے ہوئے تو نہیں مگر پانچ منٹ کی واک کا فرق تھا کیونکہ ہمارا گھر اونچائی پر تھا خیر کہاں پہنچ گیا ہاں وہ ہماری گلی کے ایک جگہ پہ کھڑی کہی گُم تھی خود سے کسی بات پر بڑبڑا رہی تھی کہ اچانک پتا نہیں کیسے اس کا پیر پھسلا۔۔۔۔۔

"اور آپ نے ہیرو بن کر اسے بچالیا اور پھر آپ ایک دوسری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے لگے ایز ایف بلیو جینز آنکھیں کالی آنکھوں سے ٹکرائی بس پھر پیچھے میوزک چلنے لگا ایکسٹرا ایکسٹرا۔"

اس نے انتہائی جل کر کہا تھا۔ نجانے کیوں اسے زلنین کے منہ سے کسی اور لڑکی کی تعریف سُن کر اچھا نہیں لگا۔ ایک عام شکل وصورت کے لئے اتنی دیوانگی۔ زلنین نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب اتنا بھی نہیں ہوا تھا میں تو اس ملا بھی نہیں تھا تب سے اسے محبت کرتا ہوں اس وقت وہ صرف سترہ سال کی تھی اور یقین جانو ایک ٹام بوئے کے روپ میں تھی وجہ پوچھ رہی ہو کہ کیسے ہوئی تھی اس جیسی لڑکی سے محبت۔۔۔ تو دل اور دماغ کہے گا پتا نہیں ہارا بھی تو دل اور دماغ تو کس پہ مگر روح کہہ رہی تھی یہ میری ہے۔۔ اس کا اداس چہرے نے مجھے اپنی طرف کھینچا تھا مجھے بتایا تھا کہ اس کا کوئی ہمدرد کوئی خیر خواہ نہیں ہے کوئی اس کا دُکھ درد باٹنے کو نہیں تیار تو میری اندر نے مجھے بس کہہ دیا تھا یہ لڑکی تمھاری ہے زلنین اس کے غم درد دُکھ بھی تمھارے ہیں اب تمھاری زندگی کا ایک اہم مشن ہے اور مرتے دم تک اسے نبھانا ہے کہ ہما زلنین ذوالفقار کو غم چھو کر بھی نہ گزرے مسکراہٹ کبھی اس سے جدا نہ ہونے دو اور کسی بند سیپ میں بند کر کے اسے بے رحم دُنیا سے بچا کر رکھوں اسی سی محبت کرتا رہوں اور اس کے علاوہ کسی اور کی طرف دیکھنا بھی گناہ سمجھوں۔

ایک دم ہما یعنی سونیا کے ہاتھ سے کافی کا کپ چھوٹ گیا۔ اس کی اتنی دیوانگی نہ صرف اس نے سُنی بلکہ اس نے محسوس کی تو کانپ کر رہ گئی۔ کوئی کسی سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے۔ اس نے زلنین کا چہرہ دیکھا جو گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مگر زلنین کو محسوس ہو رہا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہی ہے اور اس کے آنکھوں در آئی شاکڈ فیلنگ کو وہ باخوبی محسوس بھی کر سکتا تھا۔

"وہ آپ کی بیوی تھی۔"

"بیوی ہے۔۔"

زلنین نے اس کے جملے کو ٹھیک کیا۔ آواز اب کافی مدھم ہو گئی تھی۔

"کہاں ہے وہ؟"

"بتایا تو ہے میرے پاس ہے۔"

"مگر آپ کے پاس تو میں ہوں۔" جیلسی کی وجہ سمجھ سے باہر تھی مگر جو بھی تھا اسے اس ہما نامی لڑکی سے بے انتہا ہو رہی تھی۔

"اور آپ نے تو مجھے دیکھا ہے' مجھے ہاتھ لگایا ہے مجھ سے فلرٹ بھی کیا تو پھر یہ کیسی محبت ہوئی آپ کی اس کے لئے۔"

ایک دم اس کی بات سے زلنین جیسے لاجواب ہو گیا پھر اس نے مسکراہٹ دبائی۔

"ناشتہ ہو گیا بہت باتیں ہو گئی ہیں اب کام پہ لگیں گیارہ بجے میری میٹنگ ہے فورسز والوں سے چلو پہلے کسی جگہ کا انتظام کرتے ہیں پھر میٹنگ کے بعد شاپنگ پہ لے جاوں گا تمھارے وہی تین چار دن کے کپڑے ہیں بدلنے تو ہونگیں تمھیں چلو دیر نہیں کرو۔"

وہ اپنے جواب کی منتظر تھی مگر زلنین تیزی سے کہتا ہوا اُٹھا تھا۔

"یہ ہما کون ہے آخر اس میں ایسی کیا بات ہے جس کے پیچھے یہ خوبصورت ترین شخص اتنا پاگل اتنا دیوانہ ہے اس کا کہ نہ صرف وہ اس سے محبت کرتا ہے بلکہ اس کے لئے محترم بھی ہے پتا تو کرنا ہو گا سونی بی بی کہ وہ لڑکی کیسی دکھتی ہے۔" سر جھٹک کر وہ اپنے بے ساختہ در آنے والے درد کو جھٹکتی اُٹھ پڑی۔

* *

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔"

جزلان اور عزت اب واپس آئینے سے آ چکے تھے اور اس وقت جزلان کے کمرے میں موجود تھے جیسے فائیق کا داخلہ گلوب میں ہوا تھا ویسے ہی بنا کسی جواز کے وہ بھی واپس گھر پہنچ چکے تھے کیونکہ ان کا گیم میں رول ختم ہو چکا تھا جو نہ ہونے کے برابر تھا اگر عزت کے رول سے دیکھا جائے تو مگر جزلان کو ابھی بھی لگ

رہا تھا واپس لانے کے پیچھے بھی ایک مقصد تھا ایسے ہاتھ پہ دھرے وہ بیٹھ نہیں سکتا تھا اسے یہ معلوم کروانا تھا زلنین کہاں ہیں اور چاچو ایک دم غائب ہو کر کہاں چلے گئے۔ اب گیمر کون سی چال چلے گا اس کا پتا لگانا بیحد ضروری تا کہ وہ کسی طرح فائیق اور زلنین کو آگاہ کر سکے۔ مگر وہ واپس آچکا تھا تو دادا ذوالفقار کے پاس جانا ضروری تھا ورنہ پتا تھا وہ کمزور بوڑھے دادا نے تو غم سے ہی مر جانا تھا ان کے تینوں بچے ایک دم سے کہاں غائب ہو گئے۔

وہ جا رہا تھا مگر جانے سے پہلے اسے خوراک کا بھی بندوبست کرنا تھا دو دن سے اسے بھی کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ وہ کیبنیٹ کی طرف بڑھا تھا۔۔ صوفے پہ بیٹھی عزت نے اچانک جزلان کو جوتے اُتارتے ہوئے اور ایک گلاس میں مائع ڈالتے ہوئے بے اختیار اس سے پوچھا۔ جزلان چونکہ پھر اس نے مائع اپنے حلق میں اُتارا ایک سکون اس کے وجود میں اُتر آیا۔

"کیا پی رہے ہو۔"

"بتاوں گا تو آپ کو ابکائی آئی گی محترمہ میں زرا دادا کے پاس جا رہا ہوں آپ تھکی ہو نگی آپ کو گھر میں چھوڑ دوں گا مگر آپ پہلے گیسٹ روم میں جا کر آرام کر لیں۔"

وہ گلاس رکھ کر جانے لگا کہ عزت نے اسے روکا۔

"میں پیرونرمل انویسٹیگیٹر بننے والی ہوں مجھے بھلا کیوں ابکائی آئی گی بتاو تم کیا پی رہے تھے۔"

"زلنین سے بڑی جان پہچان آپ کی تو اس سے نہیں پوچھتی وہ کیا کھاتا یا پیتا ایک تو وہ بھی پتا نہیں کہاں دفعان ہو گیا۔"

وہ چڑ رہا تھا اپنے واپس آنے پر۔۔۔ پتا نہیں بھائی' چاچا کس مصیبت میں ہو گئے۔

"زلنین تو بھائی کھاتا ہی انسانی چیزیں ہیں وہ عام جنوں کی طرح وہ ہڈیاں' کچا گوشت' خون اور ڈنگ نہیں کھاتا اسے تو انسانوں کی طرح سوچ کر جھرجھری آجاتی ہے۔"

"ہم بھی نہیں کھاتے ایسی خوراک الحمد اللہ ہم انسانوں کی درمیان رہتے ہیں تو جو ان کی خوراک ہوتی ہے وہی اپناتے ہیں ہاں کچھ چیزیں ہیں جو ہم زیادہ استعمال کرتے ہیں جیسے بے شمار جڑی بوٹیاں 'ڈر گز۔۔۔ مگر جو آپ بتا رہی ہیں وہ ہمارے لئے سب سے گھٹیا طبقے کے جنات یہ سب کھاتے ہیں۔"

"تو پھر آپ کیا پی رہے تھے جب آپ ان میں سے کچھ نہیں اسمتعال کرتے تو بھلا مجھے ابکائی کیوں آئے گی۔"

"اُف میرا تو لگتا ہے انٹرویو ہو رہا ہے۔"

"کچھ نہیں بس کریلے کا جوس ہے جس میں ہالی ٹوسیک ڈرگ ہے جو مجھے انسانوں کی طرح نشہ کرنے کے بجائے طاقت دیتا۔ لیکٹوس پاوڈر کے ساتھ زنگ کی ٹکڑا اور آئرن شامل ہیں ساتھ میں ہاڈروکلورک ایسڈ۔۔۔۔"

"بس بس یہ کیا بنا کر پیتے ہیں آپ اُف یہ تو باقی سب سے بھی بہت ورس ہے اُف سوچ کر ہی واقعی ابکائی آرہی ہے خاص کر کریلے یک۔۔۔ اور یہ جوس تھا کہ پیٹرول کے اجزا۔"

اس کے کہنے پر جزلان ہنس پڑا۔

"بی بی پیٹرول میں کریلا شامل نہیں ہوتا میں آپ کو اس کی سارا پروسس بتاتا چونکہ مجھے ابھی اپنے دادا سے ملاقات کرنی ہے تو میرا ان کے پاس جانا ضروری ہے۔ آپ ایسا کریں آرام کرلیں کچھ کھانے کو چاہیے تو بے فکر ہو کر فریج میں جائے اگر ہمارے خوراک سے بھی تسلی نہیں ہے تو زلنین کے کچن میں چلی جائے۔"

اتنا کہہ کر وہ ہوا کے جھونکے کی طرح غائب۔

"اُف عزت یہ خاندان تو انسان اور جن میں کوئی فرق ہی نہیں رہنے دیے رہا ان پر میں کیسے ریسرچ کر پاوں گی۔"

....

وہ کروٹ بدل کر مڑی تھی تو اس نے دیکھا چیر اس کو ہلتی ہوئی محسوس ہوی پہلے تو اس نے اپنا وہم سمجھا اور سر جھٹک کر پھر سو گئی مگر جب یہ آواز دوبارہ محسوس ہوئی تو اسے اُٹھنا پڑا کیونکہ کسی کی خشبو اسے اُٹھانے پر مجبور ہو گئی تھی۔ سائڈ لیمپ آن کر کے اس نے دیکھا تو اس کی توقع کے عین مطابق فائیق واکنگ چیر پہ بیٹھا چیر جھلا رہا تھا۔ اس کی سُرخ آنکھیں شفق کو ہی دیکھ رہی تھیں۔ شفق نے سر ہلایا۔

"آپ نے قسم کھالی ہے مجھے ڈرا کر ہی دم لیں گئے اس وقت کیا کر رہے آپ یہاں۔"

اس نے کمبل ہٹایا اور اسے دیکھا جو بالکل خاموش تھا۔

"فائیق کیا بات ہے۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔"

وہ اُٹھنے لگی کہ فائیق نے ہاتھ اُٹھا کر روک دیا۔

"سو جاو چُپ کر کے میں ویسی ہی بیٹھا ہوں صبح تک چلا جاوں گا بے فکر رہو۔"

شفق کے ابرو اوپر ہوے۔

"ایسی بیٹھے تھک جائے گئے آپ جائے آپ اپنے گھر صبح کام شام کو کام میری نگرانی کرنا اور اس کے اوپر سونا بھی نہیں۔۔۔ صحت۔"

"شفق میں انسان نہیں ہوں مجھے ان چیزوں سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔ چلو سو جاو جا کر۔"

"موڈ کیوں اتنا خراب ہے آپ کا دیکھتے رہیں آپ اس نے مجھے کچھ بھی نہیں کہا بس عام سی بات چیت ہوئی ہے میں نے بھی اتنا خاص جواب۔۔۔"

"عام سی بھی کیوں بات چیت ہوئی ہے شفق میں اسے تمھاری شکل تک نہیں دکھانا چاہتا کجا کہ بات آج باتیں ہوئی ہیں کل محبت بھرا اظہار ہو گا۔۔۔I cant take this ...

"تو پھر کہہ دیتے آپ میری امی سے بلکہ مجھے بھی آپ نے مجھے بھی کچھ کرنے کو نہیں کہا اور یہی کہتے رہے

جو کچھ چل رہا فی الحال اسے چلنے دو بعد میں یہ معاملہ آپ کسی طرح ختم کر دیں گئے جس میں ماں باپ کی نافرمانی قطعاًنہ ہو۔ آپ نے جو کہا میں نے وہی کیا تو پھر اتنی روڈنس کیوں فائیق ہماری شادی کو تین دن ہوئے ہیں۔ تین دن میں آپ مجھے سے آپ سیٹ ہوئے وجہ کون ہے وہ سٹوپڈ زوہیب اس کی خاطر آپ نہ صرف اپنا بلکہ میرا بھی دل خراب کر رہے بلکہ توڑ رہے ہیں۔

"تم میری فیلنگز نہیں سمجھ سکتی شفق ہاں میں نے کہا تھا جو چل رہا چلنے دو مگر میری برداشت کی داد دو تم اس وقت تم اس شخص کا چہرہ صحیح سلامت ہے مگر یہ سب چلتا رہا نا تو اس کا اللہ ہی حافظ۔"

"ہاں میں ہی صرف نہیں سمجھ سکتی آپ کی فیلنگز بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔ تو اس فیلنگ لیس لڑکی سے شادی ہی کیوں کی جسے آپ کی فکر نہیں۔

اس نے غصے سے بے اختیار کہا اور اُٹھ کر واشروم میں چلی گئی لاک لگایا تو مڑ کر دیکھا تو اچھلی فائیق سینے پہ بازو لپیٹ کر کھڑا ہوا تھا۔

"تم دُنیا کے جتنے بھی میرے سامنے تالے لگا لو شفق۔۔ مجھے تم تک آنے سے نہیں روک سکتی۔ ہاں تو کیا کہہ رہی تھی کوئی بات ادھوری چھوڑ کر مت جاو آخر وکیل بنے جا رہی ہو بات بنا دلیل کے دینا تمھیں زیب نہیں دیتا۔"

"تو آپ کو زیب دیتا ہے ایسی گفتگو میرے جو آپ کرتے ہیں کیا آپ کو میرا بھروسہ نہیں ہے کیا آپ کو میری محبت کا یقین نہیں ہے۔"

. what a pathetic question of course I believe you

فائیق جھلا کر بولا۔

"مجھے تم پر اپنے آپ سے بھی زیادہ بھروسہ ہے اور میں جانتا ہوں تم میرے علاوہ کسی کو بھی چاہتی مگر مجھے اس شخص سے خطرہ ہے وہ مجھے تم سے چھین لے گا اور میں یہ مرتے دم تک نہیں ہونے دے سکتا کیونکہ

تمھارے علاوہ میرے پاس کچھ بھی انمول اور قیمتی نہیں ہے میں بلکہ خالی ہاتھ ہوں۔"

اس کی بات پر شفق بے اختیار نرم پڑ گئی۔اس کے الفاظ نے اس کا دل پگھلنے پر مجبور کر دیا آنکھیں خود بخود نم ہو گئیں۔

اس نے ہاتھ اُٹھا کر فائیق کا چہرہ تھاما۔

"آئی لو یو فائیق اور آپ مجھے بالکل نہیں کھوئے گئے آپ کو بار بار بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور اب تو میں آپ کی ہو چکی ہوں تو ڈر کس بات اور ویسے بھی میں اتنی مضبوط ہو چکی ہوں شاہد یہ آپ کی محبت کا کمال ہے یا نکاح کے دو بولو گا کہ میں اپنے اور آپ کے لئے لڑ سکتی ہوں۔"

اس کی بات سُنتے ہی فائیق یک دم خود کو پر سکون ہوتا محسوس کرنے لگا اس نے شفق کا ہاتھ تھاما اور اس پر پیار کیا۔

"تھینک یو تو کیسے سمجھ لیتی ہوں مجھے۔"

شفق نے اسے گھورا پھر اس کے سینے پہ مکا جھاڑا۔

"پہلے کہتے ہیں مجھے نہیں سمجھ سکتی پھر کہتے ہیں سمجھ لیتی ہو آپ ڈسائڈ کر لیں پہلے۔ چلیں اب میری نیند خراب کر دی سخت موڈ آف ہو جاتا ہے میرا اگر میری کوئی نیند خراب کر دے آپ کی بچت اس لئے ہو گئی کیونکہ آپ میرے ہسبنڈ ہیں۔" وہ باہر آ گئی کہ فائیق نے اسے بازو بے اختیار تھاما۔

"میری نیند حرام کر کے تم کہاں سو رہی ہو ناٹ فیر آیٹ آل مائی لو۔"

فائیق نے بیحد پیار سے کہتے ہوئے اس کا رُخ اپنی طرف کیا۔

....

"یہ میں کہاں آ گیا۔"

فائیق نے خود کو زمین پہ گرا ہوا پایا۔ یہ جگہ کافی ویران اور تاریک تھی۔ آس پاس سے پانی کی بوندوں اور

کیڑے مکوڑے کی آوازیں سُنائی دے رہی تھی۔ زمین کافی ٹھنڈی تھی جس سے انسان تو کیا جن تک بھی کانپ جائے۔ مگر فائیق خاصا مضبوط تھا اسے اتنا فرق نہیں پڑا تھا۔ اُٹھ کر اس نے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا تو اسے کچھ بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا عجیب بات تھی حالانکہ انھیں اندھیرے میں بھی سب کچھ دکھائی دیتا تھا مگر ابھی ایسا لگ رہا تھا جیسے اس میں بینائی ہی نہ رہی ہو۔ کچھ سوچ کر اس نے جیب سے کچھ ٹوٹلا کہ اس کے پیروں پہ کوئی چیز چلتی ہوئی محسوس ہوئی اسے ایک منٹ میں سمجھ آگئی کہ وہ سانپ ہے۔

اوپر کمرے میں بیٹھی شفق ایک دم شیشہ ٹوٹنے کی آواز پر بے اختیار اُٹھی۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ یہ کیا تھا۔ پھر اسے عجیب عجیب سی آوازیں آنے لگی۔۔۔ پھر کسی چیز کے گھسیٹنے کی آواز پھر کسی کا کہرانا یہ کیا ہو رہا ہے۔

اس نے ہمت کرنے کا سوچا ہو سکتا ہے اس کی طرح کا کوئی قیدی ہی ہو۔ گلوب کو اس نے اُٹھا لیا تھا اس میں ہما کا عکس دکھائی دے رہا تھا اور وہ کسی بھی طور پہ اسے نظروں سے اوجھل نہیں کرنا چاہتی تقریباً دس منٹ بعد وہ کمرے سے باہر آئی کیونکہ اس کے قدم کافی چھوٹے چھوٹے تھے اور چال میں خاصی لڑکھڑاہٹ تھی

۔

اس نے دیکھا سامنے کھڑکی سے بارش بڑی تیزی سے ہو رہی تھی' بجلی کی چمک اور بادلوں کی گرج سے پورا گھر ہل رہا تھا۔ اس کے دل کو تسلی ہوئی کہ طوفانی بارش کی وجہ سے ایسی آوازیں آرہی ہو گی آج اس کی کھڑکی بند تھی معلوم نہیں کیسے بند تھی مگر جیسے وہ سو کر اُٹھی تھی تو اس نے کھڑکی کو بند ہی پایا تھا۔

خیر وہ اِدھر اُدھر دیکھنے کے بعد جانے لگی کہ کسی کی آواز پر اس کا وجود ساکت ہو گیا۔

"کوئی ہے یہ زلنین۔۔۔ زلنین ہما تم تو نہیں ہو۔"

یہ آواز یہ آواز تو بالکل ویسی تھی بھاری' مضبوط اور گرج سے بھرپور۔۔۔ بیس سالوں میں بھی اس آواز پہ کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ یا اللہ کہی وہ تو نہیں ہے اس کا دل لگا کہی نکل کر باہر آجائے گا۔ گلوب کو سختی سے

تھامے وہ اس طرف ہوئی تو اسے کچھ دکھائی نہیں دیا پھر اسے ایک بار پھر آواز آئی۔

"گاڈ ڈیم اِٹ کہاں پھنس گیا ہوں گدھا جزلان پر یکاشن ہی کر لیتا ہر وقت زلنین کو سوچتا اب پھنس گیا ہوں میں۔"

انگریزی کے چند الفاظ اپنے جملے میں لازمی استعمال کرنا۔۔۔

فائیق کا سٹائل۔

اسے لگا وہ بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔ وہ کہاں ہے کدھر ہے۔ کانپتی ٹانگوں سے اس نے ہمت کی اور سیڑھیوں پہ پہلا قدم رکھا وہ اس وقت اتنا کانپ رہی تھی اسے ڈر تھا ابھی گر جائے گی۔

اور واقعی ایسا ہوا تھا وہ دوسرے قدم پہ پھسل کر گری تھی اور اس کی چیخ فائیق کو سُنائی دی وہ ایک دم شارپ ہو گیا۔

آواز کی تعاقب پہ اس نے گردن مڑی اسے کسی کا وجود اپنے آس پاس گرتا ہوا محسوس ہوا۔

"کون ہے؟"

شفق کو تو ایک منٹ سمجھ میں نہیں کہ ہوا کیا سر اتنا زور سے زمین پہ لگا تھا کے درد پورے جسم میں پھیل گیا ۔ مگر اس نے درد کی پروا نہیں کی اسے گلوب ایک دم یاد آیا دیکھا تو اس نے گلوب بالکل مضبوطی سے تھاما ہوا تھا اور اس کی بچت تھی۔

ایک دم فائیق کو روشنی نظر آئی وہ ایک دم اس طرف ہوا۔ جہاں شفق تھی۔ وہ شفق کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا مگر شفق اسے سیکھ سکتی تھی۔ اور اسی پل شفق کی آنکھیں ٹھہر گئی۔

"وہی خوبصورت باوقار چہرہ وہی مضبوط جسمات وہی چال۔۔۔ بس ہلکے سے سفید بالوں اور آئی سائیٹ گلاسس میں وہ بیس سال پہلے والا فائیق تھا فائیق بالکل نہیں بدلا اور وہ وہ تو ایک لڑکی سے عورت بن چکی تھی۔ اور فائیق اس کا فائیق ویسے کا ویسے ہی تھا۔

"فائیق اگر میں بڑھی ہو گی اور چونکہ آپ جن ہیں تو آپ تو لیٹ بڑھے ہو نگیں آپ کا میرے سے دل نہیں بھر جائے گا۔"

اسے اپنی بات یاد آئی تھی جب اس نے بیس سال پہلے فائیق کے کندھے پہ سر رکھتے ہوئے کہا تھا۔

فائیق ہنس پڑا تھا اور بیس منٹ تک ہنستا رہا تھا جب شفق خفا ہو کر جانے لگی تھی تو اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس کے سر پہ پیار کیا تھا اور کہا تھا۔

"بھرنے کے بجائے اگر تم بڑھتا کہتی تو زیادہ اکوریٹ ہوتا پاگل لڑکی!! تم ابھی بھی میری لئے وہی شفق ہو پچیس سالوں بعد بھی وہی پیاری سی معصوم سی شفق رہو گی پچاس سال بعد تو میرے لئے جان لیوا ثابت ہو گی اس وقت تو میں یقین سے کہوں گا کہ اس عمر میں میری بیوی سب کو مات دے رہی ہے۔ میں سوچ رہا ہوں ہم اپنی پر اپر شادی اس عمر میں نہ کرے۔ کتنا ڈفرنٹ ہو گا بڑھاپے میں شادی کرنا۔"

شفق ہنس پڑی تھی۔

"آپ کا دماغ تو بالکل خراب ہے خود تو ہینڈسم رہے گئے میں آپ کی اماں لگنے لگوں گی۔"

"اُف ایک تو تم لڑکیاں اتنی انسکیور ہوتی ہو توبہ اچھا یار میں ایسی خوراک لوں گا جس سے جلد بوڑھا لگنے لگوں اور تمھارا اتنا خیال رکھوں گا آفٹر فیوٹی ایرز تم بیس سال کی ہی لگو گی۔"

"ویری فنی اور خبردار آپ نے میرے فائیق کو بدلا چھوڑو گی نہیں آپ کو۔"

"کتنی سلفش ہو میرے حسن سے پیار ہے مجھ سے نہیں۔"

اس نے شفق کی ناک کھینچتے ہوئے کہا۔

"جو سمجھنا ہے سمجھیے مگر میں یہ حلیہ ہرگز بھی بدلنے نہیں دوں گی۔"

"اوکے میم ہم خیال کریں گئے۔"

"کون ہو تم؟؟"

فائیق کی کرخت آواز پر ایک دم شفق خیالوں کی دُنیا سے نکلی

قسط : تیئیس
باب : لمبی جدائی

"کون ہو تم؟"

شفق ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی۔

کیا فائیق اسے پہچان نہیں سکا اسے لگا تھا وہ تو اسے ایک لمحے ہی دیکھتے پہچان جائے گا۔ کیا اس کا حلیہ اتنا زیادہ بدل چکا ہے ہاں وہ بڑی عمر کی ہو چکی ہے۔ وہ جوان بچی کی ماں ہے اب!! وہ تھوڑی کم عمر کنواری دوشیزہ تھی جس کا فائیق دیوانہ تھا۔

"مجھے کچھ نہیں دکھائی دے رہا مگر یہ مت سمجھنا کہ میں تمھارے کچھ نہیں بگاڑ سکتا میری ہیرنگ اور سمیلنگ سینس بہت ہائے ہے اور مجھے اس سے پتا چل رہا ہے کہ تم ایک خاتون ہو بتاؤ کون ہو اور میں کہاں ہوں۔"

فائیق کی دھاڑ سے پورا کمرہ وابریٹ ہو رہا تھا۔

شفق کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اسے دکھائی نہیں دے رہا کیا مطلب فائیق اندھے ہو گئے نہیں اتنا بڑا ظلم قسمت نے ان پر نہ کیا ہوا۔۔۔ یا اللہ اتنا بڑا ظلم ان پر نہ ہوا ہو۔

وہ بامشکل اُٹھی کہ اس کے پیروں کی چاپ سے فائیق نے ایک قدم اس کی طرف آگئے بڑھا۔ شفق سانس روکے دبے پاوں دوسری طرف ہوئی۔

"میر اساتھ کھیلنے کی کوشش کی کبھی غلطی مت کرنا جان کو جاو گی سیدھے سیدھے بتاو کون ہو۔"

شفق اس بار اچھلی نہیں تھی مگر اس نے گلوب کو مزید مضبوطی سے تھام لیا تھا۔ فائیق اس طرح تب دھاڑتا تھا جب اسے سخت چڑ محسوس ہونے لگتی تھی۔ ہاں وہ اتنا تک جانتی تھی فائیق کے بارے۔ وقت کم نبھایا تھا ایک ساتھ مگر اس وقت میں ایک دوسرے کے وجود کی ایک ایک حرکات کو پہچانے میں ماہر ہو گئے تھے۔

گلوب کی نکلتی امیر الڈ روشنی سے فائیق ایک دم چونکی اسے لگا اس نے یہ روشنی اپنی ارد گرد محسوس کی ہو۔

فائیق سمجھ گیا کہ جو کوئی آس پاس ہے اس

کے ہاتھ میں گلوب ہے۔

"یہ گلوب مجھے پکڑاو فٹافٹ۔"

اس کی اتنی کہنے کی دیر تھی کہ شفق کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ یہ دیکھ سکتے ہیں۔

"یہ میں نہیں دونگی۔"

شفق نے گلوب اپنے پیچھے کر لیا۔ امیر الڈ رنگ کے گلوب کو وہ اب باخوبی دیکھ سکتا تھا اور شفق سمجھ گئی اسے یہ چیز نظر آرہی ہے اس لئے اس نے اپنے اوٹ میں کر کے اسے فائیق کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔

"دیکھو تم جو کوئی بھی ہو اگر تم اپنی عبرت ناک موت نہیں چاہتی تو ایک سکینڈ کے اندر اندر یہ گلوب مجھے دے دو۔"

فائیق کی سرد آواز سے ماحول میں وحشت سی پھیل گئی تھی۔ اس خاموشی کو شفق نے ہی توڑا تھا۔

"میں یہ پھر بھی نہیں دونگی آپ آپ کو اور آپ کا بالکل حق بنتا ہے مجھے سزا دینے کا۔۔۔۔۔ بہت بڑا ظلم جو کیا تھا آپ کے ساتھ۔"

فائیق اپنی مٹھیوں کو دبائے' اپنے غصے کو قابو میں کرنے کی انتھک کوشش کر رہا تھا۔ لیکن بولنے والی کی اس بات پر ٹھٹھک گیا۔ کون سا ظلم یہ کون ہے؟ کہی زرین ہے وہی ہو گی ضرور۔

"زرین اگر تم ہو تو تمھیں میرا پتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں فوراً سے مجھے یہ گلوب دو ورنہ تمھاری بیٹی خون کے آنسو روئے گی۔"

شفق لمحے بھر ٹھہر گئی کیا ان سالوں میں اس کی آواز' اس کی خشبو اتنی بدل گئی تھی کہ فائیق اسے پہچان نہیں سکتا تھا۔

دل میں کچھ زور سے ٹوٹا تھا۔ بے دھیانی میں گلوب اس کے ہاتھوں سے پھسلنے لگا تو وہ ہوش میں آئی اور فائیق کی اسی وقت نظر گلوب پہ پڑی کسی طوفان کی طرح پھرتی سے اس نے گلوب کیچ کیا اور ساتھ ہی ذی روح کی گردن بھی۔

"نہیں۔۔۔"

وہ چیخی۔۔

فائیق نے وہ گلوب سیدھا اُٹھا کر دیوار پہ مارا اور گلوب کے ساتھ ساتھ ہما اور زلنین کا عکس بھی ٹوٹ گیا۔

کمرہ یک دم گلوب کے ٹوٹنے کے باعث گل ہو گیا۔

فائیق نے شفق کی گردن پہ گرفت مضبوط کر دی مگر ایک مانوس نسوانی سسکیوں نے اسے ساکت کر دیا۔

"میری بچی فائیق۔۔۔۔۔ میری ہما۔۔۔۔ یہ کیا کیا آپ نے۔"

اسی پل ہی فائیق کی دُنیا پلٹ گئی جب اسے ارد گرد شفق کی سسکیاں سُنائی دینے لگی۔

اس نے جھٹکے سے اس وجود کو الگ کیا جیسے کسی نے اسے ڈنگ مار دیا ہو۔ اندر وجود میں جیسے عجیب سی گھبراہٹ پھیل گئی۔ نہیں یہ سسکیاں مائینڈ گیمز ہے ورنہ شفق شفق مر گئی تھی وہ اس کی قبر پہ بیٹھا رہا تھا۔ ہاں وہ اس کی قبر کے پاس تھا۔ شفق تو چلی گئی تھی ہاں یہ مائینڈ گیمز ہے جبکہ شفق نے اسے دیکھا نہیں تھا بلکہ ٹوٹے ہوئے گلوب کی کرچیاں کو ہاتھ لگانے لگی تھی۔ کیا دیوانگی تھی اس کے انداز میں۔

"میری میری ہما میں کیسے دیکھ سکوں گی اسے۔"

فائیق اس کی پشت پہ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے سر میں شدید درد شروع ہو گیا تھا۔

وہ ایک دم کہڑا کے پیچھے ہوا تھا۔

"فائیق میں اسے کیسے دیکھ سکوں گی۔"

"شٹ آپ جسٹ شٹ آپ تم مجھے اس نام سے نہیں بلا سکتی تم مجھے اس انداز سے نہیں بلا سکتی سُنا تم نے تم شفق نہیں ہو تم شفق نہیں ہو سکتی میری شفق نہیں ہو سکتی میری دکھتی رگ پہ ہاتھ مت رکھو ورنہ میں دُنیا تہس نہس کر کے رکھ دوں گا۔"

اس کے چیخنے کے باعث آس پاس پڑے گلدان ٹوٹ پڑے تھے۔ فائیق نے غصے سے آگے بڑھتی اسے کھینچا اپنی طرف رُخ مڑا۔ آگ رنگ آنکھیں جب وہی کالی سادی آنکھوں سے ٹکرائی تو آگ رنگ آنکھیں زندگی میں پہلی دفعہ ساکت ہو گئی۔ آنکھوں سمیت پورا وجود ساکت ہو گیا۔ شفق رو رہی تھی۔ اس کے ہاتھ گلوب کی کرچیوں سے زخمی ہو چکے تھے مگر اسے اتنا درد تھا کہ اس کی ہما نظروں سے اوجھل ہو گئی ہے۔ اب وہ کہاں سے دیکھے گی اسے۔۔۔ اگر اسی طرح ہونا تھا تو اسے ہما دکھائی ہی کیوں۔

"میں یقین نہیں دلاؤں گی آپ کو کہ میں شفق ہی ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے آپ پھر بھی نہیں مانے گئے ظاہر ہے آپ کے سامنے ایک بڑی عمر کی جوان بچی کا ماں کھڑی ہے آخر یقین کیسے آئے گا۔۔۔ اور دوسرا میرا آپ سے گلے شکوے والا تعلق بھی بیس سال پہلے ہی ختم ہو گیا تھا بس آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کیا آپ اس گلوب کو ٹھیک کر سکتے ہیں میری بیٹی تھی اس میں اور اس میں نیلی آنکھوں والا پولیس آفسر بھی تھا اس کے ساتھ تھا پتا نہیں کون تھا کہی وہ زلنین تو نہیں تھا۔۔۔ بولیں پلیز اسے واپس لا دیجیے میں نے اپنی بیٹی دیکھنی ہے۔"

وہ بولے جا رہی تھی کہ فائیق ایک دم گھٹنے کے بل گرنے والے انداز میں بیٹھا۔

شفق نے ایک دم دل پہ ہاتھ رکھا۔

"نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا کیا میری سزا ختم ہو گئی کیا اللہ نے مجھے معاف کر دیا شفق زندہ ہے شفق زندہ ہے شفق زندہ ہے۔۔۔۔"

وہ بار بار یہی لفظ دہرائے جا رہا تھا اتنا شاک ہما کے زندہ ہونے پر نہیں ہوا تھا جتنا کہ شفق کے زندہ ہونے پر ہوا تھا۔ سر کا درد بڑھتا جا رہا تھا۔ اندر ابلتا ایک لاوا پھٹنے کو تیار تھا۔ آنکھیں آگ رنگ سے سیاہ ہوتی جا رہی تھی۔

چند آوازیں اسے اپنی ارد گرد سُنائی دے رہی تھی۔

"فائیق اسے بھول جاو۔"

"فائیق اس کی شادی ہو چکی ہے۔"

"فائیق وہ امریکہ چلی گئی ہے۔"

"فائیق اس کی بیٹی ہوئی ہے اب تو خدارا بھول جاو۔"

"وہ تمھیں چھوڑ کر چلی گئی ہے فور گاڈ سیک بھول جاو اس بے وفا لڑکی کو جس نے نکاح کے اوپر نکاح کیا ہے۔"

"شفق کے آس پاس بھی آئے تم تو میں اپنے آپ کو گولی مار دوں گا اور ذوالفقار اور میری موت کا زمہ دار تمھارا بیٹا ہو گا۔"

"جن اور انسان کی شادی نہیں ہو سکتی۔"

"اس نے تمھیں ٹریپ کیا ہے۔"

"خدا کے لئے بس کر دو چُپ ہو جاو چُپ ہو جاو آئی کانٹ ٹیک دس آئی کانٹ ٹیک دس اینی مور۔"

ایک دم فائیق نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ دیا اور زمین پہ سر ٹکا کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا۔

شفق یک دم گم سم ہو کر اپنے سامنے جھکے اسے جن کو تکلیف سے روتا ہوا دیکھنے لگی۔ فائیق زندگی میں پہلی

دفعہ اس کے سامنے رویا تھا۔ اور اس کے رونے سے شفق خود بخود بھی رو پڑی تھی۔

* *

"ہمیں ایک کمرہ کیوں ملا ہے۔"

وہ شاپنگ کے چند دو بیگ کو دیکھ کر لیپ ٹاپ پہ مصروف صوفے پہ آرام دے انداز میں بیٹھے زلنین کو بولی جو ارد گرد کے ماحول سے بے نیاز دکھائی دے رہا تھا۔ زلنین نے اس کی بات سُنی تو سر اُٹھا کر اسے دیکھا جو فریش ہو کر نئے کپڑوں میں نکھری ہوئی لگ رہی تھی۔ سب سے پہلے تو وہ مطلوبہ ہوٹل پہنچے وہاں سے زلنین نے الریڈی کپڑوں اور اپنی ضروری دیگر سامان کا پہلے سے ہی انتظام کر لیا تھا اور ہما یمنی سونیا کو یہ بتایا یہ فورسس والوں نے اس کا سامان بھیجا ہے اور ہما کے لئے چند کپڑوں کے جوڑے۔ ہما اس وقت سخت تھکی ہوئی تھی اس لئے اس نے ایک کمرہ کے بارے میں نہیں پوچھا تھا اور ایک جوڑا اُٹھا کر فریش ہونے چلی گئی اب بالکل تیار ہو کر اسے خیال آیا تھا تو زلنین سے پوچھ بیٹھی۔

"ایک ہی تو کمرہ چاہیے تھا اور ویسے بھی اتنا بڑا سویٹ ہے اس میں ہم دو بندے آرام سے رہ سکتے ہیں۔"

"ہاں مگر۔۔۔"

بے وقوف لڑکی اسے قابو میں لا ونہ کے اسے خود سے دور کر وا اتنا اچھا موقعہ ہے اور یاد رہے دو دن۔

کسی کی آواز نے اسے جھکڑا تو اس نے کہا۔

"ہاں اچھا ہے۔۔۔ پرفیکٹ دو بندوں کے لئے واقعی کافی ہے ٹائیم سپینڈ کرنے کے لیے۔"

یہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔ زلنین نے ایک دم رُک کر اسے دیکھا۔ تو ہما نے اس کے دیکھنے پر رُخ موڑ دیا۔

"لیکن وہ تو ہما سے پیار کرتا ہے میری طرف کیسے متوجہ ہو گا۔"

بیگز کو اُٹھا کر اس نے جا کر الماری میں رکھا۔ دیکھا تو زلنین کے دو بیگ پڑے ہوئے تھے۔ ایک دم سے اس کے دماغ میں کچھ آیا۔ کہی اس میں ہما کی تصویر نہ ہو ہاں ضرور ہو گی جس سے پیار کرتے ہیں اس کی تصویر

لازمی ہوتی ہے۔

مگر وہ ابھی کیسے کھول سکتی ہے سامنے تو زلنین بیٹھا ہے اب اس کی غیر موجودگی سے کھل سکتا تھا۔ بے دلی سے اس نے الماری بند کی اور اس طرف آئی۔

دو دن ہیں اور دو دن میں وہ کیسے قابو کرے گی جس طرح کا طریقہ اسے بتایا جا رہا تھا۔۔ وہ نجانے کیوں اس کے لئے ناقابلِ قبول تھا۔

سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"کس سوچ میں گُم ہے سونیا بی بی۔۔۔کچھ کہنے ہے مجھ سے۔"

زلنین کی آواز سے فوراً ہوش کی دُنیا میں آئی اس نے دیکھا وہ لیپ ٹاپ پہ ہی مصروف دکھائی دیا۔

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔"

"ظاہر ہے اس کمرے میں آپ ہیں تو آپ سے ہی کہوں گا کچھ کہنا ہے مجھ سے۔"

"نہیں تو آپ کو ایسا کیوں لگا۔"

"اچھا چلے مان لیتے ہیں اچھا یہ بتائیں کیا آپ نے ریسٹ کرنا ہے یا کچھ کھانا وانا بھی ہے صبح سے ایک بیجل اور کافی پہ گزارا کیا ہے اب تو گیارہ ہو رہے ہیں۔۔۔اور میں اب میٹنگ اٹینڈ کرنے جا رہا ہوں۔"

زلنین باہر جا رہا ہے اس کا مطلب ہے وہ بیگ چیک کر سکتی ہے مگر اگر اس نے بیگ پہ ٹائیم ویسٹ کیا تو اسے اپنی طرف مائل کیسے کرے گی۔

"کیا میں آپ کے ساتھ جا سکتی ہوں۔"

"ہیں۔"

زلنین نے لیپ ٹاپ سائڈ ٹیبل پہ رکھ کر حیرت سے کہا۔

"ہاں میں اکیلے ہوٹل میں کیا کروں گی۔"

"کیا کرتے ہیں آرام کیجیے گا کھانا ہو تو آڈر کر کے کچھ منگوا لیجیے گا میرے ساتھ جا کر کیا کرے گی۔"

"تمھیں قابو کروں گی۔"

"کیا۔۔"

"میرا مطلب ہے آپ کو قابو کروں گی اگر آپ بھاگ گئے تو میں اس انجان ملک میں جہاں میرا کوئی بھی نہیں ہے کیا کروں گی دوسرا میرے ابو سے کوئی رابطہ نہیں ہے نانو اور امی۔۔۔۔ہاں آپ کو نانو اور میری امی کے بارے میں کچھ پتا چلا۔"

اس سے پہلے زلنین کچھ کہتا ایک دم دروازے پہ دستک ہوئی۔

"یس۔"

"سر ذوالفقار۔"

زلنین ایک دم الرٹ ہو گیا۔

"سونیا تم اپنے کمرے میں جاوں۔"

"کیوں؟"

"پلیز کمرے میں جائے پھر آپ کو بتاوں گا۔"

وہ سرد لہجے میں کہتا دروازے کی طرف بڑھا۔

زلنین نے ڈور کھولا۔

"ہاں ملا تمھیں آڈریس۔"

"یس سر اور یہ لیں غفار کا نمبر وہ اس وقت میرے خیال سے فارغ ہی ہونگیں آپ بات کر لیں اور میٹنگ ارینج کروا لیں۔"

"تھینک یو اب تم جا سکتے ہو۔"

زلنین اپنے روپ میں واپس آیا تھا وہ پہلے اس بندے کے سامنے فائیق ذوالفقار کے روپ میں آیا تھا کہ وہ بندہ سمجھے کہ وہ واقعی فائیق ہے اور گیم میں بھی کوئی گڑبڑ نہ ہو۔۔۔اس نے ہما کو فی الحال کمرے سے نہیں نکالا تھا اور اگر نکالنے کا ارادہ ہوا تو شفق کے روپ میں بدلنا ہو گا اور اسے ٹرسٹ میں بھی لینا تھا اب وہ کیسے لے اسے ٹرسٹ میں وہ تو ہپنوٹائز ہوئی وی ہے۔

"ہما میرا مطلب ہے سونیا۔"

وہ کمرے میں آیا تو دیکھا ہما کمرے میں نہیں تھی۔

"سونیا آجاو باہر۔"

"آپ نے مجھے ہما کیوں بلایا۔۔۔"

سونیا کی بگڑی ہوئی آواز پہ زلنین مڑا تو اس نے ہما کو دیکھا پھر اس کے ہاتھوں کو تو ساکت رہ گیا اس کے ہاتھ میں ہما کی تصویر تھی نکاح کے وقت والی۔

"میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں آپ نے مجھے ہما کیوں بلایا۔"

ایک دم زلنین نے اسے سر اُٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا تو دنگ رہ گیا وہ رو رہی ہے مگر وہ رو کیوں رہی ہے۔

"سوری عادت سی۔۔۔۔"

"آپ کی ہما کی شکل مجھ سے ملتی ہے نا اس لئے اس لیے آپ نے مجھے ہما کہا میں سمجھی پتا نہیں کون سی حور پری ہے مگر یہ تو میری ہم شکل ہے۔"

زلنین ایک دم الرٹ ہوا یہ منظر جو ابھی اس کے نظروں کے سامنے سے گزرا تھا اس کا مطلب ہے سونیا اس کے بیگ سے کچھ تلاش کر رہی تھی اور جو وہ ڈھونڈ رہی تھی وہ اسے کبھی نہیں دے گا۔

پھرتی سے وہ ڈرسینگ روم کی طرف آیا دیکھا تو ہما عین اسی وقت بیگ سے ایک چھپی ہوئی تصویر نکال رہی

تھی نہیں ابھی ابھی وہ اسے نہیں دکھا سکتا تھا۔ ورنہ سب گڑبڑ ہو جائے گی۔
اس نے ہما کا بازو تھاما اور تیزی سے کھینچ کر دیوار سے لگا یا۔
"بغیر اجازت کسی کے بیگ سے چھان بین کرنا غیر قانونی جرم ہے محترمہ سُونیا بی بی۔"
ہما ایک دم زلنین کو اپنے سامنے جھکتا پا کر ڈر گئی اسے لگا تھا وہ اپنے مہمان سے اتنی جلدی فارغ نہیں ہو گا۔ مگر یہاں آفسر صاحب اسے رنگے ہاتھوں پکڑ چکے تھے۔ اب وہ کیا کرے گی۔

****

خاموشی کے اتنے پل گزر گئے تھے انھیں پتا نہیں چلا تھا حالانکہ کچھ دیر پہلے ہی دونوں کی سسکیاں اس گھر میں گونج رہی تھیں پھر دونوں ہی ایک ساتھ خاموش ہو گئے تھے اور بس ساکت وجود لئے پڑے رہے۔
سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ایسی سچیوشن میں کیا کرے بیس سال بعد پورے بیس سال یہ لمبی جدائی ختم ہوئی تھی ۔جدائی پتا نہیں ختم ہوئی تھی یا نہیں مگر ایک کا انتظار ختم ہو گیا تھا اور دوسری کی مایوسی۔
فائیق تو شفق کے بانسبت بالکل سٹیچو بن گیا تھا آنکھیں بھی شفق کی طرف نہیں اُٹھ رہی تھی اسے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا سامنے بیٹھی عورت شفق ہے اس کی شفق۔۔۔ وہ بہت بدل گئی تھی ظاہری تبدیلی تو آئی ہی آئی تھی مگر کچھ اور بھی تھا جو اس میں بدلا تھا۔۔۔ وہ کیا تھا فائیق کو سمجھ تو آ چکی تھی مگر الفاظ نہیں تھے اس تبدیلی کو بیان کرنے کو۔۔۔ فائیق تو شاہد شفق کا تھا مگر شفق فائیق کی نہیں رہی تھی۔
"آپ آپ تو بالکل نہیں بدلے آئی مین زرا برابر بھی فرق نہیں آیا آپ پر میرا اندازہ بالکل درست نکلا تھا پچیس سال بعد بھی آپ ایسے ہی ہو نگیں اور میں بڑھی ہو جاوں گی اور ایسے ہی ہوا ہے۔۔۔ آپ یہاں کیسے۔۔۔"
"تم بدل چکی ہو۔"
فائیق کی سپاٹ آواز پہ شفق ایک دم خاموش ہو گئی تھی پھر گہری سانس لیتے ہوے اس نے کہا۔

"ہاں میں بدل چکی ہوں۔۔۔۔اس بیس سالوں میں دُنیا بدل جاتی ہے میں تو پھر بھی انسان ہوں۔"

"تمھارا دل بدل چکا ہے۔"

ایک بار پھر اس نے اسی انداز میں کہا۔ سر اس نے ایک بار نہیں اُٹھایا تھا بس اپنے ہاتھوں کو گھورتا رہا۔

شفق نے اسے دیکھا تو آنکھیں ایک بار نئے سرے سے برسنے لگی۔

"دل بدلہ نہیں ذوالفقار صاحب دل مردہ ہو چکا ہے۔"

وہ بھرائی آواز میں بولی فائیق نے ہونٹوں کو سختی سے دبایا۔

"اب تو ایک وجود ہے ممتا کا وجود جو اپنے بیٹی کے لئے بے چین ہے۔۔۔ورنہ شفق تو اس دن مر گئی تھی جب اس نے دوسری بار نکاح پہ دستخط کیے تھے۔

فائیق نے درد سے اپنی آنکھیں موند لیں۔ گرم سیاہ سیال سے چہرہ بھگو چکا تھا۔

"پھر تو بس ایک ماں تھی ہماریحان کی ماں۔"

"شٹ آپ جسٹ شٹ آپ شفق فہیم۔۔۔۔ریحان تم جو کوئی بھی ہو۔۔۔۔مجھے اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تم کیا ہو کس کی ہو نہیں فرق پڑتا مجھے مگر ہما میری بیٹی ہے خبر ادر خبر دار تم نے ریحان کی کہا وہ صرف میری ہے میری ہے وہ کسی کی نہیں سُنا تم نے۔"

لو اپھٹ چکا تھا بیسٹ کا روپ آ چکا تھا غصے سے دھاڑ تا وہ شفق کے پاس آیا شفق ایک انچ بھی نہیں ہلی۔ بس اسے ساکت نظروں سے دیکھے جا رہی تھی۔

فائیق اس کے چہرے کو دیکھتا رہا دل نرم سا ہو رہا تھا مگر پھر وہی بات اس کانوں سے ٹکرائی تو غصے پھر غالب آگیا۔

"ہما میری ہے۔۔۔وہ میرا خون ہے آئیندہ اسے کسی اور کا کہنے کی غلطی مت کرنا شفق بیگم مجھ سے دور کرنے کے یہ بھونڈی کوشش مت کرو یہ تم بیس سال پہلے کر چکی تھی سُنا تم نے۔"

قسط : چوبیس
باب : طوفان تھم گیا ایک نئی صبح روشن ہوئی

"آپ کو آپ کو کیسے پتا چلا۔"

شفق نے حیرت سے فائیق کو دیکھا ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔فائیق نے شفق کی ٹھوڑی اوپر کر کے چہرہ اپنے طرف کیا کہ شفق ایک دم ڈر کے پیچھے وہ ابھی اس حیوان کو دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔اس وقت وہ جانتی تھی اس بار نرم دل فائیق نہیں ہے جو اس کے چند ایک عدد جملوں پر ٹھنڈا پڑ جائے گا۔اس کے سامنے ایک ناکام عاشق ہے'ایک بے خبر باپ ہے۔وہ سمجھ سکتی تھی فائیق کی تکلیف۔اپنی تکلیف بھی فائیق کی تکلیف سے بہت کم لگ رہی تھی۔

میں کوئی عام انسان نہیں ہوں شفق جس کو بہت ساری لوگوں کی باتیں اور ڈی این اے کی تصدیق" کروا کر معلوم ہو کہ یہ بچہ ہے میرا۔میں ایک جن ہوں اور اپنے وجود کو حصے کو پہچانے میں ہمیں ایک "سکینڈ نہیں لگتا۔

فائیق کی تھکی ہوئی آواز سُنتے ہی اس کا دل لگا کسی نے بڑی زور سے مٹھی میں لے لیا ہے۔

ہما بالکل تم پر گئی ہے مگر وہ انتہا کی سمجھدار لڑکی ہے زلنین سے دور ہوے میں کچھ روز نہیں ہوے"

کہ وہ اس کے پاس چند دن میں واپس آگئی مگر تمھیں! تمھیں مجھ پر رحم نہیں آیا شفق تم نے اپنی

"زندگی کی کتاب سے فائیق کا باب پھاڑ دیا۔

شفق رو رہی تھی کہ ایک دم چونکی تیزی سے اس نے سر موڑا اور فائیق کو دیکھا جو اپنے نارمل روپ

میں آگیا تھا۔

زلنین؟ کیا مطلب ہما زلنین۔۔۔ زلنین آپ کا بھتیجا کیا کہہ رہے ہیں آپ کو پتا ہے ہما کہاں ہے"

"بولیے فائیق۔

وہ ایک دم ہما کے ذکر پہ بے قرار ہو گئی۔

"جدھر بھی ہے صحیح سلامت ہے۔"

فائیق اُٹھ کر اس جگہ کو دیکھنے کے لئے آگے بڑھا تھا کہ شفق نے اُٹھ کر سامنے آتے ہوئے اس کا

راستہ روکا۔

"میری بیٹی کہاں ہے فائیق مجھے بتائیں۔"

اب کی بار شفق کا لہجہ سرد تھا۔

فائیق نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا اور سر جھٹک کر آگے بڑھنا لگا کہ شفق نے اس کا کوٹ تھام

کر روکا۔

"وہ میری بیٹی بھی ہے شفق اور بتایا نا میں نے کہ وہ جدھر بھی ہے صحیح سلامت ہے۔"

یعنی زلنین کے پاس ہے۔ زلنین کے پاس کیوں ہے وہ آپ نے اسے اس کے پاس کیوں چھوڑا کیوں"

فائیق..... میں نے جس چیز سے اپنے بیٹی کو دور رکھا آپ اسے وہی لے آئے جیسے مجھے لائے تھے

"فائیق میں ہسٹری کا ریپیٹ ہونا نہیں برداشت کر سکتی۔ کیوں ہے وہ زلنین کے پاس۔

وہ فائیق کو جنجھوڑنے لگی۔ عجیب وحشت تھی اس کے انداز میں۔

گاڈ ڈیم اِٹ و من شوہر ہے اس کا نکاح ہوا ان کے بیچ میں اور جس حالات سے میری بیٹی اس وقت گُزر رہی ہے زلنین سے زیادہ محفوظ وہ کہی بھی نہیں۔"

شفق ایک دم ساکت ہو گئی پھر اچانک اسے کیا ہوا تھا کہ عجیب پاگل پن غالب آ گیا۔ اس نے فائیق کو دکھا دیا۔ فائیق حیرت زدہ رہ گیا۔

نہیں نہیں میری بچی کے ساتھ آپ نے ایسا نہیں کیا ہو گا نہیں امی کو پتا لگے گا تو وہ ہما کے ساتھ بھی ویسا کرے گی جیسا میرے ساتھ کیا تھا نہیں نہیں ہما نہیں سب کچھ برداشت کرے گی جیسا شفق نے کیا فائیق پلیز نہیں یہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔ میری ہما یہ سب نہیں برداشت کرے گی۔"

بیوقوف عورت بتایا ناز لنین اس سے محبت کرتا ہے اور اس سے زیادہ حفاظت ہما کی کوئی نہیں کر سکتا وہ جدھر بھی ہے شفق محفوظ ہے شفق کام ڈوان شفق۔"

فائیق ایک دم شفق کے جنونی انداز پہ پریشان ہو گیا۔ غصہ تو جیسے غائب ہی ہو گیا تھا۔ اسے اس عورت پہ بے اختیار ترس آنے لگا۔ تمام زیادتیاں جو اس کے ساتھ ہوئی تھی اس کے نظروں کے سامنے گزرنے لگی۔ اس نے شفق کا ہاتھ تھاما مگر وہ پاگلوں کی طرح ہاتھ چھڑوا رہی تھی۔

پلیز اسے میرے پاس لائے وہ کہی محفوظ نہیں ہے وہ کسی کے ہاتھوں محفوظ نہیں ہے جیسے میں نہیں تھی فائیق کی طاقتور محبت بھی دُنیا کے سامنے بے بس ہو گئی۔۔۔ اور مجھے بے رحم دُنیا کے حوالے کر دیا۔ پلیز اسے لائے فائیق آپ میری التجا سمجھ لیں مجھے جو سزا دینی ہے میں تیار ہو۔۔۔۔"

فائیق نے اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا دیا اور اس کا سر تھپکنے لگا۔

ششش کام ڈوان شفق کام ڈوان ہما کو کچھ نہیں ہو گا ہما بالکل سیف ہے اس کے ساتھ کیونکہ اس بار"

اس کے شوہر کے ساتھ ساتھ اس کا باپ بھی ساتھ ہے اور باپ اپنے بیٹیوں کے معاملے میں کمزور نہیں ہوتے۔"

شفق مزید رونے لگی مگر فائیق سمجھ چکا تھا طوفان تھم چکا ہے اور اس طوفان کے بعد شفق زندگی کے بیس سال بعد خود کا پہلی دفعہ پر سکون محسوس کرے گی۔

"تھینک یو اللہ۔"

اس نے بڑبڑا کر کہتے شفق کو دیکھا جو ابھی تک رونے کے سیشن میں مصروف تھی فائیق کے غم وغصے والے چہرے پہ پہلی دفعہ مسکراہٹ آئی تھی۔ جیسے کچھ یاد آیا تھا۔

* *

"بڑے سر اور چھوٹی مالکن تو یشیپ بھائی کے ساتھ چند دنوں کے لئے سپین گئے ہوے ہیں۔ اور بڑے بھائی اور بھابی زلنین بابا کے ساتھ گلگت۔۔۔ کشف بی بی ابھی باہر نکلا تو گھر میں صرف فائیق بھائی ہیں۔"

شفق کو اس سادے سے گلو نوکر کے انداز بے اختیار ہنسی آئی۔

"ویسے ایک بات بتائیں کیا آپ بھی جن ہیں۔"

"جی۔"

گلو تو ایک انسان کے منہ سے یہ بات سُن کر حیران ہو گیا مگر پھر سادے انداز میں بولا۔

"آپ کو بھی پتا چل گیا فائیق بھائی صحیح کہتے ہیں۔۔۔ ہم نا بہت بھولے ہیں کل ہی۔۔۔"

"گلو کس کو اپنے داستان سُنا رہے ہو جلدی سے میرے لئے کافی لاو اور بڑے بھائی کے آفس کی چابی بھی ایک کتاب نکالنی ہے۔"

فائیق تو البتہ کہی نہیں نظر آیا تھا مگر اس کی آواز پورے ذوالفقار ہاوس میں گونج رہی تھی۔

"یہ فائیق کا کمرہ کس طرف ہے گلو۔"

شفق صوفے سے اُٹھتے ہوے بولی۔

باجی فائیق بابا کے پاس اس وقت مت جائے گا کام کے وقت بہت غصے والے ہو جاتے پھر ان کی اتنی"

"ڈروانی شکل۔۔۔

"!!! گلو"

فائیق اب کی بات چلایا تھا۔

"سوری بعد میں آپ کو بتاوں گا ابھی آیا۔"

شفق نے ہنستے ہوے اوپر کی راہ لی۔ وہ دیکھ رہی تھی سارے کمرے لاکڈ تھے۔۔ سارے کمرے چیک کر لئے مگر لاک۔ فائیق کا کمرہ کون سا ہو گا۔ اس پورشن میں تو نہیں تھا تو وہ اوپر کی طرف بڑھی۔

اوپر کی طرف آئی تھی تو وہاں صرف دو دروازے تھے ایک دہیوکل اور ایک قدرے نارمل مگر مگر سیاہ لوئے کا دروازہ۔

اب اس میں سے کون سا ہو گا ہاں لیفٹ والا کیونک وہی سے اس کا گھر پیچھلے حصے سے نظر آتا تھا وہ آ گئے دہیوکل دروازے کی طرف بڑھنے لگی کہ کس نے اسے پکڑ کر کھینچا۔

وہ چیخنے لگی کہ فائیق نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔

خیریت ہے محترمہ اپنے گھر میں چوروں کی طرح اِدھر اُدھر کہاں گھوم رہی ہو اور اِدھر کیوں جا رہی"

"ہو۔

جب اس نے دیکھا شفق اسے دیکھ کر ریلکس ہو گئی تو فائیق نے اس کے لبوں سے ہاتھ اُٹھاتے

ہوئے کہا۔ شفق نے زور سے ہاتھ اس کے سینے پہ مارا۔

"قسم ہے فائیق اگر آئندہ آپ نے مجھے اس طرح کھینچا تو میں آپ کا حشر کر دوں گی۔"

فائیق نے شریر انداز میں مسکراتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا۔

"اب ٹھیک ہے مسز فائیق۔"

اس نے اپنی پیشانی شفق کی پیشانی سے ٹکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں مسٹر ذوالفقار۔"

اس نے فائیق کا بازو اپنے کمر سے ہٹانے کی کوشش کی مگر فائیق کی گرفت مضبوط ہو گئی۔

"زیادہ کی ہماری کہاں مجال۔۔۔۔ ہم تو انلمٹٹڈ فری ہونگیں۔"

وہ ہولے سے ہنسا تھا۔

"پلیز وہ آپ کا گلو آ گیا نا تو اس نے سب کو یہ کہانی سُنانا شروع کر دینی ہے۔"

کون سی کہانی یہی کہ ایک شوہر بیوی کے ساتھ رومینٹک ہو رہا ہے اور بیوی بیچارے شوہر کو موقع"

"نہیں دے رہی۔۔۔ ہائے یہ ظالم داستان سُنانی چاہیے۔

" !! فائیق"

"جی فائیق کی منکوحہ۔"

وہ جی جان سے فدا ہو گیا۔

اللہ میرے آپ بعد میں یہ سب کرنا پلیز پہلے گھر کا ٹور کروائے اور خاص کر یہ والا کمرہ مجھے"

"انٹرسٹنگ لگ رہا ہے۔۔۔

میرے علاوہ آپ کو سب انٹرسٹنگ لگتا ہے محترمہ اللہ پوچھے گا آپ کو چلیں آپ نے حکم دیا سر"

"آنکھوں پر مگر یہ کمرہ دکھانے کی گستاخی نہیں کر سکتے بابا صاحب نے سولی پہ چڑھا دینا ہے۔

"کیوں یہاں چڑیلوں کا بسیرا ہے۔"

"توبہ استغفار!!میری امی جان ہیں وہاں۔"

فائیق اب الگ ہو کر اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"تو تو اچھا ہے نا ایک ایک منٹ فائیقی آپ کی امی کی ڈیتھ۔"

فائیق کے چہرے پہ اچانک سوگواری سی کیفیت آگئی۔

" امی کی قبر سمجھو ہیں وہاں ساتھ بہت بڑا اور خوبصورت باغ ہے۔۔۔"

"آئیم سو سوری مگر آپ لوگوں نے۔"

وہاں کوئی نہیں شفق ہم جن لوگ تو غائب ہو جاتے ہیں جیسے روح انسان کے جسم سے غائب ہو جاتی" ہے بس باڈی قبر میں دفنائی جاتی ہے۔امی کی ڈیتھ بھی اسی جگہ ہوئی تھی اور ان کا جسم غائب ہو گیا تھا ۔بس انھیں کی یاد میں ہم نے یہ باغ بنایا جمعے کے جمعے وہاں جاتے ہیں امی کے لئے دعا کرواتے ہیں اور پھر بس یہ جگہ بند رہتی ہے۔میرے علاوہ کوئی نہیں جاتا اور میں تب جاتا ہوں جب زیادہ خوش ہوں یا "زیادہ دکھی خیر کیا میں بھی شروع ہو گیا آو کمرے میں چلتے ہیں۔۔۔

فائیق اسے لے کر چلنے لگا کہ شفق نے اس روکا۔

اس کی آنکھیں بھی اچانک لبلباب پانیوں سے بھر چکی تھیں۔فائیق ایک دم حیران اور پریشان ہو گیا۔

"او مائی تم کیوں رو رہی ہو۔"

فائیق نے اس کا چہرہ تھام کر اس کے آنسو صاف کیے۔

"آپ دکھی ہیں تو میں کیسے خوش ہو سکتی ہو۔"

وہ اس جھلی کی بات پر مسکرا پڑا۔

"سلی گرل! میں بالکل بھی نہیں دکھی تمھارے جیسا ہم سفر ہو تو کون کمبخت دکھی ہو گا۔"

"آپ ایسی باتیں نہ کرے۔۔۔"

شفق ایک دم ڈر سی گئی۔

"کیوں بھلا۔۔۔ میری مرضی میں تو کروں گا سو بار۔"

"ڈر سا لگتا ہے کہی یہ باتیں باتیں نہ رہ جائے۔"

اللہ مجھے صبر دے یہ انسان بہت بھاری چیز ہے۔ آیئے آپ کو کچھ دیتے ہیں ویسے تو دینا شادی کی"

"رات چاہتا تھا مگر کیا فرق پڑتا ہے۔

وہ اسے کمرے میں لایا۔ اس کمرے کو دیکھ کر شفق کے دماغ میں ایک خیال ہے سیاہ رنگت اور پھول ۔۔ کیونکہ پورا کمرہ سیاہی سے پھیلا ہوا تھا مگر پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور ان بلیک روزز کے درمیان ایک چیز کا اضافہ ہوا تھا وہ تھی شفق کی تصویر۔۔۔

شفق ایک دم آگئے بڑھ کر ان پھولوں کو چھونے لگی تو ایک دم بلیک روز پھولوں کا رنگ سفید اور لال رنگ میں بدلنے لگا تھا۔

"ارے۔"

وہ خشگوار حیرت سے ان کی رنگت کو بدلتا دیکھنے لگی۔

"فائیق۔۔۔ یہ دیکھیں یہ کلر چینج ہوئے ہیں از نٹ اِٹ۔۔۔"

فائیق نے اس کے بال ایک طرف کیے اور اسے نیکلس پہنایا وہ ایک دم نیچے ہو کر نیکلس کو دیکھنے لگی تو اس کے منہ سے واو نکلنے لگا۔۔۔ سونے کی چین کے بیچ و بیچ ڈامینڈ اور سونے کا ہی "اللہ" والا نکیلس

اسے بیحد اچھا لگا تھا۔

"اس سے زیادہ خوبصورت نیکلس میں نے آج تک نہیں دیکھا۔"

میری امی کا تھا کوئی چیز ان کے گردن میں ہوتی یا نہ ہوتی ان کی گردن میں یہ ضرور ہوتا یہ ان کی" بیسٹ فرینڈ نے دیا تھا ان کی فرینڈ کو نہیں پتا تھا کہ وہ جن ہیں ورنہ وہ شاہد دیتی ہی نا۔ خیر ممی یہ پہن کر بہت محفوظ تصور کرتی تھی۔۔۔ بیشک وہ جن تھی مگر جنوں کو بھی بہت سی مخلوق سے خطرہ محسوس ہوتا تھا۔۔۔ انھوں نے مجھے ہی دیا تھا کہ یہ تو میں اپنی بیوی کو دوں گا اور آج دیکھو یہ موقعہ مل بھی گیا "اور ملا بھی صیحح بندے کو اس کا حقدار تو انسان کو ہی تھا۔

اس کی کنپٹی پہ پیار کرتا وہ اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پہ رکھتے ہوئے بولا۔

سچی میں فائیق بہت پیارا امی بھی اس طرح کا میرے لئے ڈھونڈ رہی تھی مگر یہ تو بہت زیادہ پیارا ہے"

"پتا کیوں؟

"کیوں؟"

کیونکہ یہ آپ کی امی کا ہے۔۔۔ اور یہ کیوں کہا آپ نے کہ انسانوں کے لئے ہے اللہ تو سب کا ہے" چاہیے وہ جن ہو یا انسان۔۔۔ آپ کو بھی اللہ نے بنایا مجھے بھی اللہ نے۔۔۔ فرق صرف آگ اور مٹی " کا ہی تو ہے۔۔

مگر شفق ابلیس بھی تو آگ سے بنا تھا۔۔۔ اس نے اللہ کی نافرمانی کی تھی اور مجھے بالکل بھی نہیں اچھا" لگتا کہ میں اور ابلیس ایک ہی چیز سے بنے ہیں تم کتنی لکی ہو کہ تم ایک انسان ہو۔۔۔ اور میں میں ایک "جن۔

وہ اسے الگ ہوتے ہوئے دکھی لہجے میں کہنے لگا۔

"ہم انسان اور لکی۔۔۔ہاں میں مانتی ہوں ہم انسان بہت لکی اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتی ہوں کہ اللہ نے مجھے ایک انسان بنایا مگر کیا آپ کو لگتا ہے ہم انسان جتنے بھی اس دُنیا میں شامل ہیں اللہ کی پیروی کرتے ہیں غلط بالکل غلط۔۔۔ہاں وہ الگ بات ہے کہ ہر انسان کا اپنا اپنا مذہب اپنا اپنا خدا ہے مگر کیا جو اصل خدا کو مانتا ہے وہ اس کے پورے احکامات مانتا ہے بالکل بھی تو نہیں ہم ایک طرف سچ بول رہے ہونگیں دوسری طرف لوگوں کا دل دکھا رہے ہونگیں۔۔۔ہم ایک طرف اسلام کی باتیں کر رہے ہونگیں اور دوسری طرف وہی چیز اس کے خلاف کر رہے ہونگیں۔۔کہنے کو تو ہم خدا اور اس کے نبی کے عاشق کہلائے گئے مگر وہی ان کا نام استعمال کر کے اس دُنیا پر حکومت کرنے کی کوشش کریں گئے ہم انسان سے تو بہتر آپ جنات ہو۔۔۔۔آپ سے زیادہ ہم تو اس ابلیس کی قوم کو سُن رہے ہوتے ہیں اس کی انجانے میں پیروی کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔اور اسے کیا نام دیتے ہمیں جو صحیح لگا ہم نے وہی کیا۔۔ہم نے تو بس خدا کے کہا مان رہے ہیں اس پر عمل کر رہے ہیں۔۔۔اس لیے ہم انسان کو لکی نہ کہیے ہم سے زیادہ حیوان اس دُنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔ہم سے زیادہ بُری شاہد ہی کوئی مخلوق ہو۔۔۔خیر میں اس پینڈنٹ کو ہمیشہ سنبھال کر رکھوں گی۔۔۔آپ بہت اچھے ہیں فائیق آپ کی تربیت بہت خوبصورت طریقے سے کی گئی ہے خدا کرے ہم انسان بھی اپنے انسان ہونے کا غرور چھوڑ دے۔۔۔"

"مجھے لگتا ہے میرے سامنے ایک بہت ہی دانش ور لڑکی بیٹھی ہے یہ شفق فہیم ہی تو ہے نا۔"

"شفق فہیم نہیں شفق فائیق ذوالفقار کھڑی ہوئی ہے۔کوئی شک ہے ہز بنڈ۔"

"نو ناٹ ایٹ آل اینڈ آئی لو یو فور دیٹ۔"

قسط : پچیس
باب : بہتے لمحے

"کچھ کہو گی نہیں۔"

اس نے شفق کے ہاتھوں کو دیکھا اس نے اپنی ٹائی سے اس کے زخمی ہاتھوں کو باندھ دیا تھا۔ جزلان کا ٹونک بھی شکر تھا اس کے پاس موجود تھا ورنہ تو اس گھر میں ایسا کچھ نہیں تھا کہ شفق کو فرسٹ ایڈ دے سکے۔ اب وہ ٹائی شفق کے ہاتھوں میں باندھ کر اس سے پوچھ رہا تھا۔

"معجزے ہوتے ہیں کیا فائق۔"

اس نے اتنی طویل رونے سیشن کے بعد اتنی ہی طویل خاموشی کو توڑا تھا۔

فائق عجیب انداز میں مسکرایا تھا اور اس کا ہاتھ چھوڑ کر اس کا چہرہ دیکھنا لگا پھر اس کے ہلکے ہلکے سفید بال دیکھ کر اس نے گہرا سانس لیا پھر آہستگی سے کہنے لگا۔

"معجزے کے بجائے اگر آزمائش کا خاتمہ کہو تو بہتر ہو گا۔"

"یقین نہیں آتا۔"

اس نے اپنا گال گھٹنے پہ رکھ دیا۔

"یقین بھی بڑا عجیب سا لفظ ہے سوچ بھی نہیں سکتے والا معاملہ لگ رہا تھا۔"

اس نے اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے عجیب سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"رینا کیسی ہے؟"

شفق کی کھوئی ہوئی آواز پر فائیق ایک دم چونک اُٹھا۔

"کون رینا۔۔۔"

وہ ہنسی اب کی بار اس کی ہنسی کھوکلی اور عجیب سی تھی۔

"فائیق اب تو مت چھپائیے بلکہ آپ کا تو حق بنتا ہے میرے سامنے کھل کر بتائیں کہ۔۔۔"

"کیا کہہ رہی ہو تم سیدھی بات کرنا کب سیکھو گی تم۔"

"آپ کے بچے ہیں فائیق۔"

اب تو فائیق کا دماغ بھک سے اُڑھ گیا۔

"بچے نہیں بچی ہے محترمہ اور غالباً آپ کا دماغ پھیر چکا ہے پھر سے کیا اول فول بول رہی ہو۔"

"آپ کی بیوی اور بچوں کی بات کر رہی ہوں اور بچوں سے مراد ہما کے علاوہ جو آپ کے رینا سے ہوئے ہیں بہت پیاری ہوگی نا مگر آپ لوگ لندن کیا کر رہے ہیں اور آپ کا لندن آنا کیسا ہوا ہما سے کیسے ملاقات ہوئی ۔۔۔۔۔"

وہ بولے جا رہی تھی اور فائیق کا دل کیا اپنا سر پیٹ کے رکھ دے۔

"شفق بی بی آپ سے درخواست ہے خدا کے لئے چُپ کر جائیے اور میری دھیان سے بات سُنیں۔ اس عمر میں بھی تم اتنی سٹوپڈ ہو کے میں آ گئے سے کیا کہوں۔۔۔۔ کاش اللہ تعالی میرا سر پھٹ جائے گا۔"

اس نے تو با قاعدہ ہی سر پکڑ لیا پھر ایک دم جیسے چونکہ۔

"یہ لندن ہے۔"

شفق نے سر اُٹھا کر الجھن امیز انداز میں دیکھا۔

"آپ کو نہیں پتا۔۔۔یہ میرا گھر ہے فائیق ڈیڈی کے ٹائیم کا آپ کیسے پھر یہاں۔"

"اوہ۔۔۔اوہ بیرا غرق کرے تمھارا جیزی۔نونسینس۔"

وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے جیسے اپنی کوٹ سے کچھ تلاش کرنے لگا جب اسے کچھ نہ مل سکا تو کوئی ٹیلی فون تلاش کرنے لگا جب اُٹھ کر جانے لگا تو شفق نے بے اختیار اس کا ہاتھ تھام لیا فائیق نے مڑتے ہوئے دیکھا۔

"اُدھر مت جائے گا وہ آجائے گی پلیز آپ کو نقصان پہنچائی گی۔"

فائیق کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"آپ کتنا نقصان کرے گی میرا جتنا ہونا تھا وہ ہو چکا تھا خیر ٹیلی فون ہے اس کمرے میں کنیکشن ہو یا نہ ہو بس ایک سیٹ چاہیے۔"

شفق نے جھجکتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔اب اسے احتیاط کرنی چاہئے جو بھی تھا مگر اب ان کے درمیان کوئی رشتہ نہیں تھا آخر کیسے ہو تا سب کچھ تو بیس سال پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔

"میرے کمرے میں پڑا ہے مگر اس میں زنگ لگ چکا ہے وہ آپ کے۔۔۔"

"کس طرف ہے کمرا۔"

"آپ کو کیوں چاہیے۔"

"شفق پلیز سوال جواب بعد میں زندہ ہوئے تو سمجو پوری عمر پڑی ہے اس بارے میں بات کرنے مگر ابھی میرے پاس وقت بہت کم ہے۔"

وقت کم ہے کا سُن کر شفق تو کانپ کر رہ گئی۔اس نے تیزی سے فائیق کے سامنے گزری اور سیڑھیوں کی طرف بڑھی پتا نہیں اس بار جیسے کسی مخلوق کا خوف نہیں آیا تھا یہ شاہد فائیق کی موجودگی کا اثر تھا یا کچھ وہ فی الحال سوچ نہیں سکی۔فائیق اس کے پیچھے آیا تھا اور اس پورے گھر کا جائزہ لے رہا تھا۔

بیل کی گھنٹی پر زلنین شرارت سے ہما کو تنگ کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اس کو سُنتے ہی اس کے چہرے پر بارہ بجنے لگے۔

سونیا نے گہرا سانس لیا کہ شکر ہے خدا ہے کہ وہ اب کچھ نہیں کرے گا۔ زلنین تیزی سے مڑا اور آگے بڑھتے ہی اس نے فون اُٹھایا۔

"ہلیو۔"

"دروازہ کھولو۔"

"ہو از دس۔"

"زلنین دروازہ کھولو۔"

"او بھائی کون سا دروازہ کیسا دروازہ پہلے بتاو کون ہے۔"

پہلے ہی اس کا موڈ خراب ہوا تھا فون والے کی بات سُن کر تو دماغ الٹ کے رہ گیا۔

"بیٹا آپ کا باپ باہر ہے پلیز مہربانی کر کے دروازہ کھولیے۔"

سونیا زلنین سے بچنے کے لئے دروازہ کھول کر جانے والی تھی مگر سامنے فائیق کے ساتھ کھڑی اس ذی روح کو دیکھ کر وہ ایک دم ساکت ہو گئی۔

آنکھوں کے سامنے کچھ گزرا تھا۔

"امی امی آنکھیں کھولیں امی نانو نانو امی بے ہوش ہو گئی نانو امی۔"

"امی آپ کو کچھ نہیں ہو گا میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی میں دُنیا کو آگ لگا دوں گی میں اس ریحان کا قتل کر دوں گی اگر آپ کو کچھ ہوا امی۔"

"ایم سوری مس ہما بٹ مس شفق از نو مور۔"

"مس شفق از نو مور۔"

"ہما ہوش میں آؤ ہما میری خاطر اپنی نانو کی خاطر امی چلی گئی تو کیا ہوا۔"

بہت سی آوازوں سے اس کا سر گھومنے لگا وہ چکرا کر گرنے لگی تو فائیق نے اسے پھرتی سے تھاما۔ شفق تو پہلے ہما کو دیکھتے ساکت ہوگئی تھی مگر اسے فائیق کی باہوں میں جھولتا پا کر وہ چیخ پڑی۔

"ہما!!۔"

زلنین تیزی سے مڑا۔۔

"میری جان اوکے ایزی۔"

انھوں نے ہما کو بازوں میں اُٹھایا۔

"میرا سر بہت سی آوازیں بابا اُف!!!"

"فائیق اسے کیا ہوا ہما ہما۔"

زلنین مڑا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں بلکہ حیرت سے پھٹ گئیں۔ یہ کیا دیکھ رہا ہے۔

"میرا منہ دیکھتے رہو گئے دروازہ بند کرو۔"

فائیق نے اسے دیکھا تو غصے سے زلنین کو سُنایا اور ہما کو بیڈ پر لٹایا۔

شفق نے زلنین پر دھیان نہیں دیا ہما کی طرف آ کر اس نے اس کا ہاتھ تھاما۔ ایک دم اسے خوب سا رونا آیا تو پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہوگئی۔

"میری بچی میری جان ماں قربان۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔"

وہ اسے چومنے لگی ہما کو پہلے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اوپر سے شفق کی دیوانگی پہ مزید بھوکلا گئی۔

"او گاڈ ڈیم ومن سانس تو لینے دو اسے بچے اُٹھوں پانی پیو۔"

فائیق کی ڈپتی ہوئی آواز پہ شفق تھوڑا سا پیچھے ہوئے مگر وہ ہما کے پاس سے ایک انچ بھی نہیں ہلی۔

فائیق نے ہما کا کندھا تھام کر اسے ہولے سے اُٹھایا اتنا کہ وہ پانی پی سکے۔

زلنین بس خاموش تماشائی بنا یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اندر سے جھنجھلاہٹ بھی ہوئی۔

"یہ ان کو ہر چیز کی خبر ہو کیسے جاتی ہے اور ان کو کہاں سے مل گئی اور ہمارا ابھی پتا کیسے چلا آفس کو رس خون کی کشش کھینچ لائی۔۔۔ اس پر تو ایک فلم بنی چاہیے۔"

اس نے جل کر سوچا اور ہما کا چہرہ دیکھا تو اس کے جلن کی جگہ اب پریشانی نے لے لی تھی۔

"الرائٹ مائی چائلڈ۔"

فائیق نے اس کی پیشانی پہ پیار کیا۔

"باباباآپ آگئے او تھینک گاڈ بابا ورنہ مجھے لگا تھا میں ایک بار پھر اکیلی پڑ گئی ہوں آپ مجھے آئیندہ اس گندے سے پولیس والے کے پاس نہ بھیجے گیا میں نے پاگل ہو جانا ہے۔"

ایک دم بولتے بولتے اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو ایک دم پلٹ کر اس نے دیکھا۔۔۔ تو اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"ماما۔"

شفق نے اسے اور پھر فائیق کو دیکھا فائیق نے اپنے بازو ہما کے گرد سے ہٹا دیے۔ ایک کونے میں سکون پھیل گیا تھا۔ کیونکہ شفق کی نظروں میں اجازت دی اپنے بیٹی کو پیار کرنے کی اجازت اس نے بیٹی کا حق بلا آخر فائیق کو تھما دیا تھا اور فائیق کو زندگی میں کچھ نہیں چاہئے تھا۔ یہ نظروں کی زبان بھی بڑی انھوکی ہوتی ہے۔

شفق نے روتے ہوے سیدھا ہما کو اپنے ساتھ لگایا۔ سونیا نے بھی ایک دم اموشینل ہو کر ماں کو بھینچ لیا۔

"میرے ساتھ باہر آؤ تم۔"

فائیق نے اشارہ کیا۔

"یہ کبھی خوشی اور کبھی غم والا سین دیکھنے میں کیا حرج ہے فادر ان لا۔"

زلنین نے دانت نکالے۔ فائیق نے اسے گھورا۔

"آپ زرا آئے تو سہی بھتیجے صاحب سارے خوشی اور غم آپ کو بھی دکھاوں گا فکر نہ کرے۔"

"جیزی جیزی کہاں ہے۔"

"اس گدھے کا یاد دلانے کا شکریہ ہم نے اس بھی نپٹنا پہلے آپ جیسے لومری سے نپٹ لوں۔"

انھوں نے بڑھ کر زلنین کا کندھا زور سے تھپکا اور چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ جانتا تھا شفق اس کے سامنے جھجھک پڑی گی اور وہ یہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔

....

"میں نے اس کا نمبر ڈھونڈا تھا آڈریس بھی مل چکا ہے میٹنگ شام کی یا کل ہی ارینج کروانے لگا تھا مگر اب آپ کی آمد ہو چکی ہے اور سب سے اچھی بات کہ آپ کو شفق آنٹی مل گئی بس آپ خطرہ تو نانو کا رہ گیا ہے ۔۔۔اب آپ بتائیں آگئے کیا کرنا ہے۔"

فائیق نے سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلا وہ اس وقت ہوٹل کے پرائیویٹ لابی میں بیٹھے تھے یہ ہوٹل فائیق کا ہی تھا البتہ زلنین کو نہیں معلوم کہ یہ ہوٹل فائیق کا ہے اپنی سورسز میں اسے یہ ہوٹل کافی سیف لگا اور اس کی فائلز بھی کلیر تھی۔ اس لئے اس نے یہاں رہنے کا فیصلہ کیا۔ حیران کن بات تھی مگر فائیق نے اپنا نیم ایز امالک ڈسکلوز نہیں کیا تھا پرسنل ریزن کے بنا پر۔

"اچھا کیا تم یہاں آگئے ورنہ تم لوگوں تک پہنچانا خاصا مشکل ہو جاتا وہ تو شکر ہے شفق نے مجھے بتایا کہ میں لندن میں ہوں پہلی فرصت میں سب سمجھ گیا کہ تم اور ہما یہی ہو گئے۔ خیر چھوڑو اس بات کو اب تمھیں اس سے ملاقات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب میں ڈیل کروں گا۔"

"کیوں ؟"

زلنین نے حیرانگی سے انھیں دیکھا۔ آگ رنگ آنکھیں زلنین کی طرف اُٹھیں پھر وہ جوتوں کو تکنے لگیں

۔

"کیوں سے کیا مراد ہے شفق زندہ ہے اب۔۔"

"مگر وہ آپ نے کہا تھا میں اور ہما۔۔"

"زلنین وہ پہلے کی بات تھی مگر اب معاملہ کچھ اور ہے اس وقت مجھے نہیں پتا تھا کہ شفق زندہ ہے دوسرا ہما پپنوٹائز ہوئی وی ہے اور اس شخص کا ہاتھ ہے اس میں کام خراب ہو سکتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ شفق اور میں جائے ابھی تو شفق کو ساری باتیں سمجھانے ہیں۔۔۔ اور تمھیں اور ہما کو واپس شفق کے گھر بھیجتے ہیں وہاں اس پر نگرانی ہو رہی ہے اور وہ نگران میری پکڑ میں نہیں آیا تم ہما کو لے کر وہاں جاؤ اس شفق کے روپ میں بدلو اور ہاں نقصان نہیں ہونا چاہیے خیال رکھنا ساتھ میں آنٹی کو ڈھونڈو اس طرح ہم اس غفار کے بچے کو کنفیوزڈ کرتے رہیں گئے ساتھ میں اپنا مشن بھی پورا ہو جائے گا۔۔۔"

وہ خاموشی سے ساری بات سُنتا رہا۔ اس کی خاموشی انھیں کھٹکی۔

"کیا ہوا چُپ کیوں ہو۔"

"نہیں تو آپ کو ایسا کیوں لگا ویسے جیزی کہاں ہیں۔"

"گدھا پہنچ گیا ہے گھر ابا ہمیں ایک سو ایک گالیاں بھی دے چکے ہو نگیں۔"

"چلو اچھا ہے۔"

"زلنین۔"

ان کی سنجیدہ آواز پر زلنین نے سر اُٹھایا۔

"گھبرا رہے ہو۔"

ان کی اتنی اکوریٹ بات پر زلنین دنگ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"مانو گئے تو خیر نہیں تم مگر کسی کھونے سے اتنا مت ڈرو زلنین یہ سب اللہ کے اختیار میں ہے اس کی مرضی

کے بغیر ایک پتا نہیں ہل سکتا۔ اس پہ یقین رکھو اور اپنے فورم میں آؤ ہمیں وہ باغی 'نڈر زلنین اچھا لگتا تھا۔ اس کی آنکھوں کا جوش ہمیں یشیب بھائی کی یاد دلاتا تھا بڑے بھائی میں تو خیر تم بالکل بھی نہیں گئے تھے ۔"

" صحیح کہتے آپ مگر محبت آپ کو کمزور بنا دیتی ہے اور جب سے ہما کے ساتھ۔"

"پارٹنر چیر آپ ہما ٹھیک ہے اور تمھارے ساتھ ہے بھیگی بلی بنا چھوڑ دو محبت میں دیوانے ضرور رہو مگر اندھے اور پاگل مت بنوں۔"

"بڑی بڑی باتیں کرنے لگ پڑے ہیں یہ۔ پہلے تو چلاتے تھے۔"

زلنین نے دل میں سوچا۔

"بڑا ہوں تو بڑی باتیں ہی سوچوں گا۔"

فائیق مسکرایا زلنین نے سر جھٹکا توبہ میں یہ کیوں بھول جاتا ہوں یہ جن ہیں۔

"خوش رہا کرو مجھے وہ تیرا سال والا زلنین چاہیے جس نے دشمنوں کا اکیلے مقابلہ کر کے بابا جان اور جیزی کی حفاظت کی تھی۔۔۔ جو ایک گھر کا سربراہ بن چکا تھا۔ ایک بہادر پولیس آفسر جس کے نام سُنتے ہی دُنیا کانپتی تھی اور اسی طرح غفار کو بھی تم نے ہلا کے رکھ دینا ہے۔"

وہ اسے نصیحت کر رہے تھے جیسے بچپن میں کیا کرتے تھے۔

"آپ خوش ہیں چاچو؟"

زلنین نے اچانک ان کی بات کاٹ کر ان سے پوچھا۔

فائیق اُٹھ پڑا تھا۔ سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے انھوں نے اپنی بڑھی شیو کو چھوا اور پھر گہرا سانس لیا۔

"خوش سے زیادہ شکر گزار ہوں اپنے اس رب کا۔"

"چلو اس سے پہلے کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے۔"

****

"فائیق جی ان کو تو پتا ہے کہ ہم جن ہے مگر آپ فکر مت کریں ہم نے آپ سب کے بارے میں نہیں بتایا کہ آپ لوگ بھی جنات ہو۔"

شفق جو چاول کھا رہی تھی ایک دم اس کی بات پر ہنس پڑی اور اسی طرح حلق میں نوالہ پھنسا تو کھانسنے شروع ہو گئی۔ فائیق نے ایک دم پریشان سے اُٹھتے ہوئے اسے پانی کا گلاس پکڑایا اور اس کی پیٹھ تھپکی۔

"گلو تم ایک دن پٹ جاو گئے اسی طرح کرتے رہنا تم تا کہ جس کو نہیں بھی پتا ہو گا اسے بھی پتا چل جائے گا اور اگر بابا کو پتا چلنا تو میں نہیں بچانے لگا۔ آر یو ہو کے شفی۔"

"او مائی گاڈ ان کو امی اور بابا سے دور ہی رکھیے گا ورنہ انھوں نے تو اس جگہ کو ٹاٹا بائی کر دینا ہے اور مجھے لیے جائے گئے لندن ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔"

شفق ہنستے ہوئے پانی کا گھونٹ لینے لگی۔

فائیق نے گھورا اور آگئے بڑھ کر بال شفق کے بگاڑے انداز بچکانہ تھا۔

"کیا کر رہے ہیں۔"

اس نے فائیق کے طرح ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے کہا۔

"جانے کی بات خبر ادر کرنا تمھیں تو ایسا سوچنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔"

وہ سٹیک کو کانٹے سے الگ کرتے ہوئے بولا۔

"کاش فائیق اب مام ڈید کے ساتھ لندن بھی نہیں جا سکتا۔"

"جانا چاہتی ہو تو میں لے جاوں گا مگر میرے بغیر تم اس علاقے سے ایک انچ بھی نہیں ہٹو گی۔"

"واو! کیا بات ہے آپ کی۔۔۔۔ سوری مسٹر یہ بات تو میں بھی آپ کی نہیں مان سکتی تھوڑی سی سپیس ریلشینشپ میں ضروری ہوتی ہے۔"

"ہیں باجی کوئی شپ آنے لگی ہے یہاں۔"

ان کے درمیان کھڑا اگلو اچانک بول پڑا۔

"بھائی ذرا سی پرائیسی نہیں دے سکتی مجھ غریب کو۔"

"کیسی بات کرتا ہے بھائی آپ اور غریب آپ تو اتنے ہوٹلوں کا مالک ہے آپ تو بہت زیادہ پیسے والا بڑے صاحب سے بھی زیادہ۔"

"اچھا میرے باپ اس امیر آدمی کو تھوڑی سی سپیس دے دو۔"

"تھوڑا فاصلے پہ ہو جاوں بھائی۔"

"اُف اللہ فائیق مجھے لگا تھا میں تو اس بورنگ سے محل میں بور ہو نگیں مگر ہی از ہلیریس خوب انٹرٹینمنٹ پیکج مل گیا۔"

فائیق دونوں کو گھورا پھر خفگی سے سٹیک کھانے لگا۔

"دیکھ لوں گا تم سب کو۔"

"مگر بھائی آپ نے تو ہم کو پہلے سے دیکھا ہے۔"

آ گئے سے فائیق اس کی جھاڑ پلاتا کہ ایک دم سینان کی آمد ہوئی ہے۔

"باجی وہ آپ کے گھر کے باہر وڈی گڈی والا مہمان آیا آپ کو پوچھا تو ہم نے بتایا آپ یہاں ہو۔"

"وڈی گڈی والا؟"

"ہاں اس میں سے بڑا اسٹائلش بندہ نکلا ہے آپ کا پوچھ رہا ہے۔"

"کون ہے؟"

فائیق کی دھاڑ پہ شفق اچھلی۔

"فائیق!۔"

شفق نے اسے تنبیہ نظروں سے دیکھا اور اُٹھنے لگی کہ فائیق نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"تمھیں کسی نے کہا ہے اُٹھنے کو ہاں بتاو کون سٹائیلش بندہ ہے زرا اسے یہاں بھیجو یہ بھی تو اسی کا گھر ہے۔"

"فائیق !! یہ کیا کر رہے ہیں۔"

"وہ وہ۔۔۔"

سینان کو سمجھ نہیں آئی کیا کرے۔

"وہ وہ کیا جاو۔"

"فائیق پلیز مجھے جا کر دیکھنے دیں میں آتی ہونا۔"

فائیق کچھ کہنے لگا کہ شفق نے اس کا ہاتھ تھام کر دبایا۔

"ریلکس۔۔ گلو اور سینان تم جاو میں آتی ہوں۔"

شفق نے کہا تو ایک دم غائب کیوں فائیق کے سرخ چہرے سے انھیں خوف محسوس ہو رہا تھا۔ شفق نے اسے دیکھا تو فائیق کا چہرہ تھاما۔

"مائی اولڈ مین آئی لو یو میں ابھی آئی۔"

اس نے فائیق کے ماتھے پہ پیار کیا اور تیزی سے چل پڑی۔ فائیق تو ایک لمحے کے لئے فریز ہو گیا پھر گہری مسکراہٹ اس کے چہرے پہ پھیلی پھر ایک دم یاد آیا۔۔ وہ کس کے پاس جا رہی ہے وہ تیزی سے اُٹھا ان دونوں کو پتا نہیں تھا آج کے دن ہی ان کی آزمائش کی ابتدا ہو چکی تھی۔ جس نے بیس سال تک انتہا کرنی تھی۔

....

"بابا یہ ماما کو کیا ہو گا یہ مجھے بار بار ہما کیوں بلا رہی ہوں ہو داہیل از ہما۔ یہ ہر ایک کی زبان میں اس سٹوپڈ لڑکی کا نام کیوں آ رہا ہے۔"

"فائیق ہما کو کیا ہو گیا ہے یہ بار بار سوُنیا کیوں کہہ رہے ہے اپنے آپ کو۔۔۔اس کی طبعیت۔"

"امی آپ آرام کریں اور ایک منٹ ماما ان کا نام فائیق نہیں ہے یہ آپ کے ربانی جی ہیں آپ کے سر تاج بھول گئی کیا ہو گیا ہے ڈیڈی ممی کو۔"

زلنین چل کر فائیق کے پہلو میں کھڑا ہوا تھا اور سر گوشی انداز میں مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"یہ غالباً آپ کی گرلز ہیں آپ اپنی سنبھالے میں اپنی سنبھالتا ہوں۔"

"ایک منٹ۔۔۔ آپ زراز لنین کے ساتھ جائے اور سونی بیٹا آپ میرے ساتھ یہاں بیٹھو آپ کی کنفیوژن دور کرتا ہوں زل

اس کی بات پر زلنین نے انھیں گھورا۔یہ چاچو نا ظالم سماج بنے ہیں خوب بدلہ لیں رہے ٹھیک ہے بیٹا میرے ساتھ بھی آپ کی محبوبہ ہے۔آنٹی آپ میرے ساتھ آئیں۔"

زلنین انھیں پیار سے تھام کر یہاں سے جانے لگا۔

قسط : چھبیس
باب : آگ اور مٹی

"بابا اب میری نسے پھٹ جائے گی یہ سب کیا ہو رہا ہے نانی ابھی تک لاپتا ہیں۔ امی ملی ہیں تو عجیب عجیب سی بات کر رہی ہیں۔ ائی مین ان کو میرا نام تک نہیں یاد۔ اوپر سے وہ پولیس آفسر آپ بار بار مجھے اس کے ساتھ کیوں بھیج دیتے ہیں اور سب سے بڑی بات ہمایہ کون ہے آخر۔ یہ سب کی زبان پر کیوں آرہی ہے۔ کیا تھی وہ اس کا کیا رشتہ ہے؟لوگ مجھے دیکھ کر اس کا ذکر کیوں چھیڑ دیتے ہیں۔"

اس نے تھک کر کہتے ہوئے فائیق کے کندھے پہ سر رکھ دیا۔

فائیق نے اُداسی سی مسکراتے ہوئے اس کا سر تھپکا۔

"مجھے بھی لگتا ہے بیٹا کہ یہ سب جو ہو رہا ہے ایک دن واقعی ہماری نسے پھاڑ دے گا مگر قسمت اتنی اچھی نہیں ہے ناہمیں پتھر سمجھ کر جو جی میں کر گزرتا ہے۔ خیر دیکھو بیٹے یہ ٹائیم ابھی اچھا نہیں چل رہا۔ آپ کو پتا ہے بیٹا می بڑی مشکلوں سے ملی ہیں

اور ابھی وہ ذہنی طور پہ پریشان ہے اس لیے ان کی باتوں پر بادر نہ کرواوکے۔"

"مگر ڈیڈی۔۔یہ ہما لفظ مجھے trigger کر رہا ہے آخر یہ ہے کون کیوں ہر اک کی زبان میں۔"

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی فائیق نے کاٹ دی۔

"سونی بیٹا ابھی ہم نے آپ کی نانو کا پتا کروانا ہے۔ کروانا ہے ناں یا آپ چاہتی ہیں کہ ہم اس بحث میں لگے رہیں۔"

انھوں نے خوبصورتی سے باتوں کو گھمایا اور ہما کے بال سہلائے۔

"آپ صحیح کہہ رہے ہیں پاپا ہمیں بحث نہیں کرنی چاہیے۔ اب کیا کرے گئے آپ اپنی پاور استعمال کرے تو نانو جلد مل جائے گی۔"

فائیق مسکرا پڑا۔

"میری پاور ایسی ہیں بیٹا کہ کوئی برداشت نہیں کر سکے گا۔ اس لئے سیدھا کام اپناتے ہیں الریڈی اس پاور کا استعمال سے پچھتا رہا ہوں۔"

"لو بھلا کیوں گلٹی ہو رہے ہیں آپ۔۔۔ اچھا چھوڑے اب ہم کیا اِدھر ہوٹل میں سٹے کرے گئے ۔"

فائیق نے شکر ادا کیا اس نے مزید کرید کرید کر اس سے سوال جواب نہیں کئے۔

"سونی بیٹا آپ کو اس بار زلنین کے ساتھ جانا ہو گا۔ ڈونٹ وری تم اس کے ساتھ سیف ہو ۔۔۔اور جدھر آپ جاو گی وہ جگہ خاصی سکیری ہے مگر سیف بھی ہے۔"

"یہ کیا بات ہوئی بھلا سکیری مگر سیف اور یہ پولیس آفسر ہی کیوں کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ بابا یہ آپ ٹھیک نہیں کر رہے۔"

"سونی بیٹا سمجھو نا میری بات آپ کی بھی جان خطرے میں ہے۔ ہم نانو کو بچانے گئے تو وہ آپ کو پکڑ لیں گئے اور میں اب مزید مقصان افورڈ نہیں کر سکتا اینڈ آف!!"

جب فائیق اینڈ آف کہتا تھا سمجھو گل ہی مک گئی۔

ہمانے انھیں گہری نظروں سے دیکھا پھر تھوڑا سا اونچا ہو کر باپ کے سر پہ پیار کیا۔

"ائی لو یو پاپا۔ آپ جیسے کہے گے ویسا ہی ہو گا۔"

فائیق نے ایک دم حیرت سے اسے دیکھا پھر جیسے کچھ یاد آنے پر مسکرا دیا۔ یہ بالکل شفق پر گئی ہے۔

اس نے بے اختیار سوچتے ہوئے بیٹی کا سر تھپکا۔

* *

"تمھاری ہما سے ایسی ملاقات ہوئی تھی۔۔سٹرینج۔"

شفق کی بات زلنین ایک دم چونکہ۔ اس نے چینی کافی میں ملا کر انھیں تھمائی پھر نارمل لہجے میں کہا۔

"سٹرینج کیوں آنٹی۔"

"یہ تم مجھے آنٹی کب سے کہنے لگیں میں تو باجی نہیں تھی تمھاری۔ کیا بہت زیادہ عمر ہو گئی ہے میری۔"

پتا نہیں زلنین کو لگا جیسے انھوں نے بات بدلنے کے لئے یہ بات کہی تھی بہر حال کیا کہہ سکتا تھا۔ سر جھٹک کر جھینپ پڑا۔

"آپ اصل میں ہما کی ممی ہے۔ تو باجی کہنا اکورڈ لگے گا اور عمر کی بات کہاں سے آ گئی آپ تو ویسی ہی بیٹوفل ہیں بس عمر میں تین سال بڑی لگ رہیں ہے مجھ سے اور تو کوئی چینج نہیں ہے آپ میں ۔"

"مکھن لگانے میں تو بالکل بھی اپنے چاچا پر گئے ہو۔"

"حالانکہ میں مارجرین پریفیر کرتا ہوں مگر آپ کے لئے مکھن ہی سہی۔"

زلنین کی حاضر جوابی پر ہنس پڑی۔

"تم نے تو مجھے گلو کی یاد دلا دی ایسی ہی بات کرتا تھا۔"

"کون گلو؟"

"ارے تمھیں نہیں پتا تم لوگوں کا ملازم۔"

"گل نواب کی تو بات نہیں کر رہی۔ دادا ذوالفقار کا خاص خاص ملازم۔"

"ہاں وہی توبہ تم لوگ اتنے فارمل ہو حالانکہ۔۔۔۔"

"آنٹی ہماری ملاقات میں ایسی سٹرینج بات آپ کو کیوں لگی۔"

زلنین سے رہا نہیں گیا وہ یہ بات شفق سے بعد میں بھی کر سکتا تھا مگر ابھی یہ جاننا ضروری تھا کہ سٹرینج بات کیا تھی اس میں۔

شفق نے اسے ذہین نیلی آنکھوں والے نجوان کو دیکھا جو ان کا داماد بھی تھا۔ سوچ کے ہی کتنا عجیب لگ رہا تھا۔ کل کا چھوٹا سا شرارتی بچہ آپ ان کی بیٹی کا شوہر بن چکا تھا۔

"فائیق اور میری ملاقات بھی وہی ہوئی تھی۔۔۔ اسی پول کے قریب جہاں تم اور ہما ملے تھے۔"

"تو اسے کوئینسیڈنس کا نام دے سکتے ہیں مگر آپ نے سٹرینج کیوں کہا۔"

"کیوں اسی پول پر ہم الگ ہوے تھے سمجھو ہمارے بُرے دن کی آغاز اسی جگہ سے ہوئی تھی اور الگ بھی اسی جگہ ہی ہوے تھے۔"

شفق نے ٹھنڈی کافی کو جان بوجھ کر اپنے حلق میں اُتارا۔۔۔ عجیب سی کڑواہٹ تھی اس ٹھنڈے گھونٹ میں جسے اس نے بڑے آرام سے حلق میں اُتارا۔

"ساری بات تو مجھے سمجھ میں آگئی ہے مگر ایک بات مجھے بڑی الجھن میں ڈال رہی ہے۔ یہ غفار ایسا کیوں کر رہا ہے۔ میں نے سُنا ہے وہ آپ سے محبت کرتا تھا' بہن کا بھی معاملہ تھا کیونکہ وہ چاچو میں انولوڈ تھی مگر اتنی دشمنی کہ وہ بیس سال سے چاچو کا جینا حرام کر چکا ہے نہ صرف چاچو کو بلکہ ان سے جڑے رشتوں کو بھی برباد کرنے پہ تلا ہے۔

آئی نو محبت نہ ملے تو انسان کی کیا حالت ہو جاتی ہے مگر یہ بلا ایسی سائیکو ہے کہ نسل در نسل پیچھا چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔"

"غفار کو مجھ سے محبت نہیں تھی زلنین نہ ہی انھوں نے مجھے اتنا خاص دیکھا تھا کہ انھیں مجھ سے محبت ہو جاتی میں اتنے یقین سے کہہ سکتی ہوں۔"

زلنین ایک دم حیرت سے انھیں دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب ہے اگر یہ محبت نہیں تو کیا تھی۔"

"انتقام۔"

سرد لہجے میں کہتے ہوے اس نے کافی کا کپ رکھا۔

"کس چیز کا انتقام آنٹی؟ مجھے بتائیں۔"

"اپنے جگری دوست کی موت کا انتقام لے رہا ہے۔"

شفق کے ہاتھ پسینے پسینے ہو رہے تھے۔۔۔وہی واقعہ اس کے نظروں کے سامنے بار بار گزر رہا تھا۔

زلنین نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ تھام لئے۔ شفق نے نظر اُٹھا کر اسے دیکھا۔

"پلیز بتائیں یہ گھتی جو رہ گئی ہے اسے سلجھا دے باقی سب کچھ سلجھ گیا ہے یہ ایک بات بتا دیں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا میرا وعدہ ہے آپ سے۔"

زلنین اتنے مضبوط لہجے میں بولا کہ شفق نے گہرا سانس لیا۔

"ہما کا انتخاب بالکل غلط نہیں تھا اس معاملے وہ واقعی اپنے پاپا پر گئی ہے۔"

"آپ کہنا چارہی ہے کہ جیسے چاچو نے آپ کو چُنا تھا اپنی تعریف کا نیا طریقہ اپنایا ہے آپ نے۔"

وہ شرارتی انداز میں بولا تو شفق نے ہنستے ہوئے ہلکی سی چپیٹ زلنین کے سر پہ ماری۔

"بد تمیز!!"

"آپ بتائیں کیا ہوا تھا۔"

"فائیق نے بائے اکسیڈنٹ زوہیب ہمدانی کو مار دیا تھا۔"

"ہو از ہی اور کیا چاچو نے۔۔۔۔۔"

زلنین نے انھیں حیرت سے دیکھا۔

"میرے پیرنٹس نے جب جانا کہ میں فائیق کے ساتھ انولوڈ ہوں۔ تو انھوں نے میرا رشتہ زوہیب ہمدانی سے تہہ کر دیا۔ وہ امی کے دور پار کا رشتہ دار ہی سمجھو پہلے امی اپنی بہن کے بیٹے

سے کروانے لگی تھی خیر۔۔۔وہ امی کو کسی لحاظ سے صحیح نہیں لگا میں مطمئن تھی کہ انھیں فائیق کے علاوہ کوئی بھی شخص میرے لئے صحیح نہیں لگے گا۔ پھر زرین نے میرے ممی کے کان بھرے مجھے تو پتا نہیں تھا وہ فائیق نے بتایا مجھے کہ اس نے ممی کو فائیق کے بارے میں غلط باتیں بتائی ہیں یہ نہیں بتایا کہ وہ جن ہے ورنہ تو امی مجھے بھگا کر لے جاتی یہاں سے۔۔۔ خیر زوہیب ان کو سوٹیبل لگا اور انھوں نے میرا رشتہ طے کر دیا۔ فائیق نے کہا کہ جیسا چل رہا ہے چلنے دو مگر بعد میں پتا چلا کہ وہ زوہیب ہمدانی ہے انھوں نے مجھ سے چھپ کر نکاح کر لیا۔"

"یہ کون ہے جس سے چاچو نکاح پر تیار ہو گئے تھے۔"

"لڑکی کلر اینڈ ریپسٹ۔ پلس غفار کے ساتھ وہ بھی بڑے بڑے کالے علم کرواتا تھا مطلب سمجھو غفار کو اس راہ پہ لانے والا زوہیب ہی تھا۔"

"تو غفار اور زوہیب دونوں دوست تھے۔"

"ہاں سمجھو ایک دوسرے کے سگے بھائی تھے۔ کوئی لڑکی اس کی نظروں میں بہن ہو یا نہ ہو زرین تھی۔ اور زرین کو فائیق چاہیے تھا۔ زوہیب کو لگا وہ مجھے استعمال بھی کر لے گا اور مجھے مار کر فائیق کے زندگی سے نکال پھینکے گا۔"

"اوہ۔۔۔ تو موت کیسے ہوئی اس کی۔"

"میں فائیق کے گھر تھی۔ ممی ڈیڈی باہر گئے تھے۔ سینان یمعی ہمارا مالی فوراً آیا تھا مجھے اطلاع دینے کہ وڈی گڈی والا آیا ہے۔ فائیق سمجھ گیا کہ کون آیا وہ تو بھڑک اُٹھے میں بدمزگی نہیں چاہتی تھی نہ ہی چاہتی تھی کہ پول جلدی کھلے۔ میں فائیق کو ٹھنڈا کر کے وہاں اپنے گھر چل پڑی

مگر یہ میری بیوقوفی تھی جو میں اِدھر گئی۔"

"فائیق چاچو نہیں گئے تھے آپ کے پیچھے۔"

زلنین نے ان کے آنکھوں سے نکلتے ہوے آنسو صاف کرتے ہوے کہا۔

"آ جاتا وہ مگر مائینڈ گیمز کی ابتدا جو ہو چکی تھی۔"

"مطلب؟"

* *

? where do you think you are going

فائیق ایک دم اچانک اس کی راہ میں آ گیا۔

"فائیق میں چار قدم بھی نہیں بڑھی آپ میرے پیچھے آ گئے اُف ایک تو آپ کو ہونا بھی تھا تو جن ہی کیوں ہونا تھا۔ میں نے کہا نا میں آ رہی ہوں۔"

"شفق میں اس کے پاس تمھیں نہیں بھیج سکتا۔"

کیسی باتیں کر رہے ہیں بھیج کون رہا ہے میں اسے ابھی فارغ کر کے آتی ہوں۔"

"نو نیور۔۔۔۔"

فائیق آگے سے مزید کچھ کہتا کہ اس کا مائینڈ میں سگنل بجے یہ جن کا ایک دوسرے سے کمیونیکیٹ کرنے کا طریقہ تھا۔ شفق نے غنیمت جانا کیونکہ اسے ڈر تھا کہی زوہیب اس کی ممی کو اطلاع نہ دے دیں کہ وہ ذوالفقار ہاوس سے آ رہی ہے اور اس کے ساتھ فائیق بھی ہے پھر تو واقعی امی اسے کچا چبا جائے گی وہ تیزی سے بھاگی۔

"شفق!!!"

فائیق بے بسی سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا ایک دم جھلا کر اس نے سگنل کو اُٹھایا۔

"واٹ!! ہاں بولو۔۔۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو بلیک روز میں آگ سو افراد تھے اندر

۔۔۔۔ می۔۔ میں ابھی آیا۔"

فائیق کا تو اس سر چکرا اُٹھا یہ کیا ہوا ہے۔۔ اس نے سر پکڑا پھر زور سے پول کو ٹھوکر مار کر ایک دم غائب ہوا۔

"ارے آپ آپ کہاں تھی؟ آپ کی امی نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ آپ گھر پہ ہونگیں۔ مگر آپ بھی گھر سے غائب ہم جانے والے تھے کہ سینان نے بتایا کہ آپ نیبرز میں گئی تھی تو ہمیں انتظار کرنے کو کہا۔"

وہ کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اُٹھا اور بڑی دلکشی سے مسکرایا۔ وہ ایک اچھا خاصا ہینڈسم بندہ تھا فائیق اگر اس کی زندگی میں نہ آتا تو وہ اپنے ماں باپ کے فیصلے سے خوش کر اس شخص کے ساتھ زندگی گزارتی مگر اب فائیق تھا اور فائیق سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

"جی زرا دوست کے پاس گئی تھی۔ آپ بیٹھے کچھ لیں گئے آپ۔"

"آپ!"

"جی۔"

وہ ایک دم سپٹا گئی۔ اسے اس کی بات پر خاصی ناگواری ہوئی۔

"ارے آپ تو بہت جلد گھبرا جاتی ہے شادی کی بعد پتا نہیں کیا ہو گا۔"

"آپ کو ویسے کوئی کام تھا؟"

زیادہ دیر وہ خوش اخلاقی کا ڈرامہ نہیں کر سکتی تھی کسی بھی پل فائیق آ گئے تو بس اس کا تو اینڈ آف ہو جائے گا۔

"ارے اب اپنی منگیتر سے کام کے متعلق ہی ملے گئے۔ گپ شپ لگانے بھی تو آسکتے ہیں۔"

شفق کا مسکراتا چہرہ ایک دم سپاٹ ہو گیا۔ اسے اس کا لہجہ اور نظریں عجیب لگی۔

"ایئم سوری مگر ہمارے ہاں اس طرح کی ملاقات اچھی نہیں سمجھی جاتی۔"

"لندن کی لڑکی کے منہ سے یہ بات خاصی عجیب لگی ہے ہمیں۔"

وہ اُٹھ کر کہتے ہوے اس کے مقابل آیا کہ شفق ایک دم پیچھے ہوئی۔

"لندن کی لڑکی سے کیا مراد ہے آپ کا۔۔۔ میں مسلمان لڑکی ہوں اور میرے بھی کوئی ایتھکس ہیں جن کے خلاف میں مر کر نہیں جا سکتی۔"

اب کی بار اس کا لہجہ ناگوار تھا۔

"یہ ایتھکس انسان پر لاگو ہیں جنات پر نہیں چلے گپ شپ مایوب لگتا ہے کچھ اور تو کر سکتے ہیں۔"

جب زوہیب نے شفق کا بازو تھام کر سرگوشی نما انداز میں کہا تو شفق کا دماغ بھک سے اُڑھ گیا۔

اب وہ مزید سوچتی کہ زوہیب نے اس کی ٹھوڑی اوپر کی۔

"او سویٹ پور و من۔۔۔ کیا کر دیا اس جن نے بہت بڑی زیادتی کر دی تمھارے ساتھ۔"

اس کا لہجہ بلا کا شیطانی۔۔۔ حیوان سے زیادہ اسے ایک انسان سے خوف محسوس ہوا تھا۔ اس نے اپنا بازو زور سے نکالنے کی کوشش کی مگر زوہیب نے اس کا ایک بازو کے بجاے دونوں بازو جکڑ

لئے۔ خوف سے تو شفق کا چہرہ سفید اور زبان گُم ہو گئی۔

"میری جان جنات جسٹ یوز کرتے ہمیں کیوں اس کے بہکاوے میں آ رہی ہو۔۔۔ وہ تمھیں کچھ نہیں دے سکے گا۔ جو میں تمھیں دوں گا۔"

"چھوڑو مجھے چھوڑو فائیق فائیق۔۔۔۔"

اس نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی اور فائیق کو زور زور سے پکارنے لگی۔ اس کی زہریلی ہنسی سے وہ اور خوفزدہ ہو گئی۔

"او تو محبوب کا نام فائیق ہے فائیق ذوالفقار۔۔۔ کیا بندہ ہے مطلب کیا جن ہے واقعی جن تو جن انسان بھی اس کو دیکھ کر عاشق ہو جائے مگر سویٹ لیڈی وہ ایک سیراب ہے۔"

اس نے شفق کا چہرہ تھمانا چاہا شفق نے ہاتھ زور سے اپنے چہرے سے ہٹائے۔

"وہ سیراب نہیں ہے وہ میرا محافظ ہے۔۔۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ اپنے موت کو دعوت دو گئے۔۔"

ایک زور دار طمانچہ اس کے منہ پہ زوہیب نے مارا۔

"کبھی آگ بھی کسی کا محافظ ہوئی ہے سلی گرل۔۔۔ یہ بس دو ہی کام کرتی ہے یا تو جلاتی ہے بجھاتی ہے۔ زمین کے کسی کے حصے سے لگنے سے جل جائے گی اور راکھ کر کے رکھ دے گی اور پانی یا مٹی کے چھڑکاو سے بجھ جائے گی کوئی وجود نہیں ہے اس کا۔۔۔ مٹی کے بنے انسان کے بجائے ایک آگ سے بنے جن کو فوقیت دے رہی ہو۔"

وہ اس کے چہرے پہ کہہ کر دھاڑا تھا۔

"انسان بھی کیا چیز ہے؟ میں بتاوں!! پانی 'آگ 'مٹی اور باقی سہارے سے بنے ہوا۔۔۔ انسان

۔۔۔ کیا ہے انسان کس بات کا اسے غرور ہے یہی کہ وہ مٹی سے بنا ہے کیا ہے یہ مٹی۔ زمین سے نکلی شہہ مٹی۔۔۔ جس کی اوقات زمین پر ہے مگر وہ خود کو آسمان پہ تصور کرتا ہے۔ بادلوں سے مقابلہ کرتا ہے۔ مگر مقابلہ کرنے سے کیا ہوتا ہے تو وہ ایک مٹی جسے پانی کے چڑ کھاو سے کیچڑ بنے میں وقت نہیں لگتا۔ ویسے ہی انسان کو زرا سی بہکاوے میں حیوان بنے میں وقت نہیں لگتا۔ اللہ نے اشرف المخلوقات کا اعزاز کیا بخشا ہم تو ابلیس سے بھی گئے گزرے نکلے۔ وہ تو اللہ کے مقابل کھڑا ہوا تھا ہم تو اس سے بھی بڑے منافق ہیں منہ سے خدا کے بندے اندر سے ابلیس کے پیروی کرنے والے۔۔۔ آگ ہاں آگ جلاتی ہے۔۔ جنہم کا نام بھی آگ ہے۔ خوف 'اذیت کا دوسرا نام ہی آگ ہے۔۔ مگر آگ ہم سونے سے کندن بناتی ہے۔ آگ ہمیں سردی سے بچاتی ہے ایک پر سکون احساس بخشتی ہمیں جو یہ رزق ملتا ہے ایک آگ کے سہارے ایک لقمہ بھی اندر تک نہیں اتار سکتے۔ ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں صحیح یا بُرے اور میرے لئے آگ ہی میرا محافظ ہے اور ایک مٹی حیوان سُنا آپ نے۔"

اس نے زور سے اسے دھکا دیتے ہوئے خنخوار نظروں سے کہا۔

وہ مسکرایا اور تالی بجاتے ہوئے اس زخمی شیرنی کے پھر قریب آیا۔

"مانا پڑے گا وکیل صاحبہ جنات کی وکالت کوئی کر ہی نہیں سکتا سوائے آپ کے مگر اب بھی کہوں گا اور ثابت بھی کروں گا کہ آگ کا کام جلنا اور بجھنا۔"

" صحیح کہا تم نے آگ کا کام جلنا اور میں بھی یہی کروں گا۔ تمھیں جلا کر۔"

فائیق کے ایک مکے نے زوہیب کا منہ گھما کر رکھ دیا۔

وہ کرسی کے پاس جا کر گرا۔
فائیق نے گھوم کر شفق کو دیکھا اس کا دوپٹہ نیچے گر گیا تھا تیزی سے اُٹھا کر اس نے شفق کے گرد پھیلایا۔
"میں الو کا پٹھا ہی تھا جو بار بار بکواس کر رہا تھا کہ اکیلے مت جاو۔"
شفق کہ آنکھیں بھر آئیں۔
"ایئم ساری فائیق۔"
"او تو آ گئے تم بڑی جلدی آئے ہو یار کوئی نہیں تمھیں ختم کر کے میں اپنی بات بعد میں شفق کو ثابت کر دوں گا بلکہ ضرورت نہیں پڑے گی تمھارا وجود جیسے ہی اس کی نظروں میں غائب ہو گا تو اس پتا چلے گا آگ اور مٹی کا فرق۔"
وہ اپنے زخمی چہرے کو پکڑتے ہوئے تیزی سے اُٹھا اور بڑی کمینگی سے مسکراتے ہوئے فائیق کو چلینج بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔
"تم حد سے بڑھ چکے ہو ہمدانی تم نے میری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔یعنی تم نے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔"
فائیق اپنے حیوان والے روپ میں تبدیل ہو چکا تھا اور اس کی غراہٹ نے شفق کے گھر کو ہلا دیا تھا۔
شفق کو اس بار خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔اس نے بڑھ کر فائیق کو ہاتھ لگانا چاہا کہ اس کا دہکتا وجود نے شفق کے ہاتھ جلا دیے۔

"آااا۔"

"او بیچاری تمھیں تو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی زندگی گزارنے تو دور کی بات ہے۔"

فائیق نے غصے سے شفق کو دیکھا جو ہاتھوں کو زور سے پکڑے اپنے سسکیوں کو روک رہی تھی۔

"شفق تم ذوالفقار ہاوس جاو۔"

فائیق کی آواز میں نرمی نہیں تھی۔

"فائیق آپ۔۔۔۔"

"میں نے کہا نا شفق جاو یہاں سے۔"

اس نے شفق کا ہاتھ تھام لیا اب کی بار شفق کا درد غائب ہو گیا اور فائیق نے اسے ذوالفقار ہاوس پہنچا دیا۔

****

"پھر کیا ہوا تھا۔"

زلنین نے بیتابی سے پوچھا مگر شفق نے جیسے درد سے آنکھیں بند کیں زلنین نے تیزی سے چٹکیوں میں پانی کا گلاس انھیں تھمایا اور گلاس لبوں سے لگایا۔

"فائیق نے مجھے قید کر دیا اپنے کمرے میں اس کے بعد آدھے گھنٹے بعد آئے تھے اور مجھے کہا تھا ہی از نو مور مار آئے اسے اور میں میں شاک میں چلی گئی میں سب کچھ فائیق سے ایکسپیکٹ کر سکتی تھی مگر قتل۔۔۔مجھے اس کے بعد یاد نہیں رہا اور میں بے ہوش ہو گئی کیونکہ ذہنی دباو نے میرے سارے احساسات کو مفلوج کر دیا تھا مجھے لگا اس اقدام سے فائیق تو لازمی مجھ سے دور

ہو جائے گئے اور دیکھو ایسا ہی ہوا نہ صرف غفار' زرین نے ہمیں دور کیا بلکہ میری امی نے بھی مجھے زندہ درگود کر دیا۔"

اچانک پتا نہیں کیا ہوا تھا وہ زلنین کے کندھے پہ سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

"زلنین سب کچھ ختم ہو گیا تھا یہ بات دیمک کی طرح میرے وجود کو آہستہ آہستہ ختم کر رہی ہے میری تو زندگی گزر گئی اس کا کوئی اب گلہ نہیں ہے مگر میں نہیں چاہتی ہما کے ساتھ سب ویسا ہو میرے گناہوں کی سزا ہما نے بھگتے۔ میرے فائیق کو مزید تکلیف میری ذات سے تکلیف نہ ہو ان کے بھی تو بیوی بچے ہیں ان کیا قصور ہے۔ اور سب سے بڑھ کر تم تم میرے لئے ایک فرشتہ ہی ہو زلنین تم میری ہما کے سب کچھ ہو۔۔۔ ہما کے ساتھ کوئی نہیں تھا تو تم تھے۔۔۔ تم نے میری بیٹی کو اپنے محرومیوں سے نکالا ہے۔ فائیق سے زیادہ تم نے اپنی بیوی سے محبت کی ہے۔"

زلنین نے انھیں اپنے ساتھ لگایا اور اس ان کا سر تھپکا۔

"ایسا مت کہے آنٹی چاچو کی محبت کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اور میں۔۔۔ بس ایک چھوٹا سا عاشق ہوں جو اپنے بیوی کو اس کی ذات یاد دلانے میں ناکام ہو رہا ہوں۔۔۔ میری محبت میں طاقت ہوتی تو ہما کو ایک زمانے کے سرد گرم سے بچا کر رکھتا ایک غم اس کے سامنے سے گزرنے بھی نہیں دیتا۔۔۔ مگر میں کچھ بھی نہیں کر سکا اور وہ اس سب سے گزرتی چلی گئی۔ بس یہی چیز چاچو کے ساتھ ہوئی ہے بے بسی کی زنجیریں باندھ دی گئی۔ اور آپ کی اطلاع کے لئے غرض ہے فائیق چاچو کی کوئی شادی نہیں ہوئی نہ ان کے بچے ہوے ہیں وہ ازل سے شفق کے تھے اور شفق کے ہی رہے اگر انھوں نے غصہ میں یا مذاق میں ایسی بات آپ سے کی ہے تو بہت غلط کیا انھوں نے۔"

قسط : اسپیشل ایپیسوڈ
باب : وہ پل یاد آئنگے

زلنین اسے بس دیکھتا رہ گیا ۔ ہما نے خاصا الجھ کر دیکھا مگر کچھ کہا نہیں ۔
وہ خاموشی سے اُٹھا اور اس کے ساتھ والی کرُسی پہ بیٹھ گیا ۔
اس کا انداز خاصا تھکا ہوا تھا ۔ اس نے تھوڑی دیر کے لئے اپنی آنکھیں موند لی اور سر کرُسی کی پشت سے ٹکا لیا پھر اس کی آواز نے اس حولناک خاموشی کو توڑا ۔
"سونیا تم میرے لئے ایک دعا کرو گی ۔"
ہما نے چہرہ گھما کر اسے دیکھا ۔ اس کی آنکھیں ہنوز بند تھیں ۔قدرے الجھن میں اس نے دھیمی آواز میں کہا تھا ۔
"کیسی دعا ؟"
"میں نے ایک خواب دیکھا تھا اور کسی لڑکی کے مر جانے کے بعد دیکھا تھا ۔"
"لڑکی ؟"
"میری بیوی ۔"

ہما ایک دم فریز ہوگئی ۔زلنین شادی شدہ ہے !۔
"میری بیوی میری جان بچاتے ہوے میرے ہی ہاتھوں زندگی سے دم توڑ چکی تھی ۔پتا کیا تاریخ تھی اس دن ۔"
"پندرہ اکتوبر ۔"
وہ رُکا جیسے مزید الفاظ ڈھونڈ رہا تھا بولنے کے لیے ۔
"اس دن میری امی کی بھی ڈیتھ ہوئی تھی ۔"
ہما کو ایک دم بے چینی سے ہوئی ۔
"مجھے وہ پل یاد ہے جب میں شفق آنٹی کے پاس جانے کا سوچ رہا تھا کیونکہ میرے چاچو بہت آپ سیٹ نظر آرہے تھے اور دو دن سے غائب بھی تھے ۔ مجھے لگا شفق آنٹی کو شاہد ان کے بارے میں پتا ہو ۔۔۔ وہ دونوں اس وقت میری نظروں میں دوست تھے ۔ میری امی اس وقت پرگینٹ تھی مطلب کے میری بے بی سسٹر ہونے والی تھی ۔ میں تو بہت خوش تھا جب سے یہ بات مجھے پتا چلی تھی ۔ ظاہر ہے گھر کا اکلوتا بچہ تھا ۔ اکیلا تھا گھر میں ایک اور بچہ سمجھو میرا نیا دوست ہوگا اور بہن کا سُن کر تو ایک عجیب سی فیلنگ آئی تھی یو نو لائیک پروٹیکٹو اینڈ پوزیونس ۔ سات سال کا تھا میں ۔۔۔ خیر امی کا میں بہت خیال رکھتا تھا خاص کر دادا اور چاچو کی تاکید پر تو میں امی کو اکیلا نہیں چھوڑتاکہی جاتا تھا تو ان سے پوچھ کر جاتا تھا تاکہ وہ پریشان نہ ہو ۔ سٹریس ان کے لئے اچھا نہیں تھا ۔ میں ان سے اجازت لینے کے لیے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا ۔۔۔۔۔۔۔۔
ایک دم وہ جیسے چُپ ہوگیا ۔ اس نے کہرا کر اپنے سر کو تھام لیا ۔
ہما ایک دم تیزی سے اُٹھی اور گھٹنے کے بل اس کے سامنے بیٹھی ۔
"زلنین آر یو اوکے ۔"

اس نے زلنین کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھا ۔ اسے زلنین کی تکلیف پر عجیب سی بے چینی ہوئی ۔اور کچھ نظارے بھی سامنے آرہے تھے ۔

"زلنین کو کیا ہوگیا ہے ڈاکڑ ان کی اچانک سے طبیعت کیوں خراب ہوگئی ہے ۔"

"ارے آپ پریشان نہ ہو مس یہ زرا سا خیال نہیں رکھتا اس لئے طبیعت خراب ہوگئی اس کی ۔"

ہما نے درد سے اپنی آنکھیں بند کی اور تکلیف سے بے اختیار کہا ۔

"اگر زلنین کو کچھ ہوگیا تو میرا کیا ہوگا ۔"

ایک دم وہ جیسے چونک گئی ۔ زلنین نے تیزی سے اپنا سر اُٹھایا ۔

"کیا کہا تم نے ۔"اسے اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آیا ۔

ہما تیزی سے پیچھے ہوئی ۔

"میں نے کچھ نہیں کہا ۔۔۔۔ممم آپ کو غلط ۔"

زلنین تیزی سے اُٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کے بازو تھامے ۔

"ابھی تم نے کہا پلیز مت ٹارچر کرو مجھے میں الریڈی تھک چکا ہوں تم نے ابھی کہا کہ زلنین کو کچھ ہوگیا تو میرا کیا ہوگا یہ لہجہ یہ انداز مجھے پاگل کرتا ہے ڈونٹ ڈو دس ٹو می ۔"

"زلنین آپ کو کیا ہوگیا ہے ؟ آپ کی بیوی ۔۔۔۔"

زلنین نے اس کی بازو پہ اپنی گرفت مضبوط کی اور آنکھوں سے چھلکتی ہوئی سرخی سے اسے گھورتا ہوا غرایا تھا ۔

"بیوی ! میری بیوی بتاتا ہوں میں تمھیں اپنی بیوی کے بارے میں اس کا نام ہما فائیق ذوالفقار تھا ۔ میری محبت تھی میرا عشق تھی میرا جنون تھی وہ ۔۔۔۔ سب کچھ تو تھی وہ ۔۔۔ چھ مہینے پہلے اس سے ملا تھا ۔ دو سال پہلے اسے دیکھا تھا ۔ دو سال پہلے اسے اپنا دل دے

بیٹھا تھا اور چار مہینے پہلے اپنا وجود ۔ مجھے وہ وقت یاد ہے جب وہ لال جوڑے میں غصے سے لال پیلی ہوئی وی مجھے سے لڑ رہی تھی ۔ مجھے کہہ رہی تھی کہ اسے چھوڑ دو اور میں دیوانہ اس پہ اپنی دیوانگی لٹائے جارہا تھا ۔۔ یہ کلائی ہے نا (اس نے ہما کی کلائی اُٹھائی ۔ ہما ساکت نظروں سے اسے تک رہی تھی) اس پہ میں نے اس کو ایک بریسلیٹ پہنایا تھا ۔ وہی بریسلیٹ جو کیلیفورنیا میں پہلی بار ستائیش بھری نظروں سے اس نے دیکھا تھا اور لینے کا سوچا نہیں تھا کیونکہ اسے پتا تھا وہ افورڈ نہیں کر سکتی ۔

"یہ سب آپ مجھے کیوں بتارہے ہیں ۔"

ہما کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے ۔

"میں نے اسے وعدہ کیا تھا کوئی بھی درد اس پر چھو کر بھی نہیں گزرا ۔۔۔ اگر وہ روئے تو میری وجہ سے کم سے کم نہ روئے جو اسے رلانے والا اس کو روند کر رکھ دو میں ۔ اینجل تھی وہ میری ۔"

"پلیز چُپ کر جائے خدا کے لئے ۔"

ہما نے اپنا بازو ہٹانا چاہا اور درد سے آنکھیں بند کر لی ۔ آنسو اپنی رو میں بہئے جارہے تھے ۔ اس کے سر میں شدید درد ہورہا تھا ۔

"کیوں چُپ کرجاوں میں نہیں کروں گا چُپ میری اندر کتنے جھگڑے چل رہےہیں ۔۔۔ کتنے خنجر میرے اس زخمی دل پہ گھونپے جارہے ہیں اس بات کا تمھیں اندازہ ہے ۔"

"زلنین پلیز ۔۔۔۔ سٹاپ اِٹ ۔"

"اس کی نانو کیڈنیپ ہوگئی تھی اسے میری اصلیت پتا چلی تھی تو مجھ سے ناراض ہوگئی تھی بلکہ یو سمجھو اس کا اعتبار ٹوٹ گیا تھا جو کہ اس کو مجھ پر تھا ۔"

"پھر وہ منہوس پل وہ منہوس پل آگیا جس نے میری ہما مجھ سے چھین لی ۔"
"ہما کو میں نے اپنی باہوں میں لیا تھا ۔۔۔ مجھے لگا اب سب ٹھیک ہوجائے گا مگر اس کی کمر سے نکلتے ہوئے خون نے میری خوشمانی کا مذاق اُڑایا تھا ۔
"اس نے کہا تھا وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے ۔ اسے معاف کردے ۔۔۔۔ اور اور ۔۔۔۔"
الفاظ جیسے تھک چکے تھے اور وہ بے بسی سے بچوں کی طرح رونے لگا ۔
"میری امی زمین پر ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی ۔۔۔ جیسے ہما لیٹی ہوئی تھی ۔ ان کا وجود بے حس بے حرکت تھا ۔ وہ میری طرف دیکھ رہی تھی مگر وہ میری سُن نہیں رہی تھی ۔ میں بے بسئ سے انھیں جنجھوڑے جارہا تھا ۔ پھر ان کا وجود ان کا وجود غائب ہوگیا میری امی میری بے بی سسٹر چلی گئی ۔۔۔ اور میں ہاتھ ملتا رہ گیا ۔ چوبیس گھنٹے اسی جگہ پہ بیٹھا رہا ایک انچ نہیں ہلا میں ۔امی چلی گئی ویسے ہی ہما چلی گئی ۔۔۔۔"
"تم ہما نہیں ہو تم سوُنیا ہو تم نے اس کا مارنا ہے ۔۔۔ اسے قابو میں لانا ہے ۔"
کچھ آوازیں اسے جھگڑ رہی تھی ۔ اسے سب کچھ بھلانے کا کہہ رہی تھی مگر وہ نہیں بھول پارہی تھی ۔ بیتے لمحوں کا عکس واضع ہورہا تھا ۔بادل چمکتے ہوئے سورج کی کرنوں سے ہٹتے جارہے تھے۔یہ نیلی آنکھیں ۔۔۔ ہاں وہ کیسے بھول سکتی ہے ۔ یہ دیوانہ بھرا انداز وہ کیسے بھول سکتی ۔ وہ پوزیونس وہ پروٹیکٹونس جو صرف اس کے لئے

تھی ۔ وہ تنہائی بانٹنے والا دوست وہ کیسے بھول سکتی ۔ وہ ہمدرد جو اس کے سارے دُکھ اپنا لیتا تھا وہ کیسے بھول سکتی ۔ نہیں وہ نہیں بھول سکتی سپیل ٹوٹ چکا تھا اور ہما کی آنکھوں کی سیاہی غائب ہوچکی تھی ۔

"ز زلنین ۔"

اس نے آگئے بڑھ کر زلنین کا چہرہ تھاما ۔

"میرا صرف میرا ایس پی زلنین ذوالفقار ۔۔"

زلنین نے اپنی بہتی ہوی نگاہیں اُٹھائی اور حیرت سے اس کی آنکھیں پھٹ گئیں ۔

"کیوں رورہے ہیں آپ کیوں میں تو زندہ ہوں آپ اکیلے نہیں ہے زلنین اتنی جلدی ہمت کیسے ٹوٹ گئی آپ کی ۔۔۔بولیے اتنی جلدی ۔"

"ہم ہمہ ہما ۔"

زلنین نے آہستگی سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوے کہا ۔

"میرا زلنین تو ایسا نہیں تھا وہ تو نہیں روتا تھا وہ تو لوگوں کو رلاتا تھا زلنین کیا کردیا آپ نے خود کو ۔"

زلنین ساکت نظروں سے اسے دیکھے جارہا تھا ۔ اس کی دل کی دھڑکن تیز ہوتی جارہی ہے ۔

ہما نے زلنین کے آنسو صاف کیے ۔

"آپ کا پتا ہے جب آپ تکلیف میں ہو تو مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے تو پھر اس طرح کر کے مجھے تکلیف کیوں دے رہے ہیں ۔۔ اتنی سی تھی آپ کی برداشت بس اتنی سی ۔۔۔اپنی محبت کی طاقت کا بھروسہ نہیں تھا آپ کو ۔"

"فرض کریں اگر سچ مچ مر جاتی زلنین آپ نے تو خود کو ختم کردینا

تھا یا آپ پاگل ہوجاتے ایسا تو نہیں ہوتا نا اپنے آپ کو اتنا کمزور کردیا تھا آپ نے ایسے تو نہیں تھے آپ ۔"

"آپ کی امی کیا سوچتی ہوگی آپ کے بارے میں کیا یہ وہ زلنین تھا جس میں چٹانوں جیسی سختی تھی مگر دل روئی جیسا تھا ۔ جو کسی سے سمپتیز نہیں لیتا تھا ۔ جو لوگوں کے درد کو سمجھتا تھا اپنے درد کو چھپا کر لوگوں کے درد کو اپناتا تھا بنٹاتا تھا بہت مایوس کیا آپ نے زلنین ۔"

اس نے زلنین کے گرد بازو پھیلا دیے اور اپنا سر زلنین کی سینے پہ رکھ دیا ۔

زلنین کے وجود میں اب بھی حرکت نہیں ہوئی ۔ وہ یقین نہیں کررہا تھا ۔ اتنی جلدی سپیل ختم ہوگیا اتنی جلدی بس زرا سا غصہ کرکے کچھ پل یاد دلا کر ہما کو سب کچھ یاد آگیا اتنی جلدی ۔

اگر اسی طریقے سے سب کچھ یاد ہوجانا تھا تو اس نے پہلے کیوں نہیں کیا ۔

Is this for real ?

زلنین نے گہرا سانس لیتے ہوے بھاری آواز میں کہا ۔

قسط : اٹھائیس
باب : کیا کہنا ہے تم سے

"کچھ کہنا تم نے مجھ سے۔"
فائیق کی بات پہ شفق جو اضطرابی انداز میں پہلو بدل رہی تھی۔ ساتھ میں اپنی لٹو کو انگلیوں میں لپیٹ رہی تھی۔ فائیق کو سمجھ آگئی تھی کہ اسے کوئی بات اندر سے کھائی جا رہی ہے اس لیے وہ ایسے کر رہی ہے۔ آخر کہ وہ اس کی محبت تھی اس کے انداز کو کیسے نہ پہنچاتا۔ شفق پہلے کے برعکس اب خاصا بدلے ہوئے حلیے میں تھی۔ نکاح کے بعد اس نے شفق کا حلیہ بدلنے میں ایک منٹ نہیں لگایا تھا ورنہ اس کمپلیکس کی ماری لڑکی نے اس کا دماغ خراب کر دینا تھا۔ اس وقت شفق گرے ساڑی میں ملبوس تھی۔ نئے نئے ڈائے شدہ بال چمک رہے تھے۔
ہلکے سے میک آپ اور ہلکے سے جولیری سے وہ اپنی عمر سے کم لگ رہی تھی۔ دل کے موسم جب بدلے تھے تو بوڑھاپا کہی رفو چکر ہو گیا تھا۔ وہ بہت گریس فل اور پہلی والی ماڈ شفق لگ رہی تھی۔
"میری اور ریحان کی شادی ہوئی تھی مگر۔۔"
فائیق نے سگار کا گہرا کش لیتے ہوئے سامنے صوفے پہ بیٹھی شفق کو ٹھٹھک کر دیکھا تھا۔

"اس بات کا ذکر وہ بھی اب جا کر چھیڑنے کا مقصد۔"

فائیق کا انداز برہم تھا۔ اسے ریحان کا ذکر شفق کے منہ سے بالکل پسند نہیں آیا۔ شفق نے سر اُٹھایا اور نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کو ہمیشہ ادھوری باتیں سن کر غصہ کیوں آجاتا ہے پوری بات تو تحمل سے سُن لیں۔"

فائیق نے سگار کی راکھ ایش ٹرے میں جھاڑی۔

"تمھارے یہ بیچ میں اٹکنے والی عادت ہے اس سے میں جنھجھلا جاتا ہوں اور پلیز اس خبیث کا میرے سامنے نام مت لیا کرو خون کھولتا ہے میرا۔"

"مگر فائیق۔"

"شفق میں جانتا ہوں وہ تم دونوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کرتا تھا تمھیں بیوی نہیں باندھی سمجھتا تھا مگر اس کی بھول تھی کہ وہ فائیق ذوالفقار کی انمول شہہ کو تکلیف دے گا تو وہ سکون میں رہے گا۔ تڑپے گا وہ ایک ایک پل۔"

ایک دم شفق کچھ کہنا چارہی تھی کہ فائیق کی بات پر ٹھہر گئی۔

"کک کیا مطلب ہے آپ۔۔۔ آپ ملے تھے اس سے بتائیں فائیق آپ نے کیا کیا ہے اس کے ساتھ۔"

فائیق کی آنکھیں ایک بار پھر اس کے بارے میں سوچ کے بڑھک اُٹھی تھیں مگر گہری سانس لے کر اس نے خود کو ٹھنڈا کیا تھا۔

"میں نے وہی کیا تھا جو کہ وہ ڈیزورکرتا ہے۔"

شفق کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی پیدا ہوئی۔

وہ چلتے ہوئے فائیق کے پاس آئی۔اس نے فائیق کا ہاتھ تھاما۔فائیق نے اس کی طرف دیکھا۔

"فائیق پلیز آپ نے زوہیب والی غلل غلطی۔"

"کم آن ومن ڈونٹ بی سٹوپڈ۔۔۔تمھارانہ ڈاکٹر سے علاج کروانا پڑے گا۔میں بس یہی کرتا رہوں گا منہ اُٹھا کر ماردوں گا نہیں شفق میری یہ سٹیرٹیجی نہیں ہے۔میں لوگوں کو سیدھا کرتا ہوں۔ہوش کے ناخن لینے کی نوبت لاتا ہوں سب سے بڑی بددعا غلط راہ پر چلنے والوں کی یہی ہے کہ اللہ انھیں ہداہیت دیں انھیں سیدھے راہ پر چلا اور میں یہی کرتا ہوں۔"

"مطلب کیا کہنا چارہے ہیں آپ اس کا مطلب آپ نے زوہیب کو نہیں مارا بتائیں فائیق کیا ایسا ہے۔"

شفق ایک دم اپنی بات بھول کر فائیق کو بے رقراری سے دیکھنے لگی۔

"تم کچھ کہہ رہی تھی مجھ سے۔"

فائیق فی الحال اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے بات کو گھما کر اس کی طرف آگیا۔

"فائیق آپ بات۔۔۔"

"میرا جب موڈ ہوتا ہے لیڈی تو ساری بات بتا دیتا ہوں ورنہ مجھے سے کوئی منتے ترلے کرلیں۔ میں کسی کی نہیں سُنتا اینڈ آف!!۔"

لو جی گل ہی مک گئی۔

شفق نے بے بسی اور قدرے چڑ کر اسے دیکھا۔اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکلانے لگی تھی کہ

فائیق نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"شفق جو تم کہنا چاہتی ہو وہ بتا کیوں نہیں دیتی بتاؤ کل بھی تم کچھ کہنے والی تھی۔۔۔۔۔"

"تو آپ نے مجھے انٹریپ کر دیا تھا ورنہ کل ہی آپ کو پتا چل جاتا۔"

"کیا پتا چل جاتا اچھا ہو گئی غلطی۔ کل میں کچھ بھی نہیں سُنا چاہتا تھا شفق۔ میں بہت آپ سیٹ تھا مجھے وہ سکون کا پل تمھارے ساتھ بنا کسی تکلیف دے بات کے گزرانا تھی اور کہا ہے نا تم سے پوری عمر پڑی ہے باتیں کرنے کو۔

"میرا ریحان کے ساتھ کوئی ریلشن شپ نہیں تھا میرے نہیں خیال یہ بات آپ کو تکلیف دے سکتی تھی۔"

وہ گھور کر نروٹھے پن میں تیزی سے بولی بعد میں اسے احساس ہوا جس بات پر وہ جھجک رہی تھی ۔یہ بات زبان پہ لانے کے لاکھ جتن کر رہی تھی۔ فائیق کے انداز سے وہ یہ بات بڑے آرام سے کہہ چکی تھی۔ فائیق نے پہلے نا سمجھی سے دیکھا پھر اس کی بات سمجھ میں آئی تو ہل نہیں سکا پھر آخر میں ہمت ہوئی تو اتنا کہہ سکا۔

"کیا؟"

اسے جیسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

"فائیق بیشک میرا نکاح کے اوپر نکاح ہو گیا تھا مگر میں اس مقدس رشتے کو مذاق نہیں سمجھتی تھی مجھ پر حق صرف آپ کا تھا چاہیے پوری دُنیا مانتی یا نہ مانتی۔ میں فائیق کی امانت تھی دوسرا آپ میری ہما کے باپ تھے تو۔۔۔

"تو اس لئے ریحان تمھیں مارتا تھا' ہما پہ ظلم کرتا تھا اور اس نے دوسری شادی۔" فائیق کو تو جیسے ساری بات سمجھ میں آ گئی۔ شفق کی بات سے پتا نہیں کیوں عجیب سا سکون اس کے وجود میں اُترا تھا۔

"میری بلا سے وہ ہمیں بیشک مار ڈالتا مگر میں اپنی امانت پہ خیانت نہیں کر سکتی تھی۔ میں فائیق کی تھی اور اس کی رہوں گی۔ فائیق کو جب اپنے علاوہ کسی کی نگاہیں میری طرف چبتی تھی کجا کہ کسی کا چھونا۔۔۔ آپ سے پہلے تو میں مر جاتی۔

"تم نے کیسے منیج کیا یہ سب مطلب۔"

"شروع کے دنوں میں میں نے سپلینگ پلز استعمال کی تھی اس کے بعد جب میں پکڑی گئی تو انھوں نے مجھے مارا تھا تب جا کر میں نے سب سچ بتایا تھا مگر انھوں نے میری بات کا یقین نہیں کیا میری اس سٹوری کو بھونڈی کہانی سمجھی۔۔۔ مگر میری جب دیوانگی بڑھتی گئی تو بھی انھیں یقین نہ آیا کہ میں سچ بول رہی ہوں ہاں البتہ نفسیاتی مریض ضرور سمجھ لیا تھا۔ اوپر سے امی کا بھی کہنا کہ میں پاگل ہو چکی ہوں. وہ بابا کے وجہ سے میرا لحاظ کر رہا تھا کیونکہ بابا ایک مضبوط شخصیت تھے ۔ آخر انھیں کی بدلوت وہ اتنی جائیداد کا مالک بن گیا تھا جس پر میرا حق تھا خیر وہ لحاظ بھی بابا کی ڈیتھ کے بعد ختم ہو گیا۔ بعد میں ہما ہوئی تو امی کے قسم پر مجھے مجبوراً کہنا پڑا کہ ہما' ریحان کی بیٹی ہے ورنہ میری بیٹی معاشرے کے لئے ایک گالی بن جاتی اور میں کبھی مر کر بھی ہما کے لیے ایک اذیت کا باعث نہیں بن سکتی تھی۔"

"تمھیں ڈائیورس اس نے کب دی تھی۔" فائیق نے اپنے بازو شفق کے پیچھے صوفے کے پشت پہ

رکھے اور دوسرا ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھامے رکھا۔

"ہما جب سات سال کی تھی۔"

"ریزن؟"

"دینے پر تو وہ کب کے دے چکا ہوتا مگر اس نے سب کچھ مجھ سے حاصل کرنا تھا دوسرا اس کی بیوی اسے فورس کر رہی تھی۔۔۔ بابا تو تھے نہیں امی مجبور تھی اور ہما چھوٹی تھی تو میں نے اس رشتے سے جان چڑھانے کے لئے سارا حصہ اس کے منہ پہ دے مارا۔ ایون یہ لندن والا گھر بھی اور اس دلدل سے آزاد ہو گئی مگر وہ بھی ایک نفسیاتی مریض تھا جو زیور میرا اور ماں کا تھا جو کہ میں نے ہما کے لئے رکھا تھا وہ حاصل کرنا چاہتا تھا جب اسے دس سال بعد معلوم ہوا تھا اور اس عرصے میں تو اپنی نوکری سے ہما کے لئے تو بہت کچھ جمع کر لیا تھا آگ تو اسے لگنی تھی غضب تو تب ہوا جب ہما کا آڈمیشن سٹینفورڈ میں ہوا اسے تو پوری سکالر شپ ملی تھی مگر ریحان کو کسی طور پہ یقین نہیں آیا پیچھے پڑ گئے اور ایک دن میرے پاس آیا مجھے کھری کھری سُنائی اور اس کے بعد میری طبیعت ایک دم خراب ہوئی۔۔۔

"اور اسی دن مائینڈ گیم والے نے تمھیں کیڈ نیپ کر لیا۔۔۔ تا کہ میرے پہنچنے سے پہلے وہ تمھارا باب ختم کر دے ہونہہ یہی چاہتا تھا غفار بس مجھے ٹارچر کرتا رہے اور واقعی خاصا کامیاب بھی ہوا وہ۔۔ ماننا پڑے گا اپنے دوست کی محبت نے تو جیسے اسے کملا کر دیا ہے۔۔۔ ایڈیٹ"

شفق نے فائیق کو دیکھا پھر سر جھکانے لگی کہ فائیق نے دو انگلی اس کی ٹھوڑی پہ رکھ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اسے گھورا۔

"جی؟"

اسے فائیق کے گھورنے سے الجھن ہوئی۔

"تو کل اتنا ڈرامہ کیوں کیا نظروں میں گر جاوں گی بلا بلا واٹ ایور تم سوچ بھی سکتی ہو تمھاری اس بات سے مجھے کتنی تکلیف ہوئی تھی۔"

شفق نے شرمندگی سے نظریں جھکا لیں۔

"میں یہ دیکھنا۔۔۔۔

"او کام آن یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کے بعد بھی تمھیں قبول کرتا ہوں کہ نہیں واٹ ربش تمھیں اس طرح کا دکھتا ہوں۔"

فائیق کے لہجے میں غصے کے ساتھ دکھ کی لہر شامل تھی۔ شفق تو گھبرا گئی اس کے غصے سے۔

"فائیق آپ میرے لیے بہت پوزیسو تھے۔ اتنے کہ کسی اور کا میری دیکھنا بھی آپ کو آوٹ آف کنڑول کر دیتا تھا۔ تو اگر میں کچھ بولتی نا تو بعد میں آپ کی فیلنگز عجیب سی ہوتی۔"

"شفق اگر میرا دل واقعی تم سے خراب ہو چکا ہوتا تو پہلے بات میں تمھیں دوبارہ پروپوز نہیں کرتا۔ پروپوز تو دور تمھاری شکل تک نہ دیکھتا مگر کیا میں نے ایسا کیا! نہیں نا؟"

"آئی نو۔"

شفق نے اپنے ہنٹوں کو سختی سے دبایا اسے فائیق کا یہ انداز اسے عجیب گلٹ میں مبتلہ کر رہا تھا۔

اس نے شفق کا ہاتھ پکڑ لیا پھر آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی چومی۔

"مجھے اتنا ہی آزماوں جتنا میں برداشت کر سکوں۔"

اس نے شفق کے کندھے کے گرد بازو پھیلائے۔

But thank you so much you make me happiest man alive on

. earth

وہ کس بات پہ شکریہ ادا کر رہا۔ شفق باخوبی سمجھ گئی تھی۔

کچھ بھی کہیے بغیر بس ان آگ رنگ آنکھوں میں دیکھنے لگی جس میں اس کا عکس بیس سالوں کی طرح اب بھی دکھائی دے رہا تھا۔

****

is this for real?

زلنین کی بھاری آواز پر ہما اس سے الگ ہوئی۔

"میں بیٹھنا چاہتا ہوں۔"

ہما آگئے سے کچھ کہنے لگی تھی کہ زلنین آہستگی سے بڑبڑایا۔ زلنین کی ٹانگیں جواب دے گی تھی ۔ اتنا کچھ ایک وقت میں ملا تھا کہ اسے ہضم کرنا بیحد مشکل ہو رہا تھا۔

ہمانے اس کا ہاتھ پکڑ کر سامنے والے صوفے پہ اسے بیٹھایا۔

"زلنین آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے کیا اس دن کی طرح آپ کی طبیعت تو نہیں خراب ہو رہی۔"

اس نے پریشانی سے زلنین کا غیر معمولی ٹھنڈے ہاتھ کو رگڑا عموماً ان کے ہاتھ ضرورت سے زیادہ گرم ہوتے تھے کبھی تو اتنے ہوتے تھے کہ بندے سے ہاتھ لگانا مشکل ہو جاتا تھا۔

"کیا تمھیں سب یاد آگیا ہما۔۔۔ تمھیں پتا چل گیا کہ تم سونیا نہیں بلکہ ہما زلنین ہو۔"

عجیب لہجہ تھا مگر ہما نے دھیان نہیں دیا۔

"مجھے سب یاد ہے زلنین یقین کریں میرا۔"

"اگر تم مائینڈ گیم کا حصہ ہوئی' اگر تم زندہ ہی نہ ہوئی۔۔۔۔ میں کیسے مان لوں کہ تم ہما ہو۔"

زلنین نے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

"کیا آپ کو میری طرف دیکھ کر بھی یقین نہیں آیا کہ میں آپ کی ہما ہوں۔ زلنین اس کھیل نے آپ کا اتنا دماغ خراب کر دیا ہے کہ آپ پہچانے سے قاصر ہیں کہ میں آپ کی ہما ہوں۔"

ہما کو زلنین کے انداز نے بہت ہرٹ کیا تھا۔ اس کا ٹوٹا ہوا انداز دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔ اس کے بغیر کیا سے کیا بن گیا تھا۔

زلنین اسے دیکھا ہما کی نگاہوں کو پڑھ کر اس نے نفی میں زور سے ہلایا۔

"مت دیکھو ایسے مجھے ترس بھری نظروں سے۔"

زلنین نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔

ہما نے اپنی آنسو بہنے دیے۔

"حال دیکھا آپ نے اپنا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ کی اس حالت سے مجھے کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔ ترس نہیں آتا مجھ پر۔"

"تمھیں آیا تھا ہما۔ ہاں بولو مجھے پر ترس آیا تھا۔ کیا سارے دکھ صرف ہم جن نے ہی اُٹھانے ہیں ۔ تم انسان لوگ بری الذمہ ہو گئے ہو۔ نہ تم اس دن بلیک روز آتی نہ ہی وہ جو کر تم پر اٹیک کرتا اور نہ ہی تم مجھ سے الگ ہوتی۔"

"اگر ایسا نہ ہوتا زلنین تو میرے بابا کو میری ماما کبھی نہ ملتی۔ آپ کو اپنے چاچو کبھی نہ ملتے۔"

اس نے زلنین کو بڑے تحمل سے جواب دیا کہ زلنین تو ایک منٹ کے لئے لاجواب ہو گیا۔

"میں اگر اسے آئینے میں نہ جاتی تو سمجھو کوئی بھی اس آئینے میں نہ جاتا جہاں میری نانو اور ماما قید ہیں۔ ماما کی تو سمجھو کوئی اُمید نہیں تھی مگر دیکھے اور یتھنک ہیپنز فور گڈ۔"

زلنین کے پیشانی پہ گرے سیاہ سلکی بالوں کو ہما نے ہاتھ بڑھا کر اسے پیچھے کیے۔

"اور سب سے بڑی بات میں سوچتی تھی اگر میں مروں گی تو میرے پیچھے رونے والا کوئی نہیں ہو گا۔ مجھے تو کوئی یاد بھی نہیں کرے گا مگر میری سب سے بڑی بھول تھی کوئی ہے جو مجھ سے بے انتہا محبت کرتا۔ کوئی ہے جس کا میرے بغیر سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ کوئی ہے جو میرے جانے پر پاگلوں کی طرح روتا۔ مجھے یاد کرتا ہے۔ اپنا آپ بھول جاتا ہے' ساری دُنیا سے کٹ جاتا کہ مضبوط شخصیت سے ایک کمزور نڈھال عاشق بن جاتا ہے اور اس دنیا میں میرے لئے ایک ہی شخص ہو سکتا تھا اور وہ ہے زلنین ذوالفقار۔ ایک بات پہ تو مجھے بالکل کوئی خطرہ نہیں ہے اگر میں مر بھی جاتی ہوں تو مجھے اتنا یقین رہے گا کہ زلنین میرے علاوہ کسی کو نہیں چاہیے گا خواہ وہ میرے جیسے دیکھنے والی سونیا ہی کیوں نہیں ہو۔"

زلنین ہولے سے ہنس پڑا ایک آخری بوند تیزی سے اس کی آنکھوں سے نکل کر ہما کے ہاتھوں سے جذب ہوا تھا۔

"دوبارہ کبھی ایسا نہ کرنا۔"

اس نے ہما کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا اور اسے زور سے بھینچ لیا۔

"اگر قسمت نے ایک بار پھر ساتھ نہ دیا تو۔"

ہما نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اس بار قسمت کی ایسی کی تیسی کر دوں گا خود کو مار دوں گا۔"

"دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا اس وقت۔"

ہما خفگی سے کہتے ہوئے اس سے الگ ہونے لگی مگر زلنین نے گرفت مضبوط کر لی۔

"مجھ سے الگ کبھی مت ہونا۔"

"مجھے ڈر لگ رہا ہے زلنین کہی آپ پاگل نہ ہو جائے۔"

اس نے گہری سانس لیتے ہوئے زلنین کے سینے میں منہ دیتے ہوئے کہا۔

"پاگل۔۔۔۔۔ سائیکو کر دیا تم نے مجھے دین دُنیا کا تو جیسے ہوش نہیں رہا مجھے۔۔۔ خطرناک ہو تم میرے لئے۔"

"ہاں سارے الزام مجھ پر لگا دیں آپ۔"

زلنین نے دیکھا بڑی سی وال کلاک پہ شام کے چھ بجنے والے تھے اسے یاد آیا کہ ابھی پہرادری کے لئے وہ جن یہاں آئے گا۔ اس نے تیزی سے ہما کو خود سے الگ کیا حالانکہ دل بالکل نہیں چارہا تھا مگر اس آفت کو بھی ختم کرنا تھا۔

"کیا ہوا۔"

"میرے ساتھ اوپر جلدی سے چلو اور اس سارے معاملے میں منہ بالکل بند رکھنا اوکے۔"

"مگر۔۔۔"

لیکن زلنین کچھ بھی کہیے بغیر اس کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے اسے اوپر لے کر جانے لگا۔

قسط : انتیس
باب : کھلتے باب

"کیا کروں کیا کروں۔"
وہ ہما کو تو کمرے میں لے آیا تھا مگر اسے سمجھ نہیں آئی تھی وہ کیا کرے۔ کوئی ہما اس وقت پینٹ شرٹ میں تھی وور عجیب لگے گا اگر شفق آنٹی پینٹ شرٹ میں ہو۔۔۔۔ نہیں نہیں انھیں تو یقیناً شک ہو جائے گا۔
"زلنین یہ کمرے کی لائٹس اتنی ڈم کیوں ہیں اور یہ جگہ بڑی جانی پہچانی سی لگ رہی ہے۔ ہم کہاں ہیں۔"
ہما نے اس جگہ کو بڑی حیرت سے دیکھا تھا۔ اسے یہ جگہ پتا نہیں کیوں دیکھی دیکھی لگ رہی تھی یہ جگہ بالکل ویسی تھی مگر اس تصویر کے مقابلے یہ جگہ کافی بدتر حلیے میں تھی۔
"یہ پکڑو اور جلدی سے ریسٹ روم میں جا کر چینج کرو۔"
وہ زلنین کی تیز آواز پہ تیزی سے مڑی۔ اس نے زلنین کے ہاتھ میں دیکھا۔ ڈھیلی ڈھالی نیلی رنگ کی شلوار قیمض تھی۔

"یہ۔۔۔۔"

"بات میں سب بتاوں گا جلدی سے جا کر پہنو۔"

"زلنین یہ تو ماما کے جیسے۔۔۔۔"

"جلدی۔"

اس نے کھینچ کر ہما کو واش روم میں بند کر دیا۔

ہما زلنین کے جلد بازی کو دیکھتی رہ گئی پھر اسے لگا کوئی گڑبڑ ہے اس لئے بنا سوچ جلدی سے چینج کر باہر آئی۔ امی کا جسم

بھرا ابھرا تھا تبھی اس کو کپڑے کافی بڑے اور کھلے لگ رہے تھے۔ بے اختیار جنجھلاتے ہوے اس نے دوپٹے کو اپنے گرد لپیٹا اور باہر آئی۔ زلنین ٹھہر گیا اور رُک کر اسے دیکھنے لگا۔

اس کو اس کپڑے میں دیکھ کر نجانے کیوں ہنسی آئی مگر ہنسی کو کھانسی میں بدلنے میں اس نے ایک سکینڈ نہیں لگایا تھا۔

"اب کوئی آئے گا تو اسے دیکھ کر مت گھبرانا اور اپنا آپ بالکل شفق آنٹی ظاہر کرنا۔ پلیز کوئی گڑبڑ نہیں ہونے دینا۔"

"اوکے زلنین۔۔۔ مگر وہ میرے چہرے۔"

اس نے زلنین کو مسکرا کر تسلی دی پھر کسی خیال کے تحت بولی تو زلنین فوراً سمجھ گیا۔ اس کا چہرہ تو نو عمر کا عکس تھا۔ اس میں زمانے کی تلخی شامل نہیں تھی۔ نہ کسی قسم کی دُکھ کی لہر بڑی آسانی سے پکڑے جاسکتے تھے۔

"آنکھیں بند کرو اپنی۔"

ہمانے بنا کچھ احتجاج کے آنکھیں بند کر لیں۔ زلنین نے آگئے بڑھ کر اس کے چہرے پہ پھونک ماری پھر انگلی کی پوروں سے اس کے چہرے کو مکمل طور پہ شفق آنٹی کے چہرے میں بدلنے لگا جب اپنا کام مکمل کر چکا تو بڑے آرام سے پیچھے ہوا۔

"جا کر اب آرام سے سوچ میں گُم بیٹھ جاو باقی میں سنبھال لوں گا۔"

ہمانے سر اثبات میں ہلایا اور خاموشی سے جا کر بیٹھ گئی۔

زلنین فوراً کسی کی قدموں کی چاپ پر متوجہ ہوا۔ اور جا کر کھڑکی پاس کھڑا ہو گیا۔

****

تقریباً دو ہفتے ہو گئے تھے اسے یہاں قید خانے میں قید ہوے وے مگر رہائی کا نام و نیشان نہیں تھا ۔رہائی سے مراد فائیق ذوالفقار کے۔ اس دن کے بعد سے وہ ایک بار بھی اس کے پاس نہیں آیا تھا۔ کیا وہ کبھی نہیں آئے گا کیا وہ ساری زندگی اس قید خانے میں بند رہے گی نہیں وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتی ایک غلطی کے بنا پر وہ اپنی ساری زندگی تباہ نہیں ہونے دے سکتی۔ وہ مانتی ہے اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ اس نے ہما کو تکلیف دی تھی مگر اس غلطی کی اتنی بڑی سزا۔ سب سے زیادہ تکلیف اسے تو امی 'بابا اور اس کے بہن نے دی تھی مگر وہ وہاں مزے میں تھے اور وہ وہ یہاں ان کے عمال کو بھگت رہی تھی۔ فائیق ذوالفقار نے بس اس کے اوپر اتنی مہربانی کی تھی دن میں دو وقت کا کھانا ٹائیم پر آجاتا تھا۔ اور اس قید خانے میں غسل خانہ موجود تھا۔ بس یہاں تک تھی اس کی فیضیابی۔

وہ آنے والی عورت سے بار بار فائیق کو پوچھتی تھی کہ پلیز اس کو بھیج دے تاکہ وہ معافی مانگ لے ۔ہما ہما کہی سے آجائے تو اس کے پیر بھی پکڑنے کو تیار ہے۔اس قید میں وہ رہے گی تو وہ پاگل ہو جائے گی۔ مگر نہ وہ کھانے لانے والی عورت جواب دیتی نہ ہی فائیق کا کوئی ارادہ تھا کہ وہ یہاں آئے۔

جب اسے حل نہ ملا تو نکلنے کی کوئی ترقیب سوچنے لگی۔ساری طریقے آزما چکی مگر اس نیم اندھیر قید خانے کے سارے راستے بند تھے۔

تنگ آکر وہ دروازہ پیٹنے لگی اتنے کہ اس کے ہاتھ زخمی ہو چکے تھے۔

زمین کے بل تھکے ہوے انداز میں بیٹھ کر وہ گھٹنے میں سر دیے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔اس ویران خانے میں اس کی سرگوشیاں باخوبی سُنائی دے

رہی تھی۔

ایک دم روتے روتے وہ چُپ ہوئی جب ہلکی سی سرگوشی نما آواز اسے اپنے آس پاس سُنائی دی۔

اس نے ڈر کر اِدھر اُدھر دیکھا۔

اس نے اپنی چہرہ جلدی سے صاف کیا اور تیزی سے اُٹھی۔یہ آواز یہی آس پاس تھی لگ رہا تھا جیسے کوئی اسی کی طرح رو رہا ہے مگر ساتھ میں کسی سے مخاطب ہے۔

فریحہ تیزی سے اُٹھی۔اس کے علاوہ کوئی اور بھی ہے قید خانے میں مگر کون ہو سکتا تھا۔

"کوئی ہے ؟ہلیو۔۔۔۔۔۔"

وہ دروازے کے سہارے تیزی سے اُٹھی۔

پوری جگہ گھوم کر اس نے دیکھا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔

اس نے دیکھا بائیں کونے کہ زمین کے ایک طرف ہلکی سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔

"یہ کیا؟ یہ روشنی کہاں سے آرہی ہے۔"

پہلے اس کا دھیان نہیں رہا تھا ضرور پہلے بھی یہاں سے روشنی آرہی ہو گی۔ وہ بڑے احتیاط سے اس طرف گئی تھی۔ کیونکہ روشنی کے باوجود اس جگہ کافی اندھیرا تھا۔

پہنچتے پہنچتے جیسے ہی وہ اس روشنی کے قریب آئی تھی۔ اس کے پیروں نے زمین کے حصے کو بڑا ہلکہ محسوس کیا۔ نیچے جب دیکھا تو لکڑی کا حصہ وہ ٹوٹ گیا تھا اور وہ تیزی سے گھر کے نچلے درجے میں جا کر گری تھی۔

"میرے اللہ۔"

وہ زور سے کہرائے۔

"یا خدا!! یہ کون ہے۔"

تھوڑی دیر بعد اسے کسی کی بھاری بھر کم آواز سُنائی دی اور کوئی چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

وہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس کوئی بڑے عمر کا آدمی تھا۔ اس کے سر پہ ٹوپی تھی اور داڑھی لمبی اور سفید تھی۔ دیکھنے میں وہ کافی گریس فل سے تھے یقیناً جوانی میں خوبصورت بھی رہے ہونگیں۔ آنکھیں قدرے سوجی ہوئی تھیں۔ چہرے پہ اس گری ہوئی لڑکی کو دیکھ کر پریشانی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات ابھر اُٹھے تھے۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے بڑے احتیاط سے لڑکی کے چہرے کا رُخ مڑا تو پریشان ہو گیا اس لڑکی

کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔

"او گاڈ۔۔۔اب کیا کروں میں یا اللہ یہ کس آزمائش میں پھنسا دیا ہے۔"

وہ تو جیسے بھوکلا گیا تھا مگر کچھ سوچتے ہوے وہ جلدی سے لڑکی کو اُٹھانے لگا اور اسے چرپائی پہ لیٹایا

۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"سر آپ سے ملنے کوئی آیا ہے۔"

غفار جو سگریٹ کے گہرے کش کے ساتھ اپنی فائل پہ متوجہ تھا ایک دم اس کی سکیٹری کال پہ

متوجہ ہوا تھا۔

"نام؟ کوئی بڑی پارٹی ہے عموماً تو بنا اپاونیٹمنٹ کے ویسے ہی لوگ آتے ہیں۔"

"یس سر مسٹر اینڈ مسز جورج آئے ہیں۔"

"او تو گوروں کو بھی ہمارے جادو کی ضرورت پڑ گئی بھیجوا نھیں۔"

وہ مسکرا کر قہقہ لگا کر فون بند کر چکا تھا۔

"کیا میں اندر آسکتا ہوں مسٹر غفار۔"

کسی کی اجنبی آواز پر غفار نے تیزی سے سر اُٹھاتے ہوے کہا۔

"شیور۔۔۔فائیق ذوالفقار۔۔۔"

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔فائیق نیوی سوٹ میں ملبوس 'بلیو ٹائی میں بے پناہ ہینڈ سم

لگ رہا تھا پہلے والے فائیق کو عکس با خوبی دکھائی دے رہا تھا۔وہ اس کے آمد کو ایک نہ ایک دن

ضرور ایکسپیکٹ کر رہا تھا مگر ایسا فریش انداز وہ اگر اس سے ملنے آتا تو غصے میں یا شکست خور انداز میں اس سے ملتا۔

"تم یقیناً مجھے ایکسپیکٹ نہیں کر رہے تھے خیر فائیق ذوالفقار نہیں ہے مسٹر اینڈ مسز فائیق ذوالفقاد شفی اندر آو۔"

ابھی حیرت کے مقام سے وہ صحیح طرح واپس نہیں آئے تھا جب امیر الڈ گرین ساڑھی میں ملبوس 'بالوں کو نیٹ بن بنائے 'ڈائمنڈ کی جولیری پہنے گریس فل سی شفق مسکرا کر اندر داخل ہوئی تھی۔ کیا کنفیڈنس تھا اس کی آنکھوں میں کیسی جیت تھی اس کی مسکراہٹ میں۔ آنکھوں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

"کیا ہوا غفار اتنی دنگ نظروں سے میری بیوی کو کیوں دیکھ رہے ہو۔"

اس نے شفق کے کندھے پہ بازو پھیلاتے ہوئے گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

آگ رنگ آنکھوں میں شرارت بھری ہوئی تھی۔

"اچھا مذاق ہے فائیق ایک عام سی جینی کو اپنی بیوی کے روپ میں بدل دیا ہے چلو دل کی تسلی کے لئے اچھا ہے ایٹلیسٹ تمھارا دل بہل تو رہا ہے۔۔۔۔ آو بیٹھو۔"

اس نے خود کو کمپوز کر کے کھل کر مسکراتے ہوئے فائیق کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اُف اتنے بڑے مشہور عامل سے اتنا بڑا دھوکہ کیسے ہو گیا۔۔۔تتت یار خاصا مایوس کیا مجھے لگا تھا تم دیکھتے ہی پہچان جاو گئے خیر کوئی نہیں یقین دلا دیں گئے۔ او شفق۔"

شفق ایک دم نروس ہو گئی تھی مگر فائیق نے اس کے کندھے کو دبا کر تسلی دی تھی۔

غفار کو ایک دم شک کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی تھی کہی فائیق کو اس گھر میں فو نہیں مل گئی ---پتا تو کروانا پڑے گا۔ اس لئے پاور سیٹ پہ لگے نیلے رنگ کے بٹن کو اس نے دبایا تھا کہ اس گھر میں موجود شفق کی خبر فوراً سے دی جائے۔

وہاں زلنین آنے والے جن کے انداز کو نوٹ کر رہا تھا۔

اسے لگا تھا وہ شفق کو دیکھ کر کچھ کہے گا۔۔۔ کوئی تو بات کرے گا مگر وہ ٹرے رکھ کر اِدھر اُدھر دیکھ کر جا چکا تھا۔ زلنین چل کر ہما کے پاس آیا۔ ہما ایک دم اس کے ساتھ لگ گئی۔

"یہ کون تھا۔۔۔۔ اس کی آنکھیں بہت خوفناک تھی چہرہ بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا۔"

وہ ڈر کر زلنین کو کہہ رہی تھی کہ زلنین نے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"ششش"

اس نے پھر جیسے کسی کی موجودگی محسوس کی اور اس کا شک صحیح نکلا۔ کسی نے زلنین کی گردن بے اختیار دو بچی تھی اور ہما سے الگ کر اسے دور دیوار پہ جا کر پھینکا۔

ہما کی چیخ نکلی۔

"زلنین۔"

"او ڈیم۔۔۔۔۔"

زلنین نے تیزی سے سر اُٹھایا اس نے دیکھا وہ جن کا چہرہ دیکھ سکتا تھا۔ اس کی آنکھیں تیز مرچ رنگ کی تھی اس میں سے شعلے نکل رہے تھے یہ ہپنو ٹائز ہوئے وے جن تھے۔۔۔ غفار کے بندے۔۔۔ اس جن نے اپنے ہاتھ میں ان دیکھی چیز اُٹھائی اور کچھ بولنے لگا زلنین سمجھ گیا وہ

غفار کو اطلاع دے گا۔ نہیں۔

زلنین حیوان کے روپ میں بدل چکا تھا اور فوراً سے اس جن پر اٹیک کیا۔

"ہاں تو بولو کوئی اطلاع ملی۔"

غفار کو ایک سکینڈ میں خبر ہو جاتی تھی مگر ابھی تک کوئی اطلاع نہ ملی تو اس نے دوبارہ پاور سیٹ کے نیلے بٹن کو دبایا کہ اچانک فائیق اس کے سامنے بیٹھا بول پڑا کہ غفار نے تیزی سے سر اُٹھایا۔

"ک ک کیسی اطلاع۔"

"یہی کہ جو شفق یہی والے ہے کہ نہیں۔"

فائیق ہنستے ہوئے بولا۔

غفار نے اپنی مٹھیوں کو زور سے دبایا۔

"تمھیں اپنی قابلیت پہ ابھی تک اتنی خوشگمانی کیوں ہے فائیق۔"

شفق نے فائیق کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس کا دل کسی انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا۔

فائیق نے اس کا ہاتھ دبایا اور مسکرا کر اسے دیکھا۔

"اپنی قابلیت کی خوشگمانی ہو یا نہ ہو مگر خدا کا یقین ضرور ہے۔۔۔ انسان جتنا خدا بنے کی کوشش کر لے۔ خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ فرعون کی مثال تمھارے سامنے ہے۔"

فائیق ٹانگوں پہ ٹانگ رکھتے ہوئے اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ کو دیکھا جو اب سختی سے کمپوزڈ کر کے ہنسا تھا۔

"بڑے مومن ہو بھئی۔۔۔ محبوب کی جدائی نے خدا کے قریب کر دیا خیر خدا سے زیادہ میری

ضرورت تمھیں زیادہ پڑے گی۔۔۔۔"

زلنین نے اس کو ختم کر کے سائڈ پہ پھینکا تھا اور اپنے روپ میں آیا تھا۔ ہما ساکت نظروں سے کبھی زلنین کو کبھی سامنے پڑے جن کو دیکھ رہی تھی زلنین نے وہ سامنے پڑا نیلا پتھر اُٹھایا وہ سمجھ گیا یہ غفار سے رابطے کرنے کا طریقہ تھا۔ اس نے اس کے کہی ٹکڑے کر ڈالے اور ہما کے پاس جانے کے بجائے وہ کھڑکی کی طرف آ گیا۔ بھیگا' ویران اور خاموش لندن کو دیکھتے وہ نجانے کس سوچ میں گُم ہو گیا۔

لڑائی کے چکر میں اس کی پینٹ کی جیب سے وہ بریسلیٹ گر گیا۔ ہما نے زلنین کی پشت کو دیکھا چلتے ہوے اس کے پاس آئی۔ تو اپنے پیروں میں کوئی چیز محسوس ہوئی۔ اس نے پیر ہٹا کر دیکھا تو وہی بریسلیٹ تھا۔ اس کا چہرہ اب واپس ہما کے روپ میں آ چکا تھا مگر اسے دھیان کہاں تھا۔ جھک کر اس نے وہ بریسلیٹ اُٹھایا۔

دو سفید فاختہ پوری آب و تاب سے چمک رہے تھے۔ گولڈ پلیٹ پنڈینٹ کو چھوتے ہوے اسے وہ نکاح کا پل یاد آیا تھا۔ سُرخ جوڑے میں وہ غصے سے سُرخ ہوے وے زلنین سے لڑ رہی تھی۔

"نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔"

"مجھے جانے دو زلنین۔"

"تم نے مجھ سے میرا دوست بھی چھین لیا۔۔۔۔ وہ مجھے مارتا بھی نہیں تھا جبکہ تم۔۔۔۔ تم کیا ہو زلنین۔"

"اجازت ہے۔"

بریسلیٹ پہنانے سے پہلے زلنین نے اس سے پوچھا تھا اور وہ کیسے غصے سے اسے مارنے لگی تھی اور زلنین نے پیار سے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"زلنین۔"

اس نے ہولے سے زلنین کو پکارا تھا۔ زلنین چونکہ مڑ کر اسے دیکھا۔ توہما کے ہاتھ میں اسی کا بریسلیٹ دیکھ کر ٹھہر گیا۔ یہ اس کے پاس کیسے آیا۔

....

"خیر چھوڑو ان باتوں کو تم مجھ سے کچھ ڈیل کرنا چاہتے تھے وہ نہ ڈسکس کر لیں اور ایک سکینڈ ڈسکس کرنے سے پہلے میں تمھیں انوائٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ شفق زرا کارڈ تو نکالنا۔"

فائیق کے کہنے پر شفق نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے کارڈ نکالا اور فائیق کو پکڑا یا۔

فائیق نے اسے دیکھا نظروں میں تنبیہ بھی کی۔

"ریلکس۔"

اور پھر اسے دیا۔

"یہ کیا ہے؟"

"شادی کا کارڈ۔"

"اپنے دُشمن کو شادی پہ بلا رہے ہو۔"

"تم میرے دشمن سے زیادہ اپنے خود کے دشمن ہو۔ خیر میرے بھتیجے زلنین ذوالفقار کی شادی ہے۔"

"اور یہی کہہ گئے اپنی مری ہوئی بیٹی کے ساتھ آیئم آرائٹ ہاہاہا خیر اچھا کر رہے ہو بھتیجے کی شادی کروا رہے ہو بیوی کے غم سے نکلنا ضروری ہے۔"

"ارے واہ ماننا پڑے گا تمھیں کیسے پتا چلا کہ ہما سے ہو رہی ہے اس کی شادی۔"

"کیا مطلب۔۔۔۔"

اب کی بار تو واقعی وہ ہل نہ سکا۔

فائیق کے لہجے میں ایسی بات تھی کہ وہ لمحے میں گھبرا کر رہ گیا۔

"بڑی سمپل سی بات کی ہے یہ تمھارے چہرے پہ بارہ کیوں بج اُٹھے ہیں خیر چلتا ہوں مگر جانے سے پہلے اتنا کہوں گا کہ آتے ہوے میری ساسوں ماں کو لانا تا کہ حساب کتاب بڑے آرام سے ہو جائے ورنہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے یار اصل انجام کا پھل میں بڑے پیار سے نہ صرف دکھاوں گا بلکہ کھلاوں گا بھی۔۔۔۔ چلیے مسز شفق پھر ملاقات ہو گی۔"

غفار سے ہاتھ ملانے کے لئے فائیق نے ہاتھ آگئے کیے۔ غفار نے سُرخ نگاوں سے اسے دیکھا۔

دل کر رہا تھا ایک ہی سکینڈ میں اس کا نام ونیشان مٹا دے اس سے اتنی بڑی بھول کیسے ہو گئی۔ اس نے فائیق کو اتنا ہلکہ آخر کیسے لے لیا۔

ہاتھ مارے باندھے ملا کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

"ضرور فائیق ذوالفقار حساب کتاب اسی دن کرے گئے۔"

اس کے جانے کے بعد اس نے ہما یعنی سونیا کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔

قسط : تیس
باب : چاند اور بادل

فریحہ کی آنکھیں کھلیں تو اس نے دیکھا وہ قید خانے کے بجائے بڑی انجان جگہ پہ تھی۔ وہ بے اختیار اُٹھی تو جسم کا درد کا احساس ہوا۔ منہ سے بے اختیار سسکی اُٹھی۔

"یا اللہ شکر آپ اُٹھ گئی آپ ٹھیک تو ہے نا۔"

کسی کی انجانی آواز پر اس نے اپنی تھکی ہوئی آنکھیں گھما کر اس کی طرف کیں۔ تو ایک بڑی عمر کے شخص کو دیکھ کر وہ ڈر گئی۔

"ککک کون ہے آپ مم میں کہاں ہوں فففائیق۔"

وہ شخص ایک دم لڑکی کے ڈرنے پہ بھوکلا گیا تھا مگر جب اس کے منہ سے فائیق کا لفظ نکلا تو چونک اُٹھا۔

"آپ آپ فائیق ذوالفقار کو جانتی ہیں؟"

"میں کہاں ہوں کدھر ہوں آپ کون ہیں۔"

"آپ ذوالفقار ہاوس کے تہہ خانے میں ہیں۔"

"تہہ خانہ؟"

"جی آپ اوپر سے گری تھی اور بے ہوش ہو گئی تھی کیا آپ بھی قیدی ہیں؟ یا اس کی گھر کی فرد۔۔"

"آپ کون ہیں؟"

اس شخص کے چہرے پہ بڑی عجیب اور اداس مسکراہٹ آئی۔

"مجھے خود نہیں پتا میں کون ہوں۔"

اس بندے کی عجیب سی بات پر وہ خود پہ الجھن میں مبتلا ہو گئی۔ اس کا سر بہت زیادہ دکھ رہا تھا۔ آنکھیں کھرا کے بند کر کے اس نے گہرے گہرے سانس لئے۔

"آپ لیٹ جائے مجھے لگتا ہے بھی آپ کی طبیعت بلیک مرر

قسط: تیس

باب: چاند اور بادل۔

فریحہ کی آنکھیں کھلیں تو اس نے دیکھا وہ قید خانے کے بجائے بڑی انجان جگہ پہ تھی۔ وہ بے اختیار اُٹھی تو جسم کا درد کا احساس ہوا۔ منہ سے بے اختیار سسکی اُٹھی۔

"یا اللہ شکر آپ اُٹھ گئی آپ ٹھیک تو ہے نا۔"

کسی کی انجانی آواز پر اس نے اپنی تھکی ہوئی آنکھیں گھما کر اس کی طرف کیں۔ تو ایک بڑی عمر کے شخص کو دیکھ کر وہ ڈر گئی۔

"ککک کون ہے آپ مم میں کہاں ہوں ففففائیق۔"

وہ شخص ایک دم لڑکی کے ڈرنے پہ بھوکلا گیا تھا مگر جب اس کے منہ سے فائیق کا لفظ نکلا تو چونک اُٹھا۔

"آپ آپ فائیق ذوالفقار کو جانتی ہیں؟"

"میں کہاں ہوں کدھر ہوں آپ کون ہیں۔"

"آپ ذوالفقار ہاوس کے تہہ خانے میں ہیں۔"

"تہہ خانہ؟"

"جی آپ اوپر سے گری تھی اور بے ہوش ہو گئی تھی کیا آپ بھی قیدی ہیں؟ یا اس کی گھر کی فرد۔۔"

"آپ کون ہیں ؟"

اس شخص کے چہرے پہ بڑی عجیب اور اداس مسکراہٹ آئی۔

"مجھے خود نہیں پتا میں کون ہوں۔"

اس بندے کی عجیب سی بات پر وہ خود پہ الجھن میں مبتلا ہوگئی۔ اس کا سر بہت زیادہ دکھ رہا تھا۔ آنکھیں کہرا کے بند کر کے اس نے گہرے گہرے سانس لئے۔

"آپ لیٹ جائے مجھے لگتا ہے ابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"

"میں کوشش کرتا ہوں کہ کسی کو اطلاع دے دوں ورنہ تو یہاں برسوں سے میری پکار پکار ہی رہی ہے۔"

وہ کہتے ہوئے اُٹھ پڑا اور فریحہ نے تھک کر اپنے آنکھیں موند لی تھیں۔

اب کیا ہو گا کیا فائیق اس پہ ظلم کرے گا کیونکہ اس نے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔

یا اللہ مجھے بچا لیجیے گا۔

اس نے سسکتی لیتے ہوئے دل میں خدا کو پکارا۔

****

"یہ تمھیں کہاں ملی ؟"

فائیق سامنے گلاس ڈور سے نانو کے وجود کو دیکھنے لگا جہاں سامنے شفق سیٹ پہ بیٹھی ان کا ہاتھ تھامے رو رہی تھی اور ہما ان کے کندھے کو پکڑے سنبھال رہی تھی۔ اس کے چہرے پہ بھی دکھ کی لہر تھی مگر ماں کو سنبھالنے کی خاطر وہ خود پہ کنٹرول کر رہی تھی۔ زلنین اس وقت نیلی جینز اور بلیک جیکٹ میں ملبوس تھا۔ لگتا تھا ابھی ابھی وہ فریش ہو کر آیا مگر آنکھوں میں تھکن ہنوز تھی۔ اس نے اپنے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

"میں غفار کے بندے کو اٹیک کرنے کے بعد ہما سے بات کر رہا تھا کہ اچانک مجھے گلاس ٹوٹنے اور کسی کی چیخ سُنائی دی تھی۔ اس کے بعد ہما کو وہی چھوڑ کر میں اس طرف آیا تو میں دیکھ کر حیران رہ گیا سامنے والا

دروازے پہ سے کسی کی آواز سُنائی دے رہی تھی۔۔۔مجھے شک پڑا کہ یہ نانو کی آواز ہے۔۔۔میں نے دروازہ توڑا تو دیکھا ان کا زخمی اور لاچار وجود پڑا تھا۔۔۔وہ میرے آنے کے بعد مجھے ساکت نظروں سے تک رہی تھیں ایک دم میں ان کے قریب آیا تو بے ہوش ہو گئ۔"

"تمھیں اسی گھر میں ملی۔سٹریچ میں بھی وہاں تھا مگر شفق کے علاوہ کسی انسان کی خشبو مجھے نہیں محسوس ہوئی۔"

"وہ ایک زندہ لاش بن چکی ہیں چاچو پتا نہیں ان بوڑھی جان کو تکلیف میں دیکھ کر ان سب سے زیادہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ان کو اتنا سب کچھ دیکھنا پڑ رہا ہے۔"

"کام بھی تو ایسا کیا ہے انھوں نے جو اللہ کو ناپسند تھا۔"

فائیق نا چاہتے ہوے بھی تلخ ہو گیا تھا۔

"پلیز چاچو وہ کوما میں ہیں۔ان کی زندگی کے چانسس کم ہیں اب تو انھیں معاف کر دیں وہ ماں تھیں بیٹی کا اچھا۔۔۔"

زلنین کو فائیق کی بات اچھی نہیں لگی۔فائیق نے اسے گھور کر اس کی بات کاٹی۔

"میری کوئی اوقات بھی نہیں ہے کہ میں انھیں معاف کر دوں۔میرے لئے اس سب کے بعد بھی وہ قابل احترام ہیں۔۔۔میری دعا ہے وہ بہت جلد ہمارے زندگی میں لوٹ آئے ان کی دعاوں کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔"

"اب کیا کرنا ہے چاچو۔"

"وہی جو پلان ہے ہمارا۔"

"مگر چاچو نانو کی حالت کافی کریٹکل ہے شادی۔۔۔"

"زلنین! غفار کو اگر سبق سکھانا ہے تو یہی وقت ہے ورنہ ورنہ ہم سب ایک بار پھر تباہ ہو جائے گئے۔مجھے

اپنے سے زیادہ تمھاری اور ہما کی فکر ہے۔"

"آپ فکر کیوں کرتے اب تو ہما کو سب۔۔۔۔"

"ہما کو بیشک سب یاد آگیا ہو مگر ابھی بھی وہ غفار کے قابو میں آسکتی ہے۔"

"مطلب؟"

زلنین ایک دم الرٹ ہو گیا۔

فائیق نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"جیزی کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔"

"جیزی کی کیوں ضرورت محسوس ہو رہی ہے؟ میں مر گیا ہوں۔ چاچو جتنا وہ سمارٹ سہی بچہ ہے ابھی۔ بھائی ہے میرا میں اسے مصیبت میں نہیں پھنسا سکتا۔ دادا ذوالفقار کا بھی تو سوچیں۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم بہر حال ہما کو تم لے کر جاو میں یہاں شفق کے پاس ہوں۔"

"مگر۔۔۔"

"زلنین میں تمھیں گیم کی تیاری کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ وقت بہت کم ہے ہمارے پاس۔"

"امی نانو ٹھیک ہو جائے گی آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں۔"

"مجھے ملی بھی تو میری ماں کس حالت میں ہما۔۔۔ میں نے تو سوچا تھا ان سے خوب لڑوں گی شکوے گلے کروں گی اور یہ بھی کہوں گی میری پھول سی بچی کو اکیلا کیوں چھوڑ دیا تھا۔۔۔ ہاے میری ماں ہما جیسی بھی تھی میری امی تھی مجھ سے پیار کرتی تھی۔۔ میرے مشکل وقت میں بھی ساتھ رہی مجھے اکیلا نہیں۔ امی آنکھیں کھولیں نا آپ کی شفی آئی ہے آپ کی شفق زندہ ہے۔"

زلنین اندر داخل ہوا تو شفق کو روتا ہوا دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

ہما نے نظر اُٹھا کر اسے دیکھا۔

"زلنین ماما چُپ نہیں ہو رہی یہ اپنی طبیعت نہ خراب کر لیں۔"

ہما کو وہ دیکھتا رہ گیا اسے پتا تھا وہ اس دن کی طرح خوب سارا رونا چاہتی تھی جس دن نانو کی نقلی موت۔ کس کی کندھے کی اسے اشد ضرورت تھی مگر آج کے پل وہ خود کسی کا کندھا بنی ہوئی تھی اور کسی کا کندھا بنا کتنا مشکل تھا۔ وہ اس دکھ سے پہلے بھی گزر چکی تھی جبکہ اس کی امی کے لئے یہ دکھ نیا نیا تھا۔۔۔ اس لئے ان کی برداشت بھی خاصی چھوٹی تھی ماں ملی بھی تو کس حالت میں۔

"ہما جاو چاچو کے پاس وہ تمھیں بلا رہے ہیں۔"

مقصد صرف ہما کو یہاں سے بھیجنا تھا۔

"مگر ماما۔"

"جاو میں سنبھال لوں گا۔"

اس نے آگے بڑھ کر ہما کے گل تھپکے ہما کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے اور وہاں سے چل پڑی۔

زلنین نے آرام سے شفق کے کندھے کے گرد بازو پھیلائے۔

"آنٹی اُٹھیے چلیے آئے ٹھنڈی ہوا میں چلتے ہیں۔۔۔ یہاں بہت گرمی ہے۔"

"زلنین میری امی چلی گئی ہے۔۔۔ اب وہ واپس نہیں آئے گی میں کس سے گلے کروں گی۔۔۔۔ کس پہ اپنا غصہ اتاروں گی۔۔۔ میری امی زلنین۔"

"آنٹی خود کو سنبھالیں آپ کو پتا ہے آپ چاچو اور ہما کو کتنی تکلیف دے رہی ہیں۔ کچھ تو رحم کریں ان پر۔ آیئے باہر ٹھنڈی ہوا کھاتے ہیں اور نہیں ہوا کچھ بھی نانو کو وہ ان شا اللہ ہمارے پاس آئے گی۔۔"

انھیں اپنے بازوں کے گھیرے میں لئے وہ ٹیرس میں آ گیا اور پیچھے کا دروازہ بند کر دیا۔

رات کے پہر لندن کی ٹھنڈی ہوا اس پر اثر نہیں کر رہی تھی البتہ آنٹی کانپنے لگ گئی تھی۔ زلنین نے

جیکٹ اُتار کرانھیں پہنائی۔

"زلنین تمھیں۔۔۔"

"آنٹی اٹس اوکے ویسے بھی آگ سے بنا ہوں ٹھنڈ اثر نہیں کرے گی۔"

"بہت پہلے کی بات ہے ہما اکیلی تھی آنٹی گھر میں آئی تو اس نے نانو کا ساکت وجود کو دیکھا۔۔۔۔

وہ آ گئے انھیں سارا واقعہ دُہرانے لگا وہاں ہما باپ کے کندھے پہ سر رکھے۔ اپنی آنسو کو بہنے دے رہی تھی۔

"بابا اللہ تعالی نے کہا تھا کہ وہ انسان کو اتنی ہی آزمائش دیتے ہیں جتنی وہ برداشت کر سکے۔۔۔"

"فائیق نے اس کے سر پہ پیار کر کے اس کا سر تھپکا۔

"جی مائی پرنس۔"

"تو پھر یہ آزمائش مجھ سے برداشت کیوں نہیں ہو رہی۔۔۔ وہی تکلیفیں جن سے میں گزر کے موو آن کر چکی ہوتی ہوں ایک بار میری راہ میں آ جاتی ہیں۔۔۔ کیوں بابا ایک دم سب ٹھیک آخر کیوں نہیں ہو سکتا ۔۔۔ ہم سب ان عذابوں سے کب نکلیں کب ہماری ہیپی انڈینگ ہو گی۔"

"بیٹے اگر اس دُنیا میں سب کچھ اچھا ہونے لگے۔۔۔ آزمائش ایک بار آنے کے بعد رُک جائے تو پھر جنت کی کیا ضرورت۔۔۔ دُنیا ہی جنت بن جائے۔"

باپ کی بات پر ہما ایک دم لاجواب ہو گئی۔

"یہ دُنیا بنی ہی آزمائشوں کے لئے ہے ہما اور اللہ جس سے محبت کرتا ہے اسی پہ آزمائش لاتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال تو تمھارے سامنے ہیں ہماری تو آزمائش کچھ بھی نہیں ہے ان کے سامنے اس لئے چیر آپ اور سٹرانگ بنو۔۔۔ ایسے گھبرا کر رو کر اپنے دشمن کو اپنی کمزوری ظاہر کرو گی اور میں نہیں چاہتا میری بیٹی ان چھوٹی موٹی آزمائشوں پہ ہمت ہار جائے۔"

"جس کی بیٹی اتنی بہادر اس کی ماں اتنی بزدل۔۔۔ نہیں آنٹی آپ ایسے اب روئے گی نہیں ویسے بھی بہت تکلیف دے چکی آپ میرے چاچو کو۔۔۔۔ اور اس طرح رو کر آپ ہما کے سامنے اچھا امپریشن دے رہی یہ سیکھے گی آپ سے ہر سچیوشن پہ رونے بیٹھ جانا۔۔ اس وقت ہم سب کو آپ کی ضرورت ہے یقین جانیے آنٹی اللہ نے آپ کو زندگی اس لئے دی کہ ہم اس ورتیج پہ آچکے ہیں کہ کسی بڑے کا سہارا چاہیے اس کی سپورٹ چاہیے۔۔ اور مجھے تو بہت چاہیے کیونکہ میں تھک گیا ہوں آنٹی مجھے بھی ممتا بھری چھاوں چاہیے ۔۔۔ آپ کو دیکھ کر مجھے اپنی امی اس وقت اتنی زیادہ یاد آرہی ہیں آپ سوچ نہیں سکتی۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے کہی بھی نظر آئے بھاگ کر ان کی گود میں سر رکھ کر چھوٹے بچوں کی طرح رونے لگ جاوں۔۔۔"

زلنین کی اُداس بھرے انداز نے شفق کو تڑپا کے رکھ دیا۔

شفق نے زلنین کی پیشانی چومی اور اس کا سر اپنی گود میں رکھ دیا۔

"کیا ہوا اگر تمھاری ماں نہیں ہے زلنین۔۔۔۔ میں تو ہو نا ایسے مت بولنا بیٹے تم مجھے بہت عزیز ہو بہت زیادہ آج میری ہما صحیح سلامت اور محفوظ ہے تو تمھاری بدولت ہے میرے بچے۔۔۔۔ تاعمر تمھاری شکر گزار رہوں گی۔۔۔ بہت فکر تھی اس کی اللہ بہت مہربان ہے میری بیٹی کو اسے کے ہاتھ میں دیا جسے وہ ڈیزرو کرتا ہے۔ تم اکیلے نہیں ہو زلنین ثمینہ باجی اگر ہوتی تو فخر سے ان کی سر بلند ہو جاتا۔ وہ بچپن ہی سے تمھاری فین تھی۔ زلنین ایسے کرتا۔۔۔ زلنین ایسی باتیں کرتا ہے۔۔۔ زلنین نے بڑے ہو کر ایک دن کارنامہ ضرور کرنا ہے۔۔۔ زلنین تو آیا ہی لوگوں کے انصاف دینے۔۔۔ لوگوں کا ہمدرد بنے۔۔۔۔ اور واقعی تم نے باجی کا خواب پورا کیا زلنین۔"

زلنین کو شفق کی باتیں ایک اور ہی جہاں میں لے جاتی تھی جس طرح اس کی امی اس کے بال سہلائے کسی اور ونڈر لینڈ میں لے جاتی تھی۔۔۔۔

....

ہما اپنے دوپٹے کو پن آپ کر کے آئینے میں اپنا جائزہ لے رہی تھی۔ لائٹ پنک ڈیزائنیر لہنگا چولی' جس پہ ہلکہ ہلکہ کام ہوا تھا۔ لائٹ میک اور ہلکی سی کندن کی جولیری میں وہ نظر لگ جانے تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

آج ان کا مین ایونٹ تھا۔ جس میں انجانے لوگ۔۔۔ بابا کے جانے والے لوگ آرہے تھے۔۔۔ ہائے ایسی ہونے تھی اس کی شادی جہاں نانو کومے میں 'ماں آپ سیٹ۔۔۔۔ اور وہ وہ کون سا اتنی خوش تھی۔۔۔

یہ ارمان تو نہیں تھے... وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی شادی ایسے انداز میں ہو۔۔۔

"واو سم وان از لکنگ بیوٹیفل بڑی چالاک ہو مس سونیا۔۔۔ سیدھا ڈورے ڈالنے کے بجائے جھٹ پروپز کر ڈالا۔ آئی مسٹ سے ہپنو ٹائز کرنے کے بعد بھی آپ کے اندر کی مشرقی روح نہیں نکلی۔"

ایک مانوس آواز پہ ہما چونکی۔ اس نے جھٹکے سے اپنا چہرہ موڑا اس کا چہرہ ایک دم سفید ہو گیا۔

غفار براون سوٹ میں سگریٹ کش لیتا مکاری سے ہما کو تکتے مسکرایا تھا۔۔۔

"یہ لو تمھارا سوٹ اب جلدی سے جا کر تیار ہو جاو۔"

"آپ مجھے ہما سے کب ملنے دے گی۔"

زلنین اپنے بالوں میں برش کرتا منہ بسورتے ہوے بولا۔ شفق نیوی بلیو ساڑھی میں ہولے سے مسکرا کر اسے تکتے ہوے بولی۔

"بہت جلدی نہیں ہے آپ کو داماد صاحب۔۔۔۔"

"سچ بتاوں یا جھوٹ ؟"

زلنین نے شرارتی نظروں سے انھیں دیکھا۔

"کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں جلدی سے اچھے بچے بن کر تیار ہوئے پھر سیدھا ہال میں آئے وہاں فائیق انتظار کر رہے ہیں آپ کا۔"

"مگر۔۔۔"

"زلنین میں ہما کے کمرے میں ہوں خبر ادر آنے کی کوشش دیکھنا ہے توسب کے سامنے دیکھ لینا۔۔۔"

"سب کے سامنے کیوں سب سے پہلے میر ارائٹ بنتا ہے میں دیکھوں گا اسے۔۔۔اور تیار ہونے کی بات ہے لیں یہ میں تیار ہو گیا۔"

چٹکی بجا کر وہ سوٹ میں ملبوس ہو چکا تھا ایک منٹ کے لئے تو شفق کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں پھر انھوں نے ہنس کر سر جھٹکا۔

"تمھاری فائیق سے کُٹ لگانی پڑے گی۔"

"وہ کچھ نہیں کر سکتے میں ہما کا شوہر ہوں وہ بھی شرعی اور قانونی شوہر۔"

"چاچا بھتیجا ایک جیسے ہو آو۔"

"آئی لو یو آنٹی یہی تو بات مجھے آپ کی اچھی لگتی جلدی گھٹنے ٹیک دیتی ہیں۔"

"کیا ہوا سویٹ غور سے دیکھونا اس کلاک کو کیوں بار بار بھول جاتی ہوں کہ تم نے اس شخص کو مارنا ہے۔۔۔"

اس نے سختی سے ہما کا جبڑا پکڑا تھا۔۔۔اور اس کو ہپنوٹائز کر رہا تھا۔۔ہما نے اپنی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی تھی مطلب آنکھیں بند کرنے سے اسے جلن کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔چہرے پہ بے بسی تھی ۔۔۔آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔۔۔زبان پہ تو جیسے تالے لگ گئے تھے۔۔۔

"تم نے اس سے محبت نہیں کرنے اسے جال میں نہیں لانا اسے بھرے مجمے میں ذلیل کرنا ہے۔۔۔اسے تھپڑ مارنا ہے اس کے بعد وہ تمھارے پاس آئے گا منتے کرے گا اس مت چھوڑے اس کے بعد تم اسے ماردو گی سُنا تم نے ماردو گی۔۔۔۔۔"

ہما کا ذہن اور دل بار بار جھگڑے جا رہا تھا۔۔۔وہ بار بار اس دلدل سے نکلتی تھی پھر اس میں دھنس جاتی

تھی۔۔۔اس بار تو عجیب سی تکلیف تھی۔۔۔وہ زلنین کو دل میں پکار بھی نہیں سکتی تھی۔

"اس کے بعد تم میرے ساتھ آو گی سُنا تم نے میرے ساتھ تمھاری شادی ہو گی بولو۔"

ہما ایک بار پھر اس کی سپیل میں آچکی تھی۔روبوٹ کے انداز میں اس نے سر ہلایا۔

"منہ سے بولو میری جان کیا کروں گی۔"

"آپ سے شادی۔"

"گڈ گرل جاو فی الحال خوب کھاو پیو۔۔۔فوٹوز کھینچو زیادہ ہوا تو زلنین کے ساتھ ہنس کے بات بھی کر لینا اس کے بعد پتا ہے نا۔"

پھر وہ کھڑکھی کے زریعے وہاں سے چلا گیا۔۔۔اور ہما ایک دم زمین کے بل بیٹھ گئ۔

اس کے ہاتھ میں وہ بوتل تھی۔۔۔اسی بوتل میں ایک پوشن تھا اسی پوشن کے ذریعے اس نے زلنین کو مارنا تھا۔۔۔

ساکت نظروں سے وہ اس آمد کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔

زلنین کوریڈو میں چلتا گہری مسکراہٹ لئے۔۔۔اپنی چمکتی نیلی آنکھوں اور نیوی بلیو سوٹ میں ہر طرف چھایا ہوا تھا۔

جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ شفق سے بات کر رہا تھا۔

دل میں عجیب سی خوشی تھی۔۔۔ہما کو دلہن کے روپ میں دیکھنے کا تو اس کا سب سے بڑا ارمان تھا۔اس تنگ کرنا اسے چھیڑنا۔۔۔کتنا مزا آئے گا۔۔۔پھر وہ اسے نہ صرف وہی بریسلیٹ پہنائے گا جو اس نے نکاح کے وقت پہنایا تھا بلکہ اپنی امی کا بلیو ڈائمینڈ نکلیس بھی دے گا اسے۔۔۔نہ صرف دے گا بلکہ اسے پہنائے گا'اس کی خوبصورتی کی تعریف کرے گا۔اس کی پیار بھری نظروں سے تک کے چھوٹی سی شرارت بھی کر ڈالے گا۔

بلا آخر وہ اس دروازے کے سامنے آ گیا تھا۔ اس نے چہرہ موڑ کر بچوں جیسے انداز سے آنٹی کو دیکھا۔

"جانے کا کیا لیں گی آپ ؟"

"تمھیں ایک لگاؤں گی زلنین چلو۔۔

"آنٹی یہ رہا گال پلیز پندرہ مٹ کا پروائٹ مومنٹ۔"

وہ اندر جانے کے لئے شفق سے تھپڑ کھانے کے لئے تیار ہو گیا۔ شفق نے ہولے سے اس کے گال پہ مارا۔

"صرف پندرہ منٹ۔۔۔"

"آپ کو پتا ہے آپ کتنی بیوٹیفل ہیں۔"

زلنین نے ان کے گال پہ پیار کیا۔

"اُف بد تمیز۔"

زلنین نے دروازہ کھولا اور پیچھے سے بند کر کے مڑا تو اس کی آنکھیں ایک دم ساکت ہو گئی۔۔۔ آنکھیں کیا پورا کو پورا وجود ساکت ہو گیا۔۔۔ لائٹ پنک لہنگے میں بیٹھی وہ اس کی پرنسس تھی۔۔۔ اس کی اینجل جو سر جھکائے کھڑکھی کے سامنے کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔ آنکھیں ویران مگر زلنین زلنین کو دھیان نہیں تھا وہ تو اس کے ہوشربا حسن میں کھویا ہوا تھا۔ اس ٹرانس میں چلتا ہوا اس کے سامنے آیا اور اسے سر تا پا دیکھنے لگا۔۔۔ اس کی نظروں میں ایسا جادو تھا کہ ہپنوٹائز ہوئی وی ہما نے بے اختیار گردن موڑی۔ اسی طرح نیلی آنکھیں کالی آنکھوں سے ٹکرائی۔۔۔ جہاں دونوں طرف اپنا اپنا جادو چھایا ہوا تھا۔۔۔ زلنین کی ہما کے لئے دیوانگی بھرا جادو۔۔۔ اور ہما کی آنکھوں

میں انتقام بھرا جادو تھا۔

ایک دم ہوا کے جھونکے سے سلکی لٹ ہما کے چہرے پہ آ گئی تھی اور بے اختیار اس کے گال پہ کسی پینڈولم

کی طرح جھولنے لگی تھی۔
ہما اپنے ہوش میں ہوتی تو کب کا اس اٹکیلی کرتی لٹ کو پیچھے کر لیتی۔۔۔ یہ کام زلنین نے کیا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے یہ لٹ کو اپنے پوروں کے ذریعے ہما کے کانوں کے پیچھے کیا۔
اگر ہما ہپنوٹائزنہ ہوئی ہوتی تو کب کے شرم سے اس کے گال لال ہو چکے ہوتے۔
"آن ڈفائن بیوٹی۔"
زلنین نے اس کی بالی کو چھوتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں کہا۔
"سوچ کر آیا تھا کہ بہت کچھ کہوں گا۔۔۔ تمھاری تعریف میں زمین آسمان ایک کر دوں گا۔۔۔ مطلب کے کوئی حد نہیں ہو گی مگر تم نے تم نے تو مجھے سپیچ لیس کر دیا ہے۔"
اس نے ہما کو ہاتھ پکڑ لیا اور جھک کر اسے چوما۔۔۔ ہما میں تب بھی کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی۔
"تمھیں اس وقت چھونے سے بھی ڈر لگ رہا ہے پتا نہیں کیوں ایک کانچ سی گڑیا معلوم ہو رہی ہو۔ کہی ٹوٹ نہ جاو تم۔"
اس نے سر اُٹھا کر ہما کی آنکھوں میں دیکھا۔
"کیا ہوا اتنی خاموش کیوں ہوں کیا اتنا ہینڈسم لگ رہا ہوں کہ میری بیوٹی سے ہپنوٹائز ہو گئی۔"
وہ شرارت سے اس کی ناک کو ہولے سے دباتا ہوا بولا۔
"ہونا بھی چاہیے آخر اس بندے نے اپنے آپ کو اوروں کے لئے exploit نہیں کیا اسے سنبھال کر رکھا کس کے لئے تمھارے لئے۔۔۔"
اس نے ہما کی ڈھیلے پڑتے سیٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔
"لڑوں گی نہیں آج مجھ سے آج تو مکمل طور پہ اپنا بنانے جا رہا ہوں۔۔۔ زرا مار ہی دو اپنی ان اداوں سے۔"
زلنین کو معلوم نہیں تھا کہ اگلے آدھے گھنٹے میں وہ اسے مارنے لگی تھی۔

"اُف یہ چھ منٹ اتنے جلدی گزر گئے اب میرے پاس صرف نو منٹ ہیں۔۔۔"

زلنین نے اپنی پوکٹ سے وہ دو فاختہ والا بریسلیٹ نکالا اور اسے کی بھری ہوئی کلائی میں بڑے احتیاط سے بریسلیٹ باندھا ہلکہ وہ ایک چٹکی میں اسے پہنا سکتا تھا مگر وہ ایک ایک پل کو انجوائی کرنا چاہتا تھا اسے اپنی بہترین یاد بنانا چاہتا تھا۔

اس نے ہما کو دیکھا تو چونکہ وہ غیر معمولی کی حد تک چُپ تھی۔ اب تک تو اسے بولنا چاہیے تھا۔

اس کی کلائی کو اُٹھا کر اسے پیار کر کے اس نے اس کا ہاتھ اپنے سینے پہ رکھا۔ جہاں واقعی اس کا دل بڑی زور سے دھڑکے جا رہا تھا۔ اتنا کہ اندر کی چھپی سوئی ہوئی ہما کو ہلکہ سا جھٹکا لگا تھا مگر سپیل اتنا بھاری تھا کہ ایک بار پھر ہما نید کی آغوش میں چلی گئی تھی۔

"ہما نانو کی وجہ سے آپ سیٹ ہو۔"

ایک دم سونیا نے سر اُٹھا کر دیکھا۔۔ زلنین سے رہا نہیں گیا تو اس کی کالی نینوں کو چھو چکا تھا۔

"میں نانو کو ٹھیک کر دوں گا میرے پہ بھروسہ رکھو۔ میرے پہ نہیں تو سائینٹی بھیا پہ بھروسہ رکھو۔۔۔ کوئی کچھ کرے نہ کرے اپنا جیزی سب ٹھیک کر لیں گا ناو سمائل یار میں کب سے گدھوں کی طرح مسکرا رہا ہوں۔۔۔ زرا تم بھی مسکراو تمھیں تو زرا بھی شرمانا نہیں آتا ایٹ لیسٹ اس مسکین ایس پی کو مسکراہٹ ہی نواز دو۔"

ہما ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔ زلنین تو فدا ہو گیا تھا۔

"داٹس مائی گرل۔۔۔ ہما یو آر مائن۔۔۔ صرف میری ہو۔۔۔ دُنیا کو آگ لگا دوں گا اگر کسی نے تمھیں مجھے سے الگ کرنے کی کوشش کی۔"

اس کو اپنے ساتھ لگائے اس کی پیشانی چومتے ہوئے وہ دیوانگی کی عالم میں کہہ رہا تھا۔ ہما کی انکھوں سے کچھ

ٹوٹ کر گرا تھا۔ہاں آنسو آنسو گرے تھے۔

"آئیم سوری زلنین

قسط : اکتیس
باب : انتقام کی آگ

"اب چلتا ہوں یار ورنہ اس سے پہلے ظالم سماج میرے کان کھینچنے پہنچ جائے۔"

"میں بھی چلتی ہوں۔"

ہما نے آہستگی سے کہتے ہوئے زلنین کا بازو تھام لیا۔

زلنین نے حیرت سے دیکھا پھر کھل کر مسکراتے ہوئے ہولے سے ہنسا۔

"اوکے مادام۔۔۔ مگر ڈانٹ پھر آپ سنیں گی مجھے کوئی کچھ نہ کہیے۔

اس کی بات پر ہما نے اپنا سپاٹ چہرہ جھکا لیا تھا۔

* *

"چھوڑنے کا دل نہیں کر رہا مگر اتنی امپورٹینٹ ڈیلگیشن آگئی ہے میرا جانا بہت ضروری ہو گیا۔"
شفق اس کی بات پہ کھل کر مسکرائی تھی۔

"آپ جن لوگ اتنی مصروف کیوں ہوتے ہیں انسانوں والے کام اپنا کر صحیح نہیں کیا۔"

"جب آپ کی امی کو منائے تو یہ والی ہمارے لئے ایک پلس پوائنٹ ہو گی کہ میں انسانوں کی طرح کام کرتا ہوں کماتا ہوں'اپنی بیوی کو زندگی بھر آرام دوں گا۔۔۔اور۔۔۔"

"اچھا اچھا بس بس ابھی امی آجائے گی تو سارے خوابوں کا دی اینڈ ہو جانا ہے۔"

"اللہ نہ کرے شفق کیوں فضول بات منہ سے نکالتی ہو۔"

فائیق نے دہل کر اسے دیکھا۔

"فائیق ایک تو آپ ہر چیز کو سریس لیے لیتے ہیں ایسے ہی کہہ رہی تھی میں۔"

"ایسے بھی مت کہا کرو تم! ہمارے خواب ان شاء اللہ پورے ہونگیں۔"

"اوکے بابا یہ لیں ہاتھ جوڑ لئے اب جائے آپ اور جلدی سے ڈیلگیشن اٹینڈ کر کے واپس آئے تاکہ رشتہ مانگ سکے اب تو امی بھی رشتے ڈھونڈنے لگی ہیں دوبارہ۔۔۔"

"تمھارے گھر والوں نے ہمدانی کے گھر والوں سے کوئی بات کی؟"

فائیق بستر سے اُٹھ چکا تھا اور جانے سے پہلے بے انتہا سنجیدگی سے شفق سے پوچھا۔

شفق نے سر اثبات میں ہلایا۔

"وہ ابھی تک لاپتا ہے۔ اس کے گھر والے بہت پریشان ہیں۔ اچانک سے کسی نے کیسے غائب کر لیا اسے اگر کیڈ نیپر ہوتے تو اب تک اس کی خبر ہو جاتی۔۔۔ اس کی ماں تو بہت بُری طرح رو رہی تھی کہہ رہی تھی میں منہوس ہوں میری منہوسیت کی بنا پر وہ کہی غائب ہو گیا پتا نہیں آسمان نے اُٹھا لیا یا زمین اسے نگل گئی ۔۔۔مجھے عجیب سی شرمندگی ہوئی فائیق آپ کو ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا بیشک اس کی کُٹ لگا دیتے مگر مارتے نا۔"

"مجھے مت بتاو کہ میں نے صحیح کیا یا غلط۔" وہ غرا ہی اُٹھا۔۔ پھر ایک دم خود کو کمپوز کرتے ہوے اس نے گہرا سانس لیتے ہوے کہا۔

"اس کی ماں کی بکواس پہ تم کیوں شرمندہ ہو رہی ہو شفق اٹ واز ناٹ یور فالٹ۔۔۔ اس کمینگی کی حرکتیں ایسی تھی۔ اس نے اپنی سزا بھگتی ہے۔۔۔ خود کو اور مجھے مت بلیم کرو چلتا ہوں کل شام تک واپس آجاو گا کوشش کروں گا کہ صبح تک آجاو مگر میں نے وہاں ایک جن سے بھی ملاقات کرنی ہے ییشب بھائی نے بتایا

کہ بھابی کی طبیعت کچھ زیادہ اکسٹریملی خراب ہے۔۔۔یونو وہ ایکسپیکٹ کر رہی ہیں تو بھیا نے کہا جاو ان سے بات کر آو اور ساتھ میں ترکی سے بلیک روز لیتے آنا۔"

"بلیک روز؟"

"ہاں خیر بعد میں تفصیل سے بات ہو گی چلتا ہوں۔۔"

"یہ بلیک روز کیوں فا۔۔۔"

مگر فائیق اس کی بات سُنی بغیر وہاں سے غائب ہو گیا۔

شفق نے الجھ کر اُدھر دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر دوپٹہ اُٹھا کر نیچے آئی۔۔۔۔نیچے چل کر وہ کچن کی طرف جانے لگی کہ پیچھے سے دروازہ کھولنے کی آواز کے ساتھ امی کی آواز نے اس کے وجود کو ساکت کر دیا۔

"تو وہ چلا گیا یا ابھی بھی کمرے میں موجود ہے۔"

شفق کو لگا اس کی دھڑکنیں رُک جائے گی۔

"شفق میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔"

امی دھاڑتے ہوے بولی۔ شفق اچھل پڑی ڈرتے ڈرتے اس نے گردن موڑی۔

"امی کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔"

اس کا اتنا کہنا غضب ہو گیا۔ امی نے آگئے بڑھ کر شفق کو زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ دے مارا۔ شفق کی ساری بولتی بند ہو گئی۔

"تو اس جن نے تمھیں اتنا قابو کر لیا کہ تم اس کے ساتھ تعالقات رکھنے لگی ہو۔۔۔۔"

ایک اور تھپڑ۔

"امی میری بات سُنیے۔"

ایک اور تھپڑ۔

"منہ کالا کرنے کے لئے تم ایک جن ملا تھا شفق ہائے تم مر کیوں نہیں گئی۔"

ایک اور تھپڑ ایسے در پہ در تھپڑ شفق کی گال پہ پڑتے گئے مگر وہ آنکھیں بند کیے انھیں سہتی رہی۔

"ہائے بھلا کرے اس بچے کا ورنہ ہم آنکھیں، کان بند کیے اس مسلسل دوچار ہوتی عذاب سے بے خبر رہتے ۔۔۔ہائے شفق تم تو آستین کا سانپ نکلی۔"

"امی خدارا میری بات سُن لیں میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔"

شفق تو باقائدہ چیخ پڑی مگر نہ امی کے ہاتھ رُکے نہ۔ہی شفق کی چیخیں۔

"ابھی بندوبست کرتی ہوں تمھارا۔۔۔اگر تم نے اس جن کے ذریعے کچھ بھی ایسا کیا جس سے میرا اور تمھارا باپ کا سر جھک گیا۔تو میں خود کو آگ لگا دوں شفق نہ صرف خود کو بلکہ تمھیں بھی جلا ڈالوں گی."

وہ بھرائی ہوئی آواز میں شفق کو چھوڑتے ہوئے بولی۔

"ہائے وہ لوگ جنات نکلے میری بچی پہ جنات کا سایہ میں ابھی عالم بابا کو بلاوں گی پہلے تمھارے سر سے اس کا سایہ اُتارنا ضروری۔"

وہ کہہ کر اُٹھی تھی کہ شفق نے ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"امی خدا کے لئے بات سن لیں میری۔امی وہ جن ضرور ہے مگر وہ بہت اچھا ہے امی۔امی بہت پیار کرتا ہے مجھ سے۔۔۔امی شوہر ہے میرا۔"

"شفق آگے سے ایک لفظ بھی مت کہنا۔۔۔ تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔اس سے اچھا تھا میں بے اولاد ہی رہتی ہائے یہ دن دیکھنے تھے۔۔۔دل کر رہا ہے اس عذاب سے بچانے کے لئے تمھیں مار دوں مگر کیا کروں ماں جو ٹھہری یہ ماں کتنی مجبور ہوتی ہے۔"

"ابھی اس وقت میرے کمرے میں چلی جاو خبر ادر جو اوپر گئی۔۔۔اور سُنو حرام شہہ اور بیٹھو درختوں کے نیچے۔۔۔یہ تو ہونا تھا اگر وہ آئے شفق تو آیت الکُرسی پڑھ کر اس پہ پھونکنا۔۔"

شفق نے بے بسی سے انھیں دیکھا پھر اسے لگا جیسے امی کچھ سُننے کے لئے تیار نہیں ہے تو روتے ہوے ان کے کمرے میں چلی گئی۔ اگر سب کچھ پتا ہی چلنا تھا تو اس طرح سے انھیں معلوم نہ ہوتا۔۔۔ فائیق اتنے مشکل وقت میں آپ کیوں چلے گئے۔

••••••••••••••••••••••••••

"اس کے بعد کیا ہوا تھا۔"

فریحہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھی۔ جب اسے مکمل طور پہ ہوش آچکا تھا۔ تو اس نے پوچھا تھا فائیق ذوالفقار کون ہے۔۔۔ کیا ہے اور اس نے کس بنا پر اسے قید کیا ہے۔ نہ صرف اسے بلکہ اس کے باپ کی عمر کے شخص کو۔۔۔ وہ شخص تو پہلے بتانے سے جیسے ہچکچا رہا تھا۔۔۔ اگر بتایا تو کہی کچھ گڑبڑ نہ ہو جائے مگر جب اس نے دل کی قید ہونے کی وجہ جانی تو نجانے کیوں دل کیا۔۔۔ ساری بات اس کے گوش گزار دی۔ بتانے کو ویسے کوئی فائدہ تو نہیں تھا مگر بتانے کا کوئی نقصان بھی نہیں تھا۔ بیس سال کا جما شدہ غبار کو پھاڑ کر وہ کافی پُرسکون دکھائی دے رہا تھا۔

"ہونا کیا تھا ان کے بُرے دن شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔ وہ وقت آگیا تھا جب فائیق اور شفق ایک دوسرے سے جدا ہونے والے تھے۔"

"مگر کیوں ان کے پیار کے بارے میں آپ نے بتایا کہ اتنی سچائی تھی' اتنی ایمنداری تھی۔۔۔ اتنی طاقت تھی تو یہ سب کیسے ہو گیا۔ جن کی اگر اس میں پوزیسشن شامل ہو تو کوئی بھی شخص ان کی طاقت کو توڑ نہیں سکتا۔"

"مگر چیزیں ٹوٹتی ہیں' رشتے ٹوٹتے ہیں' محبت ٹوٹتی ہے۔۔۔ اور توڑنے والی تین چیز ہوتی ہے غصہ' حسد اور انتقام۔۔۔ اور اگر یہ تینوں چیزیں ایک ساتھ آکر مقابلہ کرے تو تباہی پھیلا دیتی ہے۔۔۔ اور اگر کالے جادو کا سہارا ہو تو پھر کیا ہی بات ہے۔"

"تو کیا یہ انتقام ہمدانی کے گھر والوں نے شفق اور فائیق سے لیا تھا۔"
اس شخص نے نفی میں سر ہلایا تھا۔
"یہ انتقام کشف' زرین اور غفار نے لیا تھا۔"
"کشف نے غصے کے بنا پر ان کی زندگی تباہ کی' زرین نے حسد کی آگ میں ان سے بدلہ لیا اور غفار نے اپنی دوست کی موت کا انتقام فائیق ذوالفقار سے لیا تھا۔"
"تو پھر۔۔۔ آگے کیا ہوا تھا۔"
زندگی کہ کسی بھی کہانی سے اسے اتنی دلچسپی نہیں ہوئی تھی جتنے شفق اور فائیق کی کہانی سُن کر اسے ہو رہی تھی۔
اس شخص نے ٹھہر کر اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا تھا پھر گہرا سانس لے کر بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔

••••••••••••••••••••••••

"گلو!!!"

"ارے فائیق بابا تو گیا ہوا ہے یہ ہم کو ان کی آواز میں کون پکار رہا ہے ضرور زلنین بابا ہو گا۔ وہ تو پورے فائیق بابا پر جا رہا ہے۔۔۔ ارے زلنین بابا کوئی کام ہے۔"
"گلو فائیق ہوں جلدی سے اوپر آو۔"
فائیق کی اونچی آواز پہ گلو اچھل پڑا۔ ایک دم ثمینہ کچن کے اندر داخل ہوئی تھی۔ ان کے ہاتھ میں نیلے رنگ کی بوتل تھی اور وہ بڑے احتیاط سے چلتی ہوئی گلو کو دیکھتے ہوئے بولی۔
"گلو فائیق کب سے بلا رہا ہے تمھیں تم جا کیوں نہیں رہے ہو۔"
"میم صاحب فائیق بابا تو ترُکی گیا ہوا ہے وہ یہاں سے کیسے پکار سکتے ہیں کیا وہ ہمیں ترُکی بلا رہے ہیں۔"
"افوہ گلو واپس آ گیا ہے فائیق اب لگتا ہے اس کی کوئی چیز تم نے اِدھر اُدھر کر دی ہے جبھی اتنا چلا رہا جاو

اس کے پاس۔"

"مگر بی بی بڑے صاحب کا گوشت بنانا ہے۔۔۔ان کا حکم ہے دو بجے تک ان کا کھانا کمرے میں پہنچایا جائے ۔"

"بڑے صاحب کا گوشت میں بھن دوں گی تب تک تم سُن آوا سے۔ شور اُٹھ گیا نا فائیق صاحب کا تو بڑے صاحب نے بھی تمھیں نہیں چھوڑنا۔"

وہ تو دونوں کے ڈر سے فوراًوہاں سے غائب ہو گیا تھا۔

ثمینہ مسکرائی ایک دم چولہے کو بند کرتی وہ اپنی میڈ سن بوتل میں بھرنے لگی کہ ایک دم اس کے سینسس جنجنھا اُٹھے۔ایک دم جیسے ارد گرد اس کو آوازیں آنے لگی۔ ثمینہ کی ایک خاصیت تھی کہ وہ آس پاس لوگوں کی باتیں باخوبی سُن لیتی تھی۔۔۔چاہیے وہ انداز بالکل سرگوشی نما ہوتا یا آنکھوں کے اشارے ہوتے وہ سب سمجھ جاتی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کسی کی پروائسی میں دخل دے مگر بہت سی پرسنل باتیں اس کی کانوں میں گزر جاتی تھی۔۔۔باز دفعہ وہ اگنور کر دیتی تھی باز دفعہ وہ ان کو سریس لے کر ایکشن لیا کرتی تھی اور آج کے دن بھی ایسا ہوا تھا۔

"شفق کے ماں باپ کو پتا چلا گیا ویری گڈ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔اچھا صرف ماں کو چلو کوئی نہیں باپ کو پتا چلے گا تو زندہ ہی گاڑ دے گا ہائے بیچاری۔۔۔اتنی چھوٹی سی لو سٹوری تھی ان کی۔"

"ہاں اس کی فکر مت کرو فائیق کو میں آج قید کر لوں گی۔۔۔ارے زری ٹینشن کیوں لیتی ہو وہ کشف ہی کیا جس سے کوئی کام نہ ہو۔۔۔مشکل سے مشکل کام کو چٹکیوں میں آسان کر دیتی ہوں خیر اب تم آنٹی کو سنبھالو اور کوشش کرو جلد سے جلد شفق کا بندوبست کرو تا کہ تمھیں اپنی بھابی بناوں۔ارے ڈیر کسی کو کچھ نہیں پتا چلے گا۔۔۔ارے ڈیر سٹاپ وریئنگ غفار کی خاطر مجھے اگر شفق کو مارنا بھی پڑا نا تو میں مار دوں گی ۔"

اس کی ساری باتیں سُنتے ہوئے ثمینہ کا تو سر چکرا اُٹھا۔ یہ یہ کیا بول رہی ہے کشف۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ غضب کر بیٹھے۔ کشف اتنی کمینی نکلے گی اس نے سوچا نہیں تھا۔ غفار کی محبت میں وہ اپنے بھائی کی زندگی برباد کرنے چلی تھی۔

وہ بڑے احتیاط سے چلتی اوپر آئی اور فائیق کے کمرے کی طرف بڑھنے لگی کہ کسی نے ثمینہ کے بالوں کو کھینچا اور اس کو گھسیٹ کر اس کے کمرے میں جا کر پھینکا۔

ثمینہ کو تو پہلے سمجھ میں نہیں آئی کہ ایک دم سے ہوا کیا ہے۔ مگر اس فورس کو وہ باخوبی پہچان گئی تھی یہ کشف ہی تھی۔

"ارے مائی لولی بھابی ہماری باتیں سُن کر آپ کہاں چل پڑی تھی۔۔۔ کسی کی باتیں اِدھر اُدھر کرنا کتنی بُری بات ہے بلکہ گناہ ہے۔۔۔ آپ ہی تو کہتی تھی زلنین سے تو خود یہ کام کیوں کر رہی ہیں۔"

ثمینہ نے اسے خنخوار نظروں سے دیکھا تھا اور اپنی طاقت استعمال کر کے وہ تیزی سے اُٹھی تھی اور نفرت سے وہ کشف کو پھنکارتے ہوئے بولی تھی۔

"تم میرے بھائی جیسے دیور کی زندگی برباد کر دو

اور میں چُپ چاپ کر کے تماشا دیکھتی رہوں گی۔۔۔ ایک معصوم لڑکی پہ ظلم ہونے دوں گی نہیں کشف میں تمھاری طرح اتنی بے حس نہیں ہوں جو محبت میں اندھے ہو کر سارے رشتے بھلا دوں۔ میں فائیق کو بتاوں گی۔۔۔ اور مجھے روکنے والا اپنے موت کو دعوت دے گا۔" کشف نے ان کی بات سُنی تھی پھر بے اختیار قہقہ لگاتے ہوئے اپنے سیاہ سلکی بال جھٹکے۔

"اپنا تو آپ کو خیال ہے ہی نہیں اس بات کا تو مجھے اندازہ ہو چکا ہے مگر اپنی اس چھوٹی سی جینی کا ہی سوچ لیں۔۔۔ اس لیے کہہ رہی ہوں خاموش رہے اسی میں آپ کی اور آپ کی فیملی کے لئے بھلائی ہے۔"

ثمینہ نے آگے بڑھ کر کشف کا چہرہ کو زور سے نوچا کشف دور جا گری۔

"مجھے مت بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں اگر مجھے اپنی فیملی کو پروٹیکٹ کرنے لئے تمھیں بھی مارنا پڑا تو میں مار کر رہوں گی۔"

کشف تو درد سے چلا اُٹھی اس کے خوبصورت چہرے کے دائیں گال پہ گہرے زخم آ چکے تھے۔ جس سے دہکتی ہوئی آگ باخوبی دکھائی دے رہی تھی۔ غصے سے کشف تو پاگل ہو کر رہ گئی۔ وہ غصے سے ان کی طرف بڑھی کہ ثمینہ نے اسے زور سے دھکا دیا مگر اس کا دھکا اس بار کام نہیں آیا کیونکہ کشف ثمینہ کو زور سے چھپٹ چکی تھی۔۔۔ اس کا چہرہ حیوانیت میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس نے اپنا خاص زہریلا ہتھیار نکالا تھا۔

"میری راہ میں جو کوئی بھی آئے گا۔۔۔ میں اسے ختم کر دوں گی۔"

کیا خوفناک آواز اس کے منہ سے نکلی تھی کہ در و دیوار بھی کانپ گئی تھی۔ اس نے ایک سکینڈ نہیں لگایا تھا ثمینہ کو ختم کرنے میں۔۔۔ اسے زرا سا بھی رحم نہیں آیا تھا۔۔۔ اسے ایک بار بھی زلنین اور اپنے بڑے بھائی کا خیال نہیں آیا۔ یاد تھا بس کہ انھیں ختم کرنا ہے اگر یہ زندہ رہی تو سب کچھ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اس کے خواب مٹی میں مل جائے گئے۔

ثمینہ کا ساکت وجود کو زمین پہ پھینک کر وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی اور کسی کی قدموں کی آہٹ محسوس کر کے وہ جلدی سے غائب ہو گئی تھی۔

"مام مام کیا بڈی آ گئے۔۔۔۔۔۔۔

چھوٹا ساز لنین چلتا ہوا کمرے کے اندر داخل ہوا تھا مگر اپنی ماں کے ساکت وجود کو دیکھ کر ٹھہر گیا۔

"مام !!!"

اس کی معصوم سی چیخ پورے ذوالفقار ہاوس کو ہلا چکی تھی۔

وہ چلتا ہوا اپنے ماں کے بے حس بے حرکت وجود کے پاس آیا تھا۔

"ماما کیا ہوا ماما ایسے کیوں لیٹی۔۔۔ کیا بے بی سسٹر آپ کو تکلیف دے رہی ہے مام مام آپ بول کیوں نہیں

ماما اُٹھیے مجھے ڈرائے نا۔۔۔ بابا' دادا' چاچو' گلو ماما بے ہوش ہو گئے۔۔۔ ماما بے بی سٹر کی وجہ سے آپ بے ہوش ہو گئی ماما بول کیوں نہیں رہی میں اُٹھاوں آپ کو۔۔۔ ماما۔۔۔"

ایک دم شیمنہ کو وجود زلنین کی ننھے ننھے ہاتھوں میں ریت کی مانند غائب ہونے لگا تھا۔۔۔ زلنین ایک دم تڑپ گیا اس کی ماما غائب کیوں ہو رہی ہے۔ کیا وہ مر گئی۔

"ماما آپ نہیں جا سکتی ماما پلیز ماما میں اکیلا رہ جاوں گی۔۔۔ آپ کو فکر ہے نا بے بی سسٹر کا خیال کون رکھے گا میں رکھوں گا ماما مت جائے ماما۔۔۔ پلیز۔۔"

وہ چھوٹا سا نیلی آنکھوں والا بچہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا لیکن اس کی ماما اس کی فریاد نہیں سُن سکتی تھی۔ وہ مر چکی تھی ختم ہو چکی تھی۔۔۔ کشف نے انھیں مار دیا تھا۔۔۔ ایک چھوٹی سی بات پر کہ وہ فائیق کو سب سچ بتانے لگی تھی۔۔۔ بس اتنی سی بات پہ بھلا کوئی مارتا ہے۔۔۔ یہ غصہ کیا کیا کام کروا دیتا ہے۔۔۔ یہ حسد کیا کیا کام کروا دیتا ہے۔۔۔

"ماما مت جائے ڈونٹ لیو می میں اکیلا ہو گیا بابا ماما مجھے چھوڑ گئی وہ بے بی سسٹر بھی لے گئی۔"

وہ وہی اس جگہ پہ ساکت بیٹھا روئے جا رہا تھا۔۔۔ نہ اس کے ماما واپس آئی نہ اس کے رونے کی آواز سے کوئی گھر والا اس طرف آیا۔۔۔ وہ سات سالا بچہ شام تک اسی پوزیشن پہ ساکت بیٹھا رہا۔

....

"زلنین کہاں گُم ہو۔"

فائیق کی آواز پر زلنین سوچ کی دُنیا سے نکلا تھا۔

اس نے گردن موڑ کر فائیق کو دیکھا جو پریشانی سے اس کا شانہ تھامے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کہی نہیں چاچو۔۔ کیا وہ آ گیا؟"

"نہیں ابھی تک نہیں آیا اور یہ کیا ہوا ہے ہما بھی بڑی خاموش ہے تم بھی ایک سائڈ پہ آ کر ایک دم گُم صم

ہو گئے سب خیریت ہے نا۔ ہما کی تو خیر سمجھ میں آتا ہے کہ نانو کی وجہ سے آپ سیٹ ہے مگر تم۔۔۔"
زلنین ہولے سے مسکرایا۔
"ایسی کوئی بات نہیں ہے چاچو آج میری شادی اتنا بڑا دن ہے میرے لئے مگر میرے ساتھ نہ دادا ہیں' نہ جیزی نہ بابا' ماما اور نہ ہی چاچو یشیب۔۔۔۔ خود کا خاصا تنہا محسوس کر رہا ہوں ہما کے ساتھ تو پھر بھی آپ دونوں کا ساتھ ہے اور اللہ کرے آپ دونوں کا سایہ ان دونوں پر ہمیشہ سلامت رکھے۔"
"آمین مگر زلنین میرے فیملی پہلے تم ہو۔۔۔ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔ ہما اور شفق بعد میں آتی ہیں۔۔۔ کوئی نہیں ہے تو کیا ہوا تمھارا بڈی تو تمھارے ساتھ ہے۔۔ تم اکیلے نہیں ہو خود کو اکیلے مت سمجھا کرو۔۔۔۔ میں نے تمھیں کبھی زندگی میں تمھیں ایک بھتیجا نہیں سمجھا تھا بلکہ ایک بیٹا اور دوست مانا تھا۔
وہ الگ بات ہے تم مجھ سے بد گمان ہو گئے مگر میں نے ہمیشہ سے تمھیں چاہا۔۔۔ اس لئے ینگ مین مسکراو آج تمھارا دن ہے بیشک ابھی دن اچھے نہیں چل رہے مگر جینا تو ہے تو کیوں نہ مسکرا کر خوش ہو کر جیے اور ان لوگوں کو دھوکے دے کر ہرائے۔۔۔۔"
زلنین مسکرایا اور آگے بڑھ کر فائیق کو گلے لگایا۔
"آئیم سوری چاچو بیس سالوں تک میں آپ کو تکلیف دیتا رہا' آپ سے نفرت کرتا رہا۔۔۔۔ میں کتنا بے وقوف تھا کہ ایک ہیرے کو پہچان نہیں سکا۔۔۔ آپ کو تکلیف دینے والوں کی فہرست میں شامل ہو گیا۔ آپ سے قطع تعلقی کر کے میں نے کتنا بڑا گناہ کیا۔"
"شٹ آپ!! بس اور کوئی بکواس نہیں۔۔۔ بڑا آیا معافی مانگنے والا۔۔۔ تم نے مجھے گلے لگالیا میری بیٹی کے زندگی بن گئے بس یہی میرے لئے بہت ہے۔۔۔ بڑی خبر ادر جو میرے سے آئندہ معافی مانگی۔"
"ارے آپ لوگ یہاں گلے مل رہے ہیں اور وہاں ہماری بیٹی منہ بنائے لوگوں سے مل رہی ہے۔۔۔ زلنین میری بیٹی کو اکیلے چھوڑ دیا جاو اس کے پاس۔ اس سے پہلے میڈم کا موڈ آف ہو جائے پہلے ہی چپ

چُپ سی لگ رہی ہے۔"

"جو حکم مادام۔۔۔ ویسے محترمہ نے ہی بھیجا ہو گا آپ کو مجھے بلانے کے لئے سیدھا سیدھا کہیے۔"

زلنین کے شرارتی انداز پہ فائیق اور شفق ہنس پڑے۔۔۔ پھر فائیق نے اس کی پشت کو تھپک کر کہا۔

"ینگ مین اب میری بیٹی کو چھیڑنا نہیں۔"

"او کے سر۔"

اس نے سر کو خم دیا اور آگے بڑھ گیا۔

"ہاں تو محترمہ ہمارا انتظار کر رہی تھی یہ لیجیے ہم آگئے ویسے ہی فوٹو گرافر کہاں ہے ہم نے تو اپنی کوئی تصویریں لی ہی نہیں۔"

وہ ہما کے پاس آیا اور اس کے کمر کے گرد بازوں پھیلا کر بڑے پیار سے اسے دیکھتے ہوے بولا۔

"ہاتھ ہٹاو۔"

ہمانے غضیلی آواز میں کہا۔

"جانتا جانتا ہوں سب دیکھ رہے ہیں بھائی دیکھتے رہے آپ ہماری بیوی ہے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔"

وہ شرارت سے ہما کو مزید اپنے قریب کر چکا تھا۔

"میں نے کہا ہاتھ ہٹاو زلنین۔"

"نہیں ہٹاتا اب منہ بناتی رہے۔"

ہمانے زور سے اس کا ہاتھ اپنے گرد سے ہٹایا اور اسے زور دار دھکا دیتے ہوے چیخی کہ ہال میں موجود سارے گیسٹ متوجہ ہو گئے۔

"جب بولا ہے میں نے مجھے ہاتھ مت لگاو تو کیوں ہاتھ لگا رہے ہو۔"

اس کے انداز پہ فائیق 'شفق اور خاص کر زلنین کو شدید ترین جھٹکا لگا۔

"ہما۔"

"نہیں ہوں میں ہما سُنا تم نے میں وہ تھرڈ کلاس لڑکی نہیں ہوں میرا نام سونیا ربانی ہے سمجھے۔"

زلنین کا چہرہ سفید پڑ گیا ہما پھر سے ہپنوٹائز ہو گی۔ فائیق آگے بڑھا کہ ہما ان کو دیکھ کر ایک دم پیچھے ہوئی۔

"آپ میرے پاس نہیں آئے گئے بابا مجھے ٹرک میں لا کر آپ اس کی بیوی نہیں بنا سکتے۔۔۔ آئی ہیٹ دس چیپ مین۔"

"ہما!!! کیا بکواس ہے۔"

فائیق دھاڑ ہی اُٹھا۔ اسے پتا تھا اس کی بیٹی سپیل میں گرفتار ہے مگر زلنین کے بھری محفل میں بے عزتی وہ کسی طور پہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"فائیق اسے کیا ہو گیا ہے یہ کیا بول رہی ہے۔"

شفق نے فائیق کا بازو تھام کر ڈرتے ہوئے فائیق سے کہا تھا۔

"یہ بکواس نہیں ہے یہ سچ ہے یہ دُنیا کا انتہائی گھٹیا ترین شخص ہے۔۔۔ مجھے اس کی شکل سے گھن آتی ہے اور آپ میری اس شخص سے شادی کروا رہے ہیں نو نیور میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔ میں اسے ماردوں گی اس کی ہمت کیسے ہوئی میری لائف۔۔۔۔"

"شفق اسے اندر لے کر جاو یہ سب اس کمینے غفار کی چال ہے اس سے پہلے اس لڑکی کی ہاتھوں سے کچھ ہو جائے اسے فوراً یہاں سے گم کرو۔"

فائیق نے تیزی سے شفق کو آگے کرتے ہوئے کہا۔

قسط : بتیس

باب : ضد

شفق چلتے ہوئے ہما کی طرف جانے لگی کہ ہما تیزی سے مڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھی اور اوپر چڑھنے لگی۔

"جاو شفق۔"

شفق سر ہلا کر ہما کے پیچھے تیزی سے گئی۔

زلنین خاموش مگر ساکت نظروں سے اسے دور جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔زندگی آخر کب بہار لائے گی۔

دل نے کہا تھا شاہد کبھی نہیں۔

"یہ کیا تھا ہما' تمھارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔کیا بکواس کی ہے تم نے پتا ہے کتنے لوگوں کے سامنے تم نہ صرف اپنا تماشا نہیں بنایا بلکہ ہم سب کا بھی بنایا ہوش میں تم تھی۔۔۔۔کیسے بھول جاتی ہوں وہ تمھارا شوہر ہے۔"

ہما غصے سے بستر سے اُٹھی۔

"شوہر مائی فٹ۔۔۔باندھ دی نا اس نے آپ دونوں کی آنکھوں پر پٹی۔اپنی بیٹی سے زیادہ وہ اہم ہو گیا اس کی عزت اہم ہو گئی میرا کیا امی۔"

شفق نے انتہائی بے بسی سے ہما کو دیکھا۔

"میری جان میری زندگی ہمیں تم سے اگر پیار نہ ہوتا تو سمجھو ہم زلنین سے پیار نہ ہوتا۔وہ تم سے بہت پیار

کرتا ہے دیکھانا تھا اتنے پر بلمز کے بعد بھی وہ کتنا خوش تھا۔ ہما تم نے کیوں اس کے چہرے سے مسکراہٹ چھین لی۔"

"ممی میں سونیا ہوں ہما نہیں یہ ہما اس کی بیوی ہے مجھے ٹریپ مت کریں۔۔۔۔ میں آج کے آج اس شخص کا قتل کردوں گی ختم کردوں گی اسے تاکہ میری جان اس سے چھوٹ جائے۔"

اس کے لہجے میں ایسی مضبوطی تھی کہ سامنے کھڑی شفق کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی پیدا ہوئی۔

"تم تم زلنین کو مارو گی اپنے زلنین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کردو گی۔۔۔ تم پاگل تو نہیں ہو گی۔"

شفق نے خوفزدہ نظروں سے ہما کو دیکھا جس کے چہرے پہ کسی قسم کا دُکھ درد کا نام ونیشان تھا۔ وہ اتنی پتھر دل کب سے ہوگئ وہ بھی زلنین کے معاملے۔ زلنین تو اس کی پوری دُ نیا تھی۔ وہ آخر ایسا کیسے کرسکتی تھی۔ کیا یہ وہی ہما تھا جس نے زلنین کی خاطر اپنی جان دے دی تھی۔ کیا یہ وہی ہما تھی جس کے لیے وہ ان سب سے لڑی تھی اس کے لئے آواز اُٹھائی تھی اس کا ساتھ دیا تھا اور اب اب وہ اس ختم کررہی ہے۔۔۔

"پہلی بات میرا نام سوُنیا ہے ممی کیا ہو گیا ہے آپ کو دوسرا آپ اسے اتنا ڈفینڈ کیوں کررہی ہے۔۔۔ وہ آپ کا کچھ نہیں لگتا۔۔۔"

"میرا تو نہیں تو تمھارا تو کچھ لگتا ہے تمھیں کیا ہو گیا ہے تم سونیا نہیں ہو تم ہما ہو۔۔۔ میں 'تمھاری نانو' تمھارا باپ کوئی بھی نہیں تھا تو اس وقت زلنین تھا۔۔۔ تم بے بس 'لاچار 'لاوارث تھی تو کون تھا تمھارے ساتھ زلنین۔۔۔۔ کیوں بھول رہی ہو تمھیں تو مرتے دم تک یہ بات نہیں بھولنی چاہیے اب کیوں اب کیوں کررہی ہو۔۔۔۔"

وہ روتے ہوے بول رہی تو اور ہما یعنی سوُنیا نے چلا کے ان کی بات کاٹی۔

"مجھے اسے مارنا ہے ممی میں میڈا گیسگر بھی اسی مقصد سے گئ تھی کہ میں زلنین کو اپنا اسیر کرسکوں پھر لندن بھی میں اسے ہی لائے تھی اور اب میرا کام پورا کرنے کا وقت آگیا اور اب مجھے کوئی نہیں روک سکتا

۔"

"ہاں پورا کرو تم اپنا کام اتنی دیر سے کس چیز کا انتظار تھا تمھیں۔"

زلنین کی آواز پہ وہ دونوں تیزی سے پلٹے تھے۔

وہ دروازے کے ساتھ لگا'نیوی بلیو سوٹ میں اپنی بلیو جینز آنکھوں کے ساتھ ہر طرف چھایا ہوا تھا مگر اس کے چہرے پہ خطرناک حد تک سنیجدگی تھی'آنکھوں میں سُرخی تھی۔۔۔ہونٹ کو زور سے بھینچے وہ آگئے بڑھا۔

"اتنی سی بات ہما مجھے کہتی تو سہی کہ زلنین تم میرے لئے مر جاو تو میں ایک سکینڈ نہ لگاتا مرنے میں۔۔۔"

"زلنین تم اس کی۔۔۔۔

شفق نے زلنین کا بازو تھام کر اسے روکنا چاہا کہ زلنین نے نرمی سے ان کی بات کاٹی۔

"آنٹی میں نے کبھی اس کی کوئی بات ٹالی ہے جو اب ٹالوں گا۔۔۔اگر یہ چاہتی ہے کہ زلنین ذوالفقار کا خاتمہ ہو جائے تو یہ لو کھڑا ہوں تمھارے سامنے۔۔۔"

وہ اس کے مزید قریب آگیا جبکہ سونیا نفرت سے پیچھے ہوئی تھی۔

"یہ تھرڈ کلاس عاشقی اپنے پاس رکھو زلنین ذوالفقار۔۔۔۔میں تمھاری ان میٹھی باتوں میں کبھی نہیں آنے والی۔"

"تو وہی تو کہہ رہا ہوں انتظار کس بات کا ہے مدد کے لئے کچھ دے دو کیونکہ وہ کیا ہے نا چھڑی'گولی اور زہر صرف انسانوں کو مارتا ہے۔"

"زلنین تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے بجائے اسے سمجھانے کے تم اس کا ساتھ دے رہے ہو۔"

شفق غصے سے زلنین کو جنجھوڑتے ہوئے بولی جبکہ وہ اس سے نگاہیں ہٹائے بغیر بولا تھا۔

"زلنین بنا ہی ہما کا ساتھ دینے کے لئے ہے۔۔۔لاکھ بُری'لاکھ نفرت کے قابل صحیح زلنین اس کا ساتھ

کبھی نہیں چھوڑے گا۔"

سُونیا کے سر میں درد ہونے لگا اسے اس کی باتیں بُری طرح اثر کر رہی تھی۔۔۔ یہ چُپ کیوں نہیں ہو جاتا۔

"فوریور کائینڈ انفورمیشن میں ہما نہیں ہوں۔۔۔ میرا نام سونیا ہے۔"

"تم نے لانا ڈیل رے کا بلیو جینز گانا سُنا ہے"

اس کی بات پر ہما چونک گئی۔

"تمھارا فیورٹ ہے۔"

"تمھیں گلاب جامن سے نفرت تھی۔"

"تم کوئی کتاب لکھنا چاہتی تھی ہارر سٹوریز کی کوین بنا چاہتی تھی۔"

ہما ایک دم ساکت ہو گئی۔

"امریکن ہارر سٹوریز تمھارے فیورٹ سریز تھے۔"

ہما کا جسم جنجھوڑ اُٹھا۔ یہ کیا بولے جا رہا ہے۔ شفق بھی حیرت سے زلنین کو دیکھنے لگی۔

"بولو صحیح کہہ رہا ہو نا۔"

"تم رات کے پہر اپنی امی کے قبر پہ جایا کرتی تھی۔"

ہما ایک دم زلنین سے دور ہوئی اس کی آواز اسے وحشت میں مبتلا کر رہی تھی۔

"سٹفن کنگ تمھارا فیورٹ اوتھر تھا۔"

"چُپ ہو جاو خدارا چُپ ہو جاو۔"

اس نے تڑپ کر کہا تھا۔

"مجھے دیکھ کر تمھارے ذہن میں لانا کا ہی گانا آیا تھا اور تم نے میرا نام بلیو جینز رکھ دیا۔"

"زلنین کیا ہو رہا ہے اس کو۔"

شفق پریشان ہو گئی ہما نے رُخ مڑا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھیں کسی احساس سے سرُخ ہو گئی تھیں۔

"تم میرے سامنے پہلی دفعہ روئی تھی۔۔۔اور تمھارے آنسو صاف کرنے والا اور تمھارے درد بانٹنے والا میں وہ پہلا شخص تھا۔"

ہما نے اپنے لہنگے سے کچھ نکالا۔

"تم میرے ساتھ سکول بنانے چاہتی تھی۔۔۔۔"

اس نے بند مٹھی کو زور سے بھینچ لیا تھا۔

"گنڈوں والا سین یاد ہے تمھیں۔۔۔اور آگئے سے تم نے کہا تھا میں نے مارا ہے تو مجھے بھی گرفتار کر لیں او گاڈ۔"

وہ آگئے سُن سکتی تھی۔اپنے پشت پہ اسے زلنین محسوس ہوا تھا۔اس سے پہلے وہ حد سے گزرتا وہ اسے ختم کر دے گی۔

وہ تیزی سے پیچھے مڑی مٹھی کو کھلا اس سے نکلتی سوئی زلنین کے سینے میں گھسا دی۔

وقت تھم گیا تھا۔ہر چیز جیسے ساکت ہو گئی تھی۔یہاں تک کے آوازیں بھی۔فائیق ذوالفقار کے سارے پھول جن میں ہما اور زلنین کی وجہ سے رنگ تبدیل ہوئے تھے وہ بھی ایک بار پھر بے رنگ ہو گئی۔جزلان کے کمرے میں پڑی زلنین کی مسکراتی تصویر ایک دم زمین بوس ہو گئی تھی۔نہ صرف جزلان کے کمرے میں بلکہ پورے ذوالفقار ہاوس میں اس کی تصویر زمین بوس ہو چکی تھی۔

"جس کی وجہ سے اس کا مردہ دل جاگا تھا آج اسی نے اپنے ہاتھوں سے اس کے دل کو ایک بار پھر مردہ کر دیا تھا۔

زلنین کی ساکت نظروں ہما کی طرف اُٹھی تھی۔

ہما اسے چھوڑ کر تیزی سے باہر کی طرف بھاگی تھی۔

زلنین نے اپنے سینے میں دھڑے اسے چیز کو دیکھا۔۔۔ پھر درد سے اپنی آنکھیں موند لیں۔ ایک دم وہ نیچے بیٹھتا گیا پھر ایک دم درد۔ کے احساس سے وہ زور سے نیچے گرا تھا۔ شفق کی چیخ نکل آئی۔

"زلنین۔۔۔۔۔"

شفق کی آواز کے بعد ساری آوازیں جیسے ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔ کیونکہ اس کے بعد جیسے کوئی آواز سُنائی نہیں دی نہ سانسوں کی نہ دھڑکن کی۔۔۔۔ ایک دم وہ دُنیا سے بہرا ہو گیا تھا۔۔۔۔ ہاں مگر اس کے لب ہلے تھے اور لبوں کے جنبش سے دکھتا وہ ایک نام پکار رہا ہے۔

"ہما۔"

* *

"شفق کی شادی اسی دن ہو گئی تھی۔ ایک دم رشتہ کیسے آ گیا۔۔۔ آئی مین میرے ڈیڈا اتنی جلدی کیسے تیار ہو گئے ان سے شادی کرنے پر۔"

"جادو سب کچھ کروا دیتا بیٹا جیسے فائیق اور شفق کو جدا کرنے کے لئے انھوں نے زلنین کی ماں کو مارا نہ صرف اس زلنین کی ماں بلکہ باپ کو بھی جو فائیق کو اس کی محبت حاصل کرنے میں بھرپور ساتھ دے رہا تھا۔"

"وہ کیسے۔"

"زلنین کا باپ سائینٹسٹ تھا۔۔۔ اور ساتھ میں ہمیوپتھیک ڈاکٹر بھی۔۔۔ اس نے بتایا تھا کہ آنٹی اور انکل ہرگز راضی دکھائی نہیں دے رہے تو زلنین کے باپ نے اسے تسلی دی تھی کہ وہ بہت جلد شفق کو اس گھر میں اس کی بیوی بنا کر لائے گا۔"

"اور وہ کس طرح انھوں نے کرنا تھا۔"

"مجھے کوئی خاص علم نہیں ہے مگر غفار نے اپنے بندوں کو ذریعے اس کے باپ کو مروا دیا۔۔۔۔ زلنین بیچارا

تومزید ٹوٹ گیا اور اسی طرح غفار کے کہنے پر کشف نے زلنین کو فائیق سے بدگمان کرنے کی کوشش کی نہ صرف بدگمان بلکہ اس نے توزلنین کو فائیق سے نفرت کروادی۔"

"وہ یہ ایسا کیسے کرسکتی ہیں مانا کہ زلنین کی ماں سے انھیں کوئی لگاؤ نہیں تھا مگر زلنین 'زلنین کے ابو اور بھائی تو ان کے سگے رشتے تھے۔"

"جب انسان محبت میں اندھا ہوتا ہے نا تو رشتوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔"

"فائیق کی غیر موجودگی نے تو عجیب سا غضب کر دیا تھا۔"

"تو شفق آنٹی نے کوشش نہیں کی کسی سے رابطہ کرسکے وہ۔"

"کی تھی۔۔۔ جس دن زلنین کی ماں مری تھی اور اس کا رشتہ جب ریحان سے تیہہ ہو چکا تھا اس دن اس نے کی تھی۔۔۔ کیونکہ اگلے دن اس کا نکاح تھا۔"

"اتنی جلدی۔"

"زرین کی توسط سے انھیں تمھاری دادی ملی تھی جو بیٹے کو ساتھ امریکہ لائی تھی کہ وہ کوئی لڑکی پسند کرے اور رشتہ تہیہ کرنے کے بعد وہ جھٹ منگنی اور پٹ شادی والا کام کرے اور زرین کی جھوٹی سٹوری پہ تو وہ ہمدردی کے ناطے فوراً شادی پہ راضی ہو گئی تھی۔"

"ہما پھر کیسے ہوئی؟"

"ہما کون ہما؟"

وہ ایک دم اس کے کہنے پر چونک گیا۔

"شفق آنٹی کی بیٹی۔۔۔ بابا تو انھیں بیٹی نہیں مانتے تھے۔"

"اچھا وہ فائیق ذوالفقار کی بیٹی تھی۔۔۔ مجھے اس کا نام نہیں پتا تھا۔"

"اسی دوران شفق پریگنٹ تھی۔۔۔ اور انھیں نکاح کے صبح پتا چلا تھا۔"

"او تو کیا ہوا۔"

"کیا ہونا تھا۔"

"وہ تو غصے سے پاگل ہو گئی تھی۔۔۔غصے نے اتنا اندھا کر دیا کہ انھوں نے شفق کی فریاد بھی نہیں سُنی۔۔۔ فائیق کو تو وہ گلو کے ذریعے قید کر چکے تھے۔"

"گلو مگر وہ تو وفادار ملازم تھا۔"

"ایک گن کی شکل ہی کافی ہوتی ساری وفاداری کو بھاگنے کے لئے۔"

"تو انھیں قید کہاں کیا تھا۔"

"غفار کے گھر۔"

"نکلے کیسے تھے۔"

"شفق کے جانے کی بعد فائیق کو فوراً آزاد کر دیا تھا۔"

"تو انھوں نے کیا کیا۔"

"کیا کرنا تھا اس نے ایک شخص کو پتا چلے کہ اس کے ساری دُنیا تباہ ہو کر رہ گئی ہے اس کے قید سے نکلنے کے بعد اسے معلوم ہو تا کہ وہ قاتل بن چکا ہے۔۔۔اس کی بیوی اس کے نکاح میں ہونے کے باوجود کسی اور کی بیوی بن کر یہاں سے چلی گئی ہے۔۔۔اس کے آدھے گھر والے اس سے نفرت کرنے لگے تو وہ کیا کر سکتا تھا۔۔۔فائیق ذوالفقار اس دن ٹوٹ گیا تھا۔۔۔"

••••••••••••••••••••••••••••••

"فائیق وہ ٹھیک تو ہو جائے گا نا۔"

شفق نے تو رو رو کر اپنا حشر کر دیا تھا۔۔۔اس کی بیٹی اس کی بیٹی نے آخر کیا کر دیا تھا۔۔۔اپنی محبت کو بھلا اپنے ہاتھوں سے کوئی مارتا ہے بھلا لاکھ وہ ہپنوٹائز ہوتی۔۔۔لاکھ اس پہ جادو کیا ہوتا مگر وہ زلنین کو زلنین کو

نہ مارتی تو کیا اس کی جادو میں اس کے محبت سے زیادہ طاقت تھی جو وہ یہ سب کرنے پہ مجبور تھی۔

فائیق بالکل چُپ اپنے بیوی کو اس کے بازو کے ساتھ لگی روتے ہوئے دے رہا تھا۔ فائیق اس وقت اتنا خاموش اتنا ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا کہ اس کے پاس کوئی لفظ نہیں تھے شفق کو تسلی دینے کے لئے۔

اسی۔ طرح کچھ پل بیت گئے کہ فائیق کا دوست ڈاکٹر براڈ ایک انگلش جن ڈاکٹر تھا۔ جب زلنین کو وہ اُٹھا کر سوچ رہا تھا اس کو بچانے کے لئے کس کے پاس کے کر جائے وہ انسان تو نہیں تھا جسے کسی ہاسپٹل میں آڈمیٹ کر دیا جاتا اسے پھر لندن میں اپنے دوست کا خیال آیا جو ایک کرسچن جن تھا اور جنوں کا علاج کروایا کرتا تھا۔

کسی کی کنکھارنے کی آواز پر وہ دونوں مڑے تو دیکھا براڈ کھڑا تھا۔۔۔ وہ سفید بالوں اور گریش آنکھوں والا ۔۔۔ ایک گڈلکنگ جن تھا۔۔۔ اس وقت وہ لمبا سا کالا گاون پہنے فائیق کو اشارہ کرتا ہوا مڑ پڑا۔۔۔ فائیق نے شفق کا بازو ہٹایا اور اسے تسلی بھری نظر دے کر اس کے پیچھے گیا۔

"کیا ہوا براڈ سب ٹھیک ہے۔"

"سریس معاملہ ہے مگر وہ تمھیں بلا رہا ہے۔"

"کیا اسے ہوش آگیا ہے۔"

فائیق کے دل میں زرا سا سکون پھیل گیا۔

"ہاں عموماً اسے ہوش نہ آتا مگر وہ اتنا مضبوط عصاب کا مالک ہے کہ فوراً ہوش آگیا۔ اب تمھیں بلا رہا ہے ۔"

"مگر دھیان رہے کوئی اسے کوئی آپ سیٹنگ بات مت کرنا۔"

"فکر مت کرو۔"

وہ اندر داخل ہوا تو زلنین کو بتسر پہ پوری طرح لیٹنے کے بجائے ہیڈ بورڈ سے سر ٹکائے پایا۔

"کیسے ہو بڈی اور یار ایسے کیوں لیٹے ہو۔"

زلنین نے اپنی آنکھیں اُٹھائی تو فائیق تڑپ اُٹھا۔۔۔اس کی آنکھیں پوری کی پوری سیاہ ہو چکی تھی۔۔۔

اس کا مطلب تھا وہ بہت رویا تھا دل میں۔

"زلنین۔"

"بتادیں چاچو اسے کہ میں بچ گیا ہوں دوبارہ آئے اور میرے دل پہ وار کرے شاہد اس بار مر جاوں۔"

"زلنین یار۔"

وہ آگئے بڑھے اور پیار سے اس کے بال ٹھیک کیے۔

"وہ ہنپوٹائز ہوئی وی ہے زلنین۔"

"مطلب کہ اس کی محبت بیحد کمزور تھی ہپنوٹزم کے آگئے۔۔۔اس کی محبت ہار گئی اور ہنپوٹیزم جیت گیا ۔۔۔مجھے تو لگتا ہے وہ مجھ سے محبت ہی نہیں کرتی۔"

"تم اس وقت آپ سیٹ ہو جب ٹھیک ہو کر اسے دوبارہ دیکھو گئے تو ساری ناراضگی بھول جاو گئے ہمت کرو بڈی۔"زلنین نے انھیں دیکھا پھر چہرے پہ ہاتھ پھیر کر تلخ لہجے میں بولا۔

"آپ میری کیفیت نہیں سمجھ سکتے چاچو جو مجھ پر گزر رہی ہے میرے ساتھ جتنا بُرا ہوا شاہد ہی کسی کے ساتھ ہوا ہو۔۔۔آخر میں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا میں تو کسی کو اتنی سی تکلیف دینے کے کوشش تو دور ایسا کرنے کا سوچا بھی نہیں اور قسمت بار بار میرا مذاق بنا دیتی ہے۔۔۔میری بیوی میری ہما مجھے مار کر کسی اور سے شادی کر رہی ہے۔۔۔۔اور جو اس کے چہرے پہ خوشی تھی اس نے مجھ سے جینی کی اُمنگ بھی چھین لی ہے۔"

فائیق عجیب انداز میں مسکرایا تھا۔

"ہاں آخر کیسے سمجھ سکتا ہوں تمھاری کیفیت واقعی میں یار تمھاری تو بیوی شادی کر رہی ہے اسے تو روکا بھی

جا سکتا ہے مگر میرے ساتھ پتا کیا ہوا تھا میرے قدموں میں تو زنجیریں باندھ دی گئی تھی۔۔۔۔ وہاں میری پریگنٹ بیوی کسی اور کے نکاح میں ہو گئی تھی۔۔۔۔ میں اس کی ایک انچ دوری برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ سات سمندر پار چلی گئی تھی۔۔۔ اس کی اوپر اُٹھتی کسی مرد کی نگاہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔ دیکھو کوئی میرا حق کھلے عام انداز میں استعمال کر رہا تھا۔ میری بیٹی پیدا ہو گئی بیس سال میں بے خبر رہا۔۔۔ وہ کسی اور کے نام سے دُنیا میں جانی جاتی تھی۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔ اپنی فیملی کے ایک تکلیف پہ لگتا تھا جیسے دُنیا ختم ہو گئی ہے میری اور ایک سکینڈ نہیں لگا میری پوری فیملی تباہ ہو گئی اور جو لوگ بچے تھے وہ مجھ سے نفرت کرنے لگے مجھے قاتل سمجھنے لگیں۔۔۔۔ تنہائی سے خوف کھاتا تھا بیس سال تنہائی میری ساتھی بنی رہی ۔۔۔۔ پھر کیا ہوا سب کچھ جو مجھ سے چھپایا گیا اس کی خبر ملی اور کس صورت میں ملی شفق مر گئی۔۔۔۔ ہما میرے ہاتھوں دم توڑ دی گئی۔۔۔ اچھا مذاق نہیں ہو گیا میرے ساتھ مگر تم سے زیادہ نہیں ہوا مانا پڑے گا مجھے۔۔۔ واقعی میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم پر کیا گزری ہے چلتا ہوں ایک اور آزمائش برداشت کرنے مگر اس بار برداشت کے ساتھ ساتھ اس کا مقابلہ بھی کروں گا کیونکہ میں فائیق ذوالفقار ہوں ایک چھوٹا سا بلی آنکھوں والا کمزور ٹوٹا ہوا جن نہیں ہوں۔"

زلنین کے بال بگاڑ کر وہ ہنسا تھا مگر اس کی ہنسی میں بیس سالوں کا جمع شدہ دکھ شامل تھا جسے وہ ہنسی میں اُڑا گیا تھا۔

زلنین لاجواب انداز میں اس خوبصورت اور صبر والے جن کو دیکھ رہا تھا۔ صبر کا بادشاہ اس کو کہنا غلط نہیں ہو گا آخر میں اپنے اس لقب پر جھینپ گیا۔۔۔

فائیق مڑ کر شفق کو دیکھنے لگا تو مسکرا کر اس کے گال کو تھپک کر بولا۔

"میرے بیٹے کا خیال رکھنا۔

"وہ ٹھیک ہے فائیق۔"

"اندر جا کر دیکھ لو۔"

"آپ کہاں جا رہے ہیں۔"

"حساب کتاب کرنے۔"

وہ چلا گیا تو شفق اس کی پشت کو دیکھنے لگی جب نظروں سے غائب ہو چکی تھی

قسط : تینتیس

باب : حساب کتاب

"اچھا بچ گیا اوہو حالت سریس ہے ابھی اس کی چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ ہمم بتایا اسے کہ اس کی جان سے پیاری بیوی کسی اور کی جان بننے والی ہے ہاہاہا واہ بھئی واہ یار۔ تڑپنا تو اسے لازمی چاہیے تا کہ فائیق تڑپے اسے میری تکلیف کا اندازہ ہو۔ میری بھائی جیسے دوست کو مار کر یہ فائیق کیا سمجھتا تھا خود کو ساری زندگی خون کے آنسو روئے گا۔ اچھا خبر دیتے رہنا او کے۔"

اس نے فون بند کر کے کوٹ میں رکھا اور ہما کو دیکھا جو سپاٹ چہرہ لئے 'سامنے دیوار پہ لگی پینٹنگ کو گھور رہی تھی۔ وہ ابھی تک اس لباس میں موجود تھی جہاں وہ زلنین کو چھوڑ کر آئی تھی۔

"مجھے اس خاندان کے کسی بھی فرد نے اتنا خوش نہیں کیا ہما جتنا تم نے کیا ہاہاہا یہ جنات اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ اپنی طاقت کا ان کو اتنا غرور ہے اتنی جلن ہے ہم سے۔۔۔۔ ارے ہم انسان تو چاند تک پہنچ گئے۔ ان کو اپنی انگلیوں پہ نچانا تو بڑی عام سی بات ہے۔ خیر اس سے پہلے تمھارا باپ اور شوہر آ جائے۔ سب سے اہم کام کر لیتے ہیں۔ تا کہ وہ آئے تو یہ سب دیکھتے ہی اذیت سے مر جائے۔"

ہما اس کے اشارہ کرنے پہ میکانکی انداز سے اُٹھی اور اس کے ساتھ چلنے ہی لگی تھی کی۔ دھاڑ کی

آواز پہ دروازہ کھلا۔ تو غفار نے گردن موڑ کر دیکھا۔ جہاں فائیق ذوالفقار بھپڑے ہوئے انداز میں کھڑا اسے خشمگیں نظروں سے تک رہا تھا۔

ایک منٹ کے لئے تو غفار جیسے گڑبڑا گیا تھا مگر خود کو کمپوز کرتا وہ فاتحانہ نظروں سے ہما کو اور اسے دیکھنے لگا۔ ہما کا چہرے کی تاثرات میں البتہ کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ وہی سپاٹ آنکھیں فائیق کی آگ رنگ آنکھوں کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ پھر ان کی تاب نہ لا سکی تو چہرہ جھکا لیا۔ غفار نے آگے بڑھ کر ہما کا ہاتھ پکڑنا چاہا کہ فائیق تیزی سے بڑھتا ہما کا ہاتھ پکڑ چکا تھا اور اسے اپنی طرف کیا۔ اس کی نظریں غفار سے کہہ تھی کہ ڈونٹ میس ود ہم (اس سے پنگا نہیں لینا)۔

"ارے ارے ہونے والے سسُر جی پہلے تو محبوبہ دور کی تھی ہمارے دوست سے خیر اس معاملے کو تو خیر بخش دیا تھا آپ کو کہ شفق آپ کے نصیب میں نہیں آئی مگر نہ آپ ہماری ہونے والی بیوی کو ہم سے دور نہیں کر سکتے سوُنیا ڈیر او سوری تم تو ہما ہو پتا نہیں ہر بندہ تمھارے چھوٹے سے ذہن کو الجھاتا ہے زرا اپنے باپ کو بولو ہاتھ چھوڑے تمھارا۔۔۔ تا کہ نکاح کے رسم ادا کر سکیں "۔

"غفار میرے اندر کے حیوان کو مت جگاو تم! میں اپنی بیٹی کی وجہ سے لحاظ کر رہا ہوں ہما چلو میرے ساتھ تمھیں میں گھر جا کر سیدھا کرتا ہوں۔"

کیسی شیروں جیسی دھاڑ تھی ہما تو لمحے بھر کانپ گئی مگر غفار کی ہپنوٹزم میں اتنی طاقت تھی کہ اس نے فائیق کی مضبوط گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"بابا پلیز آپ جائیے۔ سب لوگ انتظار کر رہے ہمارا نکاح میں دیر کرنا اچھی بات نہیں۔"

فائیق تو جیسے چکرا کر رہ گیا۔

"بیوقوف لڑکی تمھارا نکاح الریڈی ہو چکا ہے وہ بھی زلنین سے اس کمینے نے تمھیں ہپنوٹائز کیا ہے۔"

"کون زلنین میں کسی زلنین کو نہیں جانتی بابا۔"

کیا سادگی تھی؟ کون زلنین؟۔۔۔

فائیق کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کرے زلنین سریس کنڈیشن میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے اور یہاں یہاں اس کی بیوی اس کی پہلی اور آخری محبت کسی اور کو اپنا آپ سونپ رہی ہے اور یہاں اسے یہ تک نہیں یاد کون زلنین۔

"ارے ہماڈیر تم بھول گئی وہی زلنین جسے تم نے کل رات ہی مارا تھا ویسے ذوالفقار صاحب نکاح ہو جانے دیں بیچارے کی تدفین میں۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کچھ کہتا فائیق کا بیسٹ اندر سے جاگ چکا تھا اس نے ایک سکینڈ نہیں لگایا تھا غفار پہ حملہ کرنے میں۔

اس نے غفار کی گردن دبوچی۔۔۔ اور اسے ایک مکا مارا۔۔ غفار ایک ہی مکے سے چکرا اُٹھا اور اس کی ناک سے خون نکلنا لگا۔

"تدفین کے لئے لوگ تمھارے لئے آئے گئے بیٹا۔۔۔"

ایک اور مکا۔

"تم میرے بچوں پہ حملہ کرو گئے تو میں چُپ چاپ بیٹھا رہوں گا۔۔۔ تمھاری یہ بھول ہے غفار

"۔

اس نے ایک مکا غفار کے پیٹ میں مارا فائیق کی نظر ایک دم اس کے گل میں۔ موجود گھڑی کی طرف گئی او تو وہی چیز ہے جس سے یہ ہما کو ہنپوٹائز کرتا تھا۔ غفار وہ گھڑی اُٹھا کر ہما کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگا تھا کہ فائیق نے اس کی گھڑی کی چین ایک مٹھی میں اس کی گردن سے الگ کر کے دور گردن پہ جا کر پھینکی۔

ٹوٹنے کی آواز سے ایک دم ہما کا سر چکرایا۔

"اُف امی۔۔۔۔زلنین۔"

وہ اپنا سر تھام کر زور سے چیخی تھی۔

"فائیق ذوالفقار تم نے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔"

وہ کچھ پڑھتے ہوئے فائیق کے منہ پہ پھونکا تھا کہ فائیق کا چہرہ زور سے جلنے لگا ایک سکینڈ کے لئے تو وہ بلبلا اُٹھا تھا مگر خود پہ ضبط کر کے اس نے ایک مکے سے غفار کا جبڑا توڑ دیا۔۔۔ تمھارے یہ علم مجھ پہ نہیں اثر کریں گئے غفار۔"

"بابا۔"

ہما کو ہوش آیا تو ایک دم اس منظر کو اس نے بڑی وحشت سے دیکھا تھا۔فائیق سمجھ گیا کہ اب ہما سپیل سے نکل گئی ہے مگر اس کو سبق سکھانا ضروری تھا۔

"بابا کیا کر رہے ہیں آپ کہاں ہم اور میں اس لہنگے میں۔۔۔۔"

"ہما یہاں سے بھاگ جاو باہر حنان کھڑا ہے تمھیں وہ پہنچادے گا بھاگو اس سے پہلے اس کے

بندے آجائے۔"

"بابا۔"

فائیق نے زور سے غفار کو سامنے جا کر پھینکا تو ہما چیخ کر پیچھے ہوئی۔

"ابھی تک کھڑی کیوں ہو جاو نا۔"

وہ چیخا۔ زخمی سا غفار عجیب انداز میں کہراتے ہوئے ہنستا تھا۔

"یہ کہی نہیں جاسکے گی فائیق اس دروازے سے باہر جائے گی تو کرنٹ لگ جائے گا اسے اور یہ مر جائے گی تمھاری طرف یہ جن تھوڑی ہے معصوم سی انسان ہے کرنٹ کا اثر تو ہو گا۔"

فائیق کا دماغ گھوم گیا زور دار ٹھوکر اس کے منہ پہ ماری تو خون اس کے منہ سے نکل پڑا۔ اور نیچے جھک کر اس نے اس کے بال کھینچے۔

"جس کی خاطر تم نے اپنی زندگی برباد کر دی۔۔۔۔ نہ صرف اپنی زندگی بلکہ اپنی آخرت برباد کر دی۔۔۔ اس نے تو اللہ سے لو لگالی۔

وہ تو اپنے رب کے قریب ہو گیا جبکہ تم تم ترس آرہا ہے مجھے اس وقت غفار۔ تم انسان کیسے انا کی آگ میں 'انتقام کی رو میں اپنے پیروں پہ کلاڑی مار دیتے ہو۔"

"کہنا کیا چاہتے ہو تم اور تم کس کی بات کر رہے ہو۔"

"کس کی بات کروں گا جس کی وجہ سے تم نے مجھے برباد کیا۔"

"او یہ تو بہت بُرا ہوا واقعی میں فائیق سر نے جو کچھ بھی کیا سو فیصد ٹھیک کیا بلکہ یہ تو بہت کم تھا ۔۔۔ مگر اب کیا ہو گا سب کچھ ٹھیک ہو گا یا سب پھر سے تاریخ دہرائی جائے گی۔"

"پتا نہیں۔۔۔ جس شخص نے مجھے راہِ راست پہ لانے کے لئے اتنا نقصان اُٹھایا۔۔۔ اتنی سالوں سے تکلیفیں جھیلی میری دعا ہے کہ اب اس کی جھولیوں میں خدا خوشیاں ہی خوشیاں بھر دے۔"

وہ شخص دکھ بھرے لہجے میں کہتا سر جھکا چکا تھا۔

فریحہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب۔۔۔ انھوں نے آپ کی وجہ سے کیسے نقصان اُٹھایا۔"

"میری غلطی کی بنا پر تو یہ سب ہوا ہے اگر میں اس سب کے بیچ میں نہ آتا تو فائیق اور شفق کے ساتھ پوری ذوالفقار ہاوس بھی تباہی کے گھیروں نہ آتا۔"

"آپ کون ہیں ساری وجہ تو اس زوہیب۔۔۔۔ ایک منٹ آپ۔"

"جی میں۔ میں ہی ذوہیب ہمدانی ہوں اور فائیق نے میرا قتل نہیں کیا تھا۔ وہ تو کبھی بھی کسی بھی شخص کو نہیں مار سکتا۔ بیچارے پہ خوامخواہ کا الزام لگا یا دُنیا والوں نے۔"

فریحہ تو ساکت ہوگئی تھی۔

وہ یقین نہیں کر سکتی تھی جس کہانی کے کلامیکس میں یہ شخص مر گیا تھا۔ وہی شخص اس کے سامنے بیٹھا ساری داستان سُنا رہا تھا۔ ایک انجانا سا خوف اس کے اندر پھیلا تھا۔

"ایک بات پوچھ سکتا ہوں آپ سے؟"

فریحہ نے سر اُٹھایا۔

"جی۔"

"کیا آپ کو اس کہانی پہ یقین ہے یا پھر میں یہ سمجھو آپ ٹائیم پاس کے لئے سُن رہی ہیں ظاہر ہے

آپ اتنے ہفتوں سے قید ہیں۔"
وہ ایک منٹ کے لیے اس کے نورانی چہرے کو دیکھتی رہی پھر نظریں جھکالی۔
"پتا نہیں ایسی باتوں میں تو میں بلیو نہیں کرتی۔۔۔ مگر اس تنہائی میں' آپ کے لفظوں میں چھپی سچائی نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس داستان کو سُنوں' اس کو سمجھوں اور اس پہ یقین کروں اور اپنی آنکھوں پہ تب یقین ہو گا جب فائیق ذوالفقار کو دیکھوں گی۔ ہما سے ملوں گی۔ مجھے اپنوں سے زیادہ اس کہانی کے سب اچھے فرد بہت ہی اپنے اپنے لگنے لگے ہیں۔"
وہ سر اوپر کر چھت کو گھورنے لگی۔۔۔۔ اور وہ بس اسے دیکھتا رہ گیا۔
※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※
※
غفار کی آنکھیں ایک لمحے میں ساکت ہو گئیں۔
فائیق نے اسے چھوڑا۔
"زندہ ہے وہ صیحح سلامت ۔۔۔۔ تمھارے دوست کے بجائے وہ میرا دوست بن چکا تھا۔ میرا خیر خواہ بن چکا ہے۔۔۔۔ میرے ایک ایک غم کا اسے پتا ہے۔۔۔ تمھارے بجائے وہ میرا ہمدرد ہے۔۔۔ کہا تھا میں نے اس قید سے نکل جاو۔۔۔۔ وہ سُدھر گیا ہے دس سال کی سزا کافی ہے اس کے لئے مگر وہ تیار نہ ہو اس کا ماننا تھا اس کی وجہ سی میری زندگی برباد ہوئی۔۔۔ اس نے میری شفق پہ بُری نظر رکھی وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر سکے نہ ہی دُنیا کو فیس کر سکے گا اسے اسی قید میں عمر بھر رہنے دیا جائے۔ دیکھو تم سے زیادہ وہ کمینہ تھا۔۔۔۔ مگر وہ جلد ہی خدا کی طرف پلٹ گیا اور تم۔۔۔۔ تم نے خرید لی اپنے لئے دوزخ۔۔۔۔"

فائیق نے کہتے ہوئے ہما کا ہاتھ پکڑا۔ ہما اسے دیکھے جا رہی تھی پھر اس نے باپ کو دیکھا۔
فائیق نے جب اس کی آنکھوں میں دیکھا تو تڑپ گیا۔

"ہما۔"

اس نے باپ کا ہاتھ چھوڑ کر اپنے ہاتھوں کو دیکھا تو اسے اپنے ہاتھ سیاہ خون سے بھرے ہوئے محسوس ہوئے۔ زلنین کے خون سے۔

وہ ایک دم تڑپ کر پیچھے ہوئی۔ اس نے اس نے اپنے زلنین کو مار دیا۔ اپنے ہی ہاتھوں سے۔ جن ہاتھوں سے اس نے اس کا گال تھام کر اپنے پیار کا اظہار کیا تھا۔ آج انھیں ہاتھوں نے اس کا قتل کر دیا۔

فائیق اس کا مفہوم سمجھ گیا تھا۔

"ہما وہ ٹھیک۔"

"بابا میں نے اسے مار دیا۔۔۔ بابا مم میں نے اپنے ززز لنین کو۔"

اس کے منہ سے ہچکی نکلی تھی۔ آنکھیں شدت سے خون رنگ ہو گئی تھیں۔

"ہما وہ۔۔"

فائیق اس کی طرف بڑھا تھا اور اسی پل غفار اُٹھا۔۔۔

"بابا وہ مجھ سے پیار کرتا تھا۔۔۔ اتنا کہ اس دُنیا میں کوئی بھی کسی سے نہیں کرتا تھا اور میں نے میں نے کیا کیا زلنین کو مار دیا۔۔۔۔"

"ہما وہ بالکل ٹھیک ہے تم ہپنوٹائز ہوئی وی تھی چندا۔۔۔ اِدھر آو۔"

غفار کی چال میں لڑکھڑاہٹ تھی مگر وہ اتنے طریقے سے اُٹھا اور فائیق کی طرف بڑھا کہ فائیق جو ہما کی طرف متوجہ تھا۔۔۔ دھیان نہ دے سکا کہ فائیق کے پیچھے موت کھڑی ہے۔

اس نے سامنے پڑا وہی آلا اُٹھایا جو گریم ریپر کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔۔۔ اور فائیق پہ اٹیک کرنے لگا کہ ہما نے یہ دیکھ لیا اور اس نے ایک دم تیزی سے باپ کو ہٹا کر وہ آلا پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ کے ذریعے سے غفار کے منہ پہ زوردار تھپڑ مارا کہ وہ اس کی تھپڑ کی شدت کو برداشت نہیں کر سکا اور دور جا گرا۔

فائیق نے ایک دم حیرت سے گردن موڑی۔

"تمھاری وجہ سے میرے باپ نے زندگی میں کبھی سکھ کا سانس نہیں لیا۔

"اس نے آلا کے نیچلے حصے کو زور سے غفار کے سر پہ دے مارا۔ وہ درد سے چلا اٹھا۔

"تمھاری وجہ سے میری ماں اس ریحان کی مار چُپ چاپ سہتی رہی۔۔۔ دُنیا کی بے رحم اذیتیں سہتی رہی یہ اس کے لئے۔"

اب اس نے آلے کے اوپری حصے سے غفار کی ٹانگ کاٹ دی۔

فائیق نے وحشت سے ہما کے الگ روپ کو دیکھا وہ ہل نہیں سکا۔

غفار کی دلخراش چیخوں سے بھی ہما کو رحم نہ آیا۔

آلے سے غفار کی خون کی بوند ٹپک رہی تھی۔

"تمھاری وجہ سے میری نانو کومے میں چلی گئی۔"

اس نے غفار کے منہ پہ ٹھوکر ماری۔

"تمھاری وجہ سے میرا زلنین اپنی ماں سے جدا ہو گیا۔۔۔نہ صرف اپنی ماں اپنے باپ' اپنے چاچا سے۔"

ایک اور ٹھوکر۔فائیق کو ایک دم ہوش آیا تو اس نے آگئے بڑھ کر ہما کو پکڑا۔

"ہما بس بس ہما ہوش میں آو۔"

"بابا چھوڑے مجھے اس نے اس نے میرے ہی ہاتھوں میرے زلنین کو مار دیا۔۔۔میں اسے عبرت ناک سزا دلوا کر رہوں گی۔اس نے اپنے آپ کو سمجھا کیا رکھا ہے۔۔۔بابا میرا زلنین ہائے وہ جیتے جی مر گیا ہو گا۔۔۔میں اس کے ٹکڑے ٹکڑ کر دوں گی۔"

اس نے غفار کو حقارت سے دیکھ کر غراتے ہوے کہا تھا اور یہ کرتے ہوے اس کی آنکھیں آگ رنگ میں تبدیل ہو گی تھی۔

"میری جان اتنا کافی ہے میرے ساتھ چلو اس کا بندوبست کر دوں گا ہما۔

انھوں نے ہما کے بھپڑے ہوے وجود کو بازوں میں لے کر سنبھالا۔

"تم تم پچتاوں گی تم تم اللہ۔۔۔مجھے مار کر بھی بد شگنی کسی آسیب کی طرح چمٹ کر رہے گے تمھارے ساتھ۔۔۔میرے مارنے سے تو چھوٹے موٹے عذاب میں رہوں گی مگر نینا ذوالفقار کی بد دعا سے کیسے بچو گی۔۔۔"

فائیق ایک دم اس کی بات پر ٹھہر گیا۔اس نے نینا ذوالفقار کا نام کیوں لیا تھا۔نینا یشیب کی بیوی اور جزلان کی ماں تھی۔وہ یشیب کے موت کے تین دن بعد خود کشی کر چکی تھی۔۔۔جزلان بھی

اسی دن پیدا ہوا تھا۔ مر تو وہ بھی سکتا تھا کہ نینا نے کوئی کسر تو نہیں چھوڑی تھی مگر شاہد جزلان کی قسمت اچھی تھی وہ بچ گیا۔ فائیق نے نینا کی خودکشی کو اس طرح سمجھا کہ وہ یشیب سے پیار کرتی ہے اور اس کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی مگر اس نے یشیب کی موت کا بدلہ فائیق سے لینا تھا۔۔۔ اور اسی کی کرس کی بدولت نہ صرف فائیق ذوالفقار برباد ہو گا بلکہ اس کی ساری نسلیں فائیق کی بربادی کا پھل چکھے گی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو نینا ذوالفقار کا کیا ذکر بتاؤ مجھے بولو۔"

اس نے ہما کو ہٹا کر غرا کر کہتے ہوئے اس کی طرف آیا تھا۔۔۔ مگر وہ عجیب انداز میں مسکرا 'کر تڑپ کر اتنا کہہ سکا۔

"بدشگنی جھیلو یا قربانی دو۔"

پھر اس کو وجود ساکت ہو گیا تھا

••••••••••••••

"نینا ذوالفقار اور یشیب کہاں سے آگئے۔"

فریحہ نے حیرت سے اس کی بات سُنی۔

"ہما اور زلنین کے ساتھ جو کچھ بُرا ہوتا گیا وہ صرف غفار' کشف اور زرین کی وجہ سے نہیں ہوا۔۔۔ اس میں نینا ذوالفقار کا کرس تھا۔ غفار' زرین اور کشف رُک جاتے پھر بھی ہما اور زلنین کی لائف میں برالمبر آتے رہتے۔ نہ صرف ہما اور زلنین بلکہ ان کی اگلی نسلیں بھی یہ سب دیکھتی اور سہتی رہتی۔"

"مگر کیوں نینا تو زلنین کی چاچی ہے اسے زلنین سے کیا پرابلم ؟"
"پرابلم اسے صرف فائیق سے تھی بتایا نا فائیق کو اس وقت بُرے دن چل رہے تھے۔۔۔یشیب بھی اپنے بھائی کو موردِ الزام ٹھہرا رہا تھا کہ اس کی وجہ سے اس کے بھائی اور بھابی مرے ہیں۔۔۔ زلنین کی طرح کشف نے بھی ساری گھر کر فرد کو فائیق کی طرف سے بدگمان کر دیا تھا البتہ فائیق کے ابو اس بات پہ یقین نہیں کر پا رہے تھے۔ فائیق نے تو ذوالفقار ہاوس ہی چھوڑ دیا تھا نہ صرف ذوالفقار ہاوس بلکہ بلیک روز ہوٹل بند کر کے باہر چلا گیا۔ سمجھو باپ کے علاوہ سب سے کٹ آف ہو گیا پھر خبر ہوی کہ تین مہینے بعد ہی یشیب کی ڈیتھ ہو گئی۔"
"کیسے ؟؟ سُنے میں آیا کہ طبیعت خراب ہوئی تھی کھانا کھا کر کمرے میں آیا تھا تو زور زور سے چلانے لگا بیوی اندر آئی تو یشیب کی لاش پڑی ملی۔۔۔ تین دن بڑی خاموش رہی سمجھو سٹیچو بن گئی اس کے بعد اس نے خودکشی کر لی۔۔۔ وہ پریگنٹ تھی مگر شاہد اس کو بچے کی کوئی پروا نہیں تھی۔۔۔ بہر حال بچہ کسی معجزے کے تحت بچ گیا۔"
"مجھے لگتا ہے جیسے ثمینہ کا قتل ہوا تھا ویسے ہی یشیب کو مار دیا گیا۔ اسے پتا چل گیا ہو گا کہ فائیق بے قصور ہے۔۔۔ پھر نینا کے دل میں غلط فہمی ڈال دی گئی ہو گی اس طرح تو اس نے خودکشی کر کے فائیق کو کرس دے دیا۔"
"ان دونوں کی موت تو ایک مسٹری ہی ہے خیر اچھا گیس تھا ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔"
"کشف کو تو سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے۔ اتنا کچھ کرنے پہ بھی اسے غفار ملا کیا۔"
"اللہ حساب لے گا۔"

اس نے اتنا کہا کہ فریحہ چُپ ہو گئی۔

••••••••••••••••••••

"بس بس میری جان کتنا رو گی وہ بالکل ٹھیک ہے بس اوپریشن کے بعد تو تندرست ہو جائے گا۔"
شفق اسے اپنے ساتھ لگائے اس کے جھٹکے کھاتے وجود کو تھپک رہی تھی اور وہ رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی۔

"امی میں اس کا کیسے سامنا کروں گی۔۔۔وہ کیا سوچے گا میرے بارے میں۔ اتنی بُری ہوں میں امی میری وجہ سے اسے آج یہ دن دیکھنے پڑے۔ میری وجہ سے وہ کتنا ٹوٹ گیا تھا میری موت پر وہ کیسے دیوانہ اور پاگل ہو گیا تھا۔۔۔بیمار کر دیا تھا اس نے اپنے آپ کو۔ میں کتنی ظالم اور کتنی بے رحم ہو۔"

"ہما خدارا چُپ ہو جاو وہ تم سے پیار کرتا ہے وہ تمھیں معاف کر دے گا۔ اسے پتا ہے تم ہپنوٹائز تھی۔۔۔چیر آپ میری جان آو نانو کو دیکھ آتے ہیں۔"

اس نے ہما کو اُٹھانا چاہا ہما نے نفی میں سر ہلایا۔

"باپ سے شکایت لگاوں تمھاری۔۔۔دو دن سے نہ کچھ کھا رہی ہو نہ پی رہی ہو روئے جا رہی ہو ایک ہی بات کر رہی ہو۔"

"اچھا ہے مر جاوں میں تا کہ زلنین کے سر سے بلا ٹل جائے۔۔۔وہ خوشیوں بھری زندگی گزارے۔۔۔"

اس نے اپنا چہرہ زور سے رگڑتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا۔ شفق تڑپ اُٹھی زور سے چپیٹ اس

کے سر پہ ماری۔

"منہ سے بد فال نکالنا۔۔۔ کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔اور تمھیں لگتا ہے تمھارے مرنے کے بعد وہ زندہ رہ سکے گا۔ زلنین کا دل فائیق جیسا نہیں ہے۔ وہ تمھارے معاملے میں بہت کمزور ہے۔ کیوں نہیں سمجھتی تم۔"

اس سے پہلے ہما کچھ کہتی باہر ڈاکٹر براڈ نکلے تھے فائیق۔۔۔اس وقت بلڈنگ سے باہر کہی گیا ہوا تھا۔ شفق اور ہما کو اس نے بتانے کی زحمت نہیں کی تھی۔ ڈاکٹر براڈ کو دیکھتے ہما تیزی سے اُٹھی تھی

۔

"ڈاکٹر وہ ٹھیک تو ہے نا مم زلنین کو کچھ تو نہیں ہوا۔"

ڈاکٹر نرم مسکراہٹ سے سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"ہی از فائن ناو آئی مسٹ سیے کہ زلنین بہت بہادر اور طاقت ور ہے۔ اس طرح کے کیس میں بہت سے جنات کی موت واقعی ہو جاتی ہے شاہد یہ آپ کی دعاوں کا اثر تھا کہ وہ بچ گیا۔"

ہما نے پر سکون ہو کر آنکھیں موں لی اور دل پہ ہاتھ رکھ کر اس نے کہا۔

"تھینک یو اللہ۔"

••••••••••••••••••••••••••••••

"اُف ہٹ درد ہو رہی ہے مجھے۔"

جزلان کو دھکا دیتے ہوئے ایس پی صاحب سائیٹسٹ صاحب کو چڑتے ہوئے بولے تھے۔

"یار گلے لگا رہا ہوں کون سا گدگدا رہا ہوں جو اتنے بُرے بُرے منہ بنا رہے ہو۔"

"کیسے آنا ہوا۔"

"دروازے سے آنے ہوا۔"

زلنین نے بستر پہ بیٹھے اسے گھورا۔

"اچھا یار تم کہتے ہو تو دیوار سے آجاتا ہوں' کہتے تو کھڑکی سے آجاتا کہو تو چھت سے بھی آسکتا ہوں۔"

"فلش سے بھی آسکتے ہو ہیں نا۔"

"توبہ استغفار۔۔۔کیا بک رہے ہو بیماری نے دماغ ہلا دیا ہے تمھارا۔۔۔"

"کتنے کمینے ہو جیزی میں یہاں زندگی موت کی جنگ لڑ رہا تھا تم دادا ذوالفقار کے پاس چلے گئے۔"

"میں چلا گیا تم اپنی بیوی کو اُٹھا کر لندن چلے گئے تھے۔۔۔وہاں رومینس کے لئے پروائیسی چاہیئے تھی آپ کو۔۔۔"

زلنین کی اس بات پر منہ کڑوا ہو گیا تھا۔وہ اس وقت نیلی شلوار قمیض میں ملبوس اپنی تھکی ہوئی نیلی آنکھوں' پیلے چہرے اور داڑھی کے باوجود ہینڈسم لگ رہا تھا۔زلنین کی شیو کے بجائے داڑھی رکھ لی تھی۔۔کیوں رکھی تھی یہ معلوم نہیں تھا مگر جزلان کا کہنا تھا کہ مجنوں لگنے کے لئے اس نے ایسا کیا ہے۔جوان میں زلنین کا بھاری مکا ملا تھا اسے۔

"رومینس! خاک رومینس اِدھر اس سینے پہ وار کیا تھا۔۔۔میں پیار کا اظہار کر رہا تھا وہ محترمہ منہ سے آگ اگل کر چلی گئی تھی۔۔۔میں سونیا ہوں مائی فٹ سونیا۔۔۔دل کرتا ہے جہاں کہی بھی نظر آئے اس کا گلا دبا دوں۔"

"ہیں۔۔۔"

جزلان کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔زلنین کا انداز اس کے لئے حیرت کا باعث تھا۔

"یہ ہما کے لئے منہ میں رام رام کے بجائے چھری زبان پر کیوں لے آئے۔"

قسط : چونتیس

باب : ناراض ہوں میں

زلنین نے جزلان کی بات پر سر جھٹکا۔

"زلنین یار اتنا ناراض کیوں ہو رہے ہو۔ تم تو اس کو سات خون معاف کر سکتے تھے۔ اب اتنی سی بات پہ اس سے ناراض کیوں؟ میں نے دیکھا وہ بہت آپ سیٹ تمھارے پاس شرمندگی کے باعث آ بھی نہیں رہی۔"

"کیا ناراض ہونے کا حق بھی نہیں رکھتا میں جزلان۔۔۔ دو ہفتے دو ہفتے اس کی غیر موجودگی میں تڑپتا رہا ہوں۔۔۔ مزید دو ہفتے اس کی بیگانگی سہی میں نے کس بنا پر کہ وہ ہپنوٹائز ہوئی وی تھی۔ میں سمجھتا ہوں اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو میرا دل اتنا مضبوط تھا میں اس پر ایک خراش تک نہ آنے دیتے اور اس نے مجھے مار دیا۔"

"تم تو اس پہ مرنے کے لئے تیار تھے اب زرا سی چوٹ کیا لگی تو بلبلا اُٹھے خاصے بودے عاشق نکلے ہو۔"

جزلان نے اس پر چوٹ کی۔ زلنین بس گھور کر رہ گیا۔

"اور جب وہ سمجھی تھی میں نے اسے تھپڑ مارا تھا تو کیسے غصے سے پاگل ہوئی تھی میرے سے شادی

نہیں کر رہی تھی جبکہ میں یقین دلا دلا کر پاگل ہو رہا تھا کہ میں وہ نہیں تھا تو جب ایسا ہی اپنا وقت آیا تو محترمہ بیچاری بن گئی ہونہہ۔"

"اُف اس زخم نے تو واقعی تمھارا دماغ گھما ڈالا ہے۔"

"چھوڑو یار کوئی اور بات کرو دادا کیسے ہیں پریشان ہو رہے ہونگیں۔"

"نہیں یار ان کی کمپنی کے لئے کافی دوست بلا لئے تھے اور عزت بھی آ جا رہی تھی۔۔۔۔ تو دادا گھل مل۔۔۔ اب جب انھیں پتا تھا کہ نہ صرف ان کی پوتی زندہ ہے بلکہ ان کی بیٹے کی محبت بھی زندہ ہے۔"

"ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ تمھیں سب پتا ہو اور یہ بات جا کر دادا کو نہ بتائی ہو۔"

زلنین نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔ جزلان نے اپنی گردن کھجائی۔

"ام یار بیٹی کا تھوڑا بہت معلوم ہے انھیں اب کچھ باتیں ان سے چُھپی نہیں جاتی۔"

زلنین کچھ بولتا کہ دروازے کی ٹھک ٹھک سے دونوں چونکے جزلان نے مڑ کر دیکھا۔ بے بی پنک شیفون شلوار قمیض میں۔۔ ہاتھوں میں کھانے کی ٹرے پکڑے وہ زلنین کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔ زلنین تو اس کو پنک رنگ میں دیکھ کر ہی آگ بگولا ہو گیا تھا۔ اسے تو اس دن سے اس رنگ سے نفرت ہو گئی تھی۔

"ارے بھابی یعنی کے کزن صاحبہ بڑی دیر کر دی مہربان نے آتے آتے۔ موصوف خاصے بے چین ہو رہے تھے آپ کے لئے۔"

الو کے۔۔۔ زلنین نے جزلان کو کونی کے زریعے بڑی زور سے اسے مارا۔

"وہ میں۔۔ان کے لئے کھانا۔"

"ان سے کہہ دیا جائے کہ میں چھوٹی امی کے ہاتھ سے کھانا کھاتا ہوں لہذا اپنا ٹائم نہ ویسٹ کریں اور واپس تشریف لے جائے۔"

کیا اجنبی سا انداز تھا ہما کی آنکھیں بھر آئیں۔

"ارے آیا بڑا توکاکا پہلے جیسے چھوٹی امی (شفق) کے ہاتھ سے ہی کھاتا تھا۔گھر والے ہو گئے ہو تو بیوی ہی کھلائے گی۔ آو ہما۔"

"گھر والا۔"

وہ تمسخر انداز میں ہنسا۔

جزلان نے اسے گھورا۔

"مت بھولیں خود بنے تھے آپ زبر دستی اس کے گھر والے۔"

"اب سیدھا سیدھا بول دوں کہ پچھتا رہا ہوں۔"

"مم میں یہ رکھ دیتی ہوں جزلان بھائی آپ اسے۔۔۔"

"میں تو جا رہا ہوں چاچو سے ملنے جب سے آیا ہوں ایک ملاقات نہیں ہو سکی ان سے۔ آپ ہی محترمہ یہ کام کریں۔"

اور بس جزلان ایک دم غائب ہو گیا۔

ہما کشمکش میں کھڑی رہی کہ آ گئے کیا کرے پھر گہرا سانس لیتے ہوئے وہ زلنین کے قریب آئی اور بیڈ سائڈ ٹیبل پہ ٹرے رکھی۔

زلنین اس کی طرف دیکھ نہیں رہا تھا۔ ہما کو اس کے انداز سے تکلیف ہو رہی تھی۔ ہر دم توجہ دینے والے شخص کی اچانک بیگانگی پاگل کر دیتی تھی۔

"وہ میرے پاس کمرے میں آیا تھا اس نے زبردستی۔

"ہما میں کوئی بات سُننے کے موڈ میں نہیں ہوں خاص کر صفائی تو بالکل بھی نہیں اس لئے پلز آپ پرہیز کیجیے۔"

زلنین نے ہاتھ اُٹھا کر اس کی بات کاٹ دی تھی۔ بلی آنکھوں والا جن اس وقت سخت ناراض تھا۔

ہما نے اسے ایک لمحے کے لئے دیکھا پھر چہرہ جھکا لیا۔

"آئی انڈسٹینڈ آپ کو تکلیف ہو گی مگر حقیقیت سُن لینے میں کیا حرج ہے۔"

"جب میں نے کچھ بھی نہیں سُنا تو کیا فائدہ۔"

"اچھا ٹھیک ہے یہ لیں آپ کے لئے گارلک بریڈ اور سوپ لائی ہوں۔"

"میں جن ہوں یہ سب نہیں کھاتا۔"

وہ نروٹھے پن سے بولا۔

"انسان نما جن ہیں۔۔۔ اور میرے خیال ہے آپ یہی کچھ پرسوں امی سے ڈیمانڈ کر رہے تھے"۔

"اس وقت تمھارا خون پینے کا دل کر رہا ہے۔"

اس نے جل کر کہا تھا۔

ہما نے اسے رُک کر دیکھا پھر ہولے سے ہنس پڑی۔

"آپ ویمپائر نہیں ہیں زلنین لیکن چلیں اتنی سے خواہش ہے یہ لیں۔"
اس نے اپنی کلائی اوپر کی زلنین نے اسے دیکھا وہی فاختہ والا بریسلیٹ پوری اب و تاب سے چمک رہا تھا۔
زلنین نے اس کے انداز پہ اپنی مسکراہٹ زور سے دبائی۔
"ویمپائر یہاں سے خون نہیں پیتے۔"
وہ سنیجدگی سے غیر سنیجدہ بات کہہ گیا تھا۔
ہما نے نا سمجھی سے دیکھا۔
"تو کہاں سے پیتے ہیں خون۔ تو خون ہوتا ہے بیشک یہاں سے پی لیں الٹا یہاں سے تو او کسیجینیٹڈ بلڈ ملے گا آپ کو۔"
زلنین تو اس کے بھولے انداز پہ مرمٹ کر رہ گیا یہ ساری لڑکیاں شادی کی بعد بہت ہی بھولی ہو جاتی ہیں یا ہم بے وقوف بن جاتے ہیں کہ ان کو اپنا مطلب نہ سمجھا سکے۔
"خیر چھوڑے خون کو جیزی بھائی سے بوتل بھروا کے دے دوں گی تب تک یہ سوپ۔"
"بھاڑ میں گیا سوپ۔"
اس نے آگئے بڑھ کر ہما کی گردن سے بال ہٹائے اور جھکنے والا تھا کہ جیزی بوتل کی جن کی طرح فوراً نمودار ہوا۔
ہما تو ڈر کر اچھل پڑی اور سارا سوپ زلنین کی قیمض پر گر چکا تھا۔
"او ہما بی سوپ پلانے کا انداز تو بڑا انھو کا ہے۔۔۔۔ اور بیٹا اسے معاف کرنے کو کہا تھا PDA

session کا نہیں بولا تھا۔"

ہما تو ایک دم بھوکلا گئی تھی۔

زلنین کا دل کیا جزلان کا جبڑا توڑ کے رکھ دے۔

غصے سے بستر سے اُٹھ کر وہ واشروم میں چلا گیا۔

"تھینکس نہیں بولے گی۔"

جزلان کی بات پر ہما نے سر اُٹھایا اور ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"کس چیز کا تھینکس؟"

"زلنین کو آپ کا خون پینے سے بچایا۔"

ہما نے اسے گھورا اور کشن اُٹھا کر جزلان کی۔ طرف پھینکا۔

"بدتمیز۔"

قسط : پینتیس (آخری قسط)

باب : ناراض ہوں میں

"آرام سے ہما ان کا سر نہیں لڑکھنا چاہیے۔۔۔ گردن پہ ہاتھ رکھ کے احتیاط سے تکیہ رکھو۔"

"امی ذوالفقار ہاوس میں ان کو لے جاتے یہاں پر نانو کو لانے کی کیا تک تھی۔ بابا صحیح کہہ رہے تھے ایک فریش سٹارٹ ہو جاتا۔"

شفق بستر پہ بیٹھی 'ماں کو جرابے پہنا رہی تھی۔ جب ہما کی بات پر سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولی۔

"میں سمجھتی ہوں امی یہاں پر کمفرٹیبل رہے گی۔ آخر ان کا گھر ہے۔ اب تو کوئی خطرہ بھی نہیں۔ یہاں کے ماحول میں وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ بیشک وہاں ہر کوئی اپنا ہے مگر ہے تو جن ہیں۔"

ہما مسکرائی اور نانو کے سر کا دوپٹہ ٹھیک کر کے دوسری طرف آئی۔

"آپ تو بابا کے ساتھ وہاں ہی جائے گی۔۔۔ میں تو اپنا سامان وہاں چھوڑ آئی ہوں۔ اب جیزی کو کہتی ہوں وہ یہاں لے آئے۔ گھر بھی خاصا گندا ہے اس سے صفائی کرواتی ہوں۔"

"تمھارا سامان سیٹ کروا دیا ہے میں نے 'میں اور فائیق تمھارے کمرے میں شفٹ ہونگے جب تک امی ٹھیک نہیں ہو جاتی اور دوسرا فائیق نے خوشبری نہیں بتائی۔"

"کیسی خوشبری۔۔۔ماماڈونٹ ٹیل می میرا کوئی بھائی یا بہن تو نہیں آنے والا۔"

ہما جو نانو کی سلیوس کے بٹن بند کر رہی تھی شفق کی بات پر جھٹکے سے چہرہ موڑ کر انھیں کہا۔ شفق کا چہرہ ایک دم سرُخ ہو گیا۔

"ہما!!!بد تمیز لڑکی تم نے جیزی جیسا ہی جواب دیا۔پاگل ایسا سوچتے بھی کیسے ہو۔"

ہما ہنس پڑی۔

"اب تو میرا نانی بنے کا وقت آگیا ہے اور تم توبہ ہے بچوں۔"

اب اس بات پر ہما کا چہرہ سرُخ ہو گیا۔ یہ امی بھی نا۔

"میرا سامان کیوں سیٹ کروایا آپ نے۔نانو کے ساتھ میرا ہونا کتنا ضروری ہے۔"

اس نے رُخ موڑ کر بات بدلتے ہوے کہا۔

"نانو کے لئے فائیق نے نرس ہائیر کر دی ہے' دوسرا نانو سے زیادہ زلنین کو تمھاری ضرورت ہے

۔"

"مگر امی زلنین۔"

"چُپ!شادی ہو گئی ہے تم دونوں کی اب جیسے بھی ہوئی ہے آگئے بڑھو یہاں بس شادیاں کرواتے رہے گئے تم دونوں کی۔ میں نے زلنین کے روم میں تمھاری چیزیں سیٹ کر دی ہے۔ آج سے شادی شدہ زندگی سٹارٹ کرو۔ بہت ہو گئی ناراضگیاں۔"

"امی میں ناراض ہوں!!!وہ آپ سیٹ ہیں مجھ سے۔ میں تو چلی جاوں گی اگر مجھے کمرے سے نکال دیا۔ کیوں میری بے عزتی کروانا چاہتی ہیں۔"

"ناراض ہونے کا حق بنتا ہے اس کا' مگر فکر مت کر وہ کچھ نہیں کہیے گا تمھیں اگر کہیے گا تو تمھارا باپ زندہ ہے۔"

شفق اب ماں کے اوپر کمبل ڈال رہی تھی اور ان کی پیشانی چوم کر اسے باہر چلنے کا اشارہ کیا۔

ہما نے بھی نانو کے سر پہ پیار کیا اور باہر ان کے پیچھے آگئی۔

"یہ کیسی رخصتی کروادی آپ نے میری۔۔۔امی آپ کے کتنے ارمان تھے۔"

وہ کچن میں ماں کو دیکھتے ہوئے بولی جو اب کروسیری کا سامان نکال رہی تھی۔

"میرا سب سے بڑا ارمان تھا تمھیں پیار کرنے والا' خوبصورت 'سٹرانگ شوہر ملے جو کہ میرا پورا ہو گیا ہے۔رخصتی کیسی رخصتی ہما تم میرے گھر ہی آئی ہو بلکہ تم اپنے ہی گھر ہو وہ تمھارے دادا کا گھر ہے۔"

"دادا سے یاد آیا میں تو آج تک ان سے نہیں ملی۔ ہم کب ملیں گئے۔"

کاونٹر پہ پڑا پینٹ بٹر اُٹھا کر اس نے اس کو کھولا۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی۔"

ہما کے ساتھ ساتھ شفق کے ہاتھ سے انڈوں کا کریٹ بھی اچھل پڑا۔جب انھوں نے اچانک فائیق کے آواز اپنے پیچھے سُنی۔ شفق نے انڈوں کو تیزی سے پکڑ کر فائیق کو دیکھا۔

"بابا سریسلی !!! آپ بھی۔"

ہما نے دل پہ ہاتھ رکھ کر انھیں دیکھا۔جو گرے شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس نظر لگ جانے تک ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ تم لوگ اتنا ڈر کیوں جاتے ہو۔"

"فائیق انسانوں کی طرح آیا کریں پلیز جزلان کی طرح تو آپ نے میرا ہارٹ فیل کروا دینا تھا۔"

شفق فریج میں انڈے سیٹ کرتے ہوئے خفگی سے بولی۔

"ہارٹ فیل ہوئے تمھارے دشمن کو۔"

فائیق پیار سے شفق کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"اہم اہم مت بھولیں ایک چھوٹا سا بچہ یہاں کھڑا ہے۔"

ہما نے شریر انداز میں باپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

فائیق نے آگئے بڑھ کر ہما کے بال بگاڑے۔

"اُف بابا۔"

"شریر سا بچہ پروائیسی نہیں دے سکتا۔"

انھوں نے ہما کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں فی الحال تو ڈیڈی جی آپ میرے ساتھ نیچے بیسمنٹ چلیں میں نے کچھ آپ کو دکھانا ہے

۔"

"کیا؟"

یہ بات شفق نے گردن موڑ کر کہی تھی۔

"کچھ نہیں چلیے بابا۔"

ہما نے باپ کا بازو پکڑا اور ان کو بیسمنٹ کی طرف لے گئی۔

"کیا بات ہے ہما۔"

"بس آپ کو کچھ بتانا تھا۔"

اس نے بیسمنٹ کا دروازہ کھولا اور نیچے کی طرف دیکھا جہاں اندھیرا تھا۔

گردن موڑ کر باپ کے الجھے چہرے کو دیکھا۔

"بابا میں جو بکس' جو موویز' جو سریسز دیکھتی یا پڑھتی وہی واقعہ میرے ساتھ ہوتا۔"

"مطلب؟"

"مطلب کے یہ چیز بھی مائینڈ گیمز کا حصہ ہے اب یہ سارا نینا ذوالفقار کا معاملہ مجھے انتہائی فیک (جھوٹا) لگ رہا ہے معاملہ کچھ اور ہے یہ تو ساری کی ساری کانجرنگ کی کہانی ہوگئی۔"

"کانجرنگ۔"

"فلم تھی کچھ سال پہلے دیکھی تھی اس میں یہ کرس والا معاملہ تھا' دوسرا جب میں نانو کے فیک ڈیتھ کے بعد اس طرف آئی تھی تو مجھے بھی کسی نے بیسمنٹ کی طرف کھینچا تھا۔۔ اندھیرے میں بھی نیچے گری تھی۔۔۔۔ وہاں پر بھی پاسٹ کی آوازیں اور پرانی چیزیں پڑھی تھی۔۔۔ پیانو آپ کی پیرں ٹنگ' آئینہ اور ماما کی گانے کی آواز۔"

"پھر یاد ہے جب میں مرنے والی تھی تو مجھے کس نے مارا تھا جوکر نے۔۔۔ وہ بالکل سیم ٹو سیم اِٹ والا جوکر تھا۔"

"اِٹ یہ بھی کسی فلم۔"

ہمانے باپ کی بات کاٹی۔

"جی پہلے اس کی کتاب آئی تھی پھر اس کی دو فلمز آئی۔ یعنی کے ہمارے ساتھ کھیلنے والے کو پتا ہے کہ میں کون سی کون سی فلم دیکھتی ہوں۔۔۔ کون سی میری فیورٹ ہے اور اسی فلم کے سین کو وہ ریل لائف میں ڈھال دیتے ہیں اور ہمیں تنگ کرتے ہیں۔"

"اپنا تو کوئی ائیڈیا نہیں ہے ان کے پاس فلم کے سین لے کر ڈراتے ہیں ہمیں۔"

فائیق پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ہنستے ہوے بولا۔ ہما بھی مسکرا پڑی۔

"اب نیچے چلیں دیکھتے ہیں کہ غفار نے جو کہا وہ جھوٹ ہے یا کیا واقعی نینا ذوالفقار کا کوئی کرس ہے جو ہمیں آ گئے زندگی میں ہانٹ کرے گا یا نہیں۔"

"بڑی سمجھدار ہے میری بیٹی جو چیز میں نے نہیں سوچی وہ تم سوچ رہی ہو۔۔۔۔"

"جی سوچنا پڑتا ہے بابا کوئی لائٹ کا کچھ کریں ایسے تو مجھے کچھ بھی نہیں نظر آئے گا۔"

"اتنی سی بات یہ لو۔"

فائیق نے چٹکی بجاتے ہوے کہا سارا تہہ خانہ روشن ہو گیا۔

اور وہ دونوں باپ بیٹی نیچے چلنے لگے جبکہ دروازے پہ کھڑا سایہ ایک دم نظر آیا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں گرم ریپیر والا ہی آلا تھا اس کی ہلکی سی جھلک دکھائی دی تھی پھر روشنی میں وہ ایک دم غائب ہو گیا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••

"وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تھا تو مڑ کر دیکھا ہما کمرے کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ ابھی وہ نانو کے گھر سے واپس آئی تھی۔ چہرے پہ ہلکی سی الجھن تھی مگر بظاہر پر سکون دکھائی دے رہی تھی۔

جامنی رنگ کے کرتا بجامے میں۔۔۔وہ بڑے عام سے حلیے میں تھی۔

ہمانے زلنین کو دیکھا جو خاکی پینٹ اور سفید شرٹ میں ملبوس اس کی طرف سے نظر پھیر چکا تھا اور۔۔۔بیڈ سائڈ ٹیبل پہ پڑے جار سے وہ کچھ سفید رنگ کے دو دانے نکال کر منہ میں ڈالنے لگا۔

"دادا ذوالفقار کب آئے گئے؟"

اس نے زلنین کی بے نیاز چہرے کو دیکھتے ہوے پوچھا۔زلنین نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"جیزی کہی دکھائی نہیں دیا۔"

زلنین بستر پہ نیم دراز ہو کر ٹی وی آن کر چکا تھا۔

ٹی وی وہ دیکھتا نہیں تھا۔بس یہ انسانوں کی شو کے لئے کمرے میں ٹی وی لگوایا ہوا تھا۔آج اس کی ٹی وی میں دلچسپی دیکھ کر ہما جل کر خاک ہو گئی۔

"ساتھ والا کمرہ اسی کا ہے مل لو بیٹھا ہو گا۔"

زلنین کا کہنے کا مطلب تھا سیدھا یہاں سے چلی جاو مگر وہ بھی ہما تھی۔اس نے دروازہ بند کیا اور ٹائیم دیکھا جہاں شام کے پانچ بج رہے تھے بابا کے کہنے کے مطابق دادا چھ بجے آجائے گئے۔

اس نے الماری کھولی۔۔۔اور کوئی کپڑے تلاش کرنے لگی مگر وہاں تو سارے زلنین کے کپڑے تھے۔مامانے تو کہا تو وہ سب کچھ سیٹ کر چکی ہیں۔

"تمھارا سامان گیسٹ روم میں سیٹ ہو چکا ہے۔۔۔یہاں کیا ڈھونڈ رہی ہو۔"

اس کی آواز پر ہما چونکی پھر غصے سے الماری کا پٹ بند کیا اور گھومی۔

"گیسٹ روم میں کیا کر رہا ہے میرا سامان۔۔۔میرا کمرہ تو یہ ہے۔"

"فور یور کائینڈ انفورمیشن مس ہما یہ کمرہ میرا ہے اور میرے کمرے میں آپ کے سامان کی کیا تُک ہے۔"

"تُک؟ یہ میرا کمرہ ہے مسٹر زلنین ذوالفقار۔ غصہ اپنی جگہ۔۔۔ یہ کیا کہ آپ مجھے اپنے کمرے سے بے دخل کر دے۔"

"میں نے داخل ہی کب کیا ہے جو بے دخل کروں گا۔"

اُف کیا بے نیازی تھی۔ ہما کی آنکھیں اچانک سے آگ رنگ آنکھوں میں تبدیل ہو گئی۔ غصے سے تکیہ اُٹھا کر اس نے زلنین کو مارا مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ تکیہ بڑی فورس سے زلنین کو لگے گا۔ زلنین کو تو ہما کی مار اثر نہیں ہونی تھی اس لئے مطمن لیٹا رہا مگر جیسے ہی تکیے کا فورس سے اس کا چہرہ گھوم گیا تو اسے ایک منٹ کے لیے سمجھ نہیں آئی کہ کیا ہوا ہے۔

"واٹ دا ہیل۔"

"جی واٹ دا ہیل۔"

ہما نے تکیہ چھوڑ کر غصے سے اس کو قریب آ کر دیکھا۔ زلنین نے ہما کو دیکھا تو چونک گیا۔

آگ رنگ آنکھیں؟ یہ کیا۔

"جلدی سے اپنا رویہ آپ ٹھیک کریں ورنہ۔۔۔"

اس نے انگلی اُٹھا کر زلنین کو دیکھا۔ زلنین بھی غصے سے اُٹھا۔۔۔ اور اس کی طرف جھکا ہما ایک دم نیچے ہو گئی۔

"ورنہ کیا بولو پہلے مارنے کی کوشش کی اب کیا کرو گی۔"

آگ رنگ آنکھیں اب کالی نینوں میں تبدیل ہو چکی تھیں جن کو دیکھتے ہی زلنین پگل جاتا تھا اور اب پگل گیا تھا۔

"میں میں نہ صرف آپ کا حشر کروں گی بلکہ بابا سے آپ کی پٹائی کرواؤں گی۔"

"ہاں وہی تو رہ گیا ہے اب۔۔۔ مجھے تو کہی کا نہیں چھوڑا آپ نے۔"

وہ اب تک اس کی طرف جھکا ہوا تھا۔ ہما مزید نیچے ہوتے ہوئے بیڈ پہ گرنے کے انداز میں بیٹھی

۔

"بولیں آپ بولتی کیوں بند ہو گی اور کیا کیا کر نا رہ گیا زلنین ذوالفقار کے ساتھ۔"

ہما کو اب شرمندگی ہونے لگی وہ تو ایسی لڑ رہی تھی یہ تو سریس ہی ہو گیا۔

"ایئم سوری زلنین۔"

وہ شرمندگی سے بولی۔ زلنین نے اسے گھورا اور پھر رُخ موڑ لیا۔

"مجھے تمھارا سوری نہیں چاہیے ہما۔"

سینے پہ بازو لپیٹے وہ کھڑکی سے ڈھلتے سورج کو دیکھنے لگا۔

ہما بھیگی آنسو سمیت اس کی پشت کو دیکھتی رہی اور پھر جھک کر اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔

"مجھے تمھارا پیار چاہیے 'مجھے تمھاری توجہ چاہیے۔ سوری نہیں چاہیے مجھے۔۔۔ سوری کا کیا کروں گا میں جب اس سب میں تمھارا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔"

ہما نے جھٹکے سے سر اُٹھایا اور پھر تیزی سے اُٹھ کر وہ زلنین کی پشت سے لگ گئی اس کے گرد بازو پھیلا کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

ہاتھ سیدھا زلنین کے سینے پہ گئے تھے جہاں اس نے زلنین پر وار کیا تھا۔۔۔ وہ اس جگہ کو چھو کر جیسے اس درد کو محسوس کر رہی تھی جو ابھی تک زلنین کو ہو رہی تھی۔۔۔۔ مگر وہ پھر بھی بہادر تھا۔ اس کے سامنے صحیح سلامت کھڑا رہا' ڈٹا رہا۔۔۔۔ اس کی خاطر زندہ رہا۔۔۔ ورنہ اگر وہ اسے چھوڑ کر چلا جاتا تو وہ تو جیتے جی مر جاتی۔

زلنین نے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنے ہاتھ رکھا۔۔۔۔ ڈھلتے سورج کی کرنوں میں کہی نہ کہی اس کی ماں کا مسکراتا ہوا عکس نظر آیا۔

اس عکس کو مسکرا کر دیکھتے ہوے اس نے رُخ موڑا اور اس کا چہرہ تھاما۔

"اُف کتنا روتے ہو تم بشر لوگ بڑی مشکل ہو جائے گی۔۔۔۔ میرے لئے۔"

ہما نے زلنین کا ہاتھ تھام لیا اور اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہوے بولی۔

"مجھے پہلے اگر پتا ہوتا کہ میں ایسا گھٹیا کام کرنے جا رہی ہوں تو خدا کی قسم زلنین اپنے آپ کو مار دیتی۔"

"پلیز۔۔۔ اللہ کا شکر ہے آپ نے ایسا نہیں کیا اور کرنے کا سوچیے گا بھی نہیں یہ تکلیف تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ جو مجھے تمھارے اس فیک ڈیتھ پہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اُف لگ رہا تھا جیسے قیامت آگئی ہو۔"

زلنین کا چہرہ تو اس واقعے کو سوچ کر سچ مچ سفید ہو گیا تھا۔

"چھوڑے اس بات کو کتنی بار دہرا ہے گئے آپ۔۔۔ تکلیف ہو گی آپ کو۔"

"اسی دن تو خدا نے میری اوقات بتائی تھی ہما میں وہ دن کبھی مر کر بھی نہیں بھول سکتا۔"

ہمانے اس کا گال تھام کر کچھ کہنا چاہا جب اپنے لیفٹ ہینڈ کے رنگ فنگر میں موجود بڑے سے بلو ڈائیمنڈ کو دیکھ کر اس کی بولتی ہی بند ہو گئی۔

اس نے ہاتھ ہٹا کر حیرت سے اس بڑی سی انگھوٹی کو دیکھا۔

زلنین نے اس کے تاثرات دیکھے تو ہنس پڑا۔

"ڈیڈ نے مام کو دی تھی۔ مزے کی بات بتاوں یہ لوگ مائنز والے ایریا گئے تھے۔۔ ماما اور ڈیڈ نے خود وہاں سے ڈائیمڈ نکالے اور یہ اتنی نچلی سطح پر تھا کہ کسی انسان کا جانا تو بے انتہا مشکل تھا ۔۔۔ بلیو ڈائیمنڈ جیسے ہی ڈیڈ کو ملا انھوں نے ماما سے چھپا لیا اور کہا کہ وہ روبی جو انھیں ڈائیمڈ سے پہلے ملا تھا۔۔۔ لے کر اب چلتے ہیں ماما کو ڈائیمڈ اچھے لگتے تھے وہ خاصی مایوس ہوئی۔ واپسی میں بابا نے اپنے لیب میں اس بلیو ڈائیمڈ کو رنگ میں تبدیل گیا اور ماما کو انوریسری میں گفٹ کیا ۔۔۔ یہ اگر کسی انسان کو مل جاتا تو اس وقت یہ کسی پرنس یا ریس کے بیٹی یا بیوی کے ہاتھوں میں ہوتا۔"

زلنین نے اس کے ہاتھ اُٹھا کر 'چومتے ہوے کہا۔

"کیا ہوا بولتی کیوں بند ہو گئی۔"

"یہ تو بہت پریشیس ہے زلنین آپ نے مجھے کیوں دیا۔"

"کیونکہ یہ تمھارا ہے۔ تمھیں ہی دینا تھا میں نے۔"

زلنین نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا۔

ہما ایک دم گڑبڑا گئی۔

"ہاں مجھے یاد ہے میں نے تو کسی کا خون پینا تھا وہ کام تو پورا کر لیں۔"

"مگر زلنین وہ تو مذاق۔۔۔۔"

زلنین نے اس کی بولتی بند کر دی۔۔اسی پل جزلان فائل تھامے دیوار کے ذریعے داخل ہوا۔

"ایس پی صاحب آپ کی غیر موجودگی استغفر اللہ۔"

جزلان کے ہاتھ سے تو فائل ہی چھوٹ گئی۔

ہمانے زلنین کو الگ کیا۔۔۔۔

"ایس پی صاحب جب میں نے کہا ہے کہ پبلگ ڈسپلے ایفیکشن۔۔۔۔

"میں تمھیں بتاتا ہوں بیٹا چلو تم تھانے کسی کے کمرے میں بغیر اجازت داخل ہونے کی کیا سزا ہے پھر تم اپنے کمرے میں بھی پرمیشن لے کر داخل ہو گے۔"

زلنین نے اس کا گیربان پکڑ لیا۔اس کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا تھا۔بس نہیں چل رہا تھا جزلان کی گردن الگ کر دے۔

"ارے ارے غلطی ہو گئی مجھے لگا ہما۔۔۔ چھوٹی امی کے پاس۔۔۔ ہما بچاو۔"

"پہلے تو بخش دیا تھا آپ تو کسی بھی مامے کو بلالو میں نہیں رُکنے والا۔"

جزلان کی گردن دبوچے وہ کمرے سے باہر چل پڑا تھا۔ہما پہلے دیکھتی رہی پھر کھل کر ہنستے ہوے اپنے ہاتھ میں موجود اس ڈائیمنڈ کو دیکھنے لگی۔

"ثمینہ آنٹی یہ انگھوٹی مجھے بہت عزیز ہے میں اس کی مرتے دم تک حفاظت کروں گی اور آپ کے زلنین کی بھی۔"

شام کے سائے لہرانے لگے تو ہما گیسٹ روم کی طرف بڑھی کیونکہ سامان تو اسی کا اِدھر ہی پڑا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

"آ گئے تم تینوں۔۔۔ مل گیا سکون اپنے باپ کو تنگ کر کے۔۔۔ کوئی خیال نہیں ہے تم تینوں کو اس بوڑھی جان کا اس خالی سی محل میں کتنا اکیلا ہو گیا ہوں۔"

سوٹی کی ٹھک ٹھک کے ساتھ دادا ذوالفقار کے کمزور مگر پر جلال آواز اس کمرے میں گونج رہی تھی وہ تینوں بڑے مودب انداز میں کھڑے انھیں سُن رہے تھے جب دادا کی بات پر جزلان تڑپ کر بولا۔

"خدا کو مانے دادا میں نہیں تھا آپ کے ساتھ۔۔۔ ان بے وفا قوم کو سُنائے مجھ بیچارے سے کیوں گلا شکوہ کر رہے ہیں۔ میں تو پارٹی بھی۔۔۔"

"چُپ ہر وقت چپڑ چپڑ کرنے سے تمھاری زبان نہیں تھکتی۔۔۔ تمھارا نام لیا میں نے جس کو سنا رہا ہوں وہ ڈھیٹ بنے کھڑے ہیں۔۔۔۔ ان کو لاکھ سُنا ڈالو پھر بھی کرنی انھوں نے اپنی ہے۔"

"تو سُنانے کا فائدہ پھر دادا چھوڑے اب دو بندوں سے تو مل لیں باقی گلے شکوے بعد میں کیجیے گا روٹی کا بھی وقت ہونے لگا۔"

"تُم چُپ نہیں کر سکتے جزلان۔"

زلنین نے اسے گھورتے ہوئے کھڑکا تھا۔

"نہیں کر سکتا یہ ڈائیلوگ ننانوے دفعہ سُن چکا ہوں۔۔۔ اگر آپ دونوں میں واقعی نہیں ہونا ام لیڈیز دروازے پہ کان لگانے کے بجائے اندر آ جائے۔ دادا جی انتظار کر رہے ہیں۔"

ہما ایک دم دروازے سے الگ ہوئی۔

"اس جیزی کی تو میں۔"

"دیکھا پتا چل گیا انھیں تم اور دروازے میں سر دو۔"

شفق نے ہما کو ڈانٹا۔

ہما نے دروازہ کھولا اور اسے وسیع غرض کمرے میں داخل ہوئی۔ جہاں ایک شفیق سے بزرگ ان تینوں کے بالکل عین سامنے کھڑے ہوے تھے۔

ذوالفقار صاحب نے گردن موڑ کر دیکھا تو سفید ڈریس میں ملبوس۔۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملائے وہ اضبرابی انداز میں لب کاٹتی بلاشبہ وہ معصومیت کا پیکر ہما تھی۔۔۔ ان کی ہما فائیق کی بیٹی اور زلنین کی بیوی ہما ذوالفقار۔

شفق البتہ ابھی اندر داخل نہیں ہوئی تھی۔ اسے کچھ روک رہا تھا جس کی سمجھ اسے خود نہیں آرہی تھی۔

"آو بیٹی اندر آو۔"

فائیق نے اسے دیکھا پھر حیرت سے پیچھے دیکھا جہاں شفق بے چین انداز میں باہر کھڑی اندر سے جھانک رہی تھی۔ فائیق اس کی کیفیت سمجھ گیا۔ اس لئے خود چل کر باہر آیا۔

"اسلام و علکیم۔"

"وعلیکم سلام جیتی رہو تم ہما ہو نا میری پوتی۔"

ہما نے ان کے مہربان شفیق چہرے کو دیکھا وہ کہی سے بھی جن نہیں لگتے تھے انفیکٹ یہاں کا کوئی

بھی فرد کو دیکھے تو کہی سی بھی شبہ نہیں ہوتا تھا کہ یہ لوگ جن ہیں۔

ہما نے سر اثبات میں ہلایا۔

"اِدھر آؤ میرے پاس۔"

"کیا ہوا اندر کیوں نہیں آرہی۔"

فائیق نے شفق کو دیکھا جو پریٹ گرین سوٹ میں خاصی پریشان دکھائی دے رہی تھی۔

"ڈر لگ رہا ہے۔"

"مانا کہ وہ جن ہیں مگر ڈیر وہ میرے ابو ہیں ڈر کس بات کا لگ رہا ہے تمھیں۔"

"ان کی غصے بھری آواز باہر آئی تھی۔۔۔تو۔"

"پاگل!!وہ ہم لوگوں کو ایسے ہی ڈانٹتے ہیں تمھیں کیونکر کچھ کہیے گے بلکہ خوش ہونگے آو۔"

فائیق اس کا ہاتھ تھامے اندر داخل ہوا اور مسکرا کر وہ منظر دیکھا جہاں دادا نے ہما کو اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا اور اس کی پیشانی چومتے ہوئے دعا دے رہے تھے۔ساتھ میں ہما مسکرا کر نم آنکھوں سے ان سے کچھ کہہ رہی تھی۔ شفق کو یہ منظر دیکھ کر کچھ حوصلہ ہوا تھا اور فائیق نے گلا کنکھارتے ہوئے انھیں اس طرف متوجہ کیا۔

"بابا پوتی سے مل لیا اب بہو سے بھی مل لیں یہ تو بیچاری بیس سال سے منتظر بیٹھی ہے۔"

دادا نے سر اُٹھا کر فائیق کے ساتھ کھڑی اس ذی روح کو دیکھا تو ان کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئیں۔

"جاو شفق ان کو یقین دلاو کہ تم ان کی دوست کی بیٹی ہو۔ان کے لاڈلے بیٹے کی محبت ہو۔۔۔اور

ان کی پوتی کی ماں ہو جاو۔"
فائیق نے شفق کو آگئے کیا۔
شفق چلتے ہوے ان کے پاس آئی اور آہستگی سے سلام کیا۔
دادا تو بے یقینی سے شفق کو دیکھتے جا رہے تھے۔
"دادا ہاتھ لگا کر دیکھ لیں انسان ہی ہیں کوئی بھوت نہیں ہیں۔"
جزلان اب بھی بول نے سے باز نہ آیا۔
"کرواتا ہوں میں عزت کا رشتہ وجدان سے۔"
زلنین نے کان کی لو مسلتے ہوے اتنی آواز میں کہا کہ سامنے کھڑا جزلان کا مسکراتا چہرہ غائب ہو گیا۔
زلنین ایک دم کھل کر مسکرایا۔
"میری لاش سے گزر کر یہ کام کرنا ہو گا تمھیں ذوالفقار۔"
جزلان دانت پیستے ہوے بولا۔ بس نہیں چل رہا تھا اس بات پر زلنین کا کیا حشر کر ڈالے۔
"دادا یہ دیکھیے آپ کو کیا کہہ رہا ہے۔"
زلنین نے شرارت سے اونچی آواز میں کہا کہ جزلان نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ ہما اور فائیق نے ان دونوں کی حرکتیں غور سے دیکھیں اور ہنس پڑے ہنستے ہوے باپ بیٹی کی نظریں ملی تھی۔ کچھ یاد آیا تھا انھیں۔ اپنی گفتگو۔۔۔ جو تہہ خانے میں پائی گی تھی۔ ایک دوسرے سے کئے وعدے انھیں یاد آئے اور انھیں مرتے دم تک انھیں نبھانا تھا۔ ثابت ہو گیا تھا کہ نینا ذوالفقار کا

معاملہ غفار نے انھیں الجھانے کے لئے استعمال کیا تھا۔۔۔ جبکہ ایسے چھوٹے موٹے آزمائشِ ان کی زندگی میں آتی رہیں گی۔۔۔ کالے جادو کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں ہوا تھا۔۔۔ مگر باپ بیٹی مے وعدہ کیا تھا اس ذوالفقار ہاوس سے جڑے کہی بھی جادو کے حصے کو نکال کر او کھاڑ پھینکے گئے اور یہ بات ان کے علاوہ کسی بھی فرد کو معلوم نہیں ہو گی یہ کھیل اب انھیں ختم کرنا تھا۔ ویسے بھی غفار کی موت سے سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا اور ان کے لئے یہی کافی تھا۔"

•••••••••••••••••••••••••

"کیا ہوا ایسے اُٹھ کیوں گئی۔"

زلنین واشروم سے باہر آیا تھا ہما کو ایک دم بستر پہ بیٹھا دیکھ کر چونکتے ہوئے بولا۔ ہما کے چہرے پہ عجیب سی وحشت تھی' سُرخی مائل چہرہ تیزی سے ہلدی کے مانند ہو گیا تھا۔۔۔ زلنین نے غور کیا وہ ہولے ہولے کانپ بھی رہی تھی۔

"ہما تم ٹھیک ہونا۔"

زلنین پریشانی سے اس کی طرف آیا تو اس نے ہما کو دیکھا جو اپنے خواب کو سوچ رہی تھی۔

وہ ایک اندھیری رات تھی۔۔۔ اس نے زلنین کو دیکھا تھا جس کے چہرے پہ کرب کے آثار تھے۔۔۔ وہ چل رہا تھا ان انجان ویران رہوں پر۔۔۔ بڑا لاتعلق سا انداز تھا۔ پھر اسے اپنا وجود نظر آیا جو اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

"زلنین رُک جاو پلیز مجھے چھوڑ کر نہ جاو۔"

"زلنین۔"

کیا تڑپ تھی اس کی پکار میں۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح اس کے پیچھے آ رہی تھی۔۔۔ مگر زلنین آن سنی کرتا آگئے بڑھ رہا تھا۔

بلا آخر گرتے بچتے ہوے اس کے پاس پہنچی اس کا بازو تھاما تھا۔

"زلنین کدھر جا رہے ہو پلیز مجھے چھوڑ کر مت جاو۔"

وہ رو رہی تھی اس سے التجا کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے چہرے کے تاثرات میں زرا بھی فرق نہیں آیا تھا۔

"زلنین مت جاو میری خاطر مت جاو۔"

ہما نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتے ہوے کہا۔

زلنین اسے عجیب نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس کا ہاتھ اُٹھا کر کرب سے بولا۔

"مجھے جانے دو ہما میں چاچو کو قربانی نہیں دینے دوں گا۔ بیس سال ہی کافی تھے۔ میں اب فائیق کو شفق سے الگ نہیں کر سکتا۔"

ہما بے یقینی سے دیکھتی رہے اس کے ہاتھوں کسی بے جان شہہ کی طرح گر گئے۔

"چاہیے یہ کرنے سے ہما اور زلنین الگ ہو جائے۔۔۔۔ تمھیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

زلنین اسے دیکھتا رہا پھر اس کی گال تھپک کر بولا۔

"شاہد قسمت یہی چاہتی ہے۔"

پھر وہ غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔ وہ چلا گیا تھا۔

اور ہما خالی نظروں سے ویرانے کو دیکھتی رہی تھی پھر اسے وجدان نظر آیا تھا وہ بالکل فریش

انداز میں کیفے میں داخل ہوئی تھی۔ اس نے پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔ مہنگا پرس تھامے اور مہنگی گلاسس کو پہنے وہ بہت بدلے ہوے روپ میں تھی۔ وجدان کافی شاپ کی کرسی پہ بیٹھا شاہد اسی کا انتظار کر رہا تھا دونوں کی آپس میں نظریں ٹکرائی' چہرے پہ مسکراہٹیں پھیلی پھر دونوں سلام کر کے آمنے سامنے بیٹھے۔۔۔۔ چند باتیں ان کے درمیان ہوئی پھر کافی منگوائی گئی۔۔۔۔ اِدھر اُدھر کی باتوں کے بات اچانک وجدان نے کچھ کہا جس سے ہما کے انگلیاں' جو ٹیبل کو ہولے ہولے بجا رہی تھی ایک دم ساکت ہو گئی۔

"مجھے پتا ہے زلنین کے تمھاری زندگی سے جانے کے بعد تمھاری زندگی میں کسی اور شخص کی کوئی جگہ نہیں ہے ہما مگر ایسی زندگی اکیلا گزارنا ٹھیک۔۔۔"

ہما نے اپنی گلاسس آنکھوں سے اُتاری اور اس کی بات کاٹی۔

"وجدان میرے سے ہمدردی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میری زندگی سے تمھیں کنسرین نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ماما یا بابا میں سی کسی نے بھی تمھیں میرے پاس بھیجا تو ان کی خیر نہیں۔"

"ہما تم خوامخواہ بگڑ رہی ہو انھوں نے ایسا۔"

"زلنین میری زندگی سے کبھی نہیں گیا یہ بات تم لکھ کر رکھ دوں اگر آج میں ایک مشہور امیر ترین رائٹر اور سائیکو لجسٹ ہوں تو زلنین کی بدولت ہوں۔۔۔ میں وہ کمزور ہما نہیں ہوں جو لوگوں سے ڈرتی تھی لوگوں سے سہارا مانگتی تھی۔ ایک کٹپتلی تھی۔ جنھوں نے مجھے ان چھ مہینوں میں نچا کر رکھا تھا۔ میری تو کوئی ذات نہیں تھی۔ زلنین نے مجھے تلاش کیا میری ایک

پہچان بنائی۔
خیر مجھے بہت دیر ہو رہی ہے میری فیملی میرا انتظار کر رہی ہو گی۔ اور ہاں یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو زلنین میری زندگی سے کبھی نہیں گیا۔ بظاہر وہ ہم لوگوں کے پاس نہیں ہے مگر میرے دل میرے اندر موجود ہے۔ کوئی کہتا رہے وہ چلا گیا ہے۔۔۔ میں یہ کبھی نہیں مانوں گی۔ بلکہ بولنے والے کا بھی منہ توڑ کے رکھ دوں گی۔"

اپنی گلاسس اور بیگ اُٹھا کر وہ چل پڑی تھی۔

"ہما میری جان۔۔۔ اینجل کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے تمھاری۔"

ہما نے منظر اُٹھا کر دیکھا بلیو جین آنکھیں اسے پریشانی سے تک رہی تھی۔ وہ اس کے بازو کو پکڑے اسے جنجھوڑ رہا تھا۔ ہما ساکت نظروں سے زلنین کو دیکھنے لگی پھر اس نے زلنین کا چہرہ تھاما اور اس پر محبت کی بارش کرنے لگی زلنین تو ہما کے انداز پہ بھوکلا گیا تھا۔

"ہما۔۔۔"

"مجھے کبھی چھوڑ کر مت جائے گا زلنین میں مر جاوں گی۔"

وہ بھرائی آواز میں بولے جا رہی تھی اور اس کو پیار کیے جا رہی تھی۔

"بتاو تو سہی ہوا کیا ہے کوئی بُرا خواب تو نہیں دیکھ لیا۔"

ہما نے اس کے سینے میں منہ دے دیا۔

"پہلے وعدہ کریں چاہیے جو کچھ بھی ہو جائے مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائے گے۔"

زلنین نے اس کے گرد بازوں پھیلائے۔

"کیسی باتیں کر رہی ہوں ہما۔ زلنین سانس لیتا ہی تمھارے چہرے کو دیکھ کر اگر یہ چہرہ میری نظروں سے اوجھل ہو جائے تو سانسیں ہی رُک جائے۔"

ہما کا ایک دم دھڑکتا دل پر سکون ہو گیا۔

"بس ایسی ہی باتیں کیا کریں اور مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائیے گئے۔"

"ناٹ آ چینس مائی لیڈی۔"

زلنین نے اس کا سر چومتے ہوے کہا۔

"چلیں مل کر دو نفل پڑھتے ہیں۔"

ہما اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔

"کس چیز کے نفل۔" زلنین نیلی شلوار قمیض میں ملوبس مسکراتے ہوے اس کے ساتھ اُٹھتے ہوے بولا۔

"شکرانے کے۔"

"ہاں اس کے لئے تو میں سو نفل پڑھوں گا۔"

ہما مسکرا پڑی تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••

"اب دیکھنا کیسے ہی جلد تمھاری کتاب چھپے گی۔۔۔ تم نے اتنے زبردستی انداز میں لکھی ہے ہما کہ سٹوری تو ہے ہی کمال کی اوپر سے تمھارے لکھنے کے انداز نے تو چار چاند لگا دیا ہے۔"

فریحہ کی بات پر میں بے اختیار چھینپ گئی۔

فریحہ نہ صرف میری ان گزرتے پلوں میں بیسٹ فرینڈ بن چکی تھی بلکہ میری مینٹور 'ایڈیٹر ' بپلشر۔۔۔بلکہ سب کچھ ہی بن چکی تھی۔زلنین کے ساتھ ساتھ بابا کو ہماری دوستی کا اتنا اعتراض تھا مگر میرے ماما کی وجہ سے چُپ رہے۔میں بلیو جینز گائے کے نام سے کتاب لکھ چکی تھی اور فریحہ کا ارادہ تھا اسے امریکہ میں بپبلش کریں پہلے بعد میں دوسرے ملک میں چھپاوئے گئے ۔میں پہلے بیحد نروس تھی مگر جب ساتھ بابا اور زلنین کے ساتھ سائینٹی بھائی کی سپورٹ ملی تو گھبراہٹ تو جیسے رفو چکر ہو گیا۔

نانو ابھی تک کومے میں تھی۔۔۔اُمید تو اب بھی باقی ہے کہ ان کی آنکھیں ان شااللہ کھلیں گی اور ہمارا دیدار کروائے گی۔۔۔ہاں اب وہ ہمارے ساتھ زوالفقار ہاوس رہتی ہیں۔۔۔یہ سب دادا کے حکم کی وجہ سے ہوا ہے۔۔بابا نے بلیک روز ہوٹل ایک بار پھر کھول دیا تھا اور اس بار یہ ہوٹل کے بجائے ہم سب کا گھر تھا۔۔بابا نے یہ ہوٹل مجھے اور زلنین کو گفٹ کے طور پہ دیا تھا۔ مگر ہم دونوں اکیلے نہیں رہنا چاہتے تھے اس لئے گھر کے بجائے ہم نے سوچا کہ کیوں نہ اس سکول کی طور پہ استعمال کریں اور سب ہماری اس رائے سے بہت خوش تھے انھوں نے اتفاق بھی کیا تھا۔اس لئے اب وہ بلیک روز ہوٹل بلیک روز سکول مین بدل گیا تھا۔

جیزی کی اثرار کرنے پہ دادا نے عزت کو بلوایا تھا اس کی رضامندی جان کر دادا نے عزت کے گھر رشتہ بھیج دیا تھا اور یو عزت کی منگنی جیزی سے ہوگئی تھی جیزی کی تو خوشی کو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا جیزی سے زیادہ زلنین خوش تھا کیونکہ ہمارے پروائیسی مومنٹ میں اس کی انٹری نہ ہونے کے برابر ہو گئی تھی۔۔۔ماما بابا اپنے اپنے دُنیا میں خوش تھے۔۔۔بلکہ دی وران میڈلی ان لو لگتا

نہیں تھا کہ یہ لوگ اولڈ کپل ہیں جیزی کی طرح مجھے بھی ڈر لگنے لگا تھا کہ کہی میرا بہن بھائی اس دُنیا میں نہ آجائے۔

کشف 'زرین اور زرین کی بیٹی تو غفار کی موت کے بعد تو غائب ہو گئی تھی ساروں سے زیادہ دادا پریشان تھے۔۔۔ کشف کے لئے۔۔ پر میں کا سُنے میں آیا تھا وہ اٹلی چلی گئی اور اس نے کسی گورے جن سے شادی کرلی تھی۔ مطلب کے ان سب کے باب تو فی الحال بند ہو چکے تھے۔

میں نے سائیکولجی کو چھوڑ کر فیشن ڈیزانگ میں آڈمشن لے لیا تھا۔۔ سب اس بات پہ حیران ہوے تھے کہ میرا خواب تھا کہ میں سائیکولجسٹ بن جاوں مگر جب سے وہ خواب دیکھا تھا اس وقت سے تو توبہ کرلی تھی کہ سائیکوجسٹ بنوں۔

میرے اور زلنین کی کہانی جانا چاہتے ہیں الحمد اللہ ہماری شادی کو ایک سال ہو گیا تھا۔۔ پلیز بچوں کا نہ پوچھیے گا۔۔۔ اللہ کی مرضی ہوتی ہے۔

کسی کال کی تحت میں چونکی تھی۔ فون اُٹھا کر دیکھا تو مسٹر شیطان ہی تھے جن کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ فون اُٹھا کر کانوں سے لگایا تھا۔

"ہلیو۔"

"جو آڈریس بھیجا ہے اس آڈریس پہ دس منٹ کے اندر اندر پہنچو۔"

"میں بزی ہوں ابھی نہیں آسکتی۔"

میں شرارت سے کہتے ہوے اپنے نیلز کو دیکھنے لگی۔۔۔ جو خوبصورت سے منکیور ہوے وے تھے۔۔۔ زلنین کو میرے منکیور ہوے وے ہاتھ اچھے لگتے ہیں۔

"آپ آتی ہیں یا میں آوں۔"

جب زلنین مجھے آپ کہتا تھا سمجھو میری خیر نہیں ہوتی تھی میں ہولے سے ہنس کر آنے کا کہہ کر اُٹھی۔ اس وقت میں نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا۔ کالے شیفون فراک بجامے میں ٹھیک لگ رہی تھی۔ جولیری کے نام پر میں نے چھوٹے سے چاندنی کے جھمکے۔۔۔ انگلی میں شادی کی رنگ اور کلائی میں فاختہ والا بریسلیٹ پہنا ہوا تھا۔

بالوں کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے میں دس منٹ کے بجائے بیس منٹ اس مطلوبہ جگہ پہ آئی۔۔۔ لفٹ کے اندر گھس کر میں نے تیرہ نمبر کا بٹن دبایا۔

دس منٹ اس چکر میں مزید لگ گئے۔ کیونکہ تیرہ نمبر فلور سب سے ٹاپ فلو تھا حیرت کی بات ہے زلنین کی بھی کال نہیں آئی۔

لفٹ جیسے کھلی میں باہر نکلی تو میرا منہ حیرت سے کھل گیا یہ فلور کے بجائے تو ایک خوبصورت سا باغ ہے۔۔۔۔ ہر طرف تتلیاں 'ہریالی۔۔۔ پھول۔۔۔۔۔ چڑیاں چہچہتی لہراتی میرے سامنے سے گزری میں ایک دم پیچھے ہوئی تو ٹھنڈی گھاس کا احساس سے میں نیچے دیکھنے پہ مجبور ہوئی نیچے دیکھا تو پھولوں سے آراستہ لکھے الفاظ نے مجھے مسکرانے پہ مجبور کر دیا۔

"لویو۔"

آگئے بڑھ کر میں نے ٹھنڈی ہواوں کو محسوس کرنے لگی زلنین تو کہی دکھائی نہیں دے رہا تھا ہر طرف پھلوں سے بھرے درخت نے میری آنکھیں چمکا دی۔۔۔ کہی میں جنت میں تو نہیں آگئی

۔

دل پہ ہاتھ رکھ کر میں نے زلنین کو درختوں کے پیچھے تلاش کیا۔
مگر وہ کہی نہیں تھا۔۔۔۔۔ رنگ برنگے تتلیوں اور پھول کو چھوتے میں زلنین کو پکارنے لگی

۔۔۔۔

کسی آبشار کی آواز پر چونکی۔۔۔ سر اُٹھایا تو عین آبشار کے سامنے کالے شلوار قمیض میں ملبوس' سلیوس فولڈ کیے وہ کھڑا تھا میرا ایس پی زلنین ذوالفقار۔ زلنین مجھے دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنی کلائی میں موجود میری دی ہوئی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"پورے آدھے گھنٹے لیٹ ہیں آپ۔"
محترم نے خفگی سے کہا۔
میں تو اس ادا پہ جان نثار ہو گئی۔
مسکرا کر میں نے بے اختیار سے پھول توڑا مڑ کر دیکھا تو میری مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ میرے ہاتھ میں آنا بھی تو بلیک روز۔۔۔ کالا رنگ۔۔۔
مجھے زلنین کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے میرے گرد بازو پھیلائے۔
"یہ بہت خوبصورت پھول ہے۔۔۔۔ اس سے مجھے تمھاری عکس نظر آتا۔۔۔۔ اس پھول سے ہماری محبت کا آغاز ہوا تھا۔۔۔۔ اسی پھول سے ہماری محبت عشق میں تبدیل ہوئی تھی۔۔۔۔
یہ رنگ بہت خاص ہے ہما۔۔۔ اللہ کو بھی پسند ہے۔۔۔۔۔"
وہ میرے الفاظ مجھے ہی لٹا رہا تھا۔۔۔ اپنے دودھیا ہاتھ آگئے کرتے ہوئے اس نے میرے پھول تھامے ہوئے ہاتھ کو ہولے سے تھاما۔

"اس پھول کی حفاظت کرنا ہما۔۔۔۔ جیسے تم چھپ کر میری کرتی ہو۔۔۔۔(مجھے اس کی بات سے جھٹکا لگا) جیسے تم میری امی کی انگھوٹی کی کرتی ہو۔۔۔۔ جیسے ان شا اللہ آ گئے ہمارے بچوں کی کرو گی۔۔۔۔"

میں نے مسکرا کر اپنا سر زلنین کی ٹھوڑی پہ رکھ دیا۔

"ہاں میں کروں گی یہ بلیک روز مجھے ہمیشہ اس سارے پل کی یاد دلاتا ہے۔۔. اور دلاتا رہے گا کہ میں ہما زلنین ذوالفقار، زلنین ذوالفقار سے پیار کرتی ہے اور مرتے دم تک کرے گی۔"

"زلنین ہما سے ہے۔"

زلنین نے ہولے سے کہا۔

"اور ہما زلنین سے ہے۔"

میں نے نم آنکھوں سے اس چمکتے ہوے بلیک روز کو دیکھتے ہوے کہا۔

ختم شد